

موطا امام محمدؒ

تَالِيفُ

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ نور الحسن چشتی

فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

مبشر : علامہ افتخار احمد بسم

ضیاء الہدیٰ آن پبلی کیشنز

لاہور • کراچی • پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	موطا امام محمد
تالیف	حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	علامہ نور الحسن چشتی، فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ
زیر اہتمام	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
سال اشاعت	جولائی 2006ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	12 72
قیمت	225/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:- 042-7238010

9۔ انگریز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7247350-7225085

14۔ انتقال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:- 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست مضامین

عرض ناشر	13	حالت حیض میں آدمی کا عورت کے پاس جانا اور
مقدمہ	15	مباشرت کرنا
ابواب الصلوٰۃ	25	مرد و زن کی شرمگاہوں کے مل جانے پر غسل
نماز کے اوقات	25	کیا سو جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
وضو کی ابتدا	25	عورت دورانِ نیند نوعی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے
وضو میں ہاتھ دھونا	28	مستحاضہ کا بیان
پانی سے استنجاء کرنا	28	عورت زرد یا نیل پانی دیکھے
شرمگاہ کے چھونے سے وضو کا حکم	29	حالت حیض میں عورت مرد کے بعض اعضاء دھو
آگ سے پکی ہوئی اشیاء کے کھالینے پر وضو کرنا	32	سکتی ہے
مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	34	عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل یا وضو
نکسیر کی وجہ سے وضو کرنا	34	کر سکتا ہے
بچہ کے پیشاب کر دینے کی وجہ سے دھونا	36	بلی کے چھوٹے سے وضو کرنا
مذی کی وجہ سے وضو کرنا	37	اذان اور تحویب کا بیان
اس پانی سے وضو کرنے کا حکم جس سے درندے پی لیں	38	نماز کے لئے جانا اور مساجد کی فضیلت
سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کرنا	39	اقامت کے دوران نماز پڑھنا
موزوں پر مسح کرنا	40	صفیں بڑا کر رکھنا
عمامہ اور اوڑھنی پر مسح کرنا	42	افتتاح صلوٰۃ
جنابت کی وجہ سے غسل کرنا	43	امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرنا
رات کے وقت آدمی کو جنابت لاحق ہونا	43	آدمی نماز میں مسبوق ہو
جمعہ کے دن غسل کرنا	44	جو آدمی فرائض کی ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھتا
دونوں عیدوں کے روز غسل کرنا	47	ہے
مٹی کے ساتھ تیمم کرنا	47	نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور اس کے
		احتجاب کی مقدار

104	اختیار کیا جائے؟	74	نماز میں آمین کہنا
104	نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنا	74	نماز میں بھول جانا
	جمعہ کا وقت اور اس کیلئے خوشبو اور تیل لگانے کا	77	نماز میں کنکریوں سے کھینا اور برابر کرنا
105	استحباب	78	نماز میں تشہد
	نماز جمعہ میں قرأت کرنا (دوران خطبہ) خاموش	80	عبدہ میں سنت طریقہ
106	رہنے کا استحباب	81	نماز میں بیٹھنا
107	عیدین کی نماز اور خطبہ کا حکم	82	بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز
108	نماز عیدین سے قبل یا بعد میں نوافل ادا کرنا	83	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا
108	عیدین کی نماز میں قرأت کرنا	85	نماز تہجد کا بیان
109	عیدین کی نماز میں تکبیر کہنا	87	نماز میں وضو ٹوٹ جانا
109	ماہ رمضان میں قیام کرنا اور اس کی فضیلت	88	قرآن پاک کی فضیلت اور ذکر الہی کا مستحب ہونا
114	نماز فجر میں قنوت	89	نماز پڑھتے ہوئے جو آدمی سلام کا جواب دیتا ہے
	نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور فجر کی دو	89	جماعت کی صورت میں دو آدمیوں کا نماز پڑھنا
115	سنتیں پڑھنے کا حکم	90	بکریوں کے بازوؤں میں نماز پڑھنا
116	نماز میں لمبی قرأت کرنا اور مختصر قرأت کا مستحب ہونا	91	سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنا
117	مغرب کی نماز دن کے گویا وتر ہیں	92	سخت گرمی میں نماز پڑھنا
117	نماز وتر	93	آدمی نماز بھول جائے اور نماز کا وقت ختم ہو جائے
118	سواری پر وتر پڑھنا	94	بارش کی رات نماز ادا کرنا اور اس کی فضیلت
119	وتر میں تاخیر کرنا	95	سفر میں نماز قصر کا بیان
120	وتر میں سلام پھیلانا	96	جو مسافر شہر میں داخل ہو تو کب وہ مکمل نماز پڑھے گا
121	قرآن پاک میں مقامات عجدہ	97	سفر کے دوران نماز میں قرأت کرنا
122	نماز کے سامنے سے گزرنا	98	سفر اور بارش میں دو نمازیں جمع کرنا
124	مسجد میں داخل ہونے پر نفل پڑھنے کا استحباب	99	سفر میں سواری پر نماز پڑھنا
124	نماز کے بعد منہ پھیر کر بیٹھنا	102	آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اسے قضا نماز یاد آ جائے
125	بے ہوش آدمی کی نماز	103	آدمی فرض نماز گھر میں پڑھے اور پھر جماعت پالے
126	مریض کی نماز		کھانا حاضر ہو اور نماز کا وقت بھی ہو جائے تو کس کو

140	ممانعت	126	مسجد میں تھوکنے کی کراہت
140	جنازہ کیلئے کھڑے ہو جانا	126	جنبی اور حائضہ کے سینے والا کپڑا
140	میت پر جنازہ پڑھنا اور دعا کرنا	127	تحویل قبلہ کا حکم اور بیت المقدس کے قبلہ کی تشخیص
142	مسجد کے اندر نماز جنازہ پڑھنا	127	جنبی یا بے وضو آدمی کا نماز پڑھانا
	جو آدمی میت کو اٹھائے یا خوشبو لگائے یا اس کو غسل دے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے	128	آدمی کا صف سے دور رکوع کرنا اور رکوع میں قرأت کرنا
142	دو آدمی جو نماز جنازہ کو پالے اور وہ بے وضو ہو	129	آدمی اگر کوئی چیز اٹھا کر نماز پڑھے
143	دفن کے بعد میت پر جنازہ پڑھنا		آدمی کے نماز پڑھنے کے دوران عورت اس کے سامنے سوئے یا کھڑی ہو جائے
144	کیا میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے	130	نماز خوف
	قبر کو مسجد بنانا اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اور ٹیک لگانا	131	دوران نماز دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا
145	ٹیک لگانا	132	نماز میں نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنا
146	کتاب الزکوٰۃ	133	نماز استسقاء
146	مال کی زکوٰۃ		آدمی نماز پڑھے اور پھر نماز پڑھنے والی جگہ پر بیٹھا رہے
146	جن اشیاء پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	134	فرض نماز کے بعد نوافل ادا کرنا
147	مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے؟	134	جنبی اور بے وضو آدمی کا قرآن پاک کو چھونا
148	قرض لئے ہوئے مال پر زکوٰۃ	135	مرد اور عورت کے کپڑوں پر ناپاک جگہ سے گندگی کا لگنا اور اس کی کراہیت
149	زیور کی زکوٰۃ	136	جہاد کی فضیلت
149	عشر کا بیان	136	شہادت کی موت کا بیان
150	جزیہ کا بیان	138	ابواب الجنائز
151	غلاموں، عام گھوڑوں اور ترکی گھوڑوں میں زکوٰۃ	138	بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا۔
152	کان اور دفن شدہ خزانہ پر زکوٰۃ	138	میت کو کفن پہنانا
153	گائے کی زکوٰۃ	139	جنازہ اٹھانا اور اس کے ساتھ پیدل چلنا
153	کنز کا بیان		میت کے ساتھ آگ لے جانے اور دھونی کی
154	صدقہ کس کے لئے حلال ہے		
154	صدقہ فطر کا بیان		
155	زیتون کی زکوٰۃ		

173	تکبیر کو کب موقوف کیا جائے گا	155	ابواب الصیام
175	تکبیر کا آواز بلند کہنا	155	چاند کو کچھ کر روزہ رکھنا اور افطار کرنا
175	حج اور عمرہ کو کھانا (حج قرآن)	156	روزہ دار کے لئے کھانا کب حرام ہوتا ہے
179	منیم اپنی ہڈی بھیج دے	156	جس نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ افطار کیا
157	قربانی کے جانور کے کچے گوشت میں غلاہ و ڈالنا اور	157	دورانِ جنت رمضان المبارک میں اگر صبح ہو جائے
160	اشعار کرنا	160	روزہ دار کا بوسہ لینا
181	احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانا	161	روزہ دار کا بچہ لگوانا
182	ہڈی چٹنے سے عاجز آجائے یا کوئی بدنہ نہ رمانے	162	روزہ دار کا ارادہ کرتے کرتا یا اس کو تے آجاتا
182	آدنی بدنہ تک کر لے جائے اور اس پر مجبوراً سوار	162	سفر میں روزہ رکھنا
185	ہونا پڑے	163	کیا رمضان کے قضاہ روزے متفرق رکھے جائیں
186	محرم کا جوں وغیرہ مارنا یا مال اکھاڑنا	164	نفل روزہ رکھ کر افطاری کرنا
187	محرم کا بچہ لگوانا	164	روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا
187	محرم کا اپنا منہ صاب لینا	165	شام ہو جانے کے خیال سے شام سے قبل ہی روزہ
188	محرم کو دھو سکا ہے یا نہ دھو سکا ہے	165	افطار کر لینا
190	محرم کے لئے لباس پہننا مکروہ ہے	166	صوم وصال رکھنا
166	جانوروں میں سے کون کون سے جانور مارنے کی	166	یوم عرفہ کا روزہ
191	محرم کو اجازت ہے	167	دو ایام جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے
192	جس آدنی کا حج فوت ہو جائے	168	رات کے وقت روزہ کی نیت کرنا
193	محرم کا اپنی سواری سے جوں یا لیکھ نکالنا	168	بیش روزے رکھنا
194	محرم کا ٹٹنی یا قطنی باندھنا	168	یوم عاشورہ کا روزہ
194	محرم کا اپنا جسم کھجنا	169	لیلتہ القدر
194	محرم کا نکاح کرنا	169	احکام کا بیان
196	نماز عصر اور فجر کے بعد طواف کرنا	171	کتاب الحج
197	غیر محرم کا ذبح کیا ہوا یا افطار کیا ہو محرم کھائے یا نہ	172	احرام باندھنے کے مقامات
173	حج کے بیٹوں میں عمرہ کرنا پھر حج کے بغیر مگر واپس	173	بعد از نماز کویت پر سوار ہو کر احرام باندھنا
			تکبیر کہنا

217	مرقات سے واپسی	199	لوٹ آنا
217	واہی محسر	200	باہر رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت
217	حز دلفس نماز ادا کرنا	200	حقیق پر ہدی کا واجب ہونا
	وہ کام جو حاجی کے لئے جمرہ حقبہ کی رمی کے بعد	201	طواف بیت اللہ میں بدل کرنا
218	حرام ہیں	201	کیا کسی اور غیر مکی پر حج یا عمرہ کرنے پر بدل واجب ہے
219	رمی جمارکس جگہ سے ہونی چاہئے؟		عمرہ کو نہ کرنے والے مرد و زن دونوں پر قربانی اور قصر
	عذر یا بغیر عذر کے رمی جمار میں تاخیر کرنا اور اس کی	202	واجب ہے
220	کراہت	203	احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا
220	سوار ہو کر رمی جمار کرنا		حلق کروانے کی فضیلت اور جتنے ہال چھوئے کرنا
	رمی جمار کرتے وقت کیا کہے؟ آیا وہ دونوں محروں	203	جائز ہیں
221	کے پاس ٹھہرے		عورت حج یا عمرہ کرنے مکہ کو آئے اور آئے سے
221	زدال سے پہلے یا بعد میں رمی جمار کرنا	204	قبل یا بعد میں حائضہ ہو جائے
	جمرہ حقبہ کے پیچھے مٹی میں رات گزارنا اور اس کی		حج میں عورت کا طواف زیارت سے قبل حائضہ
221	کراہت	207	ہو جانا
222	قربانی سے پہلے قربانی کرنا		حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد اور احرام باندھنے
223	شکار کی جزاء	206	سے قبل بچے کی ولادت یا حیض آنا
223	بپاری کی وجہ سے حلق کروانے کا کفارہ	208	حج میں مستحاضہ کا حکم
224	حز دلفسے کز در لوگوں کا پہلے ہی کوچ کرنا		مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور داخلہ سے قبل حلق
224	قربانی دالے چالو رکھ بھول پھینا	209	کا مستحب ہونا
225	محصر (حج عمرہ سے جسے روک دیا گیا ہو)	210	صفاء اور مردہ کے درمیان سعی کرنا
226	محرم کی تحفین	211	سوار ہو کر یا پیدل چل کر بیت اللہ کا طواف کرنا
226	حز دلفس کی رات مرقات میں ٹھہرنا	212	رکن یمانی کا استلام
	پہلی روانگی میں سورج غروب ہو جائے اور وہ مٹی	214	خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا اور اس میں داخل ہونا
226	میں ہی ہو	214	مرحوم یا کسی بڑے بوڑھے کی طرف سے حج کرنا
227	آدمی روانہ ہو لیکن حلق نہ کروائے	216	آٹھویں تاریخ کو سستی میں نماز ادا کرنا
	طواف افاضہ سے قبل عرفہ میں اپنی بیوی سے	216	مقام مرقات میں نویں تاریخ کو حلق کرنا

241	مہر مقرر کئے بغیر نکاح کرنا	227	جماع کرنا
242	دورانِ عدتِ عورت کا نکاح کرنا	228	احرامِ ہائے منیٰ میں جلدی کرنا
245	عزل	228	حج اور عمرہ سے واپس آنا
247	کتاب الطلاق	229	صدا (رجوع کرنا)
247	سنت طلاق		عورت کا احرام کھولنے کے بعد قصر کرنے سے قبل سنگھسی کرنا
248	آزاد عورت کی طلاق جو نظام کے نکاح میں ہو	229	محبس میں اترنا
250	مطلقہ اور بیوہ کیلئے غیر کے گھر میں دورانِ عدت جانا	230	طواف بیت اللہ کے لئے مکہ سے احرام باندھنا
250	طلاق دینے کا اختیار	230	محرم کا بچہ لگوانا
250	مہر کی کمی بیشی کے باوجود عورت کا اپنے خاوند سے طلع کرنا	231	بھیڑ مارنے کر کہ میں داخل ہونا
252	خلع کرنا	232	کتاب النکاح
252	خلع سے سختی طلاق میں ہوتی ہیں	232	متعدد بیویوں میں ایام کی تقسیم
253	طلاق کو نکاح کے ساتھ مشروط کرنا	233	مہر کی کم از کم مقدار
254	مطلقہ عورت کا دوسرے خاوند کے بعد پہلے خاوند سے نکاح	233	نکاح میں عورت اور اس کی پھوپھی کو اکٹھا کرنے کی ممانعت
254	بیوی یا کسی دوسرے شخص کو طلاق کا اختیار دے دینا	234	اپنے مسلمان بھائی کے کئے ہوئے رشتہ پر محنت کا پیغام بھیجنا
257	اپنی منکوحہ کو طلاق کے بعد خرید لینا	234	شیبہ کا اختیار نکاح
257	غلام کی منکوحہ لونڈی کو آزاد کرنا	234	چار بیویوں کی موجودگی میں حرے نکاح کی خواہش
258	مریض کی طلاق	235	مہر کب واجب ہوتا ہے؟
259	حائلہ کا مطلقہ یا بیوہ ہو جانا	236	نکاح شغار (دوسرے کا نکاح)
259	ایٹا مکا بیان	236	خفیہ نکاح
261	جماع سے قبل عورت کو تنہا طلاق دینا	237	ماں، بیٹی یا دوسری بہنوں کو ملک بھین میں جمع کرنا
262	مطلقہ عورت کا دوسرا خاوند جماع سے قبل طلاق دے دے	237	نکاح کے بعد کسی وجہ سے ہم بستری نہ کر سکتا
262	عدت پوری ہونے سے پہلے عورت کا سفر کرنا	240	باکرہ عورت سے نکاح کی اجازت لینا
263	حد کا بیان	240	بغیر ولی کے نکاح

296	ہاں کو ذبح کرنا ہی جبین (پیٹ والا) کا ذبح کرنا ہے	268	دو بیویوں میں سے ایک کو فضیلت دینا
297	کڑی کا کھانا	269	باب النعان
297	عربی نصاریٰ کا ذبح	270	طلاق میں حدود
298	جو جانور پتھر سے مارا جائے	270	دورانِ عدت عورت کا زیب و زینت کرنا
298	بکری کے مرنے سے پہلے ذبح کرنا		موت یا طلاق کی عدت گزرنے سے قبل عورت کا اپنے گھر سے نکلنا
	آدھی گوشت خریدے اور اسے پختہ ہو کر یہ ذبح	271	ام ولد کی عدت
299	کیا ہوا ہے پانی	274	علیہ، بریہ اور طلاق کے مشابہ الفاظ
300	تربت پانچ کسے کا شکار	275	بچے کے نسب میں شک
300	باب الحقیقہ	275	عورت اپنے خاوند سے پہلے مسلمان ہو جائے
301	دہت (خون بہا) کا بیان	276	عدت گزر جانا
302	ہوٹوں کی دہت	276	مظہر رجی کو ایک یا دو شخص آنے کے بعد خون نہ آنا
302	قلل ہونے کی دہت	279	مسحاقہ کی عدت
303	قلل خطا کی دہت	281	رضاعت کا بیان
304	دانتوں کی دہت	281	کتاب الضحایا
	زخمی کروینے سے دانت سیاہ ہو جائے اور آگہ ہائی	287	قربانی کے لئے جو جانور جائز ہوتا ہے
304	رہے اس کی دہت	287	مکروہ قربانی کا بیان
305	کئی آدمیوں کا ایک آدمی کو قتل کر دینا	288	قربانی کا گوشت
306	خاندان اور بیوی کا ایک دوسرے کی دہت کا وارث ہونا	289	عید کا وہ کی طرف جانے سے قبل قربانی کرنا
306	زخم اور ان میں لازم ہونے والی دہت	290	ایک قربانی میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا
307	جبین (پیٹ کے بچے) کی دہت	291	باب الذبائح
307	چہرہ اور سر میں موصوفہ زخم کا بیان	292	شکار اور درندوں وغیرہ کی کراہیت کا بیان
308	کتوں کو کھوتے ہوئے مرنے والے کی دہت	293	کود کا کھانا
309	خطا قتل کرنے والے کے عاقل کا مظلوم نہ ہونا	294	دو بچلی جس کو سمندر پھینک دے اور مردہ حیوانی
321	قصاص کا بیان		بچلی وغیرہ کا حکم
312	چوری کی سزا اور اپنے آقا کا مال چرانا	295	دو بچلی جو پانی میں مر جائے
313	بچل یا غیر محفوظ چیز کو چرانا	296	

343	کتاب الایمان والحدود	قطع یہ لازم ہو جانے اور امام کے پاس مقدمہ لے
343	حکم کا کم سے کم کفارہ	جانے کے بعد مال چور کو بید کر دینا
345	کعبہ شریف تک پیدل جانے کی قسم کھانا	جتنی مقدار پر قطع یہ لازم ہوتی ہے
317	اپنے اوپر پیدل چلنا لازم کر لینا لیکن پورا کرنے	ہاتھ پاؤں کٹا چور بھر چوری کرے
346	سے عاجز رہنا	بھاگا ہوا غلام چھٹی کرے
347	حکم میں استثناء کرنا	اچکے کا بیان
348	آدنی فوت ہو جائے اور اس پر نذر لازم ہو	زنا کی حدود
348	مکناہ کی قسم اٹھانا یا نذر ماننا	رجم کا بیان
349	غیر اللہ کی قسم کھانا	زنا کا اقرار کرنا
350	کعبہ کے دروازے پر پتہ مال قربان کرنے کی نذر ماننا	جبراً زنا کرنا
350	بیمین اللہ	زنا اور شراب میں غلاموں کی سزا
351	کتاب الیسوع فی التجاروت والسلام	اشارہ وغیرہ سے تہمت لگانا
351	بیع مرایا	شراب پینے کی حد
352	بھل بچنے سے پہلے فروخت کرنا	بدبودار شہر اور جواری شراب وغیرہ کا چٹنا
353	استثناء کر کے بھل فروخت کرنا	شراب کی حرمت اور مکروہ شروبات
353	خنگ مجبور و مجبور کے عوض فروخت کرنا	دو چیزوں کی بلی بلی شراب
354	غلام کو قبضہ سے قلعی فروخت کر دینا	کدو اور روغنی برتن میں شراب بنانا
355	ادھار فروخت کرنا لیکن نقد ادائیگی پر قیمت کم کر دینا	غیبہ طلاء کا بیان
356	گندم کے بدلے جو خریدنا	کتاب الفواغض
357	غلام ادھار فروخت کر کے کوئی اور چیز خریدنا	پھونکی کی میراث
357	بیش اور بھلی السلیع کی ممانعت	نبی کریم ﷺ کی وراثت
358	ماپ تول کی چیزوں میں سلم کرنا	مسلمان کا طرک کا وارث نہیں ہونا
358	بیع میں ہر عیب سے بری الذمہ ہونا	ولامہ کی میراث
360	دھوکے کی بیع	میراثہ حیل
361	بیع حرابہ	وصیت کا بیان
362	گوشت کے بدلے حیوان کی خریداری	مال کے تیسرے حصے میں وصیت

384	گجور کے درخت اور زمین میں معاملہ حراعت کرنا	آدی سوداے کرنے لگے اور کوئی اس کی قیمت
386	امام کی اجازت سے یا بغیر اجازت زمین کو زیر کاشت لانا	زیادہ لگا دے
386	آب پاشی میں باہم رضامندی اور پانی کی تقسیم	بائع اور مشتری کے مابین جو بات بائع کو لازم کرتی ہے
388	غلام میں سے اپنا حصہ چھوڑ دینا یا اسے ساتھ بنا دینا	بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف
388	یا اس کی آزادی کی وصیت کرنا	ادھار خریدنے والے کا غلط ہو جانا
391	مدد کی بائع	خرید و فروخت میں دھوکہ کرنا اور مسلمانوں کے لئے بھاد مقرر کرنا
393	نسب کا دعویٰ کرنا	بائع میں شرط لگانا اور بائع کا ناسد ہونا
394	گواہ کے ساتھ قسم کا بیان	بیع نہ ہو گا گجور کا درخت اور مالدار غلام فروخت کرنا
394	خصومات میں قسم دلانا	شادی شدہ لوطی خریدنا یا اسے بیچ لینا یا ایسی لوطی کسی کو بطور ہدیے
395	رہن کا بیان	ایک سال اور تین دن کی شرط لگانا
396	شاہد کا شہادت دینا	ولادہ کی بائع
396	گرمی پڑی چیز کا بیان	امہات ولادہ کی بائع
398	شعاع کا بیان	حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار یا نقد بائع
399	مکاتب کا بیان	بائع میں شرکت
401	گھوڑے دوڑانے میں مقابلہ	باب القنواء
402	ایہاب السیر	ہبہ اور صدقہ کا بیان
	امام کی اطاعت سے نکلنے والوں کا گناہ اور جماعت سے منسلک رہنے کی فضیلت	عطیہ کا بیان
403	عورتوں کا قتل	تاحیات اور عارضی رہائش دینا
404	باب المرتد	صرف اور سود کا بیان
405	ریشم اور ریشمی کپڑا پہننا	کیلی یا ورنی اشیاء میں سود کا بیان
406	سونے کی انگوٹھی پہننا	عطیات اور دیہات پر قرض تبصرے سے پہلے فروخت کرنا
407	جانور کے مالک کی اجازت کے بغیر وہ لے کر	قرض کے بدلے ہجرت چیز دینا
407	زمین کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل ہونا	درہم اور دینار کو قطع کرنا
408	اپنے چیلنے کے لئے کسی کو مجلس سے اٹھانا	

427	خواب کا بیان	409	کچھ بڑھ کر پھونک مارنا
427	(احکام مختلف کی) جامع حدیث	410	نیک فال لینا اور اچھا نام رکھنا
428	زہد اور تواضع کا بیان	410	کھڑے ہو کر چلنا
431	اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرنا	411	چاندی کے برتن میں چلنا
431	نیکی و صدقہ کی فضیلت	411	داغیں ہاتھ سے کھانا اور چلنا
432	پڑوسی کا حق	412	شراب پی کر دائیں طرف والے کو دینا
433	علم کی کتابت کرنا	412	دعوت قبول کرنے کی فضیلت
433	خطاب کا بیان	415	مدینہ منورہ کی فضیلت
434	دلی کا حقیقہ کے مال سے قرض لینا	415	سکن رکھنا
435	ایک مرد کا دوسرے مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا	416	جھوٹ، بدگمانی، عیب جوئی اور چٹل خوری
435	پینے والی اشیاء میں پھونکیں مارنا	417	مانگنے اور صدقہ سے بچنے کی کوشش کرنا
436	عورتوں سے مصافحہ کرنا	418	تحریر کی ابتداء کی کرنا
436	اصحاب رسول علیہ السلام کے فضائل	419	گھر میں داخلہ کے لئے اجازت طلب کرنا
438	نبی کریم علیہ السلام کا حلیہ مبارک	420	تصاویر اور تختی کا کھردہ ہونا
439	نبی کریم علیہ السلام کا روضہ مبارک اور اس کی زیارت	421	چہرہ کھینچنا
440	حیاء کی فضیلت	421	کھیل کا دیکھنا
441	خانہ کا بیوی پر حق		عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ کسی دوسرے کے
441	ضیافت کا حق	422	بال جڑنا
441	چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا	422	شفاعت کا بیان
442	طاہران سے بھاگنا	422	مرد کے لئے خوشبو لگانا
442	نہایت اور بہتان کا بیان	423	دعا کا بیان
443	تار احکام	423	سلام کا جواب دینا
450	چوہے کا گھی میں گر جانا	425	دعا
450	مردار کے چوہے کو رکھنا	425	اپنے مسلمان بھائی سے ترک تعلق کر لینا
451	پچھنے لگانے کی اجرت لینا		دین میں جھگڑنا اور ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے
453	باب التفسیر	426	بارے میں کھڑکی گواہی دینا
		426	لبس نہ کھانا

عرض ناشر

ایک آرزو دل میں ہمیشہ چلتی رہتی تھی کہ کوئی ایسی سبیل پیدا ہو کہ سرور دو عالم ﷺ کی احادیث کی اشاعت کا سلسلہ شروع کروں لیکن طویل عرصہ تک کوئی معیاری انتظام نہ ہو سکا۔

اب الحمد للہ ادارہ ضیاء المسلمین کے قیام کے بعد میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ اس شعبہ میں بھی آپ کی خدمت کروں۔ صحاح ستہ کے ساتھ ساتھ احادیث کے چار اور مجموعوں پر کام جاری ہے جو ان جوں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچے گا میں آپ کے حضور یہ ارمغان محبت پیش کرتا ہوں گا۔

اس وقت جو کتاب آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں وہ مؤطا امام محمد ہے۔

امام محمد بن حسین شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہیں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خزان علم سے خوش چینی کا شرف حاصل ہوا جنہوں نے امام ابو یوسف کے سایہ عاقبت میں اپنے علم کو کمال تک پہنچایا جنہیں امام مالک سے علم حدیث سیکھنے کا شرف حاصل ہوا اور جو امام شافعی کے مربی و معلم بھی رہے یہ آپ ہی کا ترحیب دیا ہوا مجموعہ ہے جس کے ترجمہ کا شرف دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فاضل عظیم علامہ نور الحسن بخاری کو حاصل ہوا معصفت نے اس مجموعہ کی اہمیت پر مقدمہ تحریر فرمایا جو علم حدیث سے شغف رکھنے والے اصحاب کے لئے گراں بہا سرمایہ ہے۔

میں اور میرے رفقاء نے اس کی طاعت میں اپنی پوری صلاحیتیں صرف کی ہیں امید ہے آپ اسے بھی پسند فرمائیں گے۔

دعائیں کا طالب

محمد حفیظ البرکات شاہ

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام محمد علیہ الرحمۃ کا مختصر تعارف

امام ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی کے آباؤ اجداد دمشق کے قریب غرت نامی بستی کے رہائشی تھے آپ کے والد بن نے ترک وطن کر کے عراق میں سکونت اختیار کر لی۔ واسطہ کے مقام پر 132ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ان دنوں حریم شریفین کی طرح کوفہ بھی علم و فضل کا عظیم مرکز تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب امام الحکمہ شین، ابی یوسف، امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اپنی خدا داد صلاحیتوں سے عرب و عجم کو مستنیر فرما رہے تھے۔ چنانچہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے بھی آپ کے سامنے انوئے تکذیبہ کیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک 14 سال تھی آپ چار سال تک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد آپ نے امام ابو یوسف، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری اور امام مالک رحمہم اللہ سے بھی علم حدیث میں استفادہ کیا۔ آپ تفسیر، حدیث اور فقہ کے مسلم امام تھے اور زبان و ادب کے ماہر معلم۔ آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔ جن میں موطا امام محمد، کتاب الآثار، موطا، جامع کبیر، جامع صغیر، میر کبیر، میر صغیر، زیادات، کتاب النواور، کتاب الخلیل اور کتاب الحج بہت زیادہ مشہور ہیں۔

موطا امام محمد اور اس کی وجوہ ترجیح

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد امام محمد فضیل علم حدیث کی غرض سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے جہاں تین سال سے زیادہ عرصہ تک امام دارالبحر، امام مالک علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہے اور حدیث پاک کا سماع کیا۔ امام مالک کے متعدد شاگردوں نے ان سے موطا روایت کی۔ ان میں سے دو نسخے زیادہ مشہور ہیں۔

- (۱) موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ البلی جو موطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔
- (۲) موطا بروایت محمد بن حسن شیبانی جو موطا امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔ ان دونوں نسخوں میں سے موطا امام محمد کی وجوہ کی بنا پر ممتاز ہے۔

- (۱) امام محمد باجماع محدثین یحییٰ بن یحییٰ کے مقابلہ میں یحییٰ بن یحییٰ اور داؤد بن علی۔
- (۲) امام محمد امام مالک کی خدمت میں سال سے زیادہ عرصہ تک رہے اور احادیث کا سماع کیا جب کہ یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک کی خدمت میں اس سال حاضری دی جس سال آپ کا وصال ہوا۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ طویل عرصہ قیام کر کے علم حدیث حاصل کرنے والے راوی کی روایت فضیل اصح ہے۔
- (۳) امام محمد نے موطا کی تمام احادیث کا امام مالک سے براہ راست سماع کیا ہے۔

اس لئے وہ روایت کرتے ہوئے اختصاراً کا صیغہ استعمال فرماتے ہیں۔ جب کہ امام بخاری نے کتاب الاحکاف کے کچھ ابواب کا مباحثہ نہیں کیا اس لئے وہ عن مالک کا کلمہ استعمال کرتے ہیں۔

(۳) علماء جرح و تعدیل نے یہ تصریح کی ہے کہ بخاری بن بخاری کو متحد مقامات پر نقل روایت میں قطعی لگتی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض محدثین نے لکھا ہے۔ قلیل الحدیث و له اوھام جب کہ امام محمد بالا جماع کثیر الضبط والا تھان راوی ہیں۔

(۵) امام محمد کی روایت کردہ موطا کی خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ اس میں امام مالک کے علاوہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور دیگر محدثین سے بھی کچھ احادیث روایت کی گئی ہیں جب کہ حضرت بخاری نے صرف امام مالک سے ہی احادیث روایت کی ہیں۔

(۶) بعض مقامات پر حضرت امام بخاری نے ترمذی الباب کے تحت نہ کوئی مرفوع حدیث ذکر کی ہے نہ کوئی موقوف حدیث۔ جب کہ امام محمد کی روایت میں ترمذی الباب کے تحت کوئی نہ کوئی مرفوع حدیث یا اثر موقوف ضرور ذکر کیا گیا ہے۔

موطا امام محمد کی دیگر خصوصیات

(۱) موطا امام محمد میں احادیث کا کھرا نہیں۔

(۲) موطا کی ترتیب نہایت عمدہ ہے۔ قاری کو ترمذی الباب تلاش کرنے میں آسانی دیتی ہے۔

(۳) موطا امام محمد میں کوئی موضوع حدیث نہیں۔ البتہ کچھ ضعیف احادیث مذکور ہیں لیکن تعدد طرق کی وجہ سے وہ بھی حسن الثبوت کے درجہ میں ہیں۔

(۴) حدیث بیان کرنے کے بعد امام محمد اپنا مسلک بھی نقل فرماتے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ کے فرمان کی تائید بھی کرتے ہیں۔

(۵) موصوف حدیث روایت کرتے ہوئے اخیراً کا صیغہ استعمال کرتے ہیں جس سے سند کے اعتبار سے کتاب کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

(۶) اکثر مقامات پر امام ابو حنیفہ کے نام کے بعد والعامة من فقہائنا کا جملہ ذکر کر دیتے ہیں۔ جس سے عراق اور کوفہ کے فقہائے کرام مراد ہوتے ہیں کہیں کہیں امام مالک اور امام ابراہیم حنفی رحمہما اللہ کا مسلک بھی نقل کر دیتے ہیں۔

(۷) موصوف ”بہی کذا“ فرما کر اس سے واجب یا سنت مؤکدہ مراد لیتے ہیں۔

(۸) موطا امام مالک کی طرح اس میں بھی بلاغات موجود ہیں۔

موطا کی بلاغات

موطا کی بلاغات کے بارے میں حافظ جمال الدین حزی نے تہذیب الکمال میں مہد اللہ بن ادریس کوئی متوفی ۱۹۲ھ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ:

”بیان کیا جاتا ہے کہ بلاغات کو امام مالک نے ابن ادریس سے سنا تھا۔“

موطا کی وہ جگہات جو حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں وہ عبداللہ بن ادریس سے سنی ہوئی ہیں حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں یعقوب بن شیبہ سے نقل کرتے ہیں۔

قبل ان جميع ما يرويه مالك في الموطا (بلغني عن علي) انه سمعه من ابن ادریس۔

”کہا گیا ہے کہ وہ تمام روایات جن کو امام مالک موطا میں بلغنی عن علی کہہ کر روایت کرتے ہیں وہ سب انہوں

نے ابن ادریس سے سنی ہیں۔“ (تذکرۃ الحفاظ ترجمہ عبداللہ بن ادریس)

خاصی مباحث مدارک میں لکھتے ہیں کہ احمد بن عبداللہ کوئی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔ کہ امام مالک نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جس قدر روایات مرسلہ ذکر کی ہیں۔ وہ سب انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے روایت کی ہیں۔

(اسعاف المصنف برجال الموطا لمسی علی صفحہ 38)

محدث و فقیر عبداللہ بن ادریس امام ابو حنیفہ کے علاوہ میں سے ہیں حافظ عبدالقادر قرشی نے الجوہر المصنوع فی طبقات الحنفیہ میں ان کے حالات تحریر کیے ہیں نیز حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

امام محمد کے استاذ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ بحیثیت محدث

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے بارے میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ آپ حدیث میں کم مائیے تھے لیکن یہ محض خیال آفرینی ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ محدث کے لقب سے مشہور نہیں اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ آپ حقیقت میں بھی محدث نہیں تھے ہمارے اسلاف میں کئی ایسی ہستیاں گزری ہیں جنہیں روایات اور اجتہاد میں کامل و محرز حاصل تھے لیکن ان کی شہرت، غالب و صف کے ساتھ ہی ہوئی۔ مثلاً امام مالک اور امام شافعی یہ دونوں حضرات محدث بھی تھے اور فقیر بھی۔ لیکن یہ دونوں حضرات محدث کے لقب سے مشہور نہ ہوئے۔ نہ ہی ان کی مرچ کی ہوئی احادیث کی کتابوں کو وہ قبول عام حاصل ہوا جو صحاح ستہ کو ہوا۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کے مقابلہ میں علم حدیث میں زیادہ شہرت رکھتے تھے لیکن استنباط و اجتہاد میں ان کو وہ مقام حاصل نہ ہوا جو دیگر ائمہ کو حاصل ہوا۔

محدثین کے مقابلہ میں مجتہدین قلیل البروایہ ہیں کیونکہ ان کو زیادہ تر ان احادیث سے غرض ہوتی ہے جن سے شرعی حکم مستحب ہوتا ہے۔ غور کیجئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی صحابی کو رسول کریم ﷺ کے ساتھ جلوت و غلوت میں رہنے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ آپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال و اقوال سے جس قدر واقف تھے کوئی دوسرا نہیں تھا۔ لیکن کتب حدیث میں آپ کی روایات کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

یہی حال حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ عنہم کا ہے۔ ان کے برعکس حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے کثیر تعداد میں احادیث روایت کی گئی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرات خلفائے راشدین حدیث رسول سے نا آشنا تھے انتظامی مصروفیات کے ساتھ ساتھ کسی دیگر

و جو بات قوت روایت کا سبب تھیں۔ محقق اعظم استاذ ابو ہریرہ مصری نے حدیث میں امام اعظم کے قبل اہلحدیث ہونے کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے۔

جہاں تک اس اثر کا تعلق ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حدیث میں قبل اہلحدیث تھے یہ ذمہ باطل ہے جس کی کوئی دلیل نہیں اس بات پر امت کا اجماع منقطع ہو چکا ہے کہ آپ ان امر مجتہدین میں سے تھے جو کتاب و سنت اور ان کے مطالب و معانی سے پوری طرح باخبر تھے محمد بن محمود خوارزمی حنفی 665ھ نے مسند ابی حنیفہ مرتب کی ہے یہ مسند ان چند روایہ سے ماخوذ ہے جن کو جید علماء حدیث نے مسند امام ابو حنیفہ کے نام سے تالیف کیا تھا۔

(تاریخ حدیث دھمشقین 360, 359 از ابو ہریرہ مصری ترجمہ غلام احمد حریری)

آپ مزید لکھتے ہیں کہ حافظ محمد بن یوسف صلیبی شافعی محدث مصر اپنی کتاب معروض الجمان میں فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ کبار حفاظ حدیث میں سے تھے اور ان کے سر تاج تھے اگر وہ حافظ حدیث نہ ہوتے تو قسمی مسائل کا استنباط نہ کر سکتے محدث ذہبی نے طبقات الحفاظ میں ان کا تذکرہ کیا ہے حافظ حدیث ہونے کے باوجود آپ کے قبل المرولیہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ استنباط مسائل میں مشغول رہا کرتے تھے جس طرح امام مالک و امام شافعی سے بھی کم احادیث روایت کی گئی ہیں حالانکہ دونوں عظیم حافظ حدیث تھے۔ اس کی وجہ بھی ان کی قسمی مسائل میں مشغولیت ہے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کبار صحابہ میں سے تھے۔ اور ان کو بکثرت احادیث یاد تھیں مگر ان سے دوسرے صحابہ کی نسبت کم احادیث منقول ہیں۔ اس کی وجہ ان کی سیاسی و انتظامی مصروفیات ہیں۔ آگے چل کر حافظ محمد یوسف صلیبی بکثرت روایات نقل کرتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نہایت کثیر الحدیث تھے۔ (تاریخ حدیث دھمشقین صفحہ 360, 361)

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ روایت حدیث میں انتہائی محتاط تھے اس بات کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ امام صاحب نے چالیس ہزار احادیث سے انتخاب کر کے کتاب الآثار کو ترتیب دیا ہے۔ جیسا کہ موفق بن احمد کی نے تحریر فرمایا ہے۔

والنخب ابو حنیفۃ رحمہ اللہ الآثار من اربعین الف حدیث

(مناقب الامام الاعظم از موفق بن احمد کی جلد 1 صفحہ 95)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کتاب الآثار کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔

آپ مزید لکھتے ہیں کہ حافظ ابو یحییٰ ذکریا بن یحییٰ نیشاپوری حنفی 298ھ جو مرتبین صحاح ستہ کے معاصر ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب مناقب ابی حنیفہ میں امام اعظم سے سند نقل کیا ہے۔

عندی صنادیق من الحدیث ما اخرجت منها الا اليسیر الذی یمنع بہ

(مناقب الامام الاعظم از موفق بن احمد کی جلد 1 صفحہ 95)

میرے پاس احادیث کے بھرے ہوئے صندوق ہیں مگر میں نے ان میں سے قویٰ ہی احادیث نکالی ہیں جن سے نفع

حاصل کیا جاسکتا ہے۔

امام اعظم کی اس احتیاط کا بڑے بڑے محدثین نے اعتراف کیا ہے۔

چنانچہ حافظ ابو محمد عبد اللہ حارثی سے متصل دکنج سے نقل کرتے ہیں جن کے بارے میں امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ دکنج جامع العلم اور حافظ اللہ عیث تھے اور یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(ترجمہ: الخطا ترجمہ دکنج)

اخبرنا القاسم بن عباد سمعت يوسف الصغار يقول سمعت وكيعا يقول لقد وجد

الورع عن ابي حنيفة في الحديث ما لم يوجد عن غيره

(مناقب الامام الاعظم از موفی صفحہ 197 جلد 1)

”کہ مجھے امام ابو حنیفہ سے حدیث میں پائی گئی کسی دوسرے سے نہ پائی گئی۔“

امام بخاری کی اور ابو داؤد کے استاد حافظ اللہ عیث ملی بن الجعد جو ہری کی روایت ملاحظہ فرمائیں۔

قال القاسم بن عباد في حديثه قال علي بن الجعد ابو حنيفة اذا جاء به الحديث جاء به

مثل الدور (جامع مسانيد الامام الاعظم از محدث خوارزمی صفحہ 308 جلد 2)

”امام ابو حنیفہ جب حدیث بیان کرتے ہیں تو موفی کی طرح آ جا رہوتی ہے۔“

حافظ خلیب بغدادی اپنی تاریخ میں سید الخطا یحییٰ بن معین سے سے متصل نقل کرتے ہیں۔

كان ابو حنيفة ثقة لا يحدث الا ما يحفظ ولا يحدث بما لا يحفظ

(تاریخ بغداد از صفحہ 419 جلد 13)

”امام ابو حنیفہ ثقہ ہیں جو حدیث ان کو حفظ ہوتی ہے وہی بیان کرتے ہیں اور جو حفظ نہیں ہوتی بیان نہیں کرتے۔“

امام مسربن کد ام فرماتے ہیں۔

طلبت مع ابي حنيفة الحديث فغلينا واغلنا في الذهد فبرع علينا وطلبنا معه الفقه

فجاء منه ما ترون (مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ 27)

”میں نے ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کا علم حاصل کیا تو وہ ہم پر غالب رہے نہ ہم میں گئے تو ہم پر فوقیت لے گئے تھے

ان کے ساتھ شروع کی تو ان کا کمال تھا ہمارے سامنے ہے۔“

یہ وہی مسربن ہیں جن کے بارے میں حافظ ابو محمد راجح حزی نے الحمد للہ الفاضل بین الراوی والروای میں لکھا ہے اس کا نقل

نسوکب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن اور کتب خانہ بیرونیہ (مسندھ) میں ہے۔ ابن ماجہ اور علم حدیث کے مصنف نے ان قسمی

نسخوں سے نقل کیا ہے کہ شعبہ اور عثمان ثوری میں جب کسی حدیث کی بابت اختلاف ہوتا تو دونوں کہا کرتے کہ افعہانا الی

المیزان مسعر (ہم دونوں کو مسعر کے پاس لے چلو جو اس فن کی میزان ہیں) نور کیجئے شعبہ اور سفیان دونوں امیر المؤمنین فی اللہ بیٹ کھاتے ہیں ان کی میزان علم (مسعر) جس شخص کے متعلق یہ شہادت دے کہ وہ علم حدیث میں ہم سے آگے ہے وہ خود اس فن میں کس کس پائے کا شخص ہوگا (لکن ماجا در علم حدیث صفحہ 166)

دوسرا ابو الزہراء امام صاحب پر عائد کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ آپ حدیث کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس الزام کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ اس سلسلہ میں حافظ ذہبی نے امام یحییٰ بن یحییٰ بن مسنن کی سند سے امام اعظم کا یہ قول نقل کیا ہے۔

اعلم بکتاب اللہ فاعلم اجد فبسنۃ رسول اللہ والایثار الصحاح عند النبی فبسنۃ فی

ابہی اللغات عن اللغات فان لم اجد فبقول اصحابہ اعلم بقول من شئت

(مناقب ابی حنیفہ از ذہبی صفحہ 20)

”میں کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں اگر اس میں نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی ان صحیح حدیثوں پر عمل کرتا ہوں جو ثقافت کے ہاتھوں کے ذریعے شائع ہوئی ہیں اگر اس میں مجھے حکم نہ ملے تو آپ کے اصحاب میں سے جس کا قول چاہتا ہوں اختیار کر لیتا ہوں۔“

ابو ذہرہ مصری نے تاریخ التستر علی الاسلامی کے حوالے سے یہی بات نقل فرمائی ہے۔

(تاریخ حدیث دھرمین صفحہ 361, 362)

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے دور میں وضع حدیث کا عام چرچا تھا تاہم حدیث اور اصحاب بدعت وضع حدیث کے مذہب کام میں گئے ہوئے تھے امام صاحب نے اس ختہ کے پیش نظر صحیح احادیث کے بارے میں کڑی شرائط عائد کیں ابو ذہرہ مصری رقم طراز ہیں۔ امام ابو حنیفہ کسی حدیث کی بنا پر احادیث کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ قوی دلائل و براہین کے پیش نظر بنا پر اجتہاد آپ نے یہ موقف اختیار کیا تھا۔ اس لئے اگر آپ کا یہ اجتہاد لفظ ہے تو ان کو ایک اجر ملے گا اور اگر درست ہے تو دواجر۔ آپ کو جہ نفقہ و جہر ہانے والے یا تو حاسد ہیں اور یہ اجتہاد کی حقیقت سے بیگانہ افلاس۔ آخر مجتہدین میں سے کوئی امام بھی ایسا نہیں جس نے متعدد احادیث کو جو جو رد نہ کر دیا ہو۔ یا تو اس لئے کہ وہ احادیث ان کے نزدیک شرائط صحت کی جامع نہیں یا سنو سنو کی وجہ سے یا اس لئے کہ ان کی معارض دوسری حدیث موجود ہے امام مالک ہی کو دیکھئے جو بدو تک آپ امام دار النجرات اور امیر المؤمنین فی اللہ تھے تاہم آپ نے سزا احادیث کی مخالفت کر کے اپنی رائے پر عمل کیا۔ اس لئے کہ وہ احادیث ان کے معیار پر چلی نہیں اترتی تھیں۔ (تاریخ حدیث دھرمین صفحہ 362, 363)

استاذ ابو ذہرہ نے یہ بات متعدد چھوٹی کتابوں کے حوالے سے تحریر فرمائی ہے۔ (جامع بیان اعظم صفحہ 148 جلد 2) شروط الامۃ الخیرہ صفحہ 49 (مقدمہ ابن خلدون فصل علوم اللہ بیٹ) (مقدمہ قسطلانی فی علی البخاری صفحہ 33)

دیگر آخر حدیث کی طرح امام ابو حنیفہ نے بھی حدیث کو قبول اور رد کرنے کے کچھ اصول مقرر فرمائے ہیں مثلاً خبر واحد کی

قبولیت کی شرائط جو امام اعظم نے مانگی ہیں انہیں پاناختصار آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ان شرائط کو خلاصہ زائد کوثری نے تائید الخلفیہ کے صفحہ 153 پر اور صاحب شرح الخوارج نے دوسری جلد کے صفحہ 250 پر تحریر کیا ہے۔

(۱) خبر واحد اس صورت میں قائل قبول ہے جب وہ سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو۔

(۲) خبر واحد صحابہ یا تابعین کے مشترک عمل کے خلاف نہ ہو۔

(۳) یہ خبر کتاب اللہ کے عموماً و دعوایہ کے خلاف نہ ہو اس لئے کہ کتاب اللہ کے عموماً و دعوایہ قطعی الدلالة ہیں اگر یہ خبر کتاب اللہ کے عموم یا دعوایہ کے خلاف نہ ہو اور قرآن کی شرح و تفسیر پر مشتمل ہو تو امام صاحب اس پر عمل کرتے ہیں۔

(۴) خبر واحد قیاس جلی کے خلاف ہو تو اس صورت میں قبول ہوگی جب اس کا راوی قطعیہ ہو۔ اگر راوی کوئی دوسرا ہے تو اس امر کا احتمال رہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ راوی نے روایت بالعمی کی ہو اور اس سے کوئی قطعی سرزد ہو گئی ہو۔

(۵) خبر واحد کا قطع ایسے امور سے نہ ہو جو عام لوگوں کو روایت ہوتے ہیں مثلاً حدود و کفارات ادنیٰ شہ کی صورت میں باقی نہیں رہتے کیونکہ عادی کثیر لوگ ایسے امور سے باخبر ہوتے ہیں ایک یا دو شخص نہیں لہذا ایسے واقعات میں شہرت اور سنی بالعمول ضروری ہے۔

(۶) عہد سلف میں کسی عالم نے اس حدیث پر جرح و قدح نہ کی ہو۔ نیز حدیث کے راوی نے کسی دوسرے صحابی کے اختلاف کی وجہ سے اس پر عمل ترک نہ کیا ہو۔

(۷) راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف نہ ہو۔ مثلاً ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ کتا اگر برتن میں منڈالے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے مگر وہ اس روایت کے خلاف ثوثیٰ اپنے چمے اس لئے امام اعظم نے ان کی روایت پر عمل نہیں کیا۔

(۸) خبر واحد کا راوی دیگر ثقہ راویوں کے خلاف متن حدیث یا سند میں کوئی اضافہ نہ کرے مگر اضافہ کرے گا تو دیگر ثقہ کی روایت پر عمل کیا جائے گا اور اس کی روایت کو ترک کر دیا جائے گا۔

علامہ عبد الوہاب شعرائی شافعی الحزمی ابن الکبریٰ میں لکھتے ہیں۔

وقد كان الامام ابو حنيفة يشترط في الحديث المنقول عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم قبل العمل به ان يرويه عن ذالك الصحابي جمع القباہ عن مقلهم وهكذا

(الحزمی ابن الکبریٰ جلد اول صفحہ 81)

جو حدیث حضور ﷺ سے منقول ہو اس کے بارے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ عمل سے پہلے یہ شرط مانگتے ہیں کہ اس کو تثنیٰ لوگوں کی ایک جماعت اس صحابی سے برابر نقل کرتی آئے۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں امام نسائی نے کتاب البغیاء میں تحریر کیا ہے "لعمان بن ثابت ابو حنیفہ

ليس بالقوى في الحديث "کہ ابو حنیفہ حدیث میں تو ہی نہیں اگر ہم امام نسائی کے اس خیال کا مضائقہ جائز نہیں تو یہ حقیقت پر مبنی نہیں علماء جرح و تعدیل نے کچھ تو اصرار فرمائے ہیں اگر راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کرتے ہوئے ان ضوابط سے صرف نظر کر لیا جائے تو بڑے بڑے محدثین کی ثقاہت بھی مشکوک نظر آئے گی تمام بڑے بڑے آئمہ پر جرح ہوئی ہے۔ مثلاً امام احمد بن حنبل پر امام کریم بنی نے جرح کیا ہے، امام شافعی پر یحییٰ بن یحییٰ کی تحقید موجود ہے اس طرح امام بخاری پر فعلی اور امام ابوزاری پر امام احمد بن حنبل کی جرح کے بارے میں علماء بخاری و ائمتہ ہیں۔ ابن حزم کا امام ترمذی اور امام ابن ماجہ کو بھول کہنا کس سے چلی ہے خود امام نسائی کی طرف علماء کی کثیر تعداد نے تشبیح کی نسبت کی ہے۔ علماء جرح و تعدیل نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ جس شخص کی ثقاہت و امانت حد تو اتنی کو پہنچی ہوئی ہو اس کے بارے میں ایک یا دو افراد کی جرح مستحکم نہیں امام صاحب کی ثقاہت جلیل القدر محدثین کے نزدیک مسلم ہے لہذا ہاکی جرح کا اہتمام نہیں ہوگا۔ جرح بلاشبہ تعدیل پر مقدم ہوتی ہے لیکن مطلق نہیں بلکہ اس کے لئے بھی محدثین نے شرائط عائد کی ہیں ان شرطوں میں سے یہاں کوئی شرائط نہیں پائی جاتی اس لئے الجرح مقدم مل تعدیل والا کا عدہ جاری نہیں ہو سکتا ان شرائط کی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

(مقدم ابن ملاح اور الکملایہ فی اصول الحدیث والروایۃ)

حافظ خلیفۃ الدین ذہبی کی معروف کتاب میزان الاحتیال فی اسماء الرجال میں امام صاحب کا تذکرہ میں یہ عبارت ملتی ہے "الضعمان من ثابت الکو فی امام اهل الروای ضعه الساسی وامن عدی والدلار قطعی۔"

محققین کے نزدیک یہ عبارت معصی علیہ الرحمہ نے نہیں لکھی کسی دوسرے نے اسے حاشیہ پر لکھا پھر اسے متن کا حصہ سمجھ کر اس میں شامل کر دیا گیا یہ کسی کتاب کی نقلی کی وجہ سے ہوا یا کسی تعصب کی بنا پر ایسا کیا گیا۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ معصی نے اس کتاب کے مقدمہ میں واضح فرمایا ہے کہ اس کتاب میں ان آئمہ کا تذکرہ نہیں ہوگا جن کی ثقاہت تو اتنی پہنچی ہوئی ہے۔ خواہ اس کے بارے میں کسی نے کلام بھی کیا ہو۔ معصی نے بطور مثال جو نام گنوائے ہیں ان میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا نام گرایا بھی شامل ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے اپنے مقدمہ کے برعکس انہوں نے امام صاحب کا ذکر کیا ہو۔ اس کتاب میں جن آئمہ کا تذکرہ معصی نے نہیں کیا ان کے ذکر خیر کے لئے تذکرۃ الحفاظ کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی اور اس میں امام اعظم کا تذکرہ انتہائی تعریف و توصیف کے ساتھ کیا ہے۔ نیز حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے "لسان المیزان" تحریر فرمائی اور یہ کتاب ذہبی کی میزان الاحتیال پر مبنی ہے اس میں بھی مسوائے چند ایک کے جن رجال کا تذکرہ میزان الاحتیال میں نہیں ان کا ذکر لسان المیزان میں بھی نہیں اس کتاب میں امام اعظم کا تذکرہ نہیں ملتا۔ ابو القاسم ابو نعیم علی نے مولانا مہدی کھنوی کی کتاب تاریخ و تفصیل کے حاشیہ میں برصو 101 تحریر کیا ہے کہ میں نے دمشق کے کتب خانہ پر یہ میزان الاحتیال کا نسخہ دیکھا ہے (تحت الرقم 368 حدیث) یہ حافظ ذہبی کے شاگرد شرف الدین الوہابی کے قلم سے لکھا ہوا ہے اس میں درج ہے کہ میں نے یہ نسخہ اپنے استاد حافظ ذہبی کے سامنے میں مرتبہ پڑھا اور ان کا مسودہ سے اس کا مقابلہ کیا اس نسخہ میں امام ابو حنیفہ کا تذکرہ نہیں

اس طرح میں نے مراکش کے شہر ہلہ کے کتب خانہ "انوار العاصرة" میں 139 قی فہر کے تحت میزان الاعتدال کا قلمی نسخہ دیکھا اس نسخہ پر حنفیہ دہلی کے بہت سارے شاگردوں کے پڑھنے کی تاریخیں درج ہیں۔ اس میں بھی امام اعظم کا تذکرہ نہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب کے بارے میں یہ عبارت کسی غیر نے بعد میں ملائی ہے حنفیہ دہلی قی تمام ابوحنیفہ کی عقیدہ کے اس قدر قائل ہیں کہ امام صاحب کے مناقب پر مستقل تصنیف فرمائی ہے جس کے حوالہ جات گزشتہ طور میں آپ نے ملاحظہ فرمائے ہیں۔ ان بعد ہی نے ابتداء میں امام اعظم علیہ الرحمۃ پر تنقید کی تھی لیکن جب انہوں نے امام طحاوی کی شاگردی اختیار کر لی تو وہ بھی عظمت امام اعظم کا پرچار کرنے لگے اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کی سند بھی ترتیب دی اسی قسم کے جتنے بھی اعترافات اور شکوک و شبہات امام ابوحنیفہ کی پاکیزہ حیات کے بارے میں ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

بے شک امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اپنے دور کے عظیم محدث اور فقیہ تھے آج تک ان کے پائے کا نہ تو کوئی محدث پیدا ہوا ہے اور نہ ہی کوئی فقیہ۔ آپ کے فیوض و برکات سے ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان فیض یاب ہو رہے ہیں اور آپ کے علوم سے بکثرت لوگ استفادہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے چشم فیض سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین الحمد للہ سوا خدا برکت امام محمد کا اور ترجمہ جدید و زیب طباعت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے نیو جیک ڈائریکٹر عزت مکب جرنلہ الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ صاحب مدظلہ العالی اور آپ کے برادر محترم قاضی مدد قریب جرنلہ میجر (ر) محمد ابراہیم شاہ صاحب مدظلہ العالی نے خصوصی دلچسپی کے ساتھ حدیث پاک کی اس کتاب کی طباعت فرمائی یہ بات جتنی بر حقیقت ہے کہ حضور ضیاء الامت سیدی محمد محمد کرم شاہ الازہری قدس سرہ اعزیز نے جہالت کے خلاف جس شمع کو روشن فرمایا تھا اس کی روشنی کتابی صورت میں گھر گھر پہنچانے کا ان حضرات نے عمدہ کر رکھا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیم کو عام کرنے کے سلسلہ میں ان کی سعی اور خدمات قابل تحسین و تحریک ہیں اس کتاب کے مسودہ کو پڑھنے میں برادر م علامہ محمود احمد بروہی مدظلہ العالی مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ نے تعاون فرمایا اور اس مسودہ کی تیاری میں عزیز م سولہ نامہ ریاض خضر سلسلہ طہارات قبل پبلک سکول سیالکوٹ کینٹ، عزیز م انجم شہزادوی، عزیز م جمیلہ حمین اور شانہ صدیق معلقات جامعہ صدیقیہ ہند سیالکوٹ نے اپنی بے پناہ مصروفیات سے وقت نکال کر میرا ہاٹھ نایا اس کا رخیہ کو آپ حضرات تک پہنچانے میں برادر م علامہ ملک محمد یوسفان مدظلہ العالی سیکرٹری ضیاء المصطفین دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ و شریف احمد میرے محترم باپو علامہ مرتضیٰ صاحب کی ذہنی دلچسپی، آراء و جملہ تجویز کی خواہش اور دعاؤں نے اہم کردار ادا کیا ملک صاحب موصوف نے مسودہ کا مطالعہ فرما کر اسے قابل طباعت سمجھا اور تاجری کی حوصلہ افزائی فرمائی میں ان تمام حضرات کا جہل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے، ہم سب کی نجات و بخشش کا سبب بنائے آمین ثم آمین۔

خادم العلماء

نورالحسن

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

سوموار 5 اپریل 2004

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز کا بیان

نماز کے اوقات

1۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ہر روز صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزار کردہ قلام حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے اوقات کے حلق دریاقت کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں۔ عصر کی نماز پڑھو جب تمہارا سایہ تمہاری شکل (برابر) ہو جائے۔ صبح کی نماز پڑھو جب تمہارا سایہ دو شکل ہو جائے۔ مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہو جائے۔ اور عشاء کی نماز کا وقت تمہاری رات گزرنے سے پہلے ہے۔ اگر نصف رات سے قبل (نماز کا کئے بغیر) تمہیں نیند آنے لگے تو خدا کرے تمہاری آنکھ نہ لگے اور نماز فجر پڑھو جب تک نہ روتی نہ پھلے ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے صبح کے وقت کے بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور وہ نماز فجر روشنی میں پڑھنے کو مستحب کہتے تھے۔ امارا قول صبح کے بارے میں یہ ہے کہ جب سایہ ایک شکل سے بڑھ جائے اور زوال کے سایہ سے بڑھ کر ایک شکل ہو جائے (زوال کے سایہ کے علاوہ ایک شکل ہو) تو صبح کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تک سایہ دو شکل نہ ہو جائے صبح کا وقت شروع نہیں ہوتا۔

2۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تھے جبکہ صبح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ

بَابُ: وَقُوتِ الصَّلَاةِ

1۔ قَالَ مُعْتَمِدُ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ قَوْلِي نَبِيٍّ هَاجِجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَالِعٍ قَوْلِي أَمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رُوحَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَأَلَهُ عَنْ وَلَبِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا أَخْبَرْتُكَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ بِكَ بِطْلُوكَ وَالتَّصَرُّعُ إِذَا كَانَ بِكَ بِطْلُوكَ وَالتَّغَرُّبُ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءُ مَا يَتَكَ وَتَمَّ ثَلَاثُ اللَّيْلِ فَإِنْ بَقِيَ إِلَى بَضْفِ اللَّيْلِ فَلَا تَلْتِ غِنَاكَ وَصَلَّيْتُ الصُّبْحَ بِقَلْبِي.

فَإِنْ مُعْتَمِدُ: هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَبِ التَّصَرُّعُ وَكَانَ يَرَى الْإِسْفَازَ فِي الْقَضِيهِ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِنَّا نَقُولُ: إِذَا زَادَ الْكَلُّ عَلَى الْبُغْلِ فَصَارَ بِقَلِّ الشَّيْءِ وَزَيْدًا مِنْ جِنِّ زَالِبِ الشَّمْسِ لَقَدْ دَخَلَ وَلَبِ التَّصَرُّعُ وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ وَلَبِ الْعَصْرِ حَتَّى يَبْصُرَ الْبُغْلُ بِقَلْبِهِ.

2۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنِي أَنَّ خُثَيْبَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: عَلَّقَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

دو دروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرہ میں ہوتی تھی۔

3۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صرکی نماز ادا کر لیتے پھر کوئی جانے والا قبا کی طرف جاتا اور جب وہ ان کے پاس پہنچتا تو اس وقت بھی سورج بلند ہوتا تھا۔

4۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے وقت میں صرکی نماز ادا کرتے کہ پھر کوئی شخص نہ ہو مرد بن عوف کی طرف جاتا تو وہ انہیں نماز صر پر چڑھنے ہوئے پاتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک نماز صر دیر سے پڑھنا جلدی پڑھنے سے بہتر ہے اور جب تم نماز صر ادا کرو تو دھوپ واضح اور صاف ہو، اس میں زور دی نہ آئی ہو اس کے متعلق کثیر آثار وارد ہوئے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ صر کہنے کو وجہ یہ ہے کہ یہ دیر سے پڑھی جاتی ہے اور یہ (دن کی دیگر نمازوں سے) مؤخر پڑھی جاتی ہے۔

وضو کی ابتداء

5۔ حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت ابوحسن سے سنا انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ کیا آپ (ملا) مجھے دکھا سکتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں ہاں انہوں نے پانی منگوایا، اسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور اپنے

اَنْ رَمَسَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يُضَلِّي الْغَضْرَ وَالشَّمْسُ فِي خَيْرِهَا قَبْلَ اَنْ تَكْهَنَ.

3۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ: اُخْبَرَنِي عَنْ خَبَابِ بْنِ الْوُثَيْرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يُضَلِّي الْغَضْرَ ثُمَّ يَلْبَسُ الدَّابِثَ اِلَى لُبَاءِ قَبَائِبِهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْبِعَةً.

4۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حَلَفَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يُضَلِّي الْغَضْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلَى نَهْجِ عَمْرُو بْنِ عَزَبٍ فَيَجْلِسُ يَمْلِكُونَ الْغَضْرَ.

فَالْمُعْتَمِدُ: فَاخْبَرُ الْغَضْرَ اَفْضَلَ جَدْنَا مِنْ تَصْبِيئِهَا اِذَا صَلَّيْتُهَا وَالشَّمْسُ بَتَضَاءٍ نَفِيَّةٍ لَمْ تَدْخُلْهَا صُفْرَةٌ وَمِثْلِكَ جَاءَتْ عَائِثَةُ الْاَنَابُ وَهِيَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اِنَّمَا سَبَّغَ الْغَضْرَ لِأَنَّهَا تُغَضَّرُ وَتَوْخَرُ.

بَابُ: اِبْتِدَاءُ الْوُضُوءِ

5۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ نَحْسٍ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ اَبِي حَسَنِ الْخَازَنِيِّ عَنْ اَبِي نَحْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ اَبَا حَسَنِ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُرَبِّئَ شَيْئًا كُنْتُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُصُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ لَقَدْ عَا يَوْضُوهُ فَالْفَرْعُ عَلَى يَدَيْهِ لَعَلَّ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

ہاتھ دو بار دھوئے۔ پھر گھٹی کی اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا
پھر دو بار اپنے بازوؤں کو کھینچ کر دھویا اور اپنے سر کا
مسح کیا۔ چٹائی سے شروع کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو
گدی تک لے گئے اور پھر واپس اس جگہ تک ہاتھوں کو لوٹ
لائے جہاں سے مسح کرنے کی ابتداء کی تھی پھر انہوں نے
اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بہتر ہے اور
دوسری (اعضاء کو) تین تین بار دھونا افضل ہے اور دو بار
دھونا بھی جائز ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے
بشرطیکہ تم ہر عضو پر اچھی طرح پانی بہاؤ۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

8۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی وضو کرے تو اسے اپنی ناک میں پانی ڈالنا چاہیے
پھر اسے صاف کرنا چاہیے۔

7۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے وہ ناک
صاف کرے اور جو استنجا کرے وہ طاق ڈھیلے استعمال
کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے ہم یہ
دلیل لیتے ہیں کہ وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ گھٹی کرے
اور ناک صاف کرے اسی طرح اسے استنجا کرتے وقت
ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں اِسْتِجْمَار سے مراد استنجا
ہے۔ (حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے)

8۔ حضرت ضمیم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس

بِوَضُوْهِ فَلَا فَرْغَ عَلٰی يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ
مَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ
إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مَقْلَمٍ
رَأْسِهِ حَتَّى دَفَعَتْ بِيْتَهُ إِلَى قَدَاهِ ثُمَّ رَفَعْنَا إِلَى
الْمَكَاثِبِ الَّتِي بَيْنَهُ بَدَأَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

فَإِنْ مَحَمَّدٌ: هَذَا حَسَنٌ وَالْوَضُوْءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا
الْفَضْلُ وَالْإِلْتِمَانُ يُغْنِيَانِ وَالْوَجْهَ إِذَا أَسْنَفَتْ
تُجَنَّبُ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

8۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْنَابِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا
تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَسْتَنْبِئْ.

7۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْبِئْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ
فَلْيُزَيِّرْ.

فَإِنْ مَحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْتِي بِتَبْيِيهِ لِلْمُتَوَضِّئِ أَنْ
يَتَضَمَّنْ وَيَسْتَنْبِئْ وَتَبْيِيهِ لَهُ أَيْضًا أَنْ يَسْتَجْمِرَ
وَالْإِسْتِجْمَارُ: الْإِسْتِجْمَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

8۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا نَعِيمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْمُجَنَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ

نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز کے ارادہ سے چل پڑا تو گویا وہ نماز میں ہے جب تک وہ نماز کا ارادہ کیے ہوئے ہے۔ اس کے ایک قدم پر ایک نئی کھسی جاتی ہے اور دوسرے پر ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص اقامت سنے تو وہ نہ دوڑے ونگ جتنا کسی کا گھر دور ہے اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں ہے؟ تو آپ نے فرمایا زیادہ قدم چل کر آنے کی وجہ سے۔

وضو میں ہاتھ دھونا

9۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اسے اپنے وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھو لیتا چاہئے۔ تم میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ بھڑ ہے اور اس کو اس طرح ہی کرنا چاہئے۔ یہ امر واجب نہیں کہ جس کو ترک کرنے والا تنگوار ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

پانی سے استنجا کرنا

10۔ حضرت حسان بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے بتایا ہے انہوں نے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مقام استنجا کو پانی کے ساتھ دھویا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل

فَأَحْسَنَ وَضُوهُ ثُمَّ خَرَجَ غَابِئًا إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا كَانَ يَفْعَلُ وَأَنَّهُ تَكُنَّبُ لَهُ بِأَحَدِي عَشْرَتِهِ خَطْوَتَيْ حَسَنَةٍ وَتُعْمَى عَنْهُ بِأَلَاغُورِي سَبْتَةً، فَإِنْ سَمِعَ أَحَدَكُمْ الْإِلَاقَةَ فَلَا تَسْبَحْ، فَإِنْ أَغْطَمْتُمْ أَجْرًا أَهْلَكُمْ قَارًا فَلَا تُلُوا إِلَيْهِ يَأْتِيَا هَرَبَةً؟ قَالَ: مِنْ أَجْلِ خُفْرَةِ الْخَطَا.

بَاب: غَسْلُ الْيَدَيْنِ فِي الْوُضُوءِ

9۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَقْبَلْتَ أَحَدَكُمْ مِنْ تَوْبِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْجِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَلْمِزُ أَبْنَ بَنَاتٍ يَدَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا حَسَنٌ، وَهَكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ وَلَيْسَ مِنَ الْأَمْرِ الْوَأَجِبُ الَّذِي إِنْ تَرَكْتَهُ تَارَكَ أَجْرَهُ وَخَوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَاب: الْوُضُوءُ فِي الْإِسْتِجَاةِ

10۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَفَّانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوًّا لِمَا نَحْنُ إِذَا رَو.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْإِسْتِجَاةَ بِالْمَاءِ

کرتے ہیں اور اسے نزدیک پانی سے استنجا کرنا دیگر اشیاء کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

شرم گاہ کے چھونے سے وضو کا حکم

11۔ حضرت معتب بن سعد سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن پاک ساتھ رکھتا تھا میں نے کھلی کی تو آپ نے فرمایا۔ شاید تم نے اپنی شرم گاہ کو چھو لیا ہے میں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور وضو کرو۔ فرماتے ہیں میں اٹھا، وضو کیا پھر واپس آیا۔

12۔ حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ آپ غسل کرتے پھر وضو کرتے حضرت سالم نے آپ سے عرض کی کیا آپ کو غسل، وضو کے بدلے کافی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔ مگر کبھی میں اپنی شرم گاہ کو چھو لیتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شرم گاہ کے چھو لینے سے وضو لازم نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اس کے حلق بہت زیادہ آثار اور ہیں

13۔ حضرت قیس بن ظنن سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے ان سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جس نے اپنی شرم گاہ کو چھو لیا تو کیا وہ وضو کرے؟ تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہارے جسم کا حصہ نہیں؟

14۔ حضرت عطاء بن رباح البی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے آپ نے دوران نماز

أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَعْنَا اللَّهُ تَعَالَى۔

بَابُ: الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

11۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْمُصْحَفَ عَلَى سَعْدٍ فَأَعْتَمَكْتُ فَقَالَ: لَكَ مَسٌّ ذَكَرَكَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ قَرَضَا، قَالَ: فَقُلْتُ قَرَضَاتٍ ثُمَّ رَجَعْتُ۔

12۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ كَثَّابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَقْرَأُ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا يُخْبِرُكَ الْفَسَلُ مِنَ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنِّي أَخْتَارُ أَتُسُّ ذَكَرِي فَأَقْرَضَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا وَضُوءَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنِ ذَلِكَ الْفَرْغُ خَيْرٌ۔

13۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَاسِي الْهَمَانِيُّ عَنْ قَسِبِ بْنِ حَلْفٍ أَنَّ أَبَاهُ خَلَفَهُ: أَنْ رَجَعَا سَأَلَ وَسَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ، أَيْقَرَضَا؟ قَالَ: هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْ جَسَدِكَ۔

14۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ غَمْرَةَ الْمَجْشِيُّ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ، عَنْ ابْنِ

شرمگاہ کو چھو لینے کے بارے میں فرمایا کہ میں اس کو چھونے اور ناک کو چھونے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

15- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں آتا۔

16- حضرت حارث بن ابی ذباب نے روایت کی ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں آتا۔

17- حضرت ابو اسحاق بھری سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے پوچھا اے ابوہریرہ جو آدمی وضو کر لینے کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھو لے (تو اس کے بارے میں شری حکم کیا ہے؟) لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ اگر تم اس کو اتنا ہی لمس خیال کرتے ہو تو اس کو کثات دو۔ حضرت عطاء بن ابی رباح نے فرمایا اللہ کی قسم یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

18- حضرت ابراہیم نخعی نے شرمگاہ کو چھو لینے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا میں شرمگاہ کو چھو لینے اور ناک کو چھو لینے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

19- حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھو لینے کی وجہ سے وضو (کرنے یا نہ کرنے) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ لمس ہے تو اس کو کثات دو۔

20- حضرت ابراہیم نخعی سے نماز میں شرمگاہ کو چھو لینے

عباس قال: في مس الذمير قلت في الصلاة قال: ما أباي منسئ أو منسئ أتني.

15- قال محمد: أخبرنا إبراهيم بن محمد المديني أخبرنا صالح مولى التوامية عن ابن عباس قال: ليس في مس الذمير وضوء.

16- قال محمد: أخبرنا إبراهيم بن محمد المديني أخبرنا الحارث بن أبي ذباب أنه سيع سفيان بن العنبر يقول: ليس في مس الذمير وضوء.

17- قال محمد: أخبرنا أبو القوام البصري قال: سأل رجل عطاء بن أبي رباح قال: يا أبا محمد رجل مس فرجة بغضاً فوضأ؟ قال رجل من القوم: إن ابن عباس رضى الله عنهما كان يقول: إن كنت تستحبها فاطفئها قال عطاء بن أبي رباح: هذا والله قول ابن عباس.

18- قال محمد: أخبرنا أبو خيفة وجدة الله عن حماد عن إبراهيم بن شعيب عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه في مس الذمير قال: ما أباي منسئ أو عرق أتني.

19- قال محمد: أخبرنا أبو خيفة عن حماد عن إبراهيم بن مسعود سئل عن الوضوء من مس الذمير فقال: إن كان نجساً فاطفئها.

20- قال محمد: أخبرنا مجمل الطبري عن

کے بارے میں روایت ہے آپ نے فرمایا کہ یہ تو
تہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

21۔ حضرت ارقم بن شرحبیل سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
عرض کی۔ میں نماز میں اپنے بدن کو کھلاتا ہوں اور شرم گاہ
کو چھو لیتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو آپ کے جسم کا
ایک حصہ ہی ہے۔

22۔ حضرت براء بن قیس سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ میں نے حضرت عذیبہ بن یحمان رضی اللہ عنہ سے
ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی شرم گاہ کو
چھو لیا ہو تو آپ نے فرمایا اس کو چھو تا سر کے چھو لینے کی
طرح ہے۔

23۔ حضرت میر بن سعد ثقفی سے روایت ہے آپ نے
فرمایا میں ایک مجلس میں تھا جس میں حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ شرم گاہ کو چھولنے کا ذکر ہوا
تو آپ نے فرمایا یہ تو تہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے اور
تہاری پھیلی کے لئے اور جبکہ بھی ہے (پھیلی دیگر اعضاء
بدن کو بھی چھوتی ہے)۔

24۔ حضرت عذیبہ بن یحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
شرم گاہ کو چھو تا اپنی ناک چھونے کی شکل ہے۔

25۔ حضرت ابوعلیمان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے آپ نے فرمایا میں اپنی شرم گاہ، ناک یا
کان چھولنے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

26۔ حضرت قیس سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي مَسِّ الذَّمَرِ فِي الصَّلَاةِ
قَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ.

21۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ بِالْحَنْبَلِيِّ
عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُغْتَبِرِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ أَوْقَمِ
بْنِ شَرَحْبِيلٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِقَبْدِ اللَّهِ بِنِ مَنْصُورٍ:
إِنِّي أَخُكُ جَسَدِي وَ أَلَا فِي الصَّلَاةِ قَامَسُ
ذَكَرِي، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ

22۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ
مَنْصُورِ بْنِ الْمُغْتَبِرِ، عَنْ الشَّلُوسِيِّ، عَنْ التَّزَاوِ
بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ خَلِيفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ، عَنْ
الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ حَمْبُهُ زَائِدٌ.

23۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا بِشْعَرٌ بْنُ كَذَّامٍ، عَنْ
عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ النَّخَعِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ
فِيهِ عُمَارُ بْنُ نَابِسٍ فَلَذَكَرَ مَسَّ الذَّمَرِ فَقَالَ: إِنَّمَا
هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ وَإِنْ يَكْفِيكَ لَمَوْجَعَا غَيْرِهِ.

24۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا بِشْعَرٌ بْنُ كَذَّامٍ، عَنْ
إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ التَّزَاوِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ
خَلِيفَةُ ابْنِ الْيَمَانِ فِي مَسِّ الذَّمَرِ مِثْلَ أَفْيَكِ.

25۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا بِشْعَرٌ بْنُ كَذَّامٍ،
خَلِيفَةُ قَانُوسٍ عَنْ أَبِي عُلَيَّانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
عَلَابٍ رَجُلِي اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَبَايَ إِهَاءَ
مَسِّكَ أَوْ أَفْيَئَ أَوْ أَذْيَئَ.

26۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو كَثِيرَةَ بَخِي بْنُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے لہذا کی حالت میں اپنی شرم گاہ کو چھوا لیا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس کو کاٹ کیوں نہیں دیتے۔ پھر ارشاد فرمایا تمہاری شرم گاہ کو بھی تمہارے سارے جسم کی طرح ہی ہے۔

27۔ حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا لہذا کی حالت میں اپنی شرم گاہ کو چھونا میرے لیے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے جسم کا ایک حصہ جس سے تو پھر اس کو کاٹ دو۔

28۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے شرم گاہ کو چھولینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

آگ سے پکی ہوئی اشیاء کے کھالینے پر وضو کرنا 29۔ حضرت ابوبکر بن کیمان نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے گوشت کھایا پھر لہذا کو اکی اور وضو نہیں کیا۔

30۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہماری کمران کا گوشت کھایا اور وضو نہیں فرمایا۔

31۔ حضرت ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (بعض شخصوں کے مطابق جو صحیح ترین معلوم ہوتا

المُتَهَلِّبُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتْسِبٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرَوَّانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَتْسِبٍ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِنِّي مَسَسْتُ ذَكَرِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَلَا لَعَلَّكَ؟ ثُمَّ قَالَ: وَهَلْ ذَكَرَكَ إِلَّا كَسَائِرُ جَسَدِكَ؟

27۔ قَالَ مُعْمَدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَهَلِّبِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَتْسِبِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: أَجِزُّ لِي أَنْ أَمْسُ ذَكَرِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ مِنْكَ بَضْعَةٌ تَجَسَّدُ لَعَلَّكَ.

28۔ قَالَ مُعْمَدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِثَابٍ، قَالَ: عَلَّقِي جُرَيْزُ بْنُ عُفَّانٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ غُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْفَزَّادِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ مَسْرِ الدَّخْرِيِّ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ.

بَابُ: الْوُضُوءِ بِمَا غَيَّرَ النَّارُ

29۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَلْقَمَةُ وَهَبُ بْنُ خُمَيْسَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: زَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بِالْيَبْرِ أَكَلْتُ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

30۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَلْقَمَةُ وَهَبُ بْنُ خُمَيْسَانَ، عَنْ أَبِي عِثَابٍ، عَنْ ابْنِ عُبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ خُبْزَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

31۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُعْمَدُ بْنُ الْمُتَكَلِّبِ، عَنْ مُعْمَدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ

ہے) یا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بعض نسخوں کے مطابق) شام کا کھانا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھایا پھر انہوں نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

32- حضرت ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے گوشت اور روٹی کھائی تو ٹکئی کی اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑے اور منہ پر پھیرے۔ پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

33- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو وضو کرتا ہے اور پھر ایسا کھانا کھاتا ہے جو آگ پر پکا ہوتا ہے۔ کیا وہ اسکی وجہ سے پھر وضو کرے آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم (عامر بن ربیعہ بن کعب) کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے پھر وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

34- حضرت سید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوہ خیبر کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ وہ سب مقام صہبانک پہنچ گئے یہ جگہ خیبر سے تھوڑے فاصلہ پر ہے ان سب نے عصر کی نماز ادا کی پھر نبی کریم ﷺ نے توشہ (زاوراء) طلب فرمایا تو سقہ حاضر خدمت کیے گئے آپ نے پانی کے ساتھ اسے حل کرنے کا حکم دیا تو ان کیلئے انہیں پانی میں حل کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی کھائے اور ہم نے بھی کھائے پھر آپ مغرب پڑھنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے بھی ٹکئی فرمائی اور ہم نے بھی ٹکئی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی سے ہم

رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

32- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ «الْمَازَنِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُفَّانَ: أَنَّ عُفَّانَ بْنَ عُفَّانٍ أَكَلَ لَحْمًا وَخَبَزًا فَمَضَمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوُجْهِهِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

33- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَصِيبُ الطَّعَامَ قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَيْتَوَضَّأُ مِنْهُ؟ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ أَبِي يَفْعَلُ ذَلِكَ، ثُمَّ لَا يَتَوَضَّأُ.

34- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ بَسَّارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ نَعْمَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصُّهْبَانِ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلُّوا الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَزْوَادِ، فَلَمْ يُوَاثِ إِلَّا بِالسُّوْقِ، فَأَمَرَهُ فَنَزَعَ لَهُمُ بِالْمَاءِ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضَمَضَ وَ مَضَمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا وَضُوءَ مِمَّا مَسَّتْهُ

دلیل لیتے ہیں کہ جو شے آگ پر پکی ہو یا آگ پر نہ پکی ہو اس کے کھالینے سے وضو لازم نہیں ہوتا بلکہ وضو تو حدث لاحق ہونے کی وجہ سے ہے پس طعام خواہ آگ پر پکا ہو یا بغیر آگ کے اس کے کھالینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن

سے وضو کرنا

35۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت مرد کے ساتھ ایک ہی برتن سے وضو کرے یا غسل کرے خواہ عورت اس سے پہلے شروع کرے یا مرد اس (عورت) سے پہلے شروع کرے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

تکسیر کی وجہ سے وضو کرنا

36۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب انہیں (حالت نماز میں) تکسیر آتی تو وہ لوٹ جاتے اور وضو کرتے اور (اس دوران) گفتگو نہ کرتے پھر واپس آتے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پڑھ کر لیتے تھے۔

37۔ حضرت یزید بن عبد اللہ قسبط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا کہ انہیں تکسیر آئی در آنحالیکہ وہ نماز ادا فرما رہے تھے پس وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو فرمایا

النَّارُ وَلَا مِمَّا دَخَلَ، إِنَّمَا الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَدِيثِ، فَأَمَّا مَا دَخَلَ مِنَ الطَّعَامِ مِمَّا مَسَّهُ النَّارُ أَوْ لَمْ تَمْسُحْهُ فَلَا وَضُوءَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ يَتَوَضَّانِ

مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

35۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّوْنَ جَمِيعًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِأَنْ تَتَوَضَّأَ الْمَرْأَةُ وَتُفْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ إِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الْوُضُوءُ مِنَ الرُّعَافِ

36۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَغَفَ رَجَعَ فَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا صَلَّى.

37۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ رَغَفَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَتَى حُجْرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى بِوُضُوءِهِ فَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا قَدْ صَلَّى.

پھر واپس پلٹ گئے جس قدر نماز پڑھ لی تھی اسی پر بنا کر لی۔

38۔ حضرت عیسیٰ بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں خبر دی ہے کہ ان سے ایک ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کو تکبیر آتی ہو اور کلوت کے ساتھ خون بہتا ہو تو وہ کس طرح نماز ادا کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرے۔

39۔ حضرت عبدالرحمن بن بکر بن عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنے ناک میں ایک یا دو انگلیاں ڈالتے اور پھر نکالتے اگر اس کے ساتھ خون لگا ہوا تو اسے صاف کرتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان سب صورتوں پر اجماع مل ہے۔ اور حضرت امام مالک بن انس کا تکبیر کے بارے میں یہ عمل نہیں ہے ان کی رائے ہے کہ جب کسی آدمی کو نماز کے دوران تکبیر آجائے تو اسے چاہئے کہ وہ خون دھوئے اور نئے سرے سے نماز ادا کرے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہی فرماتے ہیں جو حضرت امام مالک نے فہن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن مسیب سے ہدایت کیا ہے کہ وہ نماز سے واپس پلٹے اور وضو کرے پھر اپنی ادا کی ہوئی نماز پر ہی بنا کر لے بشرطیکہ اس نے (اس دوران) ٹھکرتی نہ ہو۔ یہی اجماع بھی قول ہے ہاگر کسی آدمی کو تکبیر آتی ہو تو جب دوسرے کے ساتھ اشارہ کرے تو تکبیر نہ آئے اگر مجدد کرے تو تکبیر جاری ہو جائے تو پھر وہ نفس اپنے سر کے ساتھ ہی

38۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ سُبُلَ بْنَ الْيَزِيدِ بَرَزَ غُفَّ فَنَكَحُوا عَلَيْهِ اللَّحْمَ كَيْفَ يُضَلَّى؟ قَالَ: يُؤْمِيهِ إِهْنَاءُ بَرَأْبِهِ فِي الصَّلَاةِ.

39۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُجْشِمِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: أَنَّ زَائِي سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُدْجِلُ إِصْبَغَهُ فِي أَنْفِهِ أَوْ إِصْبَغِهِ ثُمَّ يَخْرِجُهَا وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ دَمٍ فَيُفْلِلُهُ ثُمَّ يُضَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ.

فَالنَّاسُ مُتَّحِدُونَ: وَبِهَذَا يُكَلِّبُهُ نَاقِلُهُ، فَأَمَّا الرَّغَافُ فَإِنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ لَا يَأْخُذُ بِذَلِكَ، وَيَقْرَأُ إِذَا رَغَفَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ أَنْ يُغَسِّلَ اللَّحْمَ وَيَسْتَظِلَّ الصَّلَاةَ، فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ يَقُولُ بِمَا رَوَى مَالِكٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنَّهُ يَنْصَرِفُ لَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَتَنَّى عَلَى مَا صَلَّى إِنَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَهُوَ قَوْلًا. وَأَمَّا إِذَا خَفَرِ الرَّغَافُ عَلَى الرَّجُلِ فَكَانَ إِنْ أَوْضَأَ بَرَأْبِهِ إِهْنَاءً، لَمْ يَرَعَفْ وَإِنْ سَجَدَ رَعَفَ. أَوْضَأَ بَرَأْبِهِ إِهْنَاءً، وَأَنْجَزَهُ، وَإِنْ كَانَ يَرَعَفُ كُلَّ حَالٍ سَجَدَ. وَأَمَّا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ إِصْبَغَهُ فِي أَنْفِهِ فَأَخْرَجَ عَنْهَا شَيْئًا مِنْ دَمٍ فَلَيْتَ لَا وَضُوءَ فِيهِ لِأَنَّهُ غَرَّ سَائِلٍ وَلَا فَلَظِي، وَأَمَّا الْوَضُوءُ فِي اللَّحْمِ مِمَّا سَأَلِ

أَوْ قَطْرًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ.

اشارہ کرے اس کے لیے یہی کافی ہے اگر ہر حالت میں (اشارہ و تکرار دونوں حالتوں میں) تکسیر جاری ہو جاتی ہو تو وہ شخص مجددی کرے اگر آدمی اپنی انگی ناک میں ڈالے اور نکالے تو اس کے ساتھ خون لگا ہو تو اس صورت میں اس پر وضو لازم نہیں کیونکہ یہ خون نہ تو بچے والا ہے اور نہ ہی قنکر و قنکرین کر چکے والا ہے۔ وضو صرف اس خون میں ہے جو بہ لگے یا قنکر و قنکرین کر چکے اور یہی قول حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

بچہ کے پیشاب کر دینے کی وجہ سے وضو نہ

40۔ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کو جو کھانا نہیں کھاتا تھا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس (کپڑے) پر چھڑک دیا اور صریحاً فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بچہ کے پیشاب کر دینے کے بارے میں رخصت وارد ہوئی ہے بشرطیکہ وہ کھانا نہ کھاتا ہو اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے ہمارے نزدیک سب کا وضو زیادہ پسندیدہ ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

41۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور دھونے کی فرض سے اس پر آپ پانی بہا

بَابُ: الْغَسْلُ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

40۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ بَخَصٍ: أَنَّهَا جَاءَتْ بِبَنِيهَا لَهَا صَبِيْرٌ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُضْرِهِ، فَقَالَ عَلَى قَوْلِهِ لَدَغًا بِمَاءٍ فَتَضَخَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَدَغًا ث رُخَصَةً فِي بَوْلِ الْغُلَامِ إِذَا كَانَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، وَأَمَرَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْخَبَازَةِ، وَغَسَلَهُمَا جَمِيعًا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ.

41. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيْرٍ فَقَالَ عَلَى قَوْلِهِ لَدَغًا بِمَاءٍ فَتَضَخَ عَلَيْهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ: تَتَبَعَهُ إِهَاءُ غَسَلًا حَتَّى تَتَبَعَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَجَمْعُهُ اللَّهُ.

دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے صاف کر دیتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مذی کی وجہ سے وضو کرنا

42۔ حضرت مقداد بن اسود سے روایت ہے حضرت علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نبی
کریم ﷺ سے پچھیں اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کے
قریب جائے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا لازم
ہے؟ چونکہ انکی صاحبزادی میرے عقد میں ہے اور مجھے
آپ سے دریافت کرتے ہوئے حیا آتی ہے۔ حضرت
مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے
دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو ایسی
حالت سے واسطہ پڑے تو اسے اپنی شرم گاہ کو دھو لینا
چاہئے اور نماز کے لیے کیے جانے والے وضو کی طرح
وضو کر لینا چاہئے۔

43۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
مجھ سے مذی سوتلی کی شش خارج ہوتی ہے۔ جب تم میں
سے کسی کو ایسی حالت سے واسطہ پڑے تو اسے اپنی شرم گاہ
دھو لینی چاہئے اور نماز کے لیے کیے جانے والے وضو کی
طرح وضو کر لینا چاہئے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے
مطابق عمل کرتے ہیں کہ وہ مذی کے مقام کو دھوے گا اور
نماز کے لئے کیے جانے والے وضو کی طرح وضو کرے گا۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

44۔ حضرت ملت بن سعید سے روایت ہے انہوں نے
حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے (کپڑے پر پانی
جانے والی تری کے حلق پر چھاتو انہوں نے فرمایا اپنے

بَابُ: الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

42۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ بْنِ مَغْفَرٍ السَّجَمِيِّ، عَنْ
شَلِّمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي عَلَاقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ
فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ لِيَأْنِ جَنَابُكَ
وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فَسَأَلَهُ،
فَقَالَ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَتَوَضَّحْ لِرَجُلِهِ،
وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

43۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
بَيْنِي لِأَجَلِهِ يَخْرُجُ مِنِّي مِنْهُ الْخُرْنَزَةُ، فَإِذَا وَجَدَ
أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَتَوَضَّحْ لِرَجُلِهِ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ
لِلصَّلَاةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ: يَتَوَضَّحُ تَوَضُّعَ الْمَذْيِ
وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَفَرَّقَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ
رَجْعَهُ إِلَى اللَّهِ.

44۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ سَمِعَ الصَّلْتَ بْنَ زَيْدٍ أَنَّهُ
سَأَلَ شَلِّمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ بَلَلِي بَجَلَةٍ فَقَالَ:
إِنْ صُحَّ مَا نَحْنُ قَرِيبُكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

تہ نہ پانی چڑکے اور اس سے بے پروا ہو جاوے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ جب کسی انسان کو کھڑے کے ساتھ یہ
عارضہ لاحق ہو اور شیطان اس بارے میں اس کو شک میں
جکا کر دے اور یہی قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کا ہے۔

اس پانی سے وضو کرنے کا حکم جس سے درندے
پلیں اور اس میں مٹر ا لیں

45۔ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلعد
سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چند
شہسواروں کے ساتھ نکلے ان میں مروین عاص رضی اللہ
عنہ بھی تھے حتیٰ کہ وہ ایک حوض پر اترے۔ حضرت مروین
عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حوض والے! کیا تمہارے
حوض پر درندے (پینے کی غرض سے) آتے ہیں۔ تو فوراً
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حوض
والے! ہمیں یہ نہ بتانا۔ بلاشبہ کبھی ہم درندوں سے پہلے
آتے ہیں اور کبھی وہ ہم سے پہلے آتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے حوض اتنا بڑا ہو
کہ جب انکی ایک طرف کو حرکت دی جائے تو دوسری
طرف حرکت نہ ہو (اس صورت میں) درندے کے منہ
ڈالنے سے بھی پانی پلید نہیں ہوتا اور نجاست گرنے سے
بھی۔ مگر جب بڑا چھوٹا کھلم ہو جائے (تو قاصد ہو جاتا
ہے) اور جب حوض اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے ایک کنارے کو
حرکت دی جائے تو دوسرے کنارے کی طرف حرکت ہو
اگر درندوں نے مٹر ڈالا اس میں فلاحت گرگی تو اس سے
وضو نہ کیا جائے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حضرت عمر بن

قُلَانِ مُعْتَمِدًا: وَبِهَذَا نَأْتِيهِ، إِذَا خَفَرُ ذَلِكَ مِنَ
الْإِنْسَانِ، وَأَدْخَلَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ فِيهِ الشَّكَّ،
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الْوُضُوءِ بِمَا يَشْرَبُ مِنْهُ
السَّبَاعُ وَتَلَفُّ فِيهِ

45۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّجَوِيِّ، عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ بْنِ أَبِي بَلْعَدَةَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي
رَجَبٍ فَبَيْنَهُمْ عَمْرُو بْنُ الْفَاصِ، حَتَّى وَرَدُوا
حَوْضًا، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْفَاصِ: يَا صَاحِبَ
الْحَوْضِ هَلْ تَرُدُّ حَوْضَكَ السَّبَاعَ؟ فَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ، لَا تُخَيِّرُنَا،
فَبَانَا تَرُدُّ عَلَى السَّبَاعِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا.

قُلَانِ مُعْتَمِدًا: إِذَا كَانَ الْحَوْضُ عَظِيمًا إِنَّ
خَرَجَتْ مِنْهُ نَاجِيَةٌ لَمْ تَتَحَرَّكْ بِهِ النَّاجِيَةُ
الْأُخْرَى لَمْ يَلْسِدْ ذَلِكَ الْمَاءَ مَا وَلَغَ فِيهِ مِنْ
سَبْعٍ، وَلَا مَا وَلَغَ فِيهِ مِنْ فَلَرٍ إِلَّا أَنْ يَنْقَلِبَ عَلَى
رِجْحٍ لَوْ عَظِيمٍ، فَإِذَا كَانَ حَوْضًا ضَعِيفًا إِنَّ
خَرَجَتْ مِنْهُ نَاجِيَةٌ فَتَحَرَّكَتْ النَّاجِيَةُ الْأُخْرَى
فَوَلَغَ فِيهِ السَّبَاعُ أَوْ وَلَغَ فِيهِ الْفَلَرُ لَا يَنْقُضُ مِنْهُ،
الْأُخْرَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ
أَنْ تُخَيِّرَهُ وَتَهَادَّ عَنْ ذَلِكَ، وَهَذَا كَقَوْلِ أَبِي

خَبِيْثَةُ رَجَمَتْهُ اللّٰهُ.

خطاب رضی اللہ عنہ نے اس (حوضِ دالے) کا تانا بانہا
کیا اور اس کو تانے سے روکا۔ یہی قول حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کرنا

46۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور کہا کہ ہم
سمندر میں سڑکرتے رہتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا سا
پانی ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو ہم جیسے وہ
جاتے ہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں تو
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا پانی ظاہر ہے اور
اس کا ہوا احوال ہے۔ ل

بَابُ: الْوُضُوْءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

46۔ اَمْتَرْنَا مَالِكَ، خَلَقًا صَفْوَانِ بْنِ سَلِيْمٍ،
عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ نَحْنُ سَلَمَةُ بْنُ الْأَزْدِيِّ، عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ
أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ
اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّا نَرْتَحِبُ الْبَحْرَ وَنَعْمَلُ مَغْضَا
الْقَلْبِلِ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ غُطْنَا،
أَفَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ
الْكُفْرُ غَدَاةُ الْفِتَنِ مَنَعَةٌ.

لے اس حدیث شریف میں اسید سے صرف دو جملہ مراد ہے۔ جسے لایا گیا ہے۔ اس سمندر سے بہت جگہ ہے۔ اور جو جملہ سمندر میں سرکش آج
آج ہے۔ اس کا کھانا احوال نہیں۔ امام ابو داؤد روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما الطی البحر او غیرہ فکتھوہ وما مات فیہ
وہما لفلان کثوۃ (سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 178، بطور مطلع پھر پانی پاکستان اور)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کو سمندر چھیک دے یا جس سے سمندر مٹ
جاتے۔ اس کو کھانا اور سمندر میں سرکش آج آج ہے اس کو کھانا“۔

فقہائے احناف کے نزدیک پانی کے ہاتھوں میں سے صرف جملہ کھانا احوال ہے۔ پانی کے کھانا ہاتھوں میں نہیں ہیں۔
طاساں پر گھاس اٹھائی گئی ہیں:

ہمارے اصحاب (فقہائے احناف) نے کہا ہے کہ پانی کے ہاتھوں میں سے صرف جملہ کھائی جائے گی۔۔۔ جو لوگ پانی کے تمام ہاتھوں کو ہاتھ
کہتے ہیں۔ ان کے قول کے بطلان کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے

اسفل لنا میحان وھما السحک والجراد

(سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 239، بطور مطلع پھر پانی پاکستان اور سمندر امام احمد جلد 2، صفحہ 97، بطور ملاحظہ وروایت)
”ہمارے لئے دو میحان اور دو سحک والجراد“۔ جملہ اور ٹی“۔

اس حدیث شریف میں دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد صحت علیکم الصبیحہ“ حرام کیے گئے ہیں تم پر حرام“ میں مذکور جملہ حرام کرد
مردوں میں سے صرف ان دو مردوں (جملہ اور ٹی) کا استثنا کیا گیا ہے۔ کیونکہ گذشتہ تمام مرد (غلامی ہوں یا برکری) اس آیت کے حرم میں
داخل ہیں۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک خوب نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک داکٹر
کیا۔ اور کہا کہ اس داکٹر میں جینڈ کا لگا ہوا ہے تو نبی کریم ﷺ نے جینڈ کو کٹ کر کھانے سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابی ہریرہ)
اور جینڈ پانی کے ہاتھوں میں سے ہے مگر اس کا کھانا ہمارے سے منع حاصل کرنا ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اسے کھانے سے منع نہ فرماتے تو جب
حدیث سے جینڈ کی کریم 8 ہوتی تو جملہ کے سوا پانی کے پانی ہاتھوں کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ ہمارے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے (یہاں کے)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے ہم یہ اٹھ کرے ہیں کہ مسند کا پانی دیگر پانیوں کی طرح پاکیزہ ہے یہی قول حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا ہے۔

موزوں پر مسح کرنا

47۔ حضرت عباد بن زیاد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے موقع پر ریح حاجت کے لیے تحریف لے گئے۔ راوی (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ پانی لے گیا نیز راوی نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ (تھکے حاجت کے بعد) تحریف لائے تو میں نے پانی ڈالا۔ راوی نے فرمایا ہے کہ آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھوا پھر آپ اپنے بازو (کپڑے سے باہر) نکالنے لگے لیکن اپنے جب کی آستین تک ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو انھیں اپنے جب کے پیچے سے ڈالا۔ پھر آپ نے اپنے بازو دھوئے اور اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا نیز آپ نے ظہن پر مسح کیا پھر نبی کریم ﷺ تحریف لائے وہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت فرما رہے تھے اور وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اس رکعت کو ادا فرمایا جو باقی رہی تھی لوگ آپ کی خاطر پریشانی کا اظہار کرنے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے (نماز قائم کر کے) چھا کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ: فَإِنَّ الْخَبْرَ مَعْلُومٌ كَثِيرٌ مِنَ النَّبِيِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ.

بَابُ: الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

47۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَادِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ وَلَدِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ: فَلَعَنْتُ مَعَهُ بِمَاءِهِ قَالَ: لِحَاجَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ حَبِيٍّ كَثَمِي حَبِيٍّ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ حَبِيٍّ فَلَسَّ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، ثُمَّ حَمَاهُ وَسَوَّلَ اللَّهُ ﷺ وَعَبَدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ صَلِّ بِهِمْ مَسْجِدَةً، فَصَلَّى مَعَهُمْ وَسَوَّلَ اللَّهُ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى الرَّحْمَةُ أَلَيْ تَبَيَّنَ فَفَرَّغَ النَّاسُ لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: لَمْ أَخْسَنْتُمْ.

(جید عالمی گزشتہ ص 40 پر مذکور ہے کہ باقی رہا تو ان میں فرق نہ رہا۔)

48۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَبِي رُقَيْشٍ قَالَهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّى
قَالَ: قَالَ: ثُمَّ أَتَى بِمَا، فَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ
وَتَنَذِيهِ إِلَى الْمَرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ
عَلَى الْخُفَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى.

48۔ حضرت عبدالرحمن بن رقیش نے بیان فرمایا ہے کہ
میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ قبا
میں آئے اور پیشاب کیا پھر پانی لایا کیا تو انہوں نے وضو
کیا (اس طرح کہ) آپ نے اپنا چہرہ دھویا، دونوں بازو
کہنوں تک دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا اور آپ نے
موزوں پر مسح فرمایا بعد ازاں آپ نے نماز ادا فرمائی۔

49۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
جُبَّارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِيرُهَا فَرَأَاهُ عَبْدُ اللَّهِ
وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ، فَاتَكَزَ ذَلِكَ عَلَيْهِ،
فَقَالَ لَهُ: سَلِ أَبَاكَ إِذَا لَبِثْتَ عَلَيْهِ، فَقَسَى
عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ قَدِيمٍ سَعْدٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُكَ
أَبَاكَ؟ فَقَالَ: لَا، فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَ: إِذَا
أَدْخَلْتَ وَخَلَّيْتَ لِي الْخُفَيْنِ وَخَلَّيْتَ طَائِفَتَيْنِ
فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَإِنْ جَاءَ أَخْلَدًا
مِنَ الْغَائِبِ؟ قَالَ: وَإِنْ جَاءَ أَخْلَدَ كُمْ مِنَ الْغَائِبِ.

49۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فہم حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے
آپ وہاں کے امیر تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے
انہیں دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح فرماتے ہیں انہوں نے
اس پر اعتراض کیا تو آپ نے (جواباً) کہا کہ جب آپ
(مدینہ) جائیں تو اپنے والد سے دریافت کرنا۔ حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ (آپ سے دریافت کرنا) بھول گئے
حتیٰ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے
فرمایا کیا آپ نے اپنے والد سے پوچھا تھا؟ تو آپ نے
کہا نہیں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے
پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم اپنے پاؤں موزوں میں
داخل کرو اور وہ دونوں پاک ہوں تو تم ان دونوں پر مسح
کر لیا کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی اگر ہم
میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو؟ تو آپ نے فرمایا
اگرچہ تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے ہی کیوں نہ آیا ہو
(جب بھی خلیں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں)۔

50۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو
بَانَ بِالسُّوْيِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَتَنَذِيهِ،
وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ دَعَى لِبَحْثَلَزَةٍ جَبْنِ دَخَلَ

50۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے بازار میں (اسی مقصد کے لئے نکلی گئی جگہ میں)
پیشاب کیا پھر وضو کیا۔ اپنا چہرہ اور بازو دھوئے اپنے سر کا

الْمَسْجِدَ يُخَلِّي عَلَيْهِ، لَفْتَحَ عَلَى خَفِيهِ ثُمَّ مَسَكَ كَيْفَ رَأَى جِبَّ مَسْجِدٍ (نبوی) میں داخل ہوئے تو آپ کو جنازہ کے لیے بلایا گیا تاکہ آپ جنازہ پڑھیں آپ نے اپنے خیمین پر مسکا کیا اور پھر نماز پڑھی۔

51۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، اَخْبَرُنِي هِشَامُ بْنُ غُرْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ: اَنَّهٗ زَاوَى اَبْنَاهُ يَمْسُحُ عَلٰى الْخُفَيْنِ عَلٰى ظَهْرِهِمَا لَا يَمْسُحُ بِكُلُوْنَهُمَا، قَالَا: ثُمَّ يَرْفَعُ الْعِمَامَةَ فَيَمْسُحُ بِرَاْسِهِ.

51۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ (حضرت عروہ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد (حضرت زہیر رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ موزوں کے ظاہر پر (لوہر) مسح فرمایا کرتے تھے ان کے ہاتھ پر (چپے) مسح نہیں کرتے تھے راوی کا بیان ہے آپ عمامہ اتارتے اور اپنے سر کا مسح فرماتے تھے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا تُكَلِّبُهُ نَاعِدُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَسْرَتِ إِمَامٍ مُهَرَّمَةٍ اللَّهُ عَلَيْهِ نَعْدَةً فَرَمَا بِهٖ كَمَا أَنَّ سَبَّ
(روایات) پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ ہم عزم کیلئے سب کی مدت ایک دن اور
ایک رات قرار دیتے ہیں۔

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: لَا يَنْسَخُ الْمُتَقِيمُ عَلَى الْحَقِّ. وَعَاشَتْ هَذِهِ الْأَوَّلُ أَلْفَ زَوْي مَالِكٍ فِي الْمَسْجِدِ إِنَّمَا هِيَ فِي الْمُتَقِيمِ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْسَخُ الْمُتَقِيمُ عَلَى الْحَقِّ.

اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ
مقیم ختمیں پر سنا نہ کرے اور وہ تمام آثار جو حضرت امام مالک
رضی اللہ عنہ سے مسک کے ہارسے میں مروی ہیں وہ سب مقیم
کے ہارسے میں ہیں (کہ وہ مسک کرے) پھر مگر انہوں نے
فرمایا ہے کہ مقیم ختمیں پر سنا نہ کرے۔

بَابُ: الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْجِمَارِ عمادہ اور اوڑھنی پر مسح کرنا

52۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ لَقَاءَ خُصْمٍ لِقَاءَ خُصْمٍ فَقَالَ: لَا، خُصْمٌ يَمْنُسُ الشُّغْرَ الْعَاءُ.

52۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے عمار (پرس) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس پرس نہ کرے حتیٰ کہ (سر کے) بالوں کا پانی کے ساتھ صبح کرے۔

عَلَى مُحَمَّدٍ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَغَيْرُ قَوْلِ أَبِي حَبِشَةَ

کا ہے۔

53۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: زَأْتُهُ حَبِيبَةُ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ تَتَوَضَّأُ وَتَتَرَبَّعُ جِغَارَهَا، ثُمَّ تَمْسُحُ بِرَأْسِهَا. قَالَ نَافِعٌ: وَأَنَا يُؤَمِّدُ حَبِيبَةَ.

54۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عَمْرِو كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَلْزَعَ عَلَى يَدِهِ الْخُفَى فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَمُضْمَضَ وَاسْتَقَشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَنَضَحَ، لِي غَبِيْبِهِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اغْتَسَلَ وَافْتَأَسَ الْمَاءَ عَلَى خَلْبِهِ.

55۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمْرُو وَجَى اللَّهُ غَنَةً ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

56۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمْرُو وَجَى اللَّهُ غَنَةً ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

57۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمْرُو وَجَى اللَّهُ غَنَةً ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

58۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمْرُو وَجَى اللَّهُ غَنَةً ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

59۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمْرُو وَجَى اللَّهُ غَنَةً ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

60۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمْرُو وَجَى اللَّهُ غَنَةً ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

61۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ عَمْرُو وَجَى اللَّهُ غَنَةً ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ

ﷺ أَنَّهُ تَصِيَّتُهُ الْحَنَابَةَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَوَضَّأَ
وَالْحَبِيلَ ذَكَرَكَ وَنَمَ،
فَالَمْ تُحَمِّدْ: وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ ذَاكِرًا خَشِيَ
يَنَامَ فَلَا يَأْسُ بِذَلِكَ أَحَدًا.
رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد
فرمایا وضو کرو، اپنی شرم گاہ کو دھو لو اور سو جاؤ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر اس (مذہبی)
نے وضو نہ کیا اور نہ ہی اپنی شرم گاہ کو دھویا یہاں تک کہ سو گیا تو
اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

58۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْفَةَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ
وَحَسَنِ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُصِيبُ مِنْ أَغْلِيهِ، ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمْسُ مَاءً، فَإِنْ
اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَاذَ وَافَقَتَلْ.
فَالَمْ تُحَمِّدْ: هَذَا الْخَبَرُ أَرْفَعُ بِالنَّاسِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَيْفَةَ وَحَسَنِ اللَّهِ.
58۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ کے ساتھ شب بپاشی
کرتے تو پھر سو جاتے اور پانی کو کس تک نہ کرتے پھر جب
رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوتے تو دوبارہ وغیرہ
زوجیت ادا کرتے اور غسل فرماتے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کیلئے یہ
حدیث (برائے عمل) آسان ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْإِغْتِسَالُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

57۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرَ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أُنِيَ اخْتُذْتُكُمْ الْجُمُعَةَ
فَلْيَغْتَسِلْ.
58۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ
مُحْتَلِمٍ.
57۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کیلئے
آئے تو اسے غسل کر لینا چاہئے۔
58۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل لازم
ہے۔

59۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ ابْنِ
السَّبَّاحِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ
الْمُسْلِمِينَ، هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى جُنَّةً
بَلْمُسْلِمِينَ، فَاتَّعِزُّوْا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ جُنَّةٌ فَلَا
يَنْشُرُهَا أَنْ يَمْسُ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالنَّوَكَ.
59۔ حضرت ابن سباق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! یہ دن (جمعہ) اللہ تعالیٰ
نے مسلمانوں کی حید بنایا ہے پس تم (جمعہ کے دن) غسل کیا
کرو۔ جس کے پاس غریبہ ہو وہ لگائے تو اس میں کوئی حرج
نہیں اور (جمعہ کے دن) سواک ضرور کیا کرو۔

60۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُعْتَمِلٍ غُسْلِي الْخَبَائِدِ.

60۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، ہر بالغ آدمی پر جمعہ کے دن غسل کرنا مسلمین کے لیے واجب ہے۔

61۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا اغْتَسَلَ.

61۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما غسل کرنا فراموش نہ کرتے تھے۔

62۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهُ سَاعِيَةٌ هَذِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي كُنْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَجَعْتُ الْبَيِّنَةَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوْضَأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ، قَالَ عُمَرُ: وَالْوَضُوءُ أَهْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتُرُ بِالْفَسْلِ.

62۔ حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے باپ (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص (حضرت ابن وحب رضی اللہ عنہ) جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا آپ نے کونسا وقت ہے تو اس آدمی نے عرض کی کہ میں بازار سے لوہ تو میں نے اذان کی آواز سنی اور میں نے وضو کرنے کے علاوہ اور کوئی زائد کام نہیں کیا اور پھر میں (مسجد میں) آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے صرف وضو کرنے پر ہی اکتفا کر لیا حالانکہ ہمیں علم ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ بِوُجُوبٍ وَلَيْزِي هَذَا أَكْثَرُ خَيْرًا.

63۔ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ بِوُجُوبٍ وَلَيْزِي هَذَا أَكْثَرُ خَيْرًا.

63۔ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ بِوُجُوبٍ وَلَيْزِي هَذَا أَكْثَرُ خَيْرًا.

63۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ دونوں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ بہتر اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل کرنا افضل ہے۔

64۔ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ.

64۔ حضرت حماد سے روایت ہے کہ انہوں نے امام غزالی سے

عَنْ خُشَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ
الْفُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْفُسْلِ مِنَ الْجُمُعَةِ،
وَالْفُسْلِ فِي الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: إِنْ افْتَضَلْتَ فَحَسَنٌ،
وَأِنْ تَرَكَتْ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، فَلَقْتُ لَهُ: أَلَمْ يَقُلْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ؟
فَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَ الْأُمُورِ الْوَاجِبَةِ، وَإِنَّمَا
هُوَ عَقُولُهُ تَعَالَى: ﴿وَأَتَّخِذُوا يَوْمَ تَابِعْتُمْ﴾ فَمَنْ
أَتَّخِذَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ،
وَعَقُولُهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا يَوْمَ
الْآزْمَةِ﴾ فَمَنْ اتَّخَذَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا يَوْمَ الْآزْمَةِ، "پس جب نماز پڑھی جا
چکے تو زمین میں پھیل جایا کرو" اگر کوئی شخص چلا جائے تب بھی
کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی بیٹھا رہا تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حضرت حماد نے فرمایا ہے میں نے حضرت ابراہیم نخعی کو دیکھا
کہ آپ عیدین کیلئے تشریف لاتے ہیں اور حل نہیں کرتے۔
65۔ حضرت عطایہ در باح سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے کہ جمعہ کی
نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو
فرمایا۔ آپ کے ایک ساتھی نے عرض کی کیا آپ حل نہیں
کریں گے تو انہوں نے فرمایا آج سردی کا دن ہے۔ پس
آپ نے وضو فرمایا۔

66۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ شَلَيْمٍ الْخَثْعَبِيُّ
عَنْ مَعْنُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عَقْلَتَهُ بْنُ قَلْبِ
إِذَا سَافَرَ لَمْ يَغْتَسِلِ الْغُضَى وَلَمْ يَغْتَسِلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
67۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ الْفَارُجِيُّ، خَلَقًا
مَنْصُورًا، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَنِ افْتَضَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

67۔ حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص
نے جمعہ کے دن طوافِ حجر کے بعد غسل کیا تو وہ جمعہ کے غسل

بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَاءَهُ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. کیلئے کافی ہوگا۔

68۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَوَامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَالِشَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّاسُ عُمَالًا أَنْفُسِهِمْ، فَكَانُوا يَرَوْنَ حُرْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ يَهَيِّئُهُمْ فَكَانَ يُقَالُ لَهُمْ: لَوْ اغْتَسَلْتُمْ.

68۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ مزدوری کرتے تھے اور اسی حالت میں ہی نماز کی طرف آ جاتے تھے۔ تو ان سے کہا جاتا اگر تم غسل کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

بَابُ: الْأَغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

دونوں عیدوں کے روز غسل کرنا

69۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَغَسَّلُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَوِلَ إِلَى الْجُمُعَةِ.

69۔ حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کی طرف جانے سے قبل غسل کر لیا کرتے تھے۔

70۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ كَانَ يَتَغَسَّلُ يَوْمَ الْبَطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْتَوِلَ.

70۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الضحیٰ کے دن (نماز کے لئے) جانے سے قبل غسل کرتے تھے۔

فَإِنْ مُحَمَّدٌ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَحَمْدَةَ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عید کے دن غسل کرنا اچھا ہے، واجب نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے

بَابُ: التَّيَمُّمُ بِالصُّعْبِ

مٹی کے ساتھ تيمم کرنا

71۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ أَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمُخَرَّبِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَرْبِدِ نَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَتَيَمَّمُ صُعْبًا طَيِّبًا، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمَرْبِدَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى.

71۔ حضرت نافع نے روایت کی ہے کہ وہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام خرب (مدینہ منورہ سے تین میل دور ایک مقام ہے) سے روانہ ہوئے اور جب مرید (مدینہ منورہ سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر) کے مقام پر پہنچے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پاؤں کیا اور پاکیزہ مٹی سے تيمم فرمایا۔ آپ نے اپنے چہرے اور کہنیوں تک دونوں بازوؤں کا مسح کیا پھر نماز ادا فرمائی۔

72۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کیلئے نکلے جب ہم مقام بیداء یا ذات الحوش پر پہنچے تو میرا رک گیا تو نبی کریم

72۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَالِشَةَ وَحَبِیُّ اللَّهِ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى نَجْدٍ

اَنْفَارِهِ خُشِيَ اِيَّاهُ عَمَّا بِالْيَمْنَةِ اَوْ بِمَدَدِ الْحَبَشَةِ
 اِنْقَطَعَ جَبَدِي، فَلَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى
 الْيَمَامَةِ، وَلَقَامَ النَّاسُ وَلَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَسَ
 مَعَهُمْ مَاءٌ، فَاتَى النَّاسُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: اَلَا تَرَى
 اِلَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ؟ اَلَا نَحْنُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 وَبِالنَّاسِ وَلَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ:
 فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَجَنَى اللَّهُ غَنَّهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 وَاجِبٌ رَأْسَهُ عَلَى فَعْلَيْنِ قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَسِبْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَسَ
 مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ: فَهَاتَيْنِ وَقَالَ شَاءَ اللَّهُ اِنْ
 يَقُولُ، وَجَعَلَ يَطْلُعْنِي بَيْنَهُ فِي غَابِرَتِي،
 فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ الضَّرْحِ اِلَّا رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ عَلَى فَعْلَيْنِ، فَلَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُشِيَ
 اُصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ الْبُرْهَانِ
 فَتَمَثَّلُوا، فَقَالَ اَسْنَدُ بْنُ حُطَيْبٍ مَا جِئَ بِأَوَّلِ
 بَرٍّ خَجَلْتُ بَا اَلْ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: وَتَعَتَا الْبُجَيْرُ الْيَمِي
 كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْبَقْدَ تَحْتَهُ.

ﷺ اس کی تلاش کیلئے ٹھہر گئے۔ اور لوگ بھی ٹھہر گئے نہ
 اس جگہ پر پانی تھا اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے
 لگے کیا آپ نے اس پر بھی غور فرمایا جو کچھ حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے کیا ہے انہوں نے لوگوں اور نبی کریم ﷺ
 کو ایسے مقام پر ٹھہرایا ہے جہاں پر پانی نہیں اور نہ ہی لوگوں
 کے پاس پانی ہے۔ آپ بیان فرماتی ہیں حضرت ابو بکر رضی
 اللہ عنہ حریف لائے وہاں تک کہ نبی کریم ﷺ اپنا سر
 مبارک میری ران پر رکھے ہوئے تھے اور آپ بخراست
 تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو اور لوگوں کو
 ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں اور نہ ہی ان افراد کے
 پاس پانی ہے۔ آپ بیان فرماتی ہیں کہ وہ بے محرم مجھے جرح
 ہوئے اور مجھے وہ کچھ کہا جو اللہ کی مرضی تھی (غیب ڈانٹ
 پائی) اور اپنے ہاتھ کے ساتھ میرے پہلو میں پکڑ کے لگانے
 لگے۔ میں نے اس وجہ سے حرکت نہ کی کہ نبی کریم ﷺ کا
 سر مبارک میری ران پر تھا۔ نبی اکرم ﷺ آرام فرماتے
 رہے حتیٰ کہ جب آپ صبح بیدار ہوئے تو پانی نہیں تھا۔ پس
 اللہ تعالیٰ نے آیت حکم نازل فرمائی اور لوگوں نے حکم کیا۔
 حضرت اسید بن بحیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے آل ابو بکر
 رضی اللہ عنہم صرف یہی (حکم) تمہاری مکی برکت نہیں (بلکہ
 امت پر ان محبت پر کہیں اور احسان ہیں) حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم نے روانگی کیلئے جب اس کوٹ
 کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمارا اس کے نیچے سے ٹل گیا۔ ۱

۱۔ اصل روایت اس حدیث شریف سے ظہور رسالت کی بحث شروع کر دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کو کعبہ کا طہار کیا اور آخر آپ کا مطہم ہونا کہ ہاکیں ہے۔
 حالانکہ ماہیہ ہمارا کہ احادیث کے وقت یہ بات غلط نظر آتی تھی چاہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امت کے پہلی ہیں اور آپ کی ذات مقدسہ میں کوٹیں
 کے لئے اس وجہ سے۔ اگر قرآن وحدیث کا تحکیم کا حکم دیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شریعت کے ہر حکم کے لئے عہد میں کوئی نہ کوئی (جیسا کہ)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَالتَّيْمُ حَضْرَتَانِ، حُزْنَةٌ لِلزَّوْجِ، وَحُزْنَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

اور دوسری کہنوں سمیت بازوؤں کے لئے (ضرب سے مراد ہاتھ مٹی پر مارنا ہے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

(بقیہ مغلز کش) واقعہ اور سبب موجود ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم کی جو آیت بھی نازل فرمائی، اس کے نزول سے پہلے ایسے حالات پیدا ہوئے جو اس آیت میں موجود حکم کے متقاضی تھے۔ یہی صورت حال آیت نجم کی ہے۔ مرضی الہی یہ تھی کہ ہارم ہو، مسلمان اس کی عداوت کرے، جاگیر، اس دوران نماز کا وقت آجائے اور وضو کرنے کے لئے پانی نہ ملے، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا جائے کہ کیا کریم جب آیت نجم نازل ہو۔ اس طرح اگر آیت نجم کے شان نزول کے ظاہر کو دیکھا جائے تو اس کا اس بات کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں کہ حضور ﷺ کو ہار کا علم نہ تھا۔ یہ بات تو جب کہی جاسکتی تھی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ سے پوچھتے کہ ہار کہاں ہے اور آپ جواب ارشاد فرماتے لیکن آپ سے نہ کسی نے پوچھا اور چونکہ یہ واقعہ آیت نجم کے نزول کا سبب بنے والا تھا اس پر حضور ﷺ نے خود بھی ہار کے متعلق نہ بتایا بلکہ اطمینان سے آرام فرما ہو گئے۔ مگر فرمایا جائے تو یہاں تو قدیم علم کے بجائے علم جاہل ہو رہا ہے۔ وہ اس طرح کہ حضور کریم ﷺ اطمینان سے بیٹھی نیند سو رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ بار رہے ہیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند میں کوئی خلل نہیں ہوتا۔ یہ دلیل ہے کہ حضور ہار کی طرف سے مطمئن تھے۔ معلوم تھا کہ ہار خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے نیچے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اور چونکہ معلوم تھا کہ آیت نجم نازل ہوگی اس لیے قائم فرمایا اور ہار کے متعلق نہ بتایا۔ یہ تمام باتیں اشارہ کرتی ہیں کہ حضور کو ہار کا علم تھا مگر کیا کچھ بستر چشم عداوت بزرگ ترمیم است۔ قائل حیرت بات تو یہ ہے کہ اس واقعہ سے عدم علم کا ثبوت نہ تو کسی محدث کو ہوا نہ کسی شارح اور تفسیر کو۔ معلوم نہیں بارہوگوں کے دل میں یہ استدلال کہاں سے دوا پایا۔ اس سے بڑھ کر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس واقعہ سے عدم رسالت پر طعن کرنے کی طرف تو توجہ دی جاتی ہے لیکن جو امور اس سے ثابت ہو رہے ہیں اور جنہیں صحابہ کرام نے سمجھا اس کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ مثلاً اس واقعہ سے بارگاہ الہی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دجاہت ثابت ہوتی ہے کہ ان کے ہار کی گمشدگی آیت نجم کے نزول کا سبب بنی جو امت محمدیہ کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی چیز کو کچھ کر حضرت اسید بن حذیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسے آل ابی بکر یہ تمہاری پہلی برکت ٹکس ہے۔ اس قسم کی برکتیں پہلے جسمی تم سے ہوتی رہتی ہیں۔

ان تمام باتوں کے باوجود اگر کوئی شخص اس بات پر مصر رہے کہ اس واقعہ سے حضور ﷺ کے مطلع علی الغیب ہونے کی نفی ہوتی ہے تو اس کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کا عدم تدبیرگی ہے اور نزول قرآن کی تکمیل سے پہلے پہلے آپ کو مجمع مکان و مکان کا علم نہ تھا۔ مجمع مکان و مکان علم نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ مکمل ہوا۔ لہذا قرآن مجید کے نزول کی تکمیل سے پہلے چند امور کا نہ جانتا آپ کے مطلع علی الغیب ہونے کے سنائی نہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ عدم علم اور یہ اور عدم توجہ اور ہے۔ بسا اوقات نبی کو کسی بات کا علم تو ہوتا ہے لیکن اس کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو آپ نے ان کی ضیافت کے لئے کھانا پیش کر دیا حالانکہ فرشتے کھانا نہیں کھاتے، اس کے بارے میں علامہ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں "آپ کا ان کو فرشتے یقین کر لینا صرف ان کے دعویٰ پر نہ تھا بلکہ قوت مدد کہ تدبیر کے ذریعے سے متوجہ ہو کر یقین کیا جس سے اولاً توجہ نہ فرمائی تھی جیسا کہ بعض اوقات محسوسات میں بھی یہ قہر پیش آتا ہے" (تفسیر مابودی، صفحہ 473، مطبوعہ تاج کیٹی لیمیٹڈ لاہور) علیٰ حد القیاس ممکن ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی توجہ ہار سے ہٹا دی ہوتا کہ ہار کی تلاش میں دیر آیت نجم کے نزول کا سبب بن سکے۔ اور عدم توجہ عدم علم کو مستلزم نہیں۔ نیز امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "الاتقان فی علوم القرآن" میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "اگر میرے اونٹ کی دہی گم ہو جائے تو میں اسے کتاب اللہ میں معلوم کر لیتا ہوں" (الاتقان، جلد 2، صفحہ 260، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت) تو جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہیں کتاب اللہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضان سے حاصل ہوا قرآن کریم سے اونٹ کی دہی تلاش کر سکتے ہیں تو حضور ﷺ قرآن کریم سے ہار کیوں نہیں تلاش کر سکتے۔ اسی الاتقان میں ہی ہے کہ ابن سراقہ نے کتاب الاماز میں ابو بکر بن عباد سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا، اس دنیا میں کوئی شے کتاب (بقیہ آگے)

بَابُ: الرَّجُلُ يُصِيبُ مِنْ امْرَأَتِهِ أَوْ
يُبَاشِرُهَا وَهِيَ خَائِضٌ
حالتِ حیض میں آدمی کا عورت کے پاس جانا اور
مباشرت کرنا

73- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ
امْرَأَتَهُ وَهِيَ خَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لَيْسَ إِذَا رَأَاهَا عَلَى
أَسْفَلِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ.

73- حضرت نافع سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک آدمی کو مسئلہ پوچھنے کی غرض سے بھیجا کہ کیا مرد اپنی عورت سے حالتِ حیض میں مباشرت کر سکتا ہے (بغیر جماع کے مرد و زن کے جسموں کا ملنا مباشرت کہلاتا ہے) آپ نے فرمایا عورت اپنے تہیند کو ناف کے نیچے سے اچھی طرح باندھ لے تو پھر اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ اسی کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں اور اس (ما فوق الازار مباشرت) میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

74- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الْبَقَّةُ عِنْدِي، عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلْيَمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا سَيَّلَا
عَنِ الْخَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا رَأَتْ الطَّهْرَ
قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَا: لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ.

74- حضرت سالم بن عبد اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے ان دونوں سے حاکمہ کے بارے میں پوچھا گیا جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو کیا اس کے غسل کرنے سے قبل اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے تو دونوں نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ غسل کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يُبَاشِرُ خَائِضٌ عِنْدَنَا
حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ أَوْ تَجِبَ عَلَيْهَا، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی سے ہم یہ دلیل لیتے ہیں کہ حاکمہ عورت سے اس وقت تک مباشرت جائز نہیں جب تک اس کے لئے نماز جائز نہ ہو جائے (غسل کر کے پاک نہ ہو جائے) یا غسل واجب نہ ہو جائے (اس پر کامل نماز کا وقت گزر جائے) اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

(بقیہ سابقہ) اللہ سے باہر نہیں (الاتقان، جلد 2 صفحہ 260) تو جس ذات ستودہ صفات پر یہ کتاب نازل ہوئی ہو اسے اونٹ کے نیچے چڑے ہوئے ہار کا علم کیونکر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ راہِ ہدایت عطا فرمائے۔ (مثنیٰ)

75۔ اٰخِرُنَا مَالِكٌ، اٰخِرُنَا زَيْدٌ بِنُ اَسْلَمَ: اُنْ وَجَلَا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَجْعَلُ لِيْ مِنْ اِمْرَاتَيْنِ وَهِيَ خَالِصٌ؟ قَالَ: فَتَدْ عَلَيْنَهَا اِزَارَهَا، ثُمَّ خَالَكَ بِاَغْلَاخَا.

75۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کس حد تک میرے لیے اپنی بیوی سے (استحار) جائز ہے جبکہ وہ صاحب حیض میں ہو؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنا تہیہ نہایت ہی طرح ہاتھ لے لے کر چھیں اور پردے سے پر اختیار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ وَجَنَّةُ اللَّهِ، وَقَدْ جَاءَ مَاهُوْهُ اَوْحَصُ مِنْ هَذَا عَنْ عَابِثَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَجْعَبُ بِجَارِ الْمَمِّ، وَلَهُ مَايُؤَيِّ ذٰلِكَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے کہ ”ریت عاتکہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اس سے زیادہ رخصت حلال ہے۔“ آپ نے فرمایا مقام غون سے اجتناب کرے اور جواس کے علاوہ ہے وہ اسی کا ہے۔

بَابُ : اِذَا تَقَيَّ الْخَتَانَانِ هَلْ يَجِبُ الْفُسْلُ؟

مردوزن کی شرمگاہوں کے مل جانے پر فحل

76۔ اٰخِرُنَا مَالِكٌ، خَلَقَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ: اُنْ حُمَزٌ وَ غَفَانٌ وَ غَابِثَةٌ تَخَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اِذَا مَسَّ الْجَنَانُ الْجَنَانَ فَقَدْ وَجِبَ الْفُسْلُ.

76۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مردوزن کی شرمگاہیں باہم مل جائیں تو فحل واجب ہو جاتا ہے۔

77۔ اٰخِرُنَا مَالِكٌ، اٰخِرُنَا اَبُو النَّضَرِ مَوْلَى حُمَزٍ بِنِ عَتِيْبَةَ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بِنِ عَتِيْبَةَ الرَّخَعَمَنِ: اِنَّهٗ سَاَلَ عَابِثَةَ مَا يُوْجِبُ الْفُسْلُ؟ فَقَالَتْ: اَقْلَبُوْى مَا مَلَكَتْ يَدَا اَبَا سَلَمَةَ، فَقُلْ الْقُرُوْجُ يَسْمَعُ الْبَيِّنَةَ تَضْرُغُ قَبْضَرُغٌ مَعَهَا اِذَا جَاوَزَ الْجَنَانُ الْجَنَانَ فَقَدْ وَجِبَ الْفُسْلُ.

77۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ پوچھا کہ فحل کس سے واجب ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اسے ابوسلمہ کی بات کہ اس نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے جو مرغ مثال جانتے ہو۔ چھاری مثال مرغی کے چوڑے کی ہے جو مرغ کو اوان دیتے ہوئے سنتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ ہانگ دیتے لگتا ہے (تم ابھی چھوٹے ہو اور جناح کے مسائل پوچھتے ہو جو چھاری کچھ سے بالاتر ہیں) جب مردوزن کی شرمگاہ باہم مل جائے تو فحل واجب ہو جاتا ہے۔

78۔ اٰخِرُنَا مَالِكٌ، اٰخِرُنَا يَحْيٰى بِنِ سَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ حُمَزٍ مَوْلَى غَفَانِ بِنِ غَفَانٍ: اُنْ مَحْمُوْدٌ بِنِ لَبِيْدٍ سَاَلَ زَيْدَ بِنِ قَابِطٍ عَنْ الرَّجُلِ

78۔ حضرت یحییٰ بن عوفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن کعب بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن لبید نے حضرت زید بن قاطب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے

يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ؟ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ قَابِطٍ: يُكْسِلُ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ: فَإِنَّ أَبِي نَزَّ عَنْكَ لَا يَزِي الْقَسْلَ، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ قَابِطٍ: نَزَّ عَنْ قَلْبِ أُنْثَى مَيُوتُ.

معلق روایت کیا جو اپنی بیوی سے جماع کرے پھر (انزال سے قبل ہی) جدا ہو جائے حضرت زید بن قابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ غسل کرے حضرت محمود بن لبید نے ان سے عرض کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ غسل واجب نہیں سمجھتے تھے حضرت زید بن قابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنی وفات سے قبل اس سے رجوع فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا تَقَى الْجَسَاتَانِ وَتَوَارَتْ الْحَشْفَةُ وَجَبَ الْقَسْلُ أَنْزَلَ أَوْلَمَ يَنْزِلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ وَجَمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی سے ہم یہ دلیل لیتے ہیں کہ شرمگاہ سے شرمگاہ مل جائے اور خد چھپ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ اس سے انزال ہو یا نہ ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَنَامُ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وَضْوءَهُ؟

کیا سو جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

79- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: إِذَا نَامَ أَخَذَ كُفَّ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْيَتَوَضَّأْ.

79- حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پہلو کے تل سو جائے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

80- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ لَاعِبٌ فَلَا يَتَوَضَّأُ.

80- حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ بیٹھے بیٹھے سو جاتے اور وضو نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ لِي الْوَحْشَتَيْنِ جَمِيعًا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ وَجَمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دونوں صورتوں میں ہم (وَحْشَتَيْنِ) جَمِيعًا نَأْخُذُ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

نوٹ: پہلی صورت میں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ذکر نہیں فرمایا اور آپ کا یہ کہنا ہم دونوں صورتوں میں ان کے قول پر عمل کرتے ہیں عمل نظر ہے۔

بَاب: الْمَرْأَةُ تَرَى فِي مَنَابِهَا

عورت دوران نیند دیکھ کر کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے
(یعنی اس کو مرد کی مانند احکام ہو جائے)

مَا يَرَى الرَّجُلُ

81۔ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت خواب میں وہی کچھ دیکھے جیسا کہ مرد دیکھتا ہے (اسے احکام ہو جائے) تو کیا وہ غسل کرے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ غسل کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا افسوس ہے تم پر کیا عورت کو بھی احکام ہوتا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (بچہ کے اندر) مشابہت کہاں سے آتی ہے۔

81۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُثَيْبٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْخَنَامِ بِغُلِّ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ لِلتَّغْتَسِلُ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: أَجِبْ لَكِ، وَغُلِّ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: فَاتَّقِ بِأَلْفِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: تَرَهْتَ بِيَوْمِكَ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشُّبُهَةُ؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا عمل اسی پر ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

مستحاضہ کا بیان

بَاب: الْمُسْتَحَاضَةُ

82۔ حضرت سلیمان بن یار نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو مسلسل خون جاری رہنے لگا اس کی خاطر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا اس بیماری سے پہلے ایک ماہ میں تینے رات اور دن سے حیض آتا ہے ان کو کوشہ کر لے اور ہر ماہ تین ہی عرصہ کے لیے وہ نماز ترک کر دے اور جب وہ دن گزر جائے تو وہ غسل کرے پھر اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ لے اور نماز پڑھ لے۔

82۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا قَافِعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ امَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَهْرَاقِي الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْطَيْتُ لَهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَنْظُرُ النَّبِيُّ وَالْأَنْبَاءُ الْيَوْمَ كَانَتْ تَجْبَحُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يَجِيئَهَا الْبَيْضُ أَصَابَهَا، فَاتَّكَرَبَ الضَّلَاةُ فَلَزَزَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَفْتَ ذَلِكَ فَاتَّغْتَسِلِ ثُمَّ يَنْتَظِرُ بِقَوْبٍ لِلتَّغْتَسِلِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی کے مطابق ہمارا عمل ہے وہ عورت ہر نماز کے وقت نیا وضو کرے (اس

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَتَوَحَّأُ لِوَلَدٍ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ إِلَى الْوَلَدِ الْآخَرِ وَإِنْ سَالَ دَمُهَا، وَهَذَا

قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ.

نماز کے (آخری وقت تک (جو چاہے) نماز پڑھتی رہے۔
اگرچہ اس کا خون بہتا رہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

83۔ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کے آزاد کردہ غلام حضرت
سُحی سے روایت ہے کہ حضرت قحطاف بن حکیم اور حضرت ذبیہ
بن اسلم نے انہیں حضرت سعید بن مسیب کے پاس بھیجا کہ
ان سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھیں کہ وہ غسل کس طرح
کرتے۔ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ایک کلمہ سے
دوسرے کلمہ تک غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اگر
خون کا غلبہ ہو تو اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ لے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب اس کے ایام
جنس گزر چاکیں تو وہ وضو کرے اور ہر نماز کیلئے وضو
کرتے اور نماز پڑھے یہاں تک کہ اس کے ایام جنس
آجائیں پس وہ نماز کو چھوڑ دے جب یہ (ایام) گزر جائیں
تو پھر ہر نماز کے وقت کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے یہاں
تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے اور (ایسا ہی کرتی
رہے) جب تک وہ خون دیکھے (تیار رہے) حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

84۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم (حضرت
عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے کہ ان کے
والد نے فرمایا: مستحاضہ صرف ایک ہی وضو غسل کرے پھر
اس کے بعد ہر نماز کیلئے وضو کرے۔

عورت زرد یا نیلا پانی دیکھے

85۔ حضرت علقمہ بن ابی علقمہ نے اپنی والدہ (مرجانہ) سے
روایت کی ہے جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کی لوطی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں جب

83۔ أُخْبِرْنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنَا سُحْيُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ الْقَطَّافَ بْنَ حَكِيمٍ وَذَبِيهَ بْنَ
أَسْلَمَ أُرْسِلَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ مَسِيبٍ بِسَأَلَهُ عَنِ
الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَقْبَلُ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: تَقْبَلُ
مِنْ طَهَرٍ إِلَى طَهَرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا
الْخَمَمُ اسْتَغْفَرْتَ بِتَوْبَةٍ.

فَالْمُحْتَمَلُ: تَقْبَلُ إِذَا مَضَتْ أَهْلَامُ أَفْرَاقِهَا ثُمَّ
تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي، حَتَّى تَأْتِيَهَا أَهْلَامُ
أَفْرَاقِهَا، فَتَدْعُ الصَّلَاةَ، لِإِذَا مَضَتْ أَهْلَامُكَ غُلَا
وَاجِدًا، ثُمَّ تَوَضَّأُ لِكُلِّ وَلَبَّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي،
حَتَّى يَدْخُلَ الْوَقْتُ الْأَخَرُ مَا دَامَتْ تَرَى الدَّمَ،
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمِهَا.

84۔ أَخْبِرْنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، قَالَ لَسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَقْبَلِ إِلَّا
غُسْلًا وَاجِدًا، ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلصَّلَاةِ.

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكَدْرَةَ

85۔ أَخْبَرْنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنَا عُلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ،
عَنْ أُمِّهِ مَوْلَاةٍ عَبَسَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ:
كَانَ الْإِسَاءُ يَغْنَنُ إِلَى عَبَسَةَ بِالْمَرْجَبَةِ بَيْنَهَا

میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دکھانے کیلئے بھیجتی تھیں اس روئی میں حیض کے خون کی زدوری ہوتی تھی (وہ معلوم کرنا چاہتی تھیں کہ اس حالت میں وہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں) تو آپ فرماتی تھیں جلدی نہ کرو جب تک تم سفید نہ ہو نہ دیکھو اور آپ اس سے (تصرعے) حیض کے بعد طہر مراد لیتی تھیں (وہ سفید پانی جو حیض کے بعد آتا ہے)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ عورت پاک نہیں ہوتی جب تک سرخ و زرد یا نیلے پانی کے بعد سفید پانی نہ دیکھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

86۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ انہیں یہ پتہ چلا ہے کہ رات کے وقت عورتیں چراغ جلا کر کھیتی ہیں کہ وہ حیض سے پاک ہوئی ہیں یا نہیں وہ (حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا) اس بات کو میسر خیال کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ عورتیں (صحابیات) ایسا نہیں کرتی تھیں۔

حالت حیض میں عورت مرد کے بعض

اعضاء دھو سکتی ہے

87۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی لوطریاں حالت حیض میں ان کے پاؤں دھو کر لیتی تھیں۔ اور ان کو مسکنی لا کر دیتی تھیں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

88۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں حالت حیض میں رسول کریم ﷺ کے سر

الْكُرْسَفَ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْخَيْضِ لَقَوْلُ: لَا تَغْتَمِلُنَّ خِشْيَ تَوَلَّى الْقَفْصَةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطَّهْرَ مِنَ الْخَيْضِ.

فَإِنْ مَحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا تَطْهَرُ الْمَرْءَةُ مَا دَامَتْ تَرَى حُمْرَةً أَوْ صَفْرَةً أَوْ كَلْمَةً، خِشْيَ تَرَى الْبَيْضَاءَ خَالِصًا، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

86۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، عَنْ عَمِيهِ، عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهَا بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالنِّصَابِ مِنْ جَوَابِ اللَّيْلِ لِيَنْظُرْنَ إِلَى الطَّهْرِ، فَكَانَتْ تَجِبُ ذَالِكَ عَلَيْهِنَّ وَقَوْلُ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا.

بَابُ: الْمَرْءَةُ تَغْسِلُ بَعْضَ أَعْضَاءِ

الرَّجُلِ وَهِيَ خَائِضٌ

87. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا تَابِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ جَوَارِيَهُ وَبَنَاتِهِ بِطَبْلَةِ الْحُمْرَةِ وَهُنَّ خَائِضٌ قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا تَأْتِيَنَّ بِذَلِكَ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

88. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَرْجُلُ رَأْسِ رَسُولِ

اللَّهُ ﷻ وَأَنَا خَائِفٌ.

مہارک میں کھنسی کرتی تھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
یکم قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا نَأْسُ بِذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ
وَرَجَمَهُ اللَّهُ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ لِقَائِهِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ بِسُورٍ
الْمَرْأَةِ

89- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَالِقٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ
قَالَ: لَا نَأْسُ بِأَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِغُسْلِ وَضُوءِ
الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حُبًّا أَوْ خَائِفًا.

ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عورت کے وضو
اور غسل سے بچے ہوئے پانی اور جموئے پانی سے وضو کرنے
میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ نجی ہو، حائضہ ہو یا عیسٰی یا خریجی ہے
کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ہی
رتن سے غسل فرماتے تھے۔ اور ہاتھ غسل میں جلدی کرتے
تھے۔ تو گویا یہ نجی عورت کے غسل کا بچا ہوا پانی نہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا نَأْسُ بِغُسْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ وَغُسْلِهَا
وَسُورِهَا وَإِنْ كَانَتْ حُبًّا أَوْ خَائِفًا.
بَلَّغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَعَائِشَةُ مِنْ
إِنَاءٍ وَاجِدٍ لِيَتَزَوَّجَا الْفَسْلَ جَمِيعًا، فَهُوَ لَغُضْلٍ
غُسْلِ الْمَرْأَةِ الْمُحْشَبِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَجَمَّةُ
اللَّهُ.

بَابُ: الْوَضُوءُ بِسُورِ الْهَيْرَةِ

90- حضرت انس بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ
ان کی بیوی حمیدہ بنت عابد بن رفاعہ نے اپنی خالہ کوہ بنت
کعب بن مالک سے روایت کی ہے جو حضرت ابولقادہ رضی
اللہ عنہ کی بہو تھیں کہ حضرت ابولقادہ رضی اللہ عنہ نے انہیں
پانی لانے کو کہا وہ ان کیلئے ایک برتن میں پانی لے آئیں۔ پھر
ایک لمبی پانی پیئے کیلئے آئی آپ نے اس کیلئے برتن کو ایک
طرف جھکا دیا اس نے اس سے پیا۔ آپ نے میری طرف

90- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي خَلْفَةَ أَنَّ الْمَرْأَةَ تَحْتَمِلُهُ ابْنَةُ عُتَيْبَةَ بْنِ رِفَاعَةَ،
أَخْبَرَنِي عَنْ خَالَتِهَا حَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
وَكُنْتُ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَمَرَهَا
فَسَجَّحَتْ لَهُ وَضُوءَ لِفَاعَةٍ ثَ جِرَّةٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ،
فَأَضْفَى لَهَا الْإِنَاءَ فَشَرِبَتْ، فَالَتْ حَبْشَةَ: فَرَأَى
أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَلَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةُ أُجَيْ؟ فَالَتْ: لَلَّتْ

نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ
بَتَجَسٍّ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَائِفِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَائِفِ
دیکھا۔ اس دوران کہ میں (جسب ہو کر) آپ کی طرف
دیکھ رہی تھی تو آپ نے فرمایا اسے سنجی! کیا تم مجیب خیال
کرتی ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا کہ جی کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یہ (جلی) تجس نہیں ہے تو (شب و
روز) تمہارے پاس بھرنے والی ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: لَا نَأْسُ بِأَنْ يَنْوَحًا بِفَضْلِ سُوِّ الْهَرَوِ،
وَعَبِيرُهُ أَهْبُ إِلَيْنَا مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ وَجَعَلَهُ
اللَّهُ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جلی کے بھرنے
پانی سے وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں اور اس (پانی) کے
علاوہ کسی دوسرے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک زیادہ
پسندیدہ ہے۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی
قول ہے۔

اذان اور محویب کا بیان

بَابُ: الْأَذَانُ وَالْمُحَوِّبُ

91- أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَنَّ خُثَيْبًا، عَنْ عَطَاءٍ
بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْبَيِّنَةَ فَقُولُوا بِفُلٍ مَا
يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔
حضرت امام مالک نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مؤذن
صبح کی نماز کے بارے میں آگاہ کرنے آیا اس نے آپ کو
سویا ہوا پانی تو مؤذن نے کہا اَتُصَلُّونَ غَيْرَ مِيقَاتِ النَّوْمِ (نماز
نیند سے بھرے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ٹھکرایا
کہ وہ یہ (کل) صبح کی اذان میں کہا کرے۔

فَالْمُحَوِّبُ، بَلَقْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ
نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ: الصَّلَاةُ غَيْرُ مِنَ النَّوْمِ، فَأَمَرَهُ
عُمَرَ أَنْ يُجْعَلَهَا فِي بَدَاةِ الصُّبْحِ۔
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مؤذن
صبح کی نماز کے بارے میں آگاہ کرنے آیا اس نے آپ کو
سویا ہوا پانی تو مؤذن نے کہا اَتُصَلُّونَ غَيْرَ مِيقَاتِ النَّوْمِ (نماز
نیند سے بھرے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ٹھکرایا
کہ وہ یہ (کل) صبح کی اذان میں کہا کرے۔

92- أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ
كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْبَيِّنَةِ تَلَاوَةً وَيَنْفَعُهُ تَلَاوَةً، وَكَانَ
أَخْبَانًا إِذْ قَالَ عُمَرُ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رِئَاحٍ
عَلَى غَيْرِ الْعَمَلِ۔
92- حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ اذان میں بحیر (اللہ) (تین
مرحہ کہتے تھے۔ اور کلمات شہادت) (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ) (أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) (تین بار کہتے تھے
اور کبھی کبھار جب آپ "عُمَرُ عَلَى الْفَلَاحِ" کہتے تو اس

کے بعد خُشیٰ علی خیر العَمَلِ" کہتے تھے۔

فَالْمُحَمَّدُ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ يَكُونُ ذَلِكَ فِي بَدَاؤِ الصُّبْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْبَدَاوِ، وَلَا يَجِبُ أَنْ يُؤَادَّ فِي الْبَدَاوِ مَا لَمْ يَكُنْ مَبْنًى،

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" صبح کی اذان میں اذان کے بعد کھانا چاہیے اور اذان میں کسی ایسے کمر کا اضافہ کرنا لازمی نہیں جو اس (اذان) سے نہ ہو۔

نوٹ: اذان کے باقی کلمات کا جواب وہی الفاظ دہرا کر دینا چاہیے اور "خُشِ عَلَى الصَّلَاةِ" اور "خُشِ عَلَى الْفَلَاحِ" کے جواب میں "لَا خَوْفٌ وَلَا قَوْلٌ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" پڑھنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ کئی ائمہ روایات اکی تائید کرتی ہیں۔

نماز کیلئے جانا اور مساجد

کی فضیلت

بَابُ: الْمَشْيُ إِلَى الصَّلَاةِ

وَفَضْلُ الْمَسَاجِدِ

93۔ حضرت ملازمین عبدالرحمن بن یعقوب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب نماز کیلئے گھبر ہو تو تم دو ذکر مت آؤ بلکہ سکون کے ساتھ آؤ۔ یعنی نماز جمیں مل جائے اسے پڑھو اور جو رہ جائے اسے مکمل کر لو تم میں سے جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ رکوع اور گھبر تحریر کیلئے ہرگز جلدی نہ کرو۔ حتیٰ کہ صف میں مل کر رکوع ہو جاؤ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

94۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیعت میں تھے کہ آپ نے اقامت سنی تو آپ نے چلنے میں جلدی فرمائی۔

93۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقًا غُلَامٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُوبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ وَأَتَوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، لَمَّا أَكْرَمْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَانَكُمُ فَاتِمُّوا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْجَلُ إِلَى الصَّلَاةِ.

فَالْمُحَمَّدُ: لَا تَعْجَلَنَّ بِرُكُوعٍ وَلَا بِفَتْحِ خُشْيٍ تَصِلُ إِلَى الصَّبْرِ وَتَقُومُ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ.

94۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقًا تَابِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَيْتِ فَأَسْرَعَ الْمَشْيَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا لَا يَأْسَ بِهِ مَالِمٌ يَجْهَدُ نَفْسَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس (حیض) رتاری میں کوئی حرج نہیں جس میں ٹیس کو تکلیف نہ ہو۔

95- أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَمِيُّ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَنَّهُ يَكْفُرُ بِغَضَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: مَنْ عَلَا أَوْرَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ غَيْرَهُ لِيَتَعَلَّمَ غَيْرَهُ أَوْ يُعَلِّمَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي عَرَّجَ مِنْهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَجَعَ عَلِيماً.

95۔ حضرت مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو غصص صبح یا شام (بعد دوپہر) کسی سے خرچہ کیجئے یا سکھانے کی غرض سے مسجد کی طرف جائے پھر اپنے امی کو روایس لوٹ آئے جس سے وہ کل کر مکیا تھا تو وہ اس مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے جو مال قیمت یا کردار پس لوٹا ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي وَفَدَّ أَخَذَ الْمُرْدُونَ

اقامت کے دوران نماز

في الإقامة

七

96- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، أَنَّ هَاشِمَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ قَوْمَ الْإِسْلَامَةِ لَقَاؤُهُمْ يُضَلُّونَ،
فَيُخْرِجُهُمْ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: أَصْلَاحُكُمْ؟

96۔ حضرت شریک بن عبداللہ بن ابی نیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کچھ لوگوں نے اقامت سنی اور نماز (مستحب) پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے مگر نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ وہ نماز اس ایک ساتھ پڑھتے ہو۔

فَالْمُحَمَّدُ: يَكْرَهُ إِذَا أُنِيبَت الصَّلَاةُ أَنْ يُصَلِّيَ
الرَّجُلُ تَطَوُّعًا غَيْرَ وَكَتَبِي الصَّغْرِ خَاصَّةً، لِأَنَّهُ لَا
يَأْتِي بِأَنْ يُصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَإِنْ أَعَدَّ الْمُؤَدِّي فِي
الْإِقَامَةِ، وَعَذَلِكَ يَنْبَغِي، وَغَوْ قَوْلِ أَبِي حَبِيبَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب احکامات ہو جائے تو آدمی کا نواضل نہ رہنا مکروہ ہے۔ سوائے فحری دو رکعتوں (سنتوں کے) ان کے نہ ہونے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ چھ مؤذن نے بھی شروع کر دی ہو یہی درست ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول تھا۔

بَابُ: تَسْوِئَةُ الصَّفِّ

صافیں برابر رکھنا

97- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ رِجَالًا بِتَشْوِيعِ الصُّفُوفِ، فَإِذَا جَاؤُوهُ فَأَخْبِرُوهُ بِتَشْوِيعِهَا كَمَا يَحِلُّ.

97۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مردوں کو مصلیں درست کروانے کا حکم دیا کرتے تھے۔ جب دو آپ کے پاس آتے اور مصلیں درست ہونے کی اطلاع دیتے تو اس کے بعد آپ تکبیر کہتے۔

- 100- أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ 100- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عُمَرَ: كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ خَلَوْا خَبِكَتِيهِ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کا آغاز فرماتے تو اپنے
وَدَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعَهُمَا فَوْقَ ذَلِكِ. دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب
رکوع سے اٹھتا تھا تو دونوں ہاتھ اس سے ذرا کم اٹھاتے۔
- 101- أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ بْنُ خُثَيْمَانَ، عَنْ 101- حضرت وہب بن خثیمان رضی اللہ عنہ سے حضرت

(پیر مولانا) اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت حالت رکوع پر محمول ہے۔ (ہدیہ نہیں ص 100 مطبوعہ مکتبہ شریعت طبعان)
کا دونوں ہاتھ اٹھانے کی منہ روایت کا ذکر اسٹریٹس نے کیا ہے۔ وہ یہ ہے:

(۱) عن وائل بن حجر انه رأى النبي صلى الله عليه وآله وسلم رفع يديه حين دخل في الصلوة كبر وصف هدام
حبال الانبياء (مجمع مسلم، جلد 1، ص 173، مطبوعہ مکتبہ خانہ کراچی)

"حضرت آدم بن عمر رضی اللہ عنہما ان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے جب نماز شروع کی تو آپ نے پیر کی ہاتھ
بند کیے۔ امام نے بیان کیا ہے کہ انوں ہاتھ اٹھاتے۔"

(۲) عن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا احتجج الصلوة رفع يديه حتى يكون
الصلوات حذاه اليه

"حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے۔ تو ہاتھ اٹھاتے۔ یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کاٹوں کے
پاؤں مل جاتے۔"

اس حدیث کو امام بخاری اور اسناد لکھنے نے بھی متعدد اسناد سے روایت کیا ہے۔

(۳) عن انس قال رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كبر حتى حلا بالصلواته اليه. الحديث

(سنن الدار القمى، جلد 1، ص 345، مطبوعہ دار الفکر)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے پیر کی ہاتھ اٹھانے کے متعلق
تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔"

کا دونوں ہاتھ اٹھانے کے متعلق متعدد روایات ہیں۔ تفصیل کے لئے کتب احادیث کی طرف رجوع فرمایا۔

دوسرا مسئلہ: فقہائے اہل سنت کے نزدیک نماز میں صرف پیر کی ہاتھ اٹھانے کا حکم احکام پر مدفع ہے یا نہیں کیا جانے گا۔
امام ترمذی روایت کرتے ہیں۔

عن علفة قال قال عبد الله بن مسعود الاصلى بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فصلى فلم يرفع
يديه الا في الاولى مرة

"حضرت علفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے حوالے۔ پیر نہیں نے نماز
پڑھائی اور صرف پہلی بار مدفع ہے یا نہیں کیا۔"

قال ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله
عليه وآله وسلم والشيخين (جامع ترمذی، جلد 1، ص 35، مطبوعہ مکتبہ پاکستان لاہور)

"امام بخاری نے ترمذی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور نبی کریم ﷺ کے متعدد صحابہ اور تابعین کا بھی قول ہے۔"

(پیر کے)

جابر بن عبد اللہ الأنصاری: أَنَّهُ يُغْلَبُهُمُ التَّكْبِيرُ فِي الصَّلَاةِ، أَتَرْنَا أَنْ تَكْبِرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا.

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ انیس نماز میں تکبیر نکالتے اور بیس غم دیا کرتے تھے کہ جب ہم بھیجیں یا غمیں تو تکبیر کہیں۔

102- أُخْبِرْنَا مَالِكُ، أُخْبِرَنِي ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْبِرُ كُلَّمَا خَفَضَ، وَكُلَّمَا رَفَعَ، فَلَمْ تَزَلْ بِلَكَ صَلَاتِهِ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ غَوْجُلًا.

102- حضرت ابن شہاب زہری نے حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (دوران نماز) جب بھی جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔ آپ بیٹھ ایسے ہی نماز ادا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے (آپ کا وصال ہو گیا)۔

103- أُخْبِرْنَا مَالِكُ، أُخْبِرْنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ مِهْرَانَ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ: كَانَ يُضِلُّنِي بِهِمْ، فَكَثُرَ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ.

103- حضرت ابو سلمہ بن مہران بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب بھی جھکتے یا اٹھتے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ امام بخاری روایت کرتے ہیں:

عن معاذ قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه الا في التكبير الاولى من الصلوة (شرح حاشیہ جلد 1، صفحہ 133، مطبوعہ مجلس کتبہ اہل پاکستان لاہور)

”حضرت مہدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اللہ اہم نماز دیکھی ہے۔ وہ نماز کی صرف پہلی تکبیر میں ہی اٹھتے ہیں۔“

نیز امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ امام حیدر نے روایت کیا ہے:

حدثنا الحميدي قال لنا الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه قال ولدت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا فتح الصلوة رفع يديه علو منكبيه واذا اراد ان يركع وضع ما يرفع راحه من الركوع فلا يرفع ولا ين السجدتين (مسند حیدر، جلد 2، صفحہ 277، رقم الحدیث 814، مطبوعہ مسالک تبلیغ کشنورسائی پبلیشنگز لاہور)

”حضرت سالم بن مہدی اپنے آپ حضرت مہدی بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع کے بعد اٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔“

مسند حیدر کی یہ روایت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت مہدی بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مشہور روایت جس میں دو رکوع سے پہلے اور دو رکوع کے بعد ہی اٹھنے کا ذکر ہے۔ پہلے کا ارادہ ہے اور اس حدیث سے مندرجہ ہو چکا ہے۔ (محلی)

ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا شَهِدْتُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، جب آپ نماز ختم کر چکے تو فرمایا جس بندہ میں نبی کریم ﷺ کی نماز کے ساتھ تمہاری نسبت زیادہ مشابہت دکھائیں۔

104۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَعِيمُ الْمُصَنَّرُ وَأَبُو جَعْفَرٍ الطَّارِقِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ: كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَكَبَّرَ كُلُّنَا غَفْضَ وَزَفَعَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ جَنْ يَكْبَرُ وَيَفْتَحُ الصَّلَاةَ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ جب کبھی جھٹکے یا اٹھتے تو کبیر کہتے تھے۔ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جب آپ کبیر کہتے اور نماز کا آغاز فرماتے تو آپ دُفعہ یہیں فرماتے تھے۔

ثُمَّ قَالَ مُعَمَّدٌ: أَلَسْتُ أَنْ يَكْبَرُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ كُلُّمَا غَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَإِذَا انْخَطَ لِلشُّعُودِ كَثْرَةً، وَإِذَا انْخَطَ لِلشُّعُودِ الثَّانِي كَثْرَةً، فَثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ خَلَوِ الْأَذْنَيْنِ فِي الْبَتَاءِ الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَلِكَ، وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَلِي ذَلِكَ آثَارٌ عَظِيمَةٌ، حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب کبھی آدمی دوران نماز جھٹکے اور اٹھے تو اس کا کبیر کہنا سنت ہے۔ جب سجدہ کیلئے جھٹکے تو کبیر کہے بعد نماز میں دُفعہ یہیں کا حکم یہ ہے کہ وہ شروع نماز میں ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھائے پھر اس کے بعد نماز میں کسی موقع پر کبیر دُفعہ یہیں نہ کرے۔ یہ سب حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور اس کے متعلق کثرت آثار وارد ہیں۔

105۔ قَالَ مُعَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُعَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ غَاثِمِ بْنِ كَلْتَبِ الْخُرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: زَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا بَعْدَ ذَلِكَ، حضرت عاصم بن کلب بن خرمی، عن ابیہ قال: زائت علی بن ابی طالب رافع یدہ فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ المکتوبۃ، ولم یرفعہما بعد ذلک۔

106۔ قَالَ مُعَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُعَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: لَا تَرْفَعُ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے آپ نے فرمایا

107۔ حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمرو بن نمرہ حضرت ابراہیم نخعی کے پاس آئے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے

حضرت علقمہ بن وائل الحضرمی، عن اُبیہ: اَنَّهٗ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَأَاهُ يُرْفَعُ يَدَيْهِ يَدًا تَحْتَ، وَآخَرًا تَحْتَ، وَآخَرًا تَحْتَ، قَالَ ابْنُ اَبِيهِمْ: مَا افْعَلُ فَعَلْتُ لَمْ يَرَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَّا ذَلِكَ التَّوَكُّمَ فَحَقِيقٌ هَذَا مَنَّةٌ، وَلَمْ يَخْفِضْهُ اِنْ مَشَّوْهُ وَأَضْحَاةً مَا سَجَدَتْهُ مِنْ أَحَدٍ بَنِيهِمْ، إِنَّمَا كَانُوا يُرْفَعُونَ اَلْيَدِيَهُمْ لِيُذَكِّرَهُمُ الصَّلَاةَ حِينَ يَخْتَرُونَ۔

کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

108۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ خَبِيبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرِو يَرْفَعُ يَدَيْهِ جَذَاءً أَقْبَنِيهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ.

108۔ عبدالقیس بن حکیم سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کی ابتدا میں بھیجے ہوئی کہتے وقت اپنے دونوں کانوں کے برابر رخ یدین کرتے دیکھا۔ اس کے علاوہ (نماز کی) کسی اور جگہ میں رخ یدین کرتے نہیں دیکھا۔

109- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
النَّهْشَبِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُلَظٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: أَنَّ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ
عَزَّمَهُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَمَّا يَزَلُّعُ بِتَقْدِيرِهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى
الَّتِي يَنْتَهِجُ بِهَا الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَزَلُّعُهَا فِي خُسٍّ مِنْ
الصَّلَاةِ.

110۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْقَوِيُّ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ،
عَنْ الزَّائِعِمِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّكَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
إِذَا قَامَ الصَّلَاةَ.

110۔ حضرت حصین بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین
کرتے تھے۔

باب: الْفِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ
 111۔ اُنْصَبْنَا مَالَكُمْ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ ابْنِ
 امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرنا
 111۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ

امام کے پیچھے نماز میں قرأت کرنا

111۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ

اُخْبِرْنَا اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
بُنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: خَلُ
قِرْأَ مَعِيَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُلَازِعُ الْقُرْآنَ؟
فَلْتَنْتَهِيَ النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَمَّا
يُجَهَرُ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ.

نبی کریم ﷺ جب ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس
میں آپ نے قرات جبری فرمائی تھی تو آپ نے فرمایا کہ تم
میں سے کسی نے میرے ساتھ قرات کی ہے؟ ایک شخص نے
عرض کی یا رسول ﷺ میں نے (قرات کی ہے) آپ
نے ارشاد فرمایا جب ہی تو میں کہتا تھا۔ قرآن پاک پڑھنے
میں مجھے دقت کیوں پیش آ رہی ہے۔ جب سے لوگوں نے یہ
بات سنی ہے انہوں نے؟ یہی نماز میں نبی کریم ﷺ کے
ساتھ قرات کرنا چھوڑ دیا۔

112- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ:
أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَبَّلَ خَلَّ يَقْرَأُ أَعَدَّ مَعَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: إِذَا
صَلَّى أَعَدَّكُمْ مَعَ الْإِمَامِ فَخَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ،
وَكَانَ ابْنُ عُثْمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا کوئی آدمی امام
کے پیچھے قرات کرے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اسے امام کی قرات ہی کافی
ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے ساتھ قرات نہیں
کرتے تھے۔

113- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ:
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى وَخَفَا لَمْ
يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ لَمْ يَصِلْ إِلَّا وَزَادَ الْإِمَامَ.

حضرت وہب بن کيسان سے روایت ہے کہ انہوں
نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے
تھے کہ جس نے کوئی ایک رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن
(سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی۔ (اس کی نماز
نہیں ہوئی) سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو (امام کے
پیچھے فاتحہ وغیرہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔

114- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الْفَلَّاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بَنِي يَنْفَرُونَ مَوْلَى الْخُرَافَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا السَّابِ
مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زَاهِرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَنَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى
صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ جِدَاجَ هِيَ
جِدَاجَ هِيَ جِدَاجَ غَيْرُ تَمَامٍ، قَالَ: لَقُلْتُ يَا أَنَا

حضرت ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو
سائب سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی
کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کوئی نماز پڑھی
اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص
ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں اور سائب راوی فرماتے ہیں کہ میں

(فتح اللہ، شرح ہدایہ جلد 1، صفحہ 338-339، مطبعہ دار الفکر، دہلی) (بقیہ صفحہ 10)

لِي، وَيَضَعُهَا عُذْبِي، وَلَعْبَدِي مَا سَأَلْ، قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: بِالرَّوْءِ، يَقُولُ الْعَبْدُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ، يَقُولُ اللّٰهُ: خَمَلْنِيْ عُذْبِي، يَقُولُ الْعَبْدُ:
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَقُولُ اللّٰهُ: اَتْنِيْ عُلْيَا عُذْبِي،
 يَقُولُ الْعَبْدُ: خَالِكٌ يَوْمَ الدِّينِ، يَقُولُ اللّٰهُ: خَمَلْنِيْ
 عُذْبِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ،
 فرمایا ہے کہ نماز کو میرے اور میرے بندے کے درمیان
 نصف نصف تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس کا نصف میرے لئے
 ہے اور نصف میرے بندے کیلئے ہے۔ میرے بندہ کیلئے وہ
 کچھ ہے جو وہ طلب کرے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
 تم (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرو۔ بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ عز و جل فرماتا ہے میرے بندے نے

(بیچ موز کر دیا) حضرت ہارون رضی اللہ عنہ دیکھا عابد سے اسی سزا ہے جس میں خود مہاجر کا اپنے روزیہ کیا ہے۔ سزا حدیث محمد اللہ بن
 عمر حضرت ابو سعید خدری حضرت ابو ہریرہ حضرت محمد اللہ بن ابی ہاشم حضرت انس حضرت زید بن جابر حضرت محمد اللہ بن
 خطاب اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ہر چہ کہ ان میں سے بعض کی اسناد ضعیف ہیں۔ لیکن ضعیف کی کسا تو دل کوڑی ہو جاتی ہیں۔ عاقل و نادان میں بھی فرق لکھ لیتے ہیں۔ کسا حتی
 کہ اس کا ہر قسم اللہ تعالیٰ تم سے تمام کے پیچھے آؤ گی اس کا معنی اس قول ہے۔ ان میں سے حضرت علی المرتضیٰ عجلالہ السلام حضرت محمد اللہ بن
 عمر حضرت محمد اللہ بن ابی ہاشم ان میں سے بعض نے ان تمام صحابہ کے اسرار کو دیکھا ہے۔ (موسم ص 5، جلد 85، مطبوعہ مصر) امام شافعی رحمہ
 اللہ طے فرماتے ہیں۔ کہ قرآن آیت کا ایک رکع ہے اور اس میں امام شافعی نے بیس سو شکر کہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ایک سو شکر کہیں۔ لیکن شافعی کا
 حضرت قرآن شہادہ ناموسہ ہوتا ہے۔ کیونکہ قرأت سے مطلب خبر دہر ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ہے۔ ارشاد ہادی تعالیٰ ہے۔ کتب اللہ فہم
 صبرک لیل وروحہ (ص 29) "یہ کتاب ہے جو ہم نے اپنی ہے آپ کی طرف دینی اور اہل کتاب کا ذکر کر رہی اس کی آیتوں میں"۔ (حال
 القرآن) اور ان آیات کا شعور اس وقت حاصل ہو گا جب وہ قرآن مجید کو سنیں گے۔ جیسے ہوا کہ علیہ السلام نے ذکر کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ جس کا سنا
 واجب ہے تاکہ اس کا فائدہ حاصل ہو۔ یہ جس کو فرض ہے اس کو واجب ہے۔ اس کے برخلاف دیگر مکان میں شروع و ختم کرنے کے لئے شروع کیے گئے
 ہیں۔ ہر شروع و ختم کا کوئی وجہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ دو صرف مجری نماز میں درست ہو سکتی ہے۔ اور قرأت
 طے نام کا انتہاء ہر نماز میں بھی ہے۔ اس میں یہ فائدہ کہ طے حاصل ہو گا کہ ۱۲۲ کا ۱۲۲ اس پر ہے کہ قرآن میں یہ سزا ہے کہ اس کا جملہ دیکھا گیا ہے۔ سننے
 اور خاموش رہنے کا۔ ارشاد ہادی تعالیٰ ہے وَ اَلَا تَكْفُرُ الْاَنۡرَاقُ لِلّٰہِ الَّذِیۡلَ اٰوۡسُوۡا اَللّٰہُ تَعَالٰی تَعَالٰی (۱۱۱) اور جب پڑھا جائے قرآن تو
 کان لگا کر سنو اور چپ ہو جاؤ تا کہ تم پر رحمت کی جائے"۔ (حال القرآن) امام مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہاں انھوں
 فافصح کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز قرأت کرے تو خاموش رہو۔ امام مسلم نے فرمایا یہ حدیث کی ہے (بخاری مسلم جلد 1، ص 174،
 مطبوعہ مدنی کتب خانہ لاہور) اچھا یہ جب امام جہاد قرأت کرے۔ اور شافعی کے لئے سننا ممکن نہ ہو تو خاموش رہنے کے حکم پر عمل کرنا اور اچھا ہے کہ
 کہ ہم جیسے ماننے کو شافعی کے لئے قرأت بھی رکھتے ہیں۔ کیونکہ شافعی اگر ذکر میں شامل ہو جائے تو وہ رکعت کو اچھا ہے۔ اور اس کی نماز پڑھتا ہوئی ہے۔
 غلو وہاں اصل قرأت کرے۔ اس کے اگر شافعی کے لئے قرأت کرے تو اس ذکر کی وجہ سے اس کی قرأت ساقط نہ ہوگی۔ جیسے ذکر رکعت سے ساقط
 نہیں ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ ذکر رکعت کے لئے ساقط نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ ذکر کی حالت میں غیر تحریر کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ
 اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کھڑا اور کھڑا کرے۔ البتہ یہاں کہ ذکر رکعت کے لئے ساقط ہے اس سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اور تمام کا فرض ہوئی
 تمام سے حاصل ہو جاتا ہے۔ جیسے ذکر رکعت کے لئے حاصل ہو جاتا ہے۔ امام ہارون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے بھی ہر وہی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قال من ادبرک رکعة من الصلوة فقد ادبرک قلبہ ان یتیم الامام صلہ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے نام کی پشت سے گھٹنے سے پہلے امام کو رکعت میں اپنا ہاتھ لے لیا (کی رکعت کو اپنا)۔ (بخاری)

فَهَذِهِ آيَةُ تَبَيَّنَ وَتَبَيَّنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُولُ الْعَبْدُ: (فَهَذَا الصَّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، صِرَاطُ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَهَذَا لَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ).

إِنَّا كُنْصُورُ إِنَّا كُنْصُورُ (تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ آیت میرے اور میرے بندے کے مابین مشترک ہے بندہ کہتا ہے (فَهَذَا الصَّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، صِرَاطُ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ سب کچھ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو وہ مانگے۔

فَالْمُحَمَّدُ، لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِنشَاءِ لِمَا جَهَرَ فِيهِ وَلَا لِمَا لَمْ يَجْهَرْ، بِذَلِكَ جَاءَتْ غَاثَةُ الْأَثَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيثَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

115- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ بْنِ خَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُثْمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ، قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِنشَاءِ خَفِضَ قِرَاءَتَهُ.

116- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَوْدِيِّ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِنشَاءِ، قَالَ: تَكْفِيكَ قِرَاءَةَ الْإِنشَاءِ.

117- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَبِيثَةَ، قَالَ خَلَقَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَالِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُذَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِنشَاءِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ

116- حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں امام کی قرأت کافی ہے۔

117- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔

الإمام له قراءة.

118- قَالَ مُحَمَّدٌ: خَلَقْنَا الشَّيْخَ أَبُو عَلِيٍّ، قَالَ خَلَقْنَا مَعْمُودَ بْنَ مَعْبُودٍ الْمُرُوزِيَّ، قَالَ: خَلَقْنَا سَهْلَ بْنَ النَّاسِ الْيَرْمُودِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى خَلَفَ الْإِمَامَ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

118- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ہم سے شیخ ابوی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ ہم سے محمود بن محمد مروزی نے بیان کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم سے اسحاق بن عباس یرمودی نے بیان فرمایا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اسحاق بن علی نے ابی الزبیر سے اور انہوں نے ابن زبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اُکلی قرأت ہے۔

119- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ الْمَدَنِيُّ، خَلَقْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنْ تَوَضَّعْتَ فَقَدْ تَوَضَّعَ نَاسٌ يَقْعُدُ بِهِمْ، وَإِنْ قَرَأْتَ فَقَدْ قَرَأَ نَاسٌ يَقْعُدُ بِهِمْ وَكَانَ الْقَاسِمُ مِمَّنْ لَا يَقْرَأُ.

119- حضرت سالم بن محمد بن مہدی بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت قاسم بن محمد سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تم نے قرأت (خلف الامام) ترک کر دی ہے۔ (تو یہ عجیب نہیں) بہت سے ایسے لوگوں نے یہ ترک کر دی تھی جن کی اتباع کی جاتی ہے۔ اور خود حضرت قاسم ان افراد میں سے تھے۔ جو کہ قرأت (خلف الامام) نہیں کرتے تھے۔

120- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْثَةَ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ الْمُغَفَّرِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ: أَتَيْتُهُ، فَإِنْ هِيَ الصَّلَاةُ شَغَلَا سَجْدَتَكَ فَكَانَ الْإِمَامُ.

120- حضرت ابو وائل سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے قرأت خلف الامام کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نماز میں دو نماز میں تو یہ ضروری ہے۔ جس میں امام (کی قرأت) کافی ہے۔

121- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَاةٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُلْفَةَ بْنِ قَبَسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ لِيَمَّا يُحْضَرُ بِهِ وَلِيَمَّا يُخَالَفُ بِهِ.

121- حضرت علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں، نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ آخری دو رکعتوں میں۔ جب آپ نماز

فی الاُولَئِکَ، وَلَا یُیُّ الْأُخْرَیْنَ، وَإِذَا صَلَّى وَخَلَعَهُ
فَرَأَى فی الْأُذُنِیْنِ بِمَجْعَةِ الْکِتَابِ وَسُورَةٍ، وَلَمْ یَقْرَأْ
فی الْأُخْرَیْنِ شَیْئًا۔
نماز ادا کرتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ
پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں (سورۃ وغیرہ) کچھ نہیں
پڑھتے تھے۔

122۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ الْقُورِيُّ، خَلِيقًا
مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ،
قَالَ: أَتَيْتُ بِلَقْرَاءَةٍ، فَإِنْ هِيَ الصَّلَاةُ خَلَعَهُ،
وَسَبَّحْتَكَ الْإِنَامُ۔
122۔ حضرت ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ
بن منصور رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قرآن پاک کی) قرأت
کے لیے خاموش رہو۔ نماز میں توجہ ضروری ہے۔ جس میں امام
(کی قرأت) کا پی ہے۔

123۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيرٍ، خَلِيقًا
بِزَيْعِیْمٍ الشَّخِیْعُ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ قَبَسٍ، قَالَ: لَأَنْ
أَقْضَى عَلَى جَمْعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِنَامِ
124۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ،
خَلِيقًا مَنْصُورٌ، عَنْ بَزْزِیْعِیْمٍ قَالَ: إِنْ أَوَّلَ مَنْ قَرَأَ
خَلْفَ الْإِنَامِ رَجُلٌ أَهْلُهُ۔
123۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن
عمیر نے فرمایا کہ آگ کا لٹا دینا چاہیے اس سے زیادہ
پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔
124۔ حضرت منصور سے روایت ہے کہ حضرت اسماعیل بن یونس
نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس نے امام کے پیچھے قرأت کی
وہ ہم ہے۔

125۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ،
بِزَيْعِیْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَلِيفَةَ بْنِ الْهَادِ قَالَ:
أَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فی النَّصْرِ، قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ
خَلْفَهُ لَقَمْتَهُ الذُّبَابُ يَلْبِثُهُ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى قَالَ: لِمَ
عَمَزْتَنِي؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا نَكَتْ
فَكَرِهْتُ أَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهُ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
مَنْ كَانَ لَهُ إِهْنَامٌ لَنْ يَرَاهُ تَعْلَمُ لَهُ قَرَاءَةً۔
125۔ حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے مصر کے
وقت لوگوں کی امامت فرمائی ایک آدمی نے آپ کے پیچھے
قرأت کی تو اس کے ساتھ والے نے اسے چوک ماری جب
نماز پڑھ چکے تو اس شخص نے کہا کہ تو نے مجھے چوک کیوں
ماری تو اس نے کہا نبی کریم ﷺ تمہارے آگے تھے۔ میں
نے اس بات کو پسند کیا کہ تم آپ کے پیچھے قرأت کرو نبی
کریم ﷺ نے یہ بات سنی تو فرمایا جو امام کے پیچھے نماز
پڑھے تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔

126۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَبَسٍ الْفَرَزْدَ
الْقُدْسِيُّ أَخْبَرَنَا نَعْلَسٌ وَلَدُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ
ذَئْبَرٌ لَهُ أَنْ سَمِعَهُ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ الذُّبَابَ يَلْبِثُ خَلْفَ
الْإِنَامِ فِي بَيْتِهِ جَمْرَةً۔
126۔ حضرت داؤد بن قیس فرزدی سے روایت ہے کہ
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے ان
سے بیان کیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے

اسکے منہ میں چنگاری ہو۔

- 127۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَيْتَ بَيْنِي لِمَ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ خَيْرًا.
- 128۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ خَيْرًا.
- 129۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ خَيْرًا.

آدی نماز میں مسبوق ہو

بَابُ: الرَّجُلُ يُسْبِقُ بِنُغْضِ الصَّلَاةِ

- 129۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَامَ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ الْفَرَّاءِ يَقْبَلُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَرَأَ بِتَلْجِيهِ لِيَمَّا يَتَلَجَّى.
- 130۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِأَنَّهُ يَتَلَجَّى أَوَّلَ صَلَاتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيصَةَ وَجَمْعُ اللَّفْظِ.
- 131۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ قَرَأُوا مِنْ رُكْعَتِهِمْ سَجَدَ مَعَهُمْ.
- 132۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَا يَتَلَجَّى فِيهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيصَةَ وَجَمْعُ اللَّفْظِ.

129۔ حضرت باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب امام کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں سے کچھ فوت ہو جاتا اور وہ انکی نماز ہوتی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے تو جب امام سلام کہہ دیتا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہو جاتے اور جس نماز کو خود پورا کرتے ہیں اس میں قرأت فرماتے۔

130۔ حضرت باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی نماز کے پہلے حصہ کو پورا کرتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

131۔ حضرت باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ سجدہ کرے اور اس کو (رکعت) شمار نہ کرے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

131۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا نَالِعٌ، عَنْ ابْنِ عَفَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَجَدَ الْإِمَامَ فَلَمْ صَلَّى بِنُصْحِ الصَّلَاةِ صَلَّى مَعَهُمَا أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ كَانَ لَاجِمًا قَامَ، وَوَلَّى كَانَ لَاجِلًا فَلَمْ يَخُصَّ الْإِمَامَ صَلَاحًا لَا يُخَالِفُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ.

131۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اگر اس حالت میں پاتے کہ وہ یکہ نماز پڑھ چکا ہے تو جس قدر نماز پالیجے اس کے ساتھ پڑھ لیجئے اگر وہ واجب قیام میں ہوتا تو آپ بھی کھڑے ہو جاتے اور اگر وہ قعدہ کی حالت میں ہوتا تو آپ بیٹھ جاتے یہاں تک کہ امام اپنی نماز پوری کر لیتا آپ اس کی نماز میں کسی قسم کی مخالفت نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

132۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُخْفَةً فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

132۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے (امام کے ساتھ) نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

133۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا نَالِعٌ، عَنْ ابْنِ عَفَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا فَاتَكَ الرُّخْفَةُ فَاتَكَ الشُّجْدَةُ.

133۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تمہاری رکعت فوت ہو جائے تو تمہارا سجدہ فوت ہو گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ سَجَدَ الشُّجْدَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ لَا يُعْتَلِبُهُمَا فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامَ قَضَى رُخْفَةً نَاشَةً بِسُجْدَتَيْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ دو سجدے کیے تو ان دونوں (سجدوں کی وجہ سے) اس کی رکعت شمار نہیں کی جائے گی۔ جب امام سلام کہوے تو وہ ایک مکمل رکعت دو سجدوں کے ساتھ پوری کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

جو آدمی فرض کی ایک رکعت میں کئی

سورتیں پڑھتا ہے

بَاب: الرَّجُلُ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِي الرَّكْعَةِ

الْوَاحِدَةِ مِنَ الْقَرْنِصَةِ

134- حضرت تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا فرماتے تو طہر اور صرکی چاروں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قرآن پاک کی کوئی اور سورۃ پڑھتے اور کئی فرضوں کی ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھتے اور مطرب کی پہلی دو رکعتوں میں اتم نظر قرآن (سورت فاتحہ) اور کوئی دوسری سورۃ پڑھتے۔

134- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ إِذَا صَلَّى وَخَلَعَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلَةِ جُمُعَةً مِنَ الطَّهْرِ وَالنَّصْرِ فِي ثَلَاثٍ وَخَمْسَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ أُخَيَّرًا يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِ فِي صَلَاةِ الْقَرْنِصَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ مِنَ الطَّهْرِ، كَذَلِكَ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ تم فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ الکتاب پڑھو اگر ان میں تم کچھ بھی نہ پڑھو اور صرف تسبیح بیان کرو (مشبخان اللہ ج ۲ دو) تو یہی صحیح ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلَسْنَا أَنْ تَقْرَأَ فِي الْقَرْنِصَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِي الْأُخْرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِنْ لَمْ تَقْرَأْ فِيهِمَا أَجْزَاكَ وَإِنْ سَبَّحْتَ فِيهِمَا أَجْزَاكَ، وَفَرُّوْا لِي أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور اس کے

استحباب کی مقدار

بَاب: الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا

يُسْتَحَبُّ مِنْ ذَلِكَ

135- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نماز میں اس قدر بلند آواز سے قرأت کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قرأت وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے سن لیا کرتے تھے۔

135- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّهُ كَانَ يُسْمَعُ قِرَاءَةُ غَيْرِ بْنِ الْخَطَّابِ جَنْدَ قَارِ أَبِي جَهْمٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن نمازوں میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے ان میں اس قدر جہری قرأت بجز ہے جس سے آدمی کو دقت نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ وَحَسَنَ مَا لَمْ يُجْهَدِ الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ.

بَاب: آمِنٌ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آمین کہنا

136- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمِنَ الْإِنْسَانُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مِنَ الْوَلِيِّ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ السَّلَاحِ وَغَيْرُهُ مَا تَقْلَمُ مِنْ ذَنْبِهِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: آمِينَ.

138- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوتی ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ راوی (امام مالک رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔

فَالْمُحْتَمَلُ: وَهَذَا نَأْخُذُ، بِتَبْيِيهِ إِذَا فَرَغَ الْإِنْسَانُ مِنْ أَمِّ الْكِتَابِ أَنْ يُؤَيِّنَ الْإِنْسَانَ وَيُؤَيِّنَ مِنْ خَلْفِهِ، وَلَا يَخْهَرُونَ بِذَلِكَ، فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ، فَقَالَ: يُؤَيِّنُ مِنْ خَلْفِ الْإِنْسَانِ، وَلَا يُؤَيِّنُ الْإِنْسَانُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب امام سورۃ فاتحہ پڑھنے سے فارغ ہو جائے تو امام کو بھی آمین کہنی چاہئے اور جو اس کے پیچھے ہوں کو بھی آمین کہنی چاہئے اور مقتدی یا آواز بلند نہ کیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام کے پیچھے کھڑے ہونے والا تو آمین کہے مگر امام آمین نہ کہے۔

بَاب: السُّهُوُّ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بھول جانا

137- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أَخَذْتُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ جَنَاحُ الشَّيْطَانِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَقٌّ لَا يُلْغِي حَتَّى صَلَّيْ، فَإِذَا وَجَدْتُمْ أَخَذْتُمْ ذَلِكَ، فَلَيْسَ بِخَطِيئَةٍ وَهِيَ جَائِزَةٌ.

137- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے بھلا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے معلوم نہیں ہوتا اس نے کتنی نماز پڑھی ہے پس اگر تم میں سے کوئی ایسی کیفیت پائے تو بیٹھے ہونے کی حالت میں دوبارہ کھڑے کرے۔

138- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مصر کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا حضرت ذوالعیدین (حضرت غریبان ابن کا نام ہے) نے ہاتھ ہونے کی بناء پر ذوالعیدین مشہور ہوئے صحابی رسول تھے) کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ کیا نماز مختصر ہو گئی

138- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي شُعْبَانَ مَوْلَى أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَضْرِ فَسَلَّمَ فِي رَخِصَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: الْفَضْرُوتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذَلِكَ

تَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ؟ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَصْلَحْتُ قُلُوبَ الْيَهُودِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

ہے یا آپ کو یسایں لاحق ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی بات بھی نہیں ہوئی وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ کوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ذوالعید نے درست کہا ہے لوگوں نے عرض کی جی ہاں تو نبی کریم ﷺ نے جو نماز باقی رہ گئی تھی اسے مکمل فرمایا پھر سلام پھیرا اور سلام کے بعد بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے فرمائے۔

139۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، عَلِيًّا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا خُفَّ أَعْدَاؤُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَا تَلْدُؤِي خُفَّ صَلَاتِي فَلَا تَأْمُزُوا لِي لَكُمْ، فَلْيُصَلِّ رُخْفَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَإِنْ كَانَتْ الرُّخْفَةُ الَّتِي صَلَّيْتُ خَاصِيَةً خَفَعَهَا بِيَعْنِي السَّجْدَتَيْنِ، إِنْ كَانَتْ رُخْفَةً فَلَا سَجْدَتَيْنِ تَزِيدُنِي لِلشُّعْبَانِ.

139۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں کھل لاحق ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے تمہیں رکھتیس پرچی چیں یا چار تو اسے کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھنی چاہیے اور سلام سے مکمل تہود کی حالت میں اسے دو سجدے کرنے چاہئیں اگر دو رکعت جو اس نے پڑھی ہے پانچویں چھی تو ان دو سجدوں کے ساتھ مل کر ایک دو گنا نہیں جائے گی اگر وہ چھی تو یہ دونوں سجدے شیطان کیلئے ذلت کا باعث ہوں گے۔

140۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ مَخْزُومٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ بِنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُخْفَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَخْلُسْ، فَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا فَهِمُوا صَلَاتَهُ وَنَظَرُوا تَسْلِيمَهُ خَفَّتْ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

140۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی تو آپ کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ نماز مکمل کر چکے تو ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا آپ نے پھیر گئی اور مکمل الاسلام طہیبت تہود میں دو سجدے فرمائے اور پھر سلام پھیرا۔

141۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، أَخْبَرَنَا غِيثُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْمُصَنَّبِ الشَّهْبِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ النَّاصِرِ وَخُفَّاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِشُكِّ خُفَّاءَ صَلَّيْتُ قَلْبًا أَوْ أَرْبَعًا، قَالَ: فَكَلَّهْنَا قَالَا: فَلَمْ نَمُزْ رُخْفَةً أُخْرَى قَالَا: ثُمَّ نَسَجَدَ

141۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کو کھل ہو جائے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی آیا تین یا چار رکھتیس؟ تو دونوں نے فرمایا دو کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت کھڑے ہو کر

سَجَدْتَنِي إِذَا صَلَّى.

پڑھ لے اور جب پڑھ چکے تو دوبارہ کر لے۔

142۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا نَافِعَ، عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ:

142۔ حضرت تابعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی

اَللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ إِذَا سَبَّلَ عَنِ الْبَشَانِ، قَالَ: يَتَوَخَّى أَخْلَاكُمُ

اللہ تعالیٰ سے جب (دورانِ نماز) بھول جانے کے بارے

الَّذِي يَنْظُرُ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ.

میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے تھے میں سے جس کسی کو یہ گمان

ہو کہ وہ نماز میں بھول گیا ہے تو وہ محضی کر لے (غالب گمان

کے مطابق عمل کر لے)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا نَاءَ لِلْقِيَامِ وَتَعَمَّرَتْ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

خَالَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَجَبَ عَلَيْهِ لِلْبَلْكَ سَجْدَتَا

کرتے ہیں جب کوئی قیام کے قریب ہو اور قعود کی حالت

الشَّوْهِ. وَكُلُّ شَيْءٍ وَجِبَتْ فِيهِ سَجْدَتَانِ مِنْ زِيَادَةِ

بدل جائے تو اس وجہ سے اس پر سب سے دو رکعت سے ضروری ہیں

أَوْ لِقْضَانِ سَجْدَتَا الشَّوْهِ فِيهِ تَعْدُ التَّسْلِيمَ، وَمَنْ

ہر تسلیان (نماز میں) خواہ زیادتی کی صورت میں ہو یا کسی کی

أَدْخَلَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ الشُّكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَلِدْ

صورت میں اس کی وجہ سے دو رکعت سے واجب ہیں۔ اور وہ یہ

اَللَّحَاقَ صَلَاتِي ثُمَّ أَرْبَعًا، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا لَقِيَ

دووں سب سے سلام کے بعد ادا کرے گا اور جس شخص کو

تَكَلَّمَ، وَاسْتَقْبَلَ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ يُسَلِّي بِذَلِكَ

شیطان نماز کے سلسلہ میں شک میں جھکا کر دے اور اسے پچھ

كثِيرًا مَضَى عَلَى أَكْثَرِ عَلَيْهِ وَزَوَّيْهِ وَلَمْ يَنْصَحْ عَلَى

تدہ ہو کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار۔ اگر یہ شک

الْبَقِيَّةِ، فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَنْتَهِ فِيمَا بَرَى مِنْ

زنجی میں پہلی مرتبہ لاحق ہوا ہے تو اس نماز کو قطع کر دے اور

الشَّوْهِ الَّذِي يَدْجُلُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ، وَلَوْ ذَلِكَ

سے سرے سے نماز پڑھے اور اگر اکثر شک میں جھکا ہوتا رہتا

أَنَّهُ كَثِيرَةٌ.

ہے تو اپنے غالب گمان اور اپنی رائے کے مطابق عمل کرے

اور یقین کے پیچھے نہ پڑے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرے تب بھی

وہ اس سب سے نجات نہیں پاسکتا جس میں شیطان نے اسے

جھکا کر دیا ہے اور اس بارے میں اکثر آثار موجود ہیں۔

143۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَنَسَ

143۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک سفر میں

بْنُ مَالِكٍ صَلَّي بِهَمْ فِي سَفَرٍ كَانَ مَقَّةً فِيهِ لَقْضَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی وہ

سَجَدْتَنِي ثُمَّ نَاءَ لِلْقِيَامِ، فَسَبَّحَ بِنَفْسِ أَصْحَابِهِ،

بھی اس سفر میں ان کے ساتھ تھے آپ نے دو رکعتیں

فَرَجَعَ ثُمَّ لَمَّا لَقِيَ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

پڑھائیں اور کھڑے ہونے کے قریب ہو گئے اور آپ کے

کچھ ساتھیوں نے سُبْحَانَ اللہ کہا آپ لوٹ آئے

(کھڑے نہ ہوئے) پھر جب آپ نماز پوری فرما چکے تو

آپ نے دو جہدے کے راوی نے کہا ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ آپ نے (دو جہدے) سلام پھیرنے سے پہلے ادا کیے یا سلام کے بعد۔

نماز میں نکلنے سے کھیلنا

اور برابر کرنا

144۔ حضرت ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا جب آپ جہدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو آہستہ سے نکلے اور برابر کر لیتے ابو جعفر نے فرمایا کہ میں ایک دن نماز ادا کر رہا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما میرے پیچھے تھے (بٹنے سے یا کھڑے تھے) جب میں متوجہ ہوا تو آپ نے اپنا ہاتھ میری پشت پر رکھا اور مجھے فہم کیا۔

145۔ حضرت علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دوران نماز نکلنے سے کھیلنے ہوئے دیکھا جب میں نماز پڑھ چکا تو آپ نے مجھے منع فرمایا اور کہا کہ (نماز میں) تم ہی طرح کرو جس طرح نبی کریم ﷺ کرتے تھے میں نے عرض کی نبی کریم ﷺ کیسے کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی تمام انگلیاں بند کر لیتے تھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے نیز اپنی بائیں ہتھیلی اپنی بائیں ران پر رکھ لیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسی فعل کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ: لَا أَفْعَى أَقْبَلَ النَّسِيمِ أَوْ بَعْدَهُ.

بَابُ: أَلْعَبْتُ بِالْجَنِيِّ فِي الصَّلَاةِ

وَمَا يَكُونُ مِنْ تَسْوِئَةٍ

144۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِي: قَالَ: وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ سَوَّى الْجَنِيَّ تَسْوِئَةً خَفِيفَةً.

وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: كُنْتُ يَوْمَ أُصَلِّي، وَابْنُ عُمَرَ وَرَائِي، فَالْتَمَسْتُ فَوْضِعَ يَدِهِ فِي فَخْأِي لَمَعَزْنِي.

145۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي مَرْثَمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبْتُ بِالْجَنِيِّ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِي وَقَالَ: ابْضَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْضَعُ، فَلَنْتُ: كُنْتُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْضَعُ؟ قَالَ: كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فُجْدِهِ الْيُمْنَى، وَفَضَّضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَخَذَ بِأَصْبَعِ الْيُمْنَى تَلِي الْإِنْهَامِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فُجْدِهِ الْيُسْرَى.

فَالْمُحْتَمَلُ: وَيَبْضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّا تَسْوِئَةً الْجَنِيَّ فَلَا بَأْسَ بِتَسْوِئَتِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَتَرْكُهَا

الصلوات لله والزكيات لله، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. شهدت أن لا إله إلا الله، وحدهد أن محمداً رسول الله.

بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ اور میں نے گواہی دی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ (ابن مرثی اللہ عنہما) یہ (کلمات) پہلی دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے اور جب تشهد پڑھ لینے تو جو جی پاہتا دعا مانگتے اور جب ناز کے آخری قعدہ میں بیٹھے تو اسی طرح تشهد پڑھتے۔ پھر جو جی پاہتا دعا مانگتے۔ جب سلام کا ارادہ کرتے تو کہتے نبی کریم ﷺ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے یک بندوں پر سلامتی ہو وہ انہیں طرف السلام علیکم کہتے اور امام کے سلام کا جواب دیتے اگر کوئی بائیں طرف والا آپ کو سلام کہتا تو آپ اس کے سلام کا جواب دیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے وہ تمام تشهد جن کا ذکر ہو اسب بہر ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے (روایت کردہ) تشهد جیسے نہیں ہمارے نزدیک ان کا تشهد مستر ہے کیونکہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے ہمارے نزدیک اکثر لوگوں (علماء) کا اس پر عمل ہے

149۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے ناز پڑھتے تو ہم تشهد میں السلام علی اللہ کہتے ایک دن رسول کریم ﷺ ناز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم السلام علی اللہ کہہ کر وہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے بلکہ تم کہا کرو الصلوات لله والزکيات لله

يقول هذا في الركعتين الأولى، ويدعو بنا بهذا له إذا قضى تشهداً، فإذا جلس في آخر صلوة تشهد كذلك إلا أنه يقدم التشهد ثم يدعو بنا بذلك، فإذا أراد أن يسلم قال: السلام على النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، السلام عليكم عن يمينه، ثم يركع على الإمام، فإن سلم عليه أخذ عن يساره ركع عليه.

فإن محمد: التشهد الذي ذكر كله حسن وليس يشبه تشهد عبد الله بن مسعود، وعندنا تشهد لأنه رآه عن رسول الله ﷺ وعليه الجماعة عندنا.

149۔ قال محمد: أخبرنا مجعل بن مخبر العبسي، عن شعب بن سلمة بن وأبي الأسدي، عن عبد الله بن مسعود، قال كنا إذا صلينا خلف رسول الله ﷺ قلنا: السلام على الله، فقضى رسول الله ﷺ صلوة ذات يوم ثم أقبل علينا، فقال لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام، ولكن

قُولُوا: الشَّيْءَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّاتُ السَّلَامُ وَالطَّيَّاتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

فَالْمُحَمَّدُ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ أَنْ يُؤَادَّ بِهِ عَرَفُ أَوْ يُقَصَّ بِهِ عَرَفُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس میں کسی ایک حرف کی بھی زیادتی اور کمی کر دہ سمجھتے تھے۔

بَابُ: الشُّعْبَةُ فِي السُّجُودِ

بہرہ میں سنت طریقہ

150- أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْيَدَيْنِ يَضَعُ يَمِينَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي بَرْدٍ خَدِيدٍ وَأَنَّهُ لَيَخْرُجُ كَفَّيْهِ مِنْ بَرْدِهِ حَتَّى يَضَعَهُمَا عَلَى الْبَعْضِ.

150- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس چیز پر رکھتے جس پر اپنی پیشانی رکھتے (حضرت نافع رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے آپ کو سخت سردی میں دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ اپنے گُذ سے نکالے حتیٰ کہ انہیں ٹکریوں (ٹکری میں زمین) پر رکھتے تھے۔

151- أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ وَضَعَ يَمِينَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ، ثُمَّ إِذَا رَفَعَ يَمِينَهُ فَلْيَرْفَعْ كَفَّيْهِ، فَإِنَّ التَّلْهِيئَ تَسْجُدًا مِمَّا يَسْجُدُ الرَّجُلُ.

151- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے وہ اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر جب اپنی پیشانی اٹھائے تو اپنے ہاتھوں کو بھی اٹھائے۔ بے شک ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْتُهُ، يَضَعُ لِلرَّجُلِ إِذَا وَضَعَ يَمِينَهُ سَاجِدًا أَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ بَعْدَ أَوَّلِيهِ وَيَضَعُ أَصَابِعَهُ تَحْتَ الْقَبْلَةِ، وَلَا يَضَعُهَا. فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَفَعْلُهُمَا مَعَ ذَلِكَ فَلَمَّا مَنَ أَصَابَةُ بَرْدٍ يُؤَدِّي وَيَجْعَلُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تَحْتِ عَمَاءٍ أَوْ قُوبٍ فَلَا تَأْسَ بِمِلْكِكَ، وَلَهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے کہ جب وہ اپنی پیشانی کو سجدہ کی حالت میں رکھے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے برابر (زمین پر) رکھے اور اپنی انگلیوں کو مل کر قبلہ رخ کرے اور انہیں نہ کھولے جب اپنا سر اٹھائے تو ان (ہاتھوں) کو بھی ساتھ ہی اٹھائے مگر جس شخص کو سردی لگنے سے تکلیف ہوتی ہو وہ اپنی چادر یا کپڑے کے نیچے سے ہی اپنے ہاتھ زمین پر رکھ لے تو

اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
یہی قول ہے۔

نماز میں بیٹھنا

152۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک آدمی نے
نماز ادا کی وہ شخص چار زبانیں کہہ رہا تھا اور ۲۰ دنوں پاؤں
پیٹ لیے جب ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے قیام ہوئے تو
آپ نے اس کو تپہ بندہ قرار دیا تو اس آدمی نے عرض کی
آپ بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں۔

153۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد الحزم (حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما) کو دیکھا جب وہ نماز میں (تہجد کیلئے)
بیٹھے تو چار زبانیں کہہ کر بیٹھے راوی نے فرمایا ہے کہ میں نے بھی
ایسا ہی کیا اور میں ان دنوں چھوٹا تھا میرے باپان نے مجھے
منع فرمایا اور کہا یہ نماز کی سنت نہیں ہے نماز کی سنت تو یہ ہے
کہ تم اپنا دایاں پاؤں نصب (کھڑا) کرو اور اپنا بائیں پاؤں
بچھا دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول
ہے اور حضرت امام مالک بن انس مکی دو رکعتوں (تقدہ
اولیٰ) میں اسی پر عمل کرتے تھے لیکن چوتھی رکعت (آخری
تقدہ) کے متعلق فرماتے تھے کہ آدمی اپنی سرین زمین پر
رکھے اور اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دے۔

154۔ حضرت مغیرہ بن حکیم سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نماز
میں دو رکعتوں کے درمیان اپنی اچھلیوں پر بیٹھتے ہیں میں نے

بَابُ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ

152۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ صَلًى إِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ، فَلَمَّا جَلَسَ
الرَّجُلُ تَرْتَعُ وَتَسِي وَجْهَهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ
غَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، قَالَ الرَّجُلُ: فَإِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ:
إِنِّي أَشْكِي.

153۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ كَانَ
يَرَى أَبَاهُ يَتَرْتَعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، قَالَ: لَفَعَلْتَهُ
وَأَنَا يُؤْمِنُ بِهِ خَبِيرٌ لَيْسَ فَنَهَانِي أَبِي، فَقَالَ: إِنَّهَا
لَكُنْتُ بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَإِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصَبَ
وَجْهَكَ الْيَمْنَى وَتَسِي وَجْهَكَ الْيُسْرَى.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْمَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَجَعَلَ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ نَأْمَلُ بِذَلِكَ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ وَأَمَّا فِي الرَّابِعَةِ فَإِنَّهُ كَانَ
يَقُولُ: يُغَيِّسُ الرَّجُلُ بِأَلْيَتَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَيَجْعَلُ
وَجْهَهُ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ.

154۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا صَفْدَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ
الْمَغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَجْلِسُ
عَلَى عَقْبَتَيْهِ بَيْنَ الشَّخْذَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ تَحْزُثْ لَهُ

قَالَ: إِنَّمَا لَعَلَّهُ مُنْذِرٌ بِشَكِّكَ.

آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں بیمار ہوں ایسا کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يُجْلِسَ عَلَى عَقِبَيْهِ ابْنِ الشَّجَلَيْنِ، وَلَكِنَّهُ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا مُجَلِّسٌ فِي صَلَاتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَعَلَ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں (نمازی کو) دو بھروسوں کے درمیان ایڑیوں پر نہیں بیٹھتا چاہیے بلکہ وہ ان کے درمیان اس طرح بیٹھے جس طرح وہ نماز میں (تہجد کی حالت میں) بیٹھتا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: صَلَاةِ الْقَاعِدِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز

155- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا الزُّهْرِيُّ، عَنْ الشَّيْبِ بْنِ نَزِيدٍ، عَنْ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِي وَفَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ خَلِصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا زَأْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي مَنْحِبِهِ قَاعِدًا قَطُّ خَشِيَ كَأَن يَلَّيَ وَفَاقِهِ بَعَامٍ، لَكَأَن يَصَلِّي فِي مَنْحِبِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأَ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا خَشِيَ تَكُونَ أَعْوَلَ مِنْ أَعْوَلَ مِنْهَا.

155- حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ (محترمہ) حضرت حصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر اپنے وصال سے ایک سال قبل نبی کریم ﷺ نماز آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ آپ سورت کی قرات فرماتے اور آیتاں غیر غمیر کلمات فرماتے کہ وہ بڑی معلوم ہوتی۔

156- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ مَوْلَى لَقْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ أَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ بَطْلٌ بِضَبِّ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ.

156- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کمزور ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ہے۔

157- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا الزُّهْرِيُّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا قُيِّمَتَا السَّيِّدَتَانِ نَالَا وَنَاةً مِنْ وَغْبَكُمَا خَبِيئَةً، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فِي مَنْحِبِهِمْ قَعُودًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى بَضْبِ صَلَاتِهِ الْقَاعِدِ.

157- حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم ایک سخت دہائی موزی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا اجر کمزور ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ہے۔

158۔ اٰخِرُنَا مَالِكٌ، خَلَقْنَا الرَّهْرِيَّ، عَنْ اَنَسٍ
 بن مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَبَ فَرَسًا فَضَرَعَ
 عَنْهُ لِحَبَشٍ شِقَّةَ الْاَيْمَنِ، فَضَلَّى صَلَاةَ مِنَ
 الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ فَضَلَّيْنَا جُلُوسًا، فَلَمَّا
 انْصَرَفَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِيْمَانُ لِيَوْمٍ يَه، اِذَا ضَلَّى
 قِيَامًا فَضَلُّوا قِيَامًا، وَاِذَا رَمَعُ فَارْتَمَعُوا، وَاِذَا قَالَ:
 سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ عَمِدَ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ التَّعَلُّفُ،
 وَاِنْ ضَلَّى قِيَامًا فَضَلُّوا لِقَوْلِ الْاُخْمَيْنِ۔
 158۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے
 آپ گر گئے اس سے آپ کے دائیں پہلو میں فرش آگئی تو
 آپ نے ایک نماز بیٹہ کراد فرمائی۔ ہم نے بھی (آپ کے
 پیچھے) بیٹہ کر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو
 آپ نے فرمایا کہ امام اس لیے ٹٹایا گیا ہے کہ اسکی پیروی کی
 جائے جب وہ طہارے قیام میں نماز پڑھے تو تم سب بھی
 گھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع
 کرو اور جب وہ وضع اللہ لمن عמד کے تو تم زینا
 وَلَكَ التَّعَلُّفُ کہو۔

فَإِنْ مُعْتَدٌ وَبِهَذَا تَأْخُذُ، صَلَاةَ الرَّجُلِ قِيَامًا
 بِالسُّجُودِ مَقْلٍ يَضَعُ صَلَاتِهِ قِيَامًا، فَلَمَّا مَا رَوَى مِنْ
 قَوْلِهِ: اِذَا ضَلَّى الْاِيْمَانُ جَالِسًا فَضَلُّوا جُلُوسًا
 اُخْمَيْنِ، فَقَدْ رَوَى ذَلِكَ وَلَهُ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَهُ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کے مطابق
 ہم عمل کرتے ہیں کہ بیٹہ کر وقل اور کرنے والے کو گھڑے ہو
 کر پڑھنے والے کی نسبت اور اوجھا جڑتا ہے اور جو آپ سے
 یہ روایت ہے کہ امام جب بیٹہ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹہ
 کر نماز پڑھو تو اس سلسلہ میں ایک اور روایت بھی ہے جس
 نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔

159۔ فَإِنْ مُعْتَدٌ: خَلَقْنَا بِشَرٍّ، خَلَقْنَا اُخْمَدَ،
 اٰخِرُنَا اِسْرَآئِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبِيِّ،
 عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْخُضْعَمِيِّ، عَنْ غَابِرِ بْنِ الشَّغْبِيِّ
 قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ النَّاسُ اَحَدٌ
 بِغَيْرِيْ جَالِسًا۔
 فَآخِذَ النَّاسُ بِهَذَا۔
 159۔ حضرت عامر بن قیس نے روایت کی ہے آپ نے
 فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میرے بعد کوئی
 آدمی بیٹہ کر لوگوں کی امامت نہ کرے پھر لوگوں نے اسی پر
 عمل کیا۔“

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

بَابُ: اَلصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

160۔ حضرت عید اللہ غولانی نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم
 ﷺ کی زوجہ (محترمہ) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک
 کپڑے اور ایک اڑھنی میں نماز پڑھتی تھیں آپ ازار پہنے

160۔ اٰخِرُنَا مَالِكٌ، اٰخِرُنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
 الْاَشْجَعِ عَنْ اَبِيْ بَرْزٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُولَانِيِّ
 قَالَ: كَانَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَضَلِّيْ فِي

الْبَزْعِ وَالْجَمَارِ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ۔
ہوئے نہیں ہوتی حمیں۔

161۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَابِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي قُبُورٍ وَاجِدًا؟ قَالَ: أَوْ لِكُلِّكُمْ قُورَانٌ؟
161۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ایک کپڑے کے ساتھ نماز درست ہونے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم سب کو دو کپڑے مل سکتے ہیں؟“

162۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَيْزَمَةَ، عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى غَبِيْلٍ بَنِ أَبِي طَلَبٍ، عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَلَبٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانٍ رَمْعَاتٍ مُلْقِعَةً بِقُورٍ۔
162۔ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج مکہ کے دن آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں۔ آپ ﷺ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔

163۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّهَا مَرَّةٌ مَوْلَى غَبِيْلٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَمْعَ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَلَبٍ تَخْبَثُ لَهَا لَحَثٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَهَامِيَةٌ إِنَّهُ تَشْتَرُهُ بِقُورٍ، فَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، وَذَلِكَ ضَحَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ هَذَا؟ فَالَتْ: أَنَا أُمُّ هَانِيَةَ بِنْتُ أَبِي طَلَبٍ، قَالَ: مَرْغَبًا بِأُمِّ هَانِيَةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ لَمْ يَفْضَلْ ثَمَانِيَةً وَخَمْسَةً مُلْقِعَةً فِي قُبُورٍ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: رَغِمَ ابْنُ أَبِي أَنَّةٍ لَقَبُ ابْنِ خَزَالَةَ أَخْبَرَتْهُ، فَلَا بَنَ أَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ أَخْبَرْنَا مِنْ أَخْبَرْتَ يَا أُمُّ هَانِيَةَ۔
163۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو مرہ نے روایت کی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا ہے آپ بیان کرتی ہیں کہ وہ حج مکہ کے سال نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئیں آپ ﷺ کو غسل کرتے ہوئے پایا آپ ﷺ کی ساجزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے کے ساتھ پردہ کیے ہوئے حمیں آپ کبھی ہیں میں نے سلام کیا یہ مٹی کا وقت تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ہوں آپ نے فرمایا ام ہانی مرحبا۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں آپ ﷺ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے یعنی فلاں بن مہرہ (جعدہ بن مہرہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا شوہر تھا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس

کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی۔

164۔ حضرت محمد بن یحییٰ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ (محترمہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اودھنی اور کمرہ جو اتنا لہا ہو کہ اس سے اس کے دونوں قدم چھپ جائیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں جب ایک آدمی ایک کپڑے کو اچھی طرح لپیٹ کر نماز ادا کرے تو یہ جائز ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز تہجد کا بیان

165۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا نماز تہجد کس طرح ادا کی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو دو رکعت کی صورت میں۔ جب کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایک رکعت ہی پڑھ لے جو اس کی نماز کو طاق کر دے۔

166۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے اور ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے پھر جب آپ ﷺ فارغ ہو جاتے تو دعا کہیں پہلو کے بل لیٹ جاتے۔

167۔ حضرت زید بن خالد غفنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو نماز (تہجد) پڑھتے ہوئے دیکھوں گا میں نے آپ ﷺ کی چوکت یا خیمہ کے ساتھ ٹکیے لگایا آپ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قیام فرمایا اور دو مختصر رکعتیں

164۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرُنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ السَّجِيُّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ مَاذَا يُصَلِّي فِيهِ الْمَرْءُ؟ قَالَتْ: فِي الْبَحْمَلِ وَالْبَزْعِ السَّابِعِ الَّذِي يَغْبِي ظَهْرُ فَلْيَغْنِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا حِكْمَةٌ نَأْخُذُ لِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ تَوَضَّعَ بِهِ تَوَضُّعًا جَلًّا، وَغَوَّ قَوْلُ أَبِي خَبِيبَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: صَلَاةِ اللَّيْلِ

165۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: مَغْنًى مَغْنًى، فَإِذَا غَبَسَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصْبِحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوْبِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى.

166۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُؤَبِّرُ مِنْهُنَّ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اسْتَطْبَعَ عَلَى جَبِيهِ الْأَمْنَى.

167۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِبٍ الْجَنْبَنِ قَالَ: فَكَتَبْتُ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَتَوَشَّطْتَ غَنِيَةً أَوْ لَسْتَ طَاعَةً، قَالَ: لَقَامَ قُصْلِي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

طَوَّلْتَنِي، ثُمَّ صَلَّى وَخَضَعَنِي فَوَضَعَنِي ثُمَّ صَلَّى وَخَضَعَنِي فَوَضَعَنِي ثُمَّ أَوْتَرَنِي۔
 پڑھیں پھر دو رکعتیں لی لی پڑھیں پھر دو رکعتیں ان سے ذرا
 تھوڑی چھوٹی پڑھیں پھر دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے کم لی
 پڑھیں اور پھر ایک رکعت اور طارک کوڑ کیا۔

168۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ جَبْرِ، عَنْ عَائِشَةَ وَحَسَنِ اللَّهِ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ إِنْسِيٍّ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا خَبَّ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَلَافَةً۔
 168۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی رات کے وقت نماز پڑھے جبکہ اس پر نیند غالب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کی نماز کا ثواب گھسے گا اور اس کی نیند صدقہ ہوگی۔

169۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ لَفَّاهُ مِنْ جِزْبِهِ خُشْيٌ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَفَّاهُ مِنْ جَنْبِ تَرَوْؤُ الشَّمْسِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَانَتْ لَهُ بَقِيَّةُ خُشْيٍ۔
 169۔ حضرت عبدالرحمن امریغ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر کسی شخص کا رات کے وقت وحید رفت ہو جائے تو اسے زوال سے غم تک پڑھ لے تو گویا اس کا کچھ بھی فوت نہیں ہوا۔

170۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّيُ ثَلَاثَ لَيْلٍ مَخَافَةَ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ خُشْيٌ إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَتَقَطُّ أَهْلُهُ لِلصَّلَاةِ وَيَتَلَوُّ هَذِهِ الْآيَةَ: وَأَمُرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا، لَا تَسْأَلُكَ دِرْهَمًا، تَحْنُ تَرَوْؤُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى۔
 170۔ حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ساری رات نماز پڑھتے رہتے جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ حتیٰ کہ جب رات کا آخری وقت ہو جاتا تو اپنے گھروالوں کو جگاتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے وَأَمُرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ

171۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ سَلَمَانَ الْوَلَجِيُّ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ جُنْدَ مَبْنُوتَةٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاصْطَلَحْتُ فِي غَرَضِ الْمَوَافِقَةِ وَاصْطَلَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا قَالَ: فَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ لَيْلَةً بِقِيَلِي أَوْ بَقِيَّةَ لَيْلِي جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَنَسَخَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِبَيْتِهِ، ثُمَّ قَرَأَ بِالْفُتُورِ۔
 171۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رات گزار لی اور وہ ان کی خالہ ہیں آپ نے فرمایا میں تمہارے عرض میں بیٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کی زوجہ مطہرہ اس کے طول میں بیٹ گئے رات کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ آرام فرماتے رہے حتیٰ کہ نصف رات ہو گئی یا اس سے کچھ کم یا زیادہ۔ نبی کریم

ﷺ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھ سے آنکھیں مل کر نیند دور کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران کی آخری اس آیات تلاوت فرمائیں۔ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئی ملک کی طرف تشریف لے گئے اس سے آپ ﷺ نے اچھی طرح وضو فرمایا۔ میں بھی اٹھا اور اسی طرح کرنے لگا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا۔ پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دایاں و سج مبارک میرے سر پر رکھا اور پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ (ازراہ یار) میرا دایاں کان ملنے لگے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعتیں (ازراہ یار) آپ ﷺ نے کیا اور گل بارہ رکعتیں آپ ﷺ نے ادا فرمائیں (اور لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ مؤذن آیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور مختصری دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک نماز تہجد دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز تہجد اگر چاہو تو دو رکعت، چار چار رکعت یا چھ چھ رکعت یا آٹھ آٹھ رکعت کر کے پڑھو یا ایک تکبیر کے ساتھ جتنی بھی پڑھنا چاہو پڑھ لو اور چار چار رکعتیں کر کے پڑھنا افضل ہے۔ ہمارا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا دردوں کے بارے میں ایک ہی قول ہے یہ تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہیں۔

نماز میں وضو ٹوٹ جانا

172۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک نماز میں تکبیر کی پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ ہی ٹھہرے

الْأَهَابِ الْخَوَافِجِ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى حَتَّى مُعَلِّي، فَنَوَضًا بَيْنَهُ، فَأَعْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُنْتُ فَصَنَعْتُ بِمِثْلِ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ كُنْتُ فَكُنْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِلَايِي الْيُمْنَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى، فَكَلَّمَنِي ثُمَّ قَالَ: فَصَلِّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ بِسَبْعِ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرَهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ جَنْبَاءَ الْيُسْوَائِي، فَقَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

فَإِنْ مُخْتَلَفًا: صَلَاةُ اللَّيْلِ جُعِلَتْهَا غُفْنِي غُفْنِي، وَإِنْ أُوَيْسَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ، وَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتُ أَرْبَعًا، وَإِنْ شِئْتَ سَبْعًا، وَإِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَإِنْ شِئْتَ مَا شِئْتَ بِتَكْبِيرَةٍ وَاجِبَةٍ، وَأَفْضَلُ ذَلِكَ أَرْبَعًا أَرْبَعًا، وَأَمَّا الْوُتْرُ فَقَدْ زَكَا وَقَوَّى أَمِنْ خَيْرَةٍ فِيهِ وَاجِدًا، وَالْوُتْرُ ثَلَاثٌ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ.

بَابُ: أَخَذْتُ فِي الصَّلَاةِ

172۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَكِيمِ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثُرَ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ

أَنْ اْمْكُتُوا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ وَجَعَ
وَعَلَى خَلْفِهِ اَثَرُ الْمَاءِ فَصَلَّى.
روبو پھر حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہوئے اور بعد میں واپس
آئے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پانی کا اثر تھا پھر آپ
ﷺ نے نماز پڑھی۔

فَالَمْ تُحَسِّدْ: وَهَذَا نَاعِلُهُ، مَنْ سَبَقَهُ خَدْتُ فِي
صَلَاةٍ، فَلَا نَأْسَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَلَا يَتَكَلَّمَ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ
يَتَنَبَّأُ عَلَى مَا صَلَّيَ، وَالْفَضْلُ ذَلِكَ أَنْ يَتَكَلَّمَ
وَيَتَوَضَّأُ وَيَسْتَقْبِلُ صَلَاتَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ
رَجَعَهُ اللَّهُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج
نہیں کہ وہ واپس لوٹ جائے اور منگو نہ کرے۔ وہ وضو کرے
اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پڑھی بنا کر اسے منگل
کرے اور اسے سرے سے وضو کر کے نئے سرے سے نماز
پڑھے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قرآن پاک کی فضیلت اور ذکر الہی کا مستحب ہونا

173۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے رات کے وقت ایک آدمی کو بتا کر کہ وہ قتل
ہو گیا اُٹھ پڑھا ہے اور بار بار دہراتا ہے جب صبح ہوئی
تو انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کی آپ
(ابوسعید خدری) ایسے آدمی تھے جو اس سورت کو (اور دوسرے
ایہ کے) کم سمجھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم
ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
ہے۔ یہ سورت تمہاری قرآن پاک کے برابر ہے۔

174۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت سعید بن مسیب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح سے شام تک
ذکر الہی کرتا رہوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح
سے شام تک گھوڑے پر چڑھ کر جہاد کرتا رہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ذکر الہی ہر حال

بَابُ: فَضْلُ الْقُرْآنِ وَمَا يَسْتَحَبُّ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

173۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَخْبَرَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ
﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يَرُدُّهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ الرَّجُلُ يَقْبَلُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
وَالَّذِي تَقْبِسُ بَيْنَهُ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ.

174۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ:
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مَسْبُوحٍ يَقُولُ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ: لِأَنِّي أَذْكُرُ اللَّهَ مِنْ بُحْرَةٍ إِلَى اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ أَنْ أَجْعَلَ عَلَى جِهَادٍ الْخَيْلَ مِنْ بُحْرَةٍ حَتَّى
اللَّيْلِ.

فَالَمْ تُحَسِّدْ: ذِكْرُ اللَّهِ خَيْرٌ عَلَى كُلِّ خَالٍ.

میں آجما ہے۔

175۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُتَعَلِّقَةِ، إِنْ غَاظَهُ عَلَيْهَا أُنْسِكَهَا وَإِنْ أَعْلَقَهَا ذُفِيتَ.

175۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن پڑھنے والے کی مثال اس بندے سے ہوئے اونٹ کے مالک کی مانند ہے اگر وہ اس کو ہاندے رکھے گا تو بیچارہ بگاڑے گا اگر اس کو چھوڑ دے گا تو بہاگ جائے گا۔

(اگر قرآن پاک پڑھنا چھوڑ دیا جائے تو بھول جاتا ہے)

بَابُ: الرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي

176۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُثْمَرَ قَالَ: عَلِيٌّ وَجَعَلَ يُصَلِّي، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَمَزَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَمَزَّعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُثْمَرَ، فَقَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَنْكُتْكُمْ وَلْيَبْشُرْ بِيَوْمِهِ.

176۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک نماز پڑھتے ہوئے تھدی کے پاس سے گزرے آپ نے اسے سلام کیا اور اس نے آپ کے سلام کا جواب دیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو سلام کیا جائے اور وہ حاجت نماز میں ہو تو وہ بات نہ کرے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يُزَادَ السَّلَامَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنْ فَعَلَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَلَا يَنْبَغُ أَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ نمازی کو سلام کا جواب نہیں دینا چاہیئے جب اسے حاجت نماز میں سلام کیا جائے اگر اس نے ایسا کیا (سلام کا جواب دیا) تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کسی کو اس وقت سلام نہیں دینا چاہیئے جب وہ نماز پڑھ رہا ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلَانِ يُصَلِّيَانِ جَمَاعَةً

177۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ عُثْمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالنَّهْجِ جَزْءٍ فَوَجَدَنِي يُسَبِّحُ فَقُلْتُ

177۔ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو پہر کے وقت حاضر ہوا میں نے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ: أَحْسِنَ إِلَى غَنَمِكَ، وَأَطِيبْ مُرَاعَتَهَا، وَصَلِّ فِي نَاحِيَّتِهَا فَإِنَّهَا مِنْ ذَوَابِّ الْجَنَّةِ.

سوک سے پیش آؤ اور ان کے بیٹھنے کی جگہ کو صاف رکھو اس کے کسی کونے میں نماز پڑھ لیا کرو۔ یہ چٹنی جانوروں میں سے ہیں۔

لَا تَمْحُذْ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالضَّلَاةِ فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ أُنْزَالُهَا وَتَغَرَّحَا مَا أَتَمَّكَ لَحْمُهَا فَلَا نَأْسُ بِتَوَلُّيْهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی مضاہدہ نہیں اگرچہ اس جگہ ان کا پیشاب اور بیگنیاں ہوں جن جانوروں کا تم گوشت کھاتے ہو ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ: الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنا

181- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَتَخَرَّجُ أَحَدُكُمْ قَبْلَ صَلَاتِهِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا.

181- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی سورج طلوع اور غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرے۔

182- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّامِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قُرُونُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا بَزَغَتْ وَأَبْلَهَتْ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَتْهَا، ثُمَّ إِذَا رَأَتْ قَارَنَتْهَا، ثُمَّ إِذَا ذَهَبَتْ بِلُغْرُوبِ قَارَنَتْهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ قَارَنَتْهَا، قَالَ: وَهَنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غِنَى الصَّلَاةِ فِي بَلَكِ الشَّعَابِ.

182- حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی شیطان کا سیگ ہوتا ہے جب سورج بلند ہوتا ہے تو وہ غائب ہو جاتا ہے اور پھر جب سورج نصف النہار (سرانگے اوپر) کو پہنچتا ہے تو اس کے ساتھ مل جاتا ہے پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو یہ طیارہ ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو جاتا ہے تو یہ اس کے ساتھ مل جاتا ہے جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو یہ جدا ہو جاتا ہے۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

183- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَهْدٍ،

183- حضرت عبداللہ بن جہاد سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: لَا تَحَرُّوْا بِضَلَالِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ فَرَنَاتَهُ مَعَ طُلُوعِهَا، وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوبِهَا، وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَنْ ذَلِكَ الصَّلَاةِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تم طُلُوعِ شمس اور اس کے غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو۔ شیطان اس کے طُلُوع ہونے کے وقت اپنا بیگ ظاہر کرتا ہے اور غروب آفتاب کے وقت چھپا لیتا ہے آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) لوگوں کو ان اوقات میں نماز پڑھنے کی وجہ سے سزا دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَتَوَمُّمُ الْمُحَنَّفَةِ وَغَيْرُهَا جُنْدًا فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَحَمَّةُ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں ہمارے نزدیک جمعہ وغیرہ اس سلسلہ میں برابر ہی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مخت گرمی میں نماز پڑھنا

184۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش میں سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شکایت کی تو اس نے اسے ہر سال دوساٹس لینے کی اجازت دی ایک ساٹس موسم سرما میں اور ایک ساٹس موسم گرما میں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں گرمیوں کے موسم میں ہم ٹھنڈی نماز ٹھنڈی کر کے (تاخیر کے ساتھ) ادا کرتے ہیں اور سردیوں کے موسم میں ہم سو دن اٹھنے پر پڑھتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةُ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

184۔ أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ مَسْفِيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُزَيْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَهْرِذُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِثْلَ قُبْحِ جَهَنَّمَ، وَذَعَمَرُ أَنْ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا عُرْ وَجِلًا، فَأُذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِتَسْتِنٍ: نَفْسٍ فِي الْجَنَّةِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، نُبْذُ بِصَلَاةِ الطَّهْرِ فِي الصَّيْفِ وَنُصَلِّي فِي الْجَنَّةِ حَتَّى تَرْوِيَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَحَمَّةُ اللَّهِ.

بَاب: الرَّجُلُ يَنْسَى الصَّلَاةَ

أَوْ تَقَوُّهُ غَنَ وَفِيهَا

آدمی نماز بھول جائے اور نماز کا

وقت ختم ہو جائے

185- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَزَنَ قُلُوبَ مَنْ خَبِرَ أَمْرِي خَشِيَ إِذَا كَانَ مِنْ أَجْرِ اللَّيْلِ غَرَمَ، وَقَالَ لِإِبْرَاهِيمَ: إِكْلَالًا لَنَا الصُّنْحُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَضْحَاهُ، وَخَلَّأَ بِلَالٌ مَا قَبِيزَ لَهُ، ثُمَّ اسْتَقْدَّ إِلَى رَاجِلَيْهِ وَهُوَ مُقَابِلُ الْقُبْرِ، فَعَلَبَنَهُ غِنَاهُ، فَلَمْ يَسْتَبْطِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أُخْدُ مِنَ الرَّكْبِ، حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَفَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا بِلَالُ، فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْذُ بِنَفْسِي الْبَدَنُ أَخْذُ بِنَفْسِكَ، قَالَ: إِفْعَادُوا فَعَفُوا زَوَاجِلَهُمْ فَافْعَادُوا حَسْبَهُ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَالًا، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّنْحُ، ثُمَّ قَالَ جَزَنَ قُلُوبَ الصَّلَاةِ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذُكِرَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾

185- حضرت سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب خیر سے واپس ہوئے تو آپ نے رات کے وقت سڑکیا حتیٰ کہ رات کا آخری حصہ آیا تو آپ ﷺ نے نزول فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ صبح کا خیال رکھنا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب تک اللہ تعالیٰ کو حضور تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ جاتے رہے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کے ساتھ ٹیک لگا لی اور اپنا چہرہ طوع فجر کی طرف کر لیا (تاکہ جو نبی فجر طوع ہو انہیں نظر آجائے) نیند ان پر غالب آگئی پس نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ہی کوئی اور سوا۔ حتیٰ کہ سورج کی شعاعیں جب ان پر پڑیں تو رسول اکرم ﷺ اٹھ بیٹھے اور فرمایا بلال (تم نے کیا کیا؟) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی جس ذات نے آپ ﷺ کو سلا دیا اسی ذات نے مجھے بھی نیند سے ہم آغوش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہاں سے کوئی کرو۔ لوگوں نے کہا وہ کس لیے ابھی تھوڑا سی چلے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت یاد آئے وہ اس کو پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔“

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں سوائے ان اوقات کے جن میں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے (وہ اوقات یہ ہیں)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبَعْدَ نَافِلَةٍ، إِلَّا أَنْ يَذْكُرَهَا لِي الشَّاعِبَةِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الصَّلَاةِ فِيهَا: جَزَنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْفُضَ وَتَنْبَسُ.

وَيُصَلِّى الْبَهَارَ حَتَّى تَزُولَ وَجِبْنَ قَحَمَرُ الشَّمْسِ حَتَّى تَغِيْبَ إِلَّا عَصَرَ يُؤَمِّمُهُ فَإِنَّهُ يُصَلِّيْنَهَا وَإِنْ إِخْمَرَتْ الشَّمْسُ قَتَلَ أَنْ تَقْرُبَ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيْبَةَ رَحِمَهُ اللهُ

سورج طلوع ہونے سے لے کر اس کے بلند ہونے تک نصف انحراف سے لے کر اس کے اُٹلنے کے وقت تک سورج زود پڑ جانے سے لے کر اس کے فروغ ہونے تک۔ اس دن کی نماز عصر کے سوا کہ وہ اس وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے اگرچہ سورج زود پڑ جائے فروغ سے قبل۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

186۔ أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أُخْبِرُنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ، عَنْ لُكْطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ ثَابِتٍ، قَوْلُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رُخْصَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَفَظَ أَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَهَا مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَقْرُبَ الشَّمْسُ لَفَظَ أَدْرَكَهَا.

186۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ اور جس نے سورج فروغ ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی۔

بارش کی رات نماز ادا کرنا اور

بَابُ: الصَّلَاةُ فِي اللَّيْلَةِ الْمُنْطَرَةِ

اس کی فضیلت

وَفَضْلُ الْجَمَاعَةِ

187۔ أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أُخْبِرْنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرَدٍ وَرَبِحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا إِلَى الرَّخَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتُرُ الْمُؤَدِّينَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ تَارِدَةٌ ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا إِلَى الرَّخَالِ.

187۔ حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سفر میں ایک سرد اور آندھی والی رات میں نماز کیلئے اذان کی اور فرمایا اپنے اپنے مقام پر ہی (کھڑے ہو) نماز ادا کرلو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ کہے کہ اپنے مقام پر ہی نماز پڑھاؤ۔

فَالْمُحَمَّدُ: هَذَا حَسَنٌ وَهَذَا رُخْصَةٌ وَالصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ اچھا ہے اور یہ رخصت ہے لیکن جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

188۔ أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: إِنْ أَفْضَلَ صَلَّيْتُمْ فِي تَبَوُّعِكُمْ إِلَّا صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ.

188۔ حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری افضل نماز وہ ہے جو تم گھروں میں ادا کرو ورنہ جماعت نماز کے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكُلُّ عَسَنٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور ہر طرح اچھا ہے۔

189- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضَّلَ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَغَدَاةٍ بِسَنَةٍ وَبِغَيْرِهَا فَرْجَةً.

189- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعاعت نماز نماز الاز پر ساتھیں اور بے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ: فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الشَّهْرِ

سفر میں نماز قصر کا بیان

190- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ عَجْفَةَ زَوْجِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمْ حَسِبِ الصَّلَاةَ وَتَحْتَمِلَنَّ وَتَحْتَمِلَنَّ فِي الشَّهْرِ وَالْحَضَرِ، لَمْ يَزِدْ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ وَالْإِثْرِ صَلَاةَ الشَّهْرِ.

190- حضرت عروہ بن زہیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (شروع میں) سفر میں اور حضر میں (قیام میں) دو دو رکعتیں فرض کی گئی ہیں پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز پر قدر کمی گئی۔

191- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ زَوْجِي اللَّهِ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى غَيْرِهِ فَضَّرَ الصَّلَاةَ.

191- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب غیر کی طرف جاتے تو نماز قصر پڑھتے (مدینہ منورہ سے 96 میل دور ہے)

192- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ خَائِبًا أَوْ مُغْتَمِرًا فَضَّرَ الصَّلَاةَ بِذِي الْخُلُقْبَةِ.

192- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ کے لئے تشریف لے جاتے تو ذوالخُلُقْبہ میں نماز قصر ادا کرتے (مدینہ منورہ سے 7 میل کی دوری پر ہے)۔

193- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى بَيْتِهِ فَضَّرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ.

193- حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ریم کی طرف سفر کیا تو اس سفر میں قصر نماز پڑھی (یہ مقام مدینہ منورہ سے 30 یا 40 چالیس میل کے فاصلے پر ہے)۔

194- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ: أَنَّ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدٍ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبُرَيْدِ فَلَا يَقْضِي الصَّلَاةَ.

194- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ وہ ایک بڑے تک سفر کرتے اور آپ نماز قصر نہیں کرتے تھے (6 سے 12 میل کی مسافت کو یہ کہتے ہیں)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب مسافر سفر پر روانہ ہو تو پوری نماز پڑھے مگر جب 3 دن کی مسافت کا ارادہ رکھتا ہو (تو نماز قصر کرے) یعنی لدے ہوئے اونٹ اور بیل آدی آدمی سے تین دن میں پہنچ جائیں جب اس قسم کے سفر کا ارادہ ہو تو جو بھی دو شہر سے باہر نکلے اور مکانات کو پیچھے چھوڑ دے تو نماز کو قصر کرے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

جو مسافر شہر میں داخل ہو تو کب وہ

کھل نماز پڑھے گا

195۔ حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں مسافر کی نماز پڑھوں گا جب تک میں قیام کا ارادہ نہ کروں اگرچہ ملک کی حالت میں بارہوا میں گزر جائیں۔

196۔ حضرت سالم بن عبد اللہ نے اپنے ولیہ محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے تو لوگوں کو دُور کھینچ پڑھاتے پھر فرماتے اے اہل مکہ تم اپنی نماز مکمل کرو ہم مسافر ہیں۔

197۔ حضرت تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں وہ دن قیام فرماتے اور قصر نماز ادا فرماتے مگر جب لوگوں کے ساتھ با جماعت نماز پڑھتے تو ان (مکیم لوگوں) کی نماز کی طرح نماز ادا کرتے۔

198۔ حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبد اللہ سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جس کو پتہ نہیں ہوتا کہ سفر پر کب روانہ ہونا ہے کبھی کہتا ہے کہ آج چلا جائے اور کبھی کہتا ہے کل چلا جائے

فَإِنْ مَضَىٰ إِذَا خَرَجَ الْمَسَافِرُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ مَسِيرًا فَلَوْلَا أَنَّهُمْ كَوْنَهُمْ بِسَبْرِ الْإِبِلِ وَمَشْيِ الْأَقْدَامِ، فَإِذَا أَرَادَ ذَلِكَ قَصَرَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ مَضَرَّةٍ، وَيَخْلَعُ الثَّوْبَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَحِفْظَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الْمَسَافِرُ يَذْعُلُ الْمَضْرُ

أَوْ غَيْرَهُ مَتَى يُعْمُ الصَّلَاةَ

195۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقُ ابْنِ قَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَ قَالَ: أَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْمَسَافِرِ مَا لَمْ أَجْمَعْ مَكَّنًا وَإِنْ خَشِنْتُ ذَلِكَ اتَّقَيْتُ عَشْرَةَ لَيْلَةٍ.

196۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهِمْ رَمَضَيْنِ، ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتَمُّوا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ.

197۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي تَابِعِيُّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهَ كَانَ يُعْمِمُ بِمَكَّةَ عَشْرًا فَيَقْصِرُ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يُشْهَدَ الصَّلَاةَ مَعَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِمْ.

198۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهَ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَسَافِرِ إِذَا كَانَ لَا يَدْرِي مَتَى يَخْرُجُ يَقُولُ: أَخْرُجَ الْيَوْمَ، بَلْ أَخْرُجَ غَدًا، بَلِ السَّاعَةَ، فَكَانَ يُحَذِّبُكَ حَتَّى يَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ

تِلَابِ حَبِيزَةٍ أَنْفَضُ ثُمَّ مَا يَضَعُ؟ قَالَ: يَنْفَضُ. وَإِنْ تَنَادَى بِهِ ذَلِكَ شَهْرًا.

حتیٰ کہ اسی سوچ و پچار میں کئی راتیں گزر جائیں کیا وہ قصر کرے یا مکمل پڑھے؟ آپ نے فرمایا قصر پڑھے خواہ اسی عالم میں ایک ماہ گزر جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: نَزَى قَضَرَ الصَّلَاةُ إِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ بِضْرًا بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَإِنْ غَزَمَ عَلَى الْمَقَامِ إِلَّا أَنْ يَغْزِمَ عَلَى الْمَقَامِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَضَا جِدًا فَإِذَا غَزَمَ عَلَى ذَلِكَ أَنْتُمْ الصَّلَاةُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسافر کسی شہر میں داخل ہو تو ہمارے نزدیک نماز قصر کرے خواہ وہ چند دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر جب دو چارہ یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے گا تو مکمل پڑھے۔

199- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخَرَسَانِيُّ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: مَنْ أَجْمَعَ عَلَى الْإِمَامَةِ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ فَلَيْتَهُمُ الصَّلَاةُ.

199- حضرت عطاء خراسانی نے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جو شخص چار دن کی اقامت کا ارادہ کرے تو وہ پوری نماز پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهِذَا. يَنْفَضُ الْمَسَافِرُ حَتَّى يُجْمَعَ عَلَى الْإِمَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، وَهُوَ قَوْلُ إِبْنِ عَمْرٍو وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ مسافر قصر ہی کرے یہاں تک کہ چار دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے۔ حضرت ابن عمر، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔

200- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ مَعَ الْإِمَامِ أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى بِنَفْسِهِ صَلَّى وَتَمَعْتَنِي.

200- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ (مثنیٰ میں) نماز پڑھتے تو چار رکعتیں ادا فرماتے اور جب تہا نماز پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ مُقْبِعًا وَالزَّجَلُ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب امام مقیم ہو اور آدمی مسافر ہو (تو مسافر آدمی امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے) اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِبْرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

201- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ خَلْفًا نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي السَّفَرِ فِي الصُّبْحِ بِالْعَشْرِ السُّورِ مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ يَزِيدُ فِي عَمَلِي رَمْعَةَ سُورَةٍ.

201- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران نماز صبح میں اول مفصل کی دس سورتوں میں سے کوئی ایک سورت پڑھتے اور ہر رکعت

میں اس ایک سورت کو دوہراتے رہے (مطلعل سورتمیں
سورت حجرات سے لے کر سورت بروج تک ہیں)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آدمی حاجت ستر
میں فجر کی نماز میں دو الشہاء ذات البتروج اور والشہاء
و الطاری اور ان جیسی سورتیں پڑھے۔

ستر اور پارش میں دو

نمازیں جمع کرنا

202۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ کو جب ستر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور
عشاء کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے۔

203۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وقت ستر کے دوران مغرب اور عشاء
کی نمازیں جمع کر لیتے تو پھر ستر جاری رکھتے حتیٰ کہ شفق
غائب ہو جاتی۔

204۔ حضرت عبدالرحمن بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سلمہ جو کہ کے دوران ظہر اور عصر
کی نمازیں جمع کر لیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان
میں سے پہلی نماز ستر کر کے اس کے آخری وقت میں ادا کی
جائے اور دوسری نماز میں قیام (جلدی) کی جائے اور اس
کے اول وقت میں ادا کی جائے۔ ہمیں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے مغرب کی
نماز شفق غائب ہونے سے پہلے آخری وقت میں ادا کی۔ یہ

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي الشَّفْرِ ﴿وَالشَّاهِ
ذَاتُ الْبُتُوجِ﴾ ﴿وَالشَّاهِ وَالطَّارِقِ﴾ وَنَحْوَهُمَا.

بَابُ: الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

فِي الشَّفْرِ وَالْمَطَرِ

202۔ أَخْبَرَنَا مَا يَكُنْهُ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ الشَّيْءُ جَمَعَ
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

203۔ أَخْبَرَنَا مَا يَكُنْهُ عَدْلًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الشَّفْرِ مَا وَ
حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ.

204۔ أَخْبَرَنَا مَا يَكُنْهُ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْخَضِرِ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي سَفَرٍ إِلَى
تَبُوكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَافِعٌ، وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
أَنْ تُوَخَّرَ الْأُولَى مِنْهُمَا، فَتُصَلَّى فِي آخِرِ وَلْيُهَا
وَتُعْجَلُ الثَّانِيَةُ فَتُصَلَّى فِي أَوَّلِ وَلْيُهَا. وَلَمْ يُلْقِنَا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ جَمْعًا أَخْرَجَ الصَّلَاةَ
قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّفَقُ، بِخِلَافِ مَا رَوَى مَا يَكُنْهُ.

روایت حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) روایت سے تلف ہے۔

205۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّكَ إِذَا جُمِعَ الْأَمْرَاءُ بَيْنَ التَّغْرِبِ وَالْبِقَاءِ جُمِعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطَرِ.

205۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب امراء جمع ہو کر نمازیں پڑھیں تو جمعہ کی وجہ سے جمع کرتے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ (دونوں نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا، لَا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي وَلَبٍّ وَاجِدٍ إِلَّا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ وَالتَّغْرِبَ وَالْبِقَاءَ بِمَرْقَلَةَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہم ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع نہیں کرتے۔ مگر مقام عرفات میں عصر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء (ہمارے نزدیک جمع ہو سکتی ہیں) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: نَلْفَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّكَ خُتِبَ فِي الْأَثَلِ بِتَهْنِئَتِهِمْ أَنْ يُجْمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَيُنْهَرُ عَنْهُمُ أَنْ يَجْمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي وَلَبٍّ وَاجِدٍ تَجْمِيعًا مِنَ الْكُتُبِ، أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ الْيَقُوتُ عَنْ الْغَزَالِيِّ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت سنی ہے کہ آپ نے اطراف مملکت میں کچھ بھیجا اور انہیں دو نمازوں کو جمع کرنے سے منع کر دیا۔ اور انہیں آگاہ کر دیا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ میں اس روایت کے بارے میں محدثوں نے خبر دی ہے۔ یعنی طاب بن عمار رضی اللہ عنہ نے کمال رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سفر میں سواری پر نماز پڑھنا

206۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى وَاجِلَيْهِ فِي السَّفَرِ خَشْيَةً أَنْ تَوَجَّهَتْ بِهِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَضَعُ ذَلِكَ.

206۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ دوران سفر سواری کا جس طرف منہ ہوتا سواری پر اسی رخ نماز پڑھ لیتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

207۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ سَبْعَةً أَخْبَرُوا:

207۔ حضرت سعید بن یسار سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے (آپ

اِنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ اَمِيْرُ مَعَةٍ وَاَتَخَلْتُ مَعَةً، حَتّٰى اِذَا خَبَيْتُ اَنْ يُّطْلَعَ الْفَجْرُ تَخَلَّفْتُ، فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَلَجَفْتُهُ، قَالَ اِنَّ عَمْرًا، اَيُّنْ كُنْتُ؟ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ وَخَبَيْتُ اَنْ اُصْبِحَ، فَقَالَ، اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَمْلٍ اللّٰهُ ﷻ اَسْوَدَ حَسَنَةً؟ فَقُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاِنْ رَمَلْتَ اللّٰهُ ﷻ كَانَ يُؤَيِّرُ عَلٰى الْبَيْتِ.

فرماتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ (سواری پر) چل بھی رہا تھا اور باتیں بھی کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ مجھے طوع فجر کا اندیشہ ہوا میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ سواری سے نیچے اتر نماز وتر ادا کی پھر سواری ہو گیا اور آپ سے جا ملا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کی اے ابو عبد الرحمن میں نے سواری سے اتر کر نماز وتر ادا کی مجھ کو صبح ہونے کا اندیشہ لاحق ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے واسطے نبی کریم ﷺ کا اسودہ حسہ نہیں۔ میں نے عرض کی بخدا میں ہاں آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیا کرتے تھے۔

208۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ سَفَرٍ يُصَلِّيْ عَلَى جَمَارِهِ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى غَيْرِ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُزَيَّعُ وَيَسْتَحْدُ اِلَهَادًا بِرَأْسِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّضَعَ وَجْهُهُ عَلٰى شَيْءٍ.

208۔ حضرت یحییٰ بن سعد نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک سفر میں اپنے گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس (سواری) کا منہ قبلہ کی طرف نہیں تھا۔ آپ اپنا منہ کسی چیز پر رکھے بغیر سر کے اشارہ کے ساتھ رکوع اور رکوع کر رہے تھے۔

209۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّ اِبْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُصَلِّ مَعَ صَلَاةِ الْفَرَضِ فِي السَّهْرِ السَّطْوَعِ قَلْبَهَا وَلَا يَتَقَدَّمُ اِلَّا مِنْ خَوْفِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي نَازِلًا عَلٰى الْأَرْضِ، وَعَلٰى بَعْضِهِ اَيْضًا تَوَخُّعًا بِهِ.

209۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دو راتیں سفر فرض نماز کے ساتھ پہلے اور بعد میں کوئی نفل ادا نہیں کرتے تھے محرمات کے درمیان وتر وغیرہ بھی تو زمین پر اتر کر پڑھتے اور کبھی اپنے اونٹ پر ہی پڑھ لیتے۔ جس سمت بھی اس کا رخ ہوتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَأْسُ بِأَنْ يُصَلِّيَ الْمُسَافِرُ عَلٰى ذَاتِهِ تَطَوُّعًا اِلَهَادًا خَيْرٌ كَانَ وَجْهُهُ، يَنْجَلُ السُّجُودُ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ، لِأَنَّ الْوُتْرَ وَالْمَكْحُوْبَةَ فَإِنَّهُمَا تَصْلِيَانِ عَلٰى الْأَرْضِ وَبِذَلِكَ جَاءَ بَ الْآخَرِ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی سوجھ بوجھ نہیں کہ مسافر اپنی سواری پر ہی نوافل اشارہ کے ساتھ پڑھ لے اس کا رخ جس طرف بھی ہو۔ سجدہ میں رکوع کی نسبت زیادہ نیچے مگر وتر اور فرض زمین پر ہی پڑھے جائیں گے۔ اس کے بارے میں کثرت کے ساتھ آثار وارد ہیں۔

210۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اُخْبَرَنَا أَبُو خَبِيْطَةَ عَنْ خُصَيْنٍ

210۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے حضرت حصین

قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي السُّلُوعَ عَلَى رَاجِلَيْهِ أَيْضًا تَوَجُّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتْ الْقَرْيَةُ أَوْ الْوُتْرُ نَزَلَ فُصِّلَ.

سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نفل اپنی سواری پر ہی ادا کر لیا کرتے تھے۔ جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا۔ اور جب فرض اور وتر ہوتے تو آپ سواری سے اترتے اور نماز ادا فرماتے۔

211- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّ الْهَنْدَائِي، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى الْمَكْنُونَةِ بِي السُّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ، لَا يُصَلِّي لَيْلَهَا وَلَا يَتَقَدَّمُ، وَيُخَيِّسُ اللَّيْلَ عَلَى ظَهْرِ النَّجْمِ أَيْضًا كَانَ وَجْهَهُ، وَنَزَلَ قَبِيلَ الْقَحْرِ قَوِيْرُ بِالْأَوْجِ، فَإِذَا أَقَامَ لَيْلَةً فِي نَزْلِ أَخْشَى اللَّيْلَ.

211- حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دوران سفر نماز دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ نہ تو اس سے قبل کچھ پڑھتے اور نہ ہی اس کے بعد۔ آپ اونٹ کی پشت پر رات بھر عبادت گزار رہتے جہر بھی اس کا رخ ہوتا۔ آپ فجر سے کچھ دیر پہلے اپنی سواری سے اتر آتے اور نماز وتر زمین پر ادا فرماتے۔ اگر رات کے وقت کسی مقام پر قیام فرماتے تو شب زندہ دار ہوتے (مصرف عبادت رہتے)۔

212- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ خَمَادِ بْنِ أَبِي شَلَبَانٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَبَحْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا عَلَى نَعْبِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَيُؤْمِنُ بِرَأْسِهِ إِنَاءً، وَيَجْعَلُ الشُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ إِلَّا الْمَكْنُونَةَ وَالْوُتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لَهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: كَانَ يَنْزِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَنْفَعُهُ خَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يُؤْمِنُ بِرَأْسِهِ، وَيَجْعَلُ الشُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ.

212- حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا۔ آپ تمام نمازیں اپنے اونٹ پر مدینہ کی طرف رخ کر کے پڑھتے تھے۔ اور اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔ آپ رکوع کی نسبت جہدہ کے لیے زیادہ جھکتے تھے۔ مگر فرض نماز اور وتروں کے لیے آپ سواری سے نیچے اتر آتے تھے۔ میں نے آپ سے اس کے حقائق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا اسی طرح عمل تھا۔ (سوائے فرض نماز اور وتروں کے بقیہ نماز سواری پر ادا فرماتے تھے) جہر بھی آپ کا رخ انور ہوتا۔ آپ اپنے سر مبارک کے ساتھ اشارہ فرماتے اور رکوع کی نسبت جہدہ میں زیادہ جھکتے۔

213- قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيَّاشٍ، خَدِيقِ عَشَّامِ بْنِ غَزْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاجِلَيْهِ خَيْثُ تَوَجَّهَتْ وَلَا يَضَعُ جَنْهَتَهُ.

213- حضرت عیاش بن عمرو نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی سواری کی پشت پر نماز ادا کرتے تھے جہر بھی اس (سواری) کا رخ ہوتا (آپ رکوع و سجود کیلئے)

وَلَكِنْ يُبَيِّنُ لِلْمُتَحَوِّجِ وَالشَّجُوذِ بِرَأْسِهِ، فَإِذَا نَزَلَ
أَوْتَرَ.
اپنی پیشانی (کسی چیز پر) نہیں رکھتے تھے بلکہ اپنے سر کے
اشارے کے ساتھ رکوع و سجود کرتے تھے۔ اور جب آپ
اترے تو ردا ادا کرتے تھے۔

214۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
الْمُعْبِذَةِ الصَّبِيَّةِ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ التَّمِيمِيِّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ تَقْوُوعًا،
يُؤْمِنُ بِإِنَّمَا وَفَّرَ الشَّجْدَةَ قَبُولِيَّةً، وَيَنْزِلُ
بِلسُكُونَةٍ وَالْوُتْرِ.
214۔ حضرت امیر المومنین سے روایت ہے کہ حضرت ابن
مرضی اللہ عنہما اپنی سواری پر اشارہ کے ساتھ رکوع و سجود
کریں گے تھے۔ بعد میں اس کا رخ ہوتا۔ آپ آیت مجیدہ
پڑھتے تو اشارہ کے ساتھ سجود و رکوع کرتے تھے۔ اور آپ
نماز فرض اور نماز وتر کیلئے اپنی سواری سے اتر آتے تھے۔

215۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ ابْنُنا تَوَجُّهًا بِهِ
رَأْسَهُ صَلَّى الْفُتُوحَ، فَإِذَا أَزَادَ أَنْ يُؤْمِرَ نَزَلَ
فَأَوْتَرَ.
215۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ حضرت ابن مرضی اللہ عنہ کی سواری کا بعد میں رخ
ہوتا۔ آپ اس پر نواہل ادا فرمائیے تھے۔ جب آپ نماز وتر
ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اتر جاتے اور وتر پڑھتے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي قَبْلَ كُرْ أُنْ

عَلَيْهِ صَلَاةٌ قَائِمَةً

216۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ خَلِّافٍ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ كَانَ يَقُولُ: مَنْ تَبَى صَلَاةً مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمْ
يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِنَامِ، فَإِذَا سَلَّمَ الْإِنَامَ فَلْيُصَلِّ
صَلَاةً الَّتِي تَبَى ثُمَّ يُصَلِّ تَقْلِيدًا الصَّلَاةَ الْأُخْرَى.
216۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن مرضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص کوئی نماز پڑھتا
بھول جائے اور اسے وہ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے یاد
آجائے جب امام سلام پھیر دے تو وہ اس نماز کو ادا کرے جو
وہ بھول گیا تھا۔ پھر اس کے بعد کوئی اور نماز پڑھے۔

فَالْمُحْتَمَلُ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ إِلَّا فِي حَضَرَةٍ وَاجِدَةٍ، إِذَا
ذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فِي أَمْرٍ وَلَيْسَ بِمَعَالِفٍ إِنْ بَدَأَ
بِالْأَوَّلَى أَنْ يُخْرِجَ وَلَمْ يَلِدِ الثَّانِيَةَ قَبْلَ أَنْ
يُصَلِّيَهَا، فَلْيَبْدَأْ بِهَذِهِ الثَّانِيَةِ حَتَّى يَنْقُضَ مِنْهَا، ثُمَّ
يُصَلِّي الْأَوَّلَى بَعْدَ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَلِّافٍ
وَسَجْدَةُ بَنِي الْمُتَسَبِّبِ.
حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سوائے ایک
صورت کے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ صورت یہ ہے کہ
جب اسے وہ نماز یاد آئی ہے اور وہ آخری وقت میں نماز کی
حالت میں ہو۔ نیز اسے یہ خوف دامن گیر ہو کہ اگر وہ پہلی کو
شروع کرے تو اس کی ادائیگی سے قبل دوسری کا وقت ختم
ہو جائے گا۔ تو اسے دوسری کو شروع کرنا چاہئے۔ حتیٰ کہ وہ

اس سے فارغ ہو جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرت سعید بن مسیب کا یہی قول ہے۔

آدمی فرض نماز گھر میں پڑھے اور

پھر جماعت پالے

بَاب: الرَّجُلُ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فِي

بَيْتِهِ ثُمَّ يَذُرُكَ الصَّلَاةَ

217۔ بخود مل کے ایک شخص حضرت عمر بن محمد نے اپنے
باپ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ
تھے۔ نماز کیلئے اذان کی گئی۔ نبی کریم ﷺ اٹھے اور نماز
پڑھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی اٹھے اور نماز
پڑھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کس چیز نے لوگوں کے
ساتھ نماز پڑھنے سے روک رکھا ہے کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ تو
انہوں نے عرض کی جی ہاں (میں مسلمان ہوں) لیکن میں
نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا اگر تم (مسجد میں) آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو
اگر چہ تم نے پڑھ لی ہو۔

217۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّبَلِ يَقُولُ لَهُ بَشْرُ بْنُ مِخْصَنٍ، عَنْ
أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأُذِّنَ بِالصَّلَاةِ،
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَالرَّجُلُ فِي مَنْجَلِيهِ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ
النَّاسِ؟ أَلَسْتَ رَجُلًا مُسْلِمًا؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنِّي لَمْ
أَكُنْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا
جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ لَمْ صَلِّ.

218۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جس شخص نے نماز مطرب یا
نماز فجر ادا کر لی ہو مگر وہ ان نمازوں (کی جماعت) کو پالے
تو انہیں دوبارہ پڑھے۔

218۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ
يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ أَوْ الصُّبْحِ، ثُمَّ
أَذْرَعَهُمَا فَلَا يُعِيدُ لَهُمَا غَيْرَ مَا قَدْ صَلَّاهُمَا.

219۔ حضرت عقیف بن عمرو انسکی نے روایت کی ہے کہ ابو
اسد کے ایک شخص نے حضرت ابوالاعباس انصاری رضی اللہ عنہ
سے پوچھا کہ میں نماز ادا کر لیتا ہوں مگر مسجد میں آتا ہوں تو
امام کو نماز پڑھاتے ہوں پاتا ہوں۔ کیا میں اس کے ساتھ
نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں اتم اس کے ساتھ نماز
پڑھو جو ایسا کرے گا اسے جماعت کی مثل ثواب ملے گا۔ یا
فرمایا کہ جماعت کا ثواب ملے گا۔

219۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا غُلَيْفُ بْنُ عَمْرٍو
الشَّهْبِيُّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْأَوْثَابِ
الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ إِنِّي أَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَأَجَلْتُ
الْإِمَامَ يُصَلِّي، فَأَنَا صَلَّيْتُ مَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلِّ مَعَهُ،
وَمَنْ لَعَلَّ ذَلِكَ فَلَهُ بِمِثْلِ سَهْمٍ جَمْعٍ أَوْ سَهْمٍ جَمْعٍ.

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَنَأْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ
أَيْضًا إِنَّ لَا تُعِيدُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لِأَنَّ
الْمَغْرِبَ وَقْرًا، فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ الطَّلُوعَ وَقْرًا،
وَلَا صَلَاةَ طُلُوعَ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَكَذَلِكَ الْغَضْرُ
عِنْدَنَا، وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَبِيصَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس سب پر بھی
عمل کرتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر بھی
عمل کرتے ہیں کہ مغرب اور صبح کی نماز دوبارہ نہ پڑھے
کیونکہ مغرب طاق صورت میں ہے اور نوافل طاق صورت
میں جس پڑھنے چاہئیں۔ اور نماز فجر کے بعد نوافل درست
نہیں ہوتے اسی طرح ہمارے نزدیک نماز عصر بھی ہے
(دوبارہ اس کو نہ پڑھے) وہ بھول مغرب اور فجر کے ہے اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

کھانا حاضر ہوا اور نماز کا وقت بھی ہو جائے تو کس کو
اختیار کیا جائے؟

220۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا اس دوران
کہ آپ گھر میں ہوتے اور امام کی قرأت سننے تو آپ کھانا
تناول فرمانے میں جلدی نہ کرتے یہاں تک کہ آپ اپنی
 حاجت پوری کر لیتے (غوب سیر ہو کر کھا لیتے)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس میں کوئی
حرج نہیں سمجھتے اور ہمیں یہ بات پسند ہے کہ ہم اس وقت کو
کھانے کیلئے منتخب نہ کریں۔

نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنا
221۔ حضرت سائب بن زیاد سے روایت ہے کہ انہوں
نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت
مکدہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو نماز عصر کے بعد دو رکعت
پڑھنے پر رنڈ کر رہے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں کہ نماز عصر کے بعد کوئی نفل نماز نہیں اور حضرت امام ابو

بَابُ: الرَّجُلُ تَخَضَّرُ الصَّلَاةَ
وَالطَّعَامَ بِأَيِّهِمَا يَتَذَرُ

220۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّهُ كَانَ يَقْرُبُ إِلَيْهِ الطَّعَامُ، فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ
وَهُوَ فِي تَبِعِهِ، فَلَا يَفْعَلُ غَيْرَ طَعَامِهِ حَتَّى يَتَلَبَّسَ مِنْهُ
حَاجَتَهُ.

فَالْمُحَمَّدُ: لَا نَرَى بِهَذَا بَأْسًا، وَنَحِبُّ أَنْ لَا
تَتَوَخَّى بِلَيْكَ الشَّاعَةِ.

بَابُ: فَضْلُ الْغَضْرِ وَالصَّلَاةِ بَعْدَ الْغَضْرِ
221۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْضَرُ
الْمُتَكَبِّرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْغَضْرِ.

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا صَلَاةَ طُلُوعَ بَعْدَ
الْغَضْرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيصَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

مؤید رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

222۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس شخص کی نماز معصومہ
ہو جائے تو گویا اس کا گھر اور مال لوٹ گیا۔

بَابُ: وَقْتُ الْجُمُعَةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ

اور قبل لگانے کا احتساب

مِنْ الْعَلِيْبِ وَالْبَهَانِ

223۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَمِيْنُ ابْنُ سُهَيْلٍ
مَالِكٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَرَى بِلَقْسَةَ يُقْبَلُ مِنْ
أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَخْرُجُ إِلَى جِدَارِ الْمَسْجِدِ
الْقُرْبِيِّ، فَإِذَا غَسِيَ الْبَلْبَسَةَ كَتَمَهَا جِلُّ الْجِدَارِ
خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،
ثُمَّ تَزَجَّعَ قَبِيلُ قَبِيلَةِ الضَّحَاةِ.

224۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ لَا يَخْرُجُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا وَهُوَ مُلَبَّسٌ مُتَكَلِّبٌ
إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُعْرَمًا.

225۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ الشَّاهِبِ
بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ عَفَّانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى
الْبِدَاءَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَحْلِيَةً نَاعِلَةً. وَالْبِدَاءُ الثَّالِثُ
الَّذِي يُنَادَى بِهِ الْبِدَاءُ الْأَوَّلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْفَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

225۔ حضرت سائب بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جوہر کے دن تیسری اذان کا
اضافہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں جو تیسری اذان زیادہ کی گئی ہے وہ پہلی اذان ہے
اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ میں قرأت کرنا، (دوران خطبہ)

وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الصُّمِّ

خاموش رہنے کا انتخاب

228- أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، خَلِّقًا حَمْرُوهُ بْنُ سَعْدٍ
بِالْعَازِلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ
الضُّحَّاكَ بْنَ قَبِيصٍ سَأَلَ السُّعْمَانَ بْنَ نَشِيرٍ مَاذَا
كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى فِئَةِ سُورَةِ
الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِهَذَا آتَاكَ
عَبْدُكَ الْقَابِيَةُ

227- أَهْوَزَنَا مَالِكٌ، خَلَقَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ ثَقَلَبَةَ
 عَنْ أَبِي مَالِكٍ: أَنَّهُمْ خَفَاوْا زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 يُضَلُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يُخْرِجَ عُمَرُ، فَإِذَا خَرَجَ
 وَجَلَسَ عَلَى الْبَيْتِ، وَأَلْقَى الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَقَلَبَةُ:
 جَلَسْنَا تَحَدَّثْتَ، فَإِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ وَلَمْ يَخْرِجْ
 سَمِعْنَا، فَلَمْ يَنْكَلَمْ أَحَدٌ شَيْئًا.

227- حضرت ثقب بن ابی مالک سے روایت ہے کہ حضرت
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کے دن لوگ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تحریف لانے، خبر پر پہنچنے اور
 مؤذن کے اذان کہنے تک نماز پڑھتے رہے۔ حضرت ثقبہ
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ان سارے امور کے دوران) ہم
 ایک دوسرے سے نہ کلمہ کہتے تھے نہ جہاد کرتے تھے۔

خاموش ہو جاتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے قیام فرماتے تو ہم خاموش ہو جاتے اور ہم میں سے کوئی شخص بھی منہ نہ کرتا۔

228۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، قَالَ: خَرُوجُهُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَتَحْلُلُهُ يَنْقُطُ الْكَلَامُ۔
228۔ حضرت امام مالک نے روایت کی ہے کہ ہمیں حضرت زہری نے بتایا کہ کلام کا لفظ نماز کو قطع کر دیتا ہے اور اس کا ختم ہونا کی بات چیت کو ختم کر دیتا ہے۔

228۔ اَمْرًا مَالِكًا، اَمْرًا أَبُو النُّضَرِ، عَنْ مَالِكٍ
 عَنْ أَبِي عَامِرٍ: أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ لِي
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ ذَلِكَ إِذَا غَطَبَ: إِذَا قَامَ الْإِنَامُ
 اسْتَبِقُوا وَانْبَسُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصَبِ الْيُسْرَى لَا تَسْمَعُ
 مِنَ الْخَبِطِ مِثْلَ مَا لِلشَّامِ الْمُنْصَبِ.

229۔ حضرت مالک بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت
 عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خلید میں اکثر فرمایا کرتے
 تھے۔ اور بہت کم ایسا ہوا کہ آپ نے ایمان فرمایا ہو کہ جب
 امام خلید سے کھڑا ہوا جائے تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش
 رہو کیونکہ چپ رہنے والا جو امام کی آواز نہ سنے اس کو بھی

اتفاق اجڑے گا جو چپ رہ کر سننے والے کے لیے ہے۔

230۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: إِذَا قُلْتَ بِضَاحِكَ أَتَيْتَ لَقُوتَ
وَالْإِنَّمَامَ يَخْطُبُ.

231۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ: أَنَّ أَبَا الْقَاسِمِ بْنَ مُعْمَدٍ رَأَى فِي قُبُورِهِ
قَعًا وَالْإِنَّمَامَ عَلَى الْيَمِينِ يَوْمَ الْخُسْفَةِ فَزَعَّ قُبُورَهُ
لَوْ حَفَّتْ.

عیدین کی نماز اور خطبہ کا حکم

بَاب: صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ وَأَمْرُ الْمُعْطَبَةِ

232۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ،
فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ التَّوَمَتَيْنِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
جَنَابِهِمَا يَوْمَ يُكْرَهُنَّ مِنْ جَنَابِكُمْ، وَالْأَعْرَ يَوْمَ
تَأْكُلُونَ مِنَ لَحْمٍ نُسَكِّكُمْ، قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ
مَعَ عُفْمَانَ بْنِ عُفَانَ، فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ،
فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا جِنْدَانِ،
فَمَنْ أَسْبَ مِنْ أَهْلِ الْغَالِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ الْخُسْفَةَ
فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ أَسْبَ أَنْ يُرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ، فَقَدْ أَذْنُكَ
لَهُ، فَقَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُفْمَانَ
مَحْضُورَ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ.

232۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ اے
والہ حضرت قاسم بن محمد نے اپنی بیوی پر غصہ دیکھا۔ جبکہ امام
جمہ کے روز خطبہ سے راقعاً۔ آپ نے اپنی بیوی اتاری اور
رکھ دی۔

232۔ حضرت عبدالرحمن کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو سعید
سے روایت ہے کہ میں نے نماز عید حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی جب آپ قارئ ہوئے تو خطبہ
دیا اور فرمایا کہ ان دونوں (یوم نکر، یوم غمی) میں نبی کریم
ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک دن تو وہ ہے
جس دن تم روزہ افطار کرتے ہو۔ اور دوسرا وہ دن جس دن تم
قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ پھر
میں نے عید کی نماز حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے
ساتھ پڑھی۔ جب آپ قارئ ہوئے تو خطبہ دیا اور فرمایا
آج تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ اہل دیہات
میں سے جو پسند کرتا ہے وہ جو کھا انتظار کرے اور جو وہاں
ہونا چاہے وہ وہاں چلا جائے میری طرف سے اجازت
ہے۔ راوی نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے ساتھ نماز پڑھی جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے۔
آپ نے نماز پڑھی۔ اور جب قارئ ہوئے تو آپ نے
خطبہ ارشاد فرمایا۔

233- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَذَكَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ كَانَ يُصْنَعَانِ ذَلِكَ.

233- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر میں اہل بیت اور عید الاضحیٰ کے روز خطبہ سے قبل نماز ادا فرماتے تھے۔ (حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ) نے ذکر فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا عُكِّدَ نَأْخُذُ، وَانَّمَا رَخِصَ عُثْمَانُ فِي الْجُمُعَةِ لِأَهْلِ الْعَالِيَةِ لِأَنَّهُمْ لَبَسُوا مِنْ أَهْلِ الْمَبْضِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے سلسلہ میں دیہات والوں کو اجازت دے دی کیونکہ وہ شہر کے باشندے نہیں تھے۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: صَلَاةِ الْفُطُوحِ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ

234- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا.

نماز عیدین سے قبل یا بعد میں نوافل ادا کرنا

234- حضرت ثاقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔

235- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَابِيسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَغْلُوَ أَوْ بَعْدَ أَنْ يَغْلُوَ.

235- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ عید گاہ کی طرف نکلتے سے پہلے (گھر میں) چار رکعت پڑھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا صَلَاةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ فَإِنَّمَا يَفْعَلُهَا فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تُصَلِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز عید سے قبل کوئی نماز نہیں اور اگر اس کے بعد تم چاہو تو کوئی نماز پڑھ لو یا نہ پڑھو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

236- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، وَالْمَعْدِنِيُّ، عَنْ غَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَهَبٍ الْكَلْبِيِّ: مَاذَا يَفْعَلُ بِهَ وَنَسِئَ اللَّهُ ﷺ فِي

عیدین کی نماز میں قرأت کرنا

236- حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واہد المصلی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے روز کوئی (سورتیں) پڑھتے تھے آپ نے فرمایا۔ آپ

الْأَضْحَى وَالْفَيْطَرُ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِقَاتٍ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، وَالْقُرْآنُ الشَّاعَةُ وَالشَّقَى الْقَمَرُ. الشَّقِ الْقَمَرُ "پڑھتے تھے۔

بَاب: التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ عیدین کی نماز میں تکبیر کہنا

237- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَضْحَى وَالْفَيْطَرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَثُرَ فِي الْأَوَّلَى مَنَعُ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبِی الْأَجْزَةِ بِمَنْسَبِ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ فِي. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز پڑھی آپ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کیں اور آخری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیریں کیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَمْ يَخْتَلَفِ النَّاسُ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ، فَمَا اخْتَلَفَ بِهِ فَهُوَ خَسَنٌ وَالْفَضْلُ ذَلِكَ عَلَيْنَا مَا رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَتَكَبَّرُ فِي كُلِّ عِيدٍ سَبْعًا: خَمْسًا وَارْتَبَعًا، فِيهِنَّ تَكْبِيرَةٌ الْإِفْتِاحِ وَتَكْبِيرَتَا الرَّكْعَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ، وَيُتَكَبَّرُ فِي الْأَوَّلَى، وَيَقْلِبُهَا فِي الثَّانِيَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کا عیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے پس تم جس پر بھی عمل کرو اچھا ہے اور ہمارے نزدیک وہ افضل ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ہر عید میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں ان تکبیروں میں تکبیر تحریمہ اور دونوں رکعوں کی تکبیریں بھی شامل ہیں آپ دونوں قراتوں کو ان کے ساتھ ملاتے تھے۔ پہلی رکعت میں تکبیروں کے بعد قرأت کرتے اور دوسری میں قرأت کے بعد تکبیریں کہتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَاب: قِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ ماورضان میں قیام کرنا (تراویح پڑھنا) اور اس کی فضیلت

238- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ غُرَيْرَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِي اللَّهِ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ كَثُرُوا مِنَ الْقَابِلَةِ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا الثَّلَاثَةَ الثَّانِيَةَ أَوْ الرَّابِعَةَ، فَكثُرُوا، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک رات) مسجد میں نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر آئندہ رات لوگ بکثرت آئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات بھی بکثرت لوگ اکٹھے ہوئے نبی کریم ﷺ تکھریف نہ لائے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي
 قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ، إِلَّا
 أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذَلِكَ لِي
 رَمَضَانَ.

جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ گذشتہ شب جو
 کچھ تم نے کیا میں نے اسے دیکھا مجھے باہر آنے سے یہ خوف
 مانع رہا کہ کہیں یہ تم پر فرض نہ ہو جائے۔ اور یہ واقعہ رمضان
 المبارک میں پیش آیا۔ ۱

۱۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح پڑھنا مستحب ہے۔ البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ نماز تراویح کب تک پڑھنا افضل ہے یا سجدہ میں جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، جمہور صحابہ، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور بعض مالک کا قول یہ ہے۔ کہ تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب اور دیگر صحابہ کرام نے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھی۔ اور آج تک مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔ کیونکہ یہ نماز عید کی طرح شعاۃ المسلمین سے ہے (شرح صحیح مسلم للنووی، جلد 1، صفحہ 259، مطبوعہ مدنی کتب خانہ کراچی) امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تراویح میں رکعت ہے اور امام مالک کے نزدیک تراویح چھتیس رکعات ہے۔ امام نووی شافعی لکھتے ہیں ”رکعات تراویح میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ یہ وتر کے علاوہ دس مسلمانوں کے ساتھ میں رکعات ہیں اور یہ پانچ ترویحات ہیں اور ترویجہ دو مسلمانوں کے ساتھ چار رکعات ہے۔ یہ ہمارا مذہب ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے۔ امام احمد اور داؤد وغیرہ کا بھی یہی مذہب ہے البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ تراویح وتر کے سوا نو ترویحات ہیں۔ اور یہ چھتیس رکعات ہیں۔ (الکجوع شرح المہذب جلد 4، صفحہ 32 دار الفکر بیروت) علامہ ابوالحسن علی بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ مستحب یہ ہے کہ ماورضان میں لوگ نماز مشاء کے بعد رخصت ہوں۔ اور ان کا امام انہیں پانچ ترویحات پڑھائے اور ہر ترویجہ دو مسلمانوں کے ساتھ پڑھائے۔ اور یہ دو ترویحوں کے درمیان ایک ترویجہ کی مقدار پڑھیے۔ پھر انہیں وتر پڑھائے۔ اور اس میں جماعت ملت کتابیہ ہے (ہدایہ اولین، جلد 1، صفحہ 150، مطبوعہ مکتبہ شرکت علیہ لبنان) میں رکعات تراویح کی مرفوع حدیث یہ ہے۔ حافظ ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں:

حدثنا یزید بن ہارون قال انا ابرہیم بن عثمان عن الحكم عن بقسم عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يصلي في رمضان عشرين ركعة والوتر (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 164، مطبوعہ دار الفکر بیروت)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان میں بیس رکعات تراویح پڑھتے اور تہ پڑھتے۔
ملاحظہ فرمائیے اس حدیث کی سند کے بارے میں کیسے ہیں۔ اس حدیث کی سند میں امام ابن ابی شیبہ کے دادا ابراہیم بن عثمان ہیں۔ جن کے ضعف پر اتفاق ہے۔ اور ابن ہادی نے انہیں اکال میں ضعیف قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ حدیث معطل ہے۔

(المحرر الراہی، جلد 2، صفحہ 150، دارالکتب العلمیہ بیروت)

ہر چھ رکعتیں تراویح کی حدیث مرفوعہ سند ضعیف ہے لیکن یہ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سمیت اس دور کے تمام صحابہ کرام کے ہیں رکعات تراویح پر اجماع کے ساتھ مؤید ہے۔ اور یہ بات بکثرت آثار صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اس لئے میں رکعات تراویح بلاشبہ مشروع ہیں۔ غیر مقلدین حضرات میں رکعت تراویح کے معارفہ میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

حضرت مسلم بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں رسول اکرم ﷺ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ پندرہ نماز اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم وغیرہ) اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی اس نماز کے بارے میں بتا رہی ہیں۔ جو رمضان اور غیر رمضان میں مشترک ہے۔ اور وہ نماز فقہ ہے نہ کہ نماز تراویح۔ اس لئے اس حدیث کو تراویح پر محمول کر کے میں رکعات پر معارفہ گردانتا ہوں۔ جب کہ میں رکعات تراویح بکثرت آثار صحابہ سے ثابت ہے۔

امام اہلک رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے صحابہ میں تراویح کے بارے میں دو روایات ذکر کی ہیں۔ ایک سماع بن یزید سے مروی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا روایت تراویح پڑھنے پر لوگوں کو منع کیا۔ اور دوسری یزید بن رومان سے مروی ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

عَنْ حُسَيْنٍ وَوُثَيْلٍ، ثُمَّ يَصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا نَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَوُثَيْلٍ ثُمَّ يَصَلِّي ثَلَاثًا، فَالْتِ: ہمارے میں تم کچھ نہ پوچھو پھر آپ چار رکعتیں ادا فرماتے تھے فَلْتِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَمَّ قَبْلَ اَنْ تُؤَيِّدَهُ فَقَالَ: يَا اَنْ كے حسن اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر

(بیڑے میں کڑکشت)

عن يحيى بن سعيد ان عمر بن الخطاب امر رجلا بهم عشرين ركعة

”حضرت یحییٰ بن سعید بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔“

عن نافع بن عمر قال كان ابن ابي شيبة يصلّي بنا في رمضان عشرين ركعة ويقرأ السورة الملائكة في ركعتي

”حضرت نافع بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن ابی شیبہ ہمیں رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ اور ایک رکعت میں سورۃ غافر

(سورۃ اہل) پڑھتی پڑھتے تھے۔ عن عبد العزيز بن ربيع قال كان ابن ابي شيبة يصلّي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر

بطلان ”حضرت عبد العزیز بن ربیع بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابی بن کعب مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور بیس رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

عن الحارث بن ابي اسحق قال كان يوم الناس في رمضان بالليل عشرين ركعة ويوتر بطلان ويصلّي قبل الركوع

”حضرت حارث بن ابی اسحق سے مروی ہے کہ آپ رمضان کی راتوں میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور بیس رکعت وتر پڑھاتے تھے اور اگر کسی پہلے دعا پڑھتے

پڑھتے تھے۔ عن ابي الهيثم بن ابي اسحق قال كان يصلّي خمس ركعات في رمضان ويوتر بطلان ”حضرت ابی الہیثم بن ابی اسحق سے مروی ہے کہ آپ رمضان میں پانچ تراویح اور بیس رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

عن عطاء قال امرت الناس وهم يصلون ثلاثا وعشرين ركعة بالوتر

”حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو کچھ کچھ بیس رکعت قبول پڑھانے کا حکم دیا۔“

عن سعيد بن عبد الله بن علي بن ربيعة كان يصلّي بهم في رمضان خمس ركعات ويوتر بطلان

(معتق ابن ابی شیبہ جلد 3 صفحہ 163: مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرت سعید بن عبد اللہ بن علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ رمضان میں لوگوں کو پانچ تراویح اور بیس رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

عن الصائب بن يزيد قال كانوا يقرءون على عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه في شهر رمضان عشرين ركعة

فالوا وكانوا يقرءون بالثنتين وكانوا يوترون على عصم في عهد عثمان بن عفان رضي الله عنه من سنة التمام

”حضرت صائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ 20 رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ اور ان میں سورۃ

والی اور تین سورۃ پڑھتے تھے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں 20 رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ اور ان میں سورۃ تین سورۃ پڑھتے تھے۔“

وكان من اصحاب علي رضي الله عنه انه كان يوتر بهم في شهر رمضان عشرين ركعة ويوتر بطلان

”اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہم عصر اصحاب بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور بیس رکعت

پڑھاتے تھے۔“

عن عطاء بن الصائب عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال دعا القراء في رمضان فامرهم بصلّي بالناس

عن عشرين ركعة قال وكان علي رضي الله عنه يوتر بهم وروي ذلك من وجه اخر عن علي

”حضرت ابی عبد الرحمن السلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں دعا دی کہ لوگو! اللہ ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت

تراویح پڑھانے کا حکم دے اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو وتر پڑھاتے تھے۔“ (بیڑے کے)

عَاجِظَةً عَيْنَايَ تَتَمَنَّانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

آپ تین رکعتیں پڑھتے۔ آپ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

240۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُكَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرَجِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ خَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِغَيْرِنَمَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِنْشَاءً وَآخِرَهُ غُفْرَةً مَا قَدَّمْتُ مِنْ ذَنْبِهِ۔

240۔ حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جو بلی حکم دیے بغیر لوگوں کو قیام رمضان (تراویح) کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام رمضان کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

فَالِ إِنْ خُتِبَ: فَقَوْلِي الشَّيْءَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ فِي جِلَافَةِ أَبِي نَجْمٍ وَضَلُّوا مِنْ جِلَافَةِ غَمَرٍ عَلَى ذَلِكَ۔

حضرت ابن شہاب نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے اور معاملہ اسی طرح ہی رہا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں بھی یہی حال رہا۔

241۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُكَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ، عَنْ غُرُوفَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ: أَنَّ غَزْوَةَ نَزَعَ غَمَرٌ مِنَ الْخُطَابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ، فَبَاذَ النَّاسُ أَوْزَاعَ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ قَبْلُصَلَّى بِضَلْوَاهِ الرُّخْطِ، فَقَالَ غَمَرٌ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَظُنُّنِي لَوْ

241۔ حضرت عبدالرحمن بن عبدالقادر سے روایت ہے کہ وہ ماہ رمضان میں ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے لوگ متفرق گروہوں میں بٹے ہوئے تھے کوئی تھا نماز پڑھا رہا تھا اور کوئی چند آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھا رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا میرا (بچہ سو گزشتہ) یہ حد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور سب سے بھی مروی ہے۔

غیر مسلمین حضرات کی رکعت کو آواز دہشت اور خلاف شدت قرار دیتے ہیں۔ اور وہ اس بارے میں برآئے روز اہل سنت سے مباہلہ کرتے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ غیر مسلمین حضرات خود جو ہر رمضان میں اور رمضان شریف کی ہر رات میں باجماعت تراویح پڑھتے ہیں۔ اس میں غم قرآن مجید کا اجر اور بھی کرتے ہیں۔ یہ کہ ان کی کچھ عمر تراویح حاصل ہو چکی ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم کی روایات سے تو صرف یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ رمضان شریف کی راتوں میں نماز تراویح کا طریقہ، اگر آپ کا جواب یہی ہے اور یقیناً یہی ہے۔ تو پھر ہر رمضان میں اور رمضان کی ہر رات میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھا اور اس میں غم قرآن مجید کرنا، یہ تمام امور اگر حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کی اجازت سے کیا جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے یہ دعوت اور خلاف سنت نہیں۔ تو اسی سبب جماعت کی اجازت میں یہ رکعت تراویح پڑھا کیے دعوت اور خلاف سنت ہو سکتا ہے۔ اس لئے خود کو گواہیں رکعت تراویح کا دعوت قرار دے کر اس کا فخر سے مسلمانوں کو دیکھنے کی سعی ناممکن نہ کریں۔ اور اس سے باز آ جائیں۔ (مکمل)

جَمَعَتْ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ أَفْضَلَ، ثُمَّ عَزَمَ لِيَجْمَعَهُمْ عَلَى أُتَيْيَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: ثُمَّ عَزَجْتُ مَعَهُ لِكَلَّةٍ أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيهِمْ، فَقَالَ: يَغْتَمِبُ الْبِلْدَةَ هَذِهِ، وَالْأُتَيْيَ يَنْشَوْنُ عَنْهَا الْأَفْضَلَ مِنَ الْاُتَيْيَ يَتَوَقَّفُونَ فِيهَا يُرِيدُ آجِزَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَتَوَقَّفُونَ لَوَلَدِهِ.

یقین ہے کہ اگر میں اس سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو یہ بہت اچھا ہو آپ نے ارادہ فرمایا اور حضرت اُتئی بن کعب رضی اللہ عنہ (کو امام بنا کر ان کے پیچھے لوگوں کو اکٹھا کیا راوی نے فرمایا کہ میں پھر دوسری رات کو آپ کے ساتھ لگاؤ تو لوگ ایک ہی قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے وہ نماز جس سے لوگ سو جاتے ہیں (رات کے آخری حصہ میں نوافل پڑھتے ہیں) افضل ہے اس نماز سے جس کو (ابتدائی حصہ میں) وہ قائم کرتے ہیں اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ لوگ اس کو رات کے آخری حصہ میں پڑھیں اور لوگ اس کو اول رات میں قائم کیے ہوئے تھے۔

فَالَمْ يَجْعَلْ: وَهَذَا كَلِمَةٌ نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالصَّلَاةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ قَطُّوعًا بِأَمَامِ، لِأَنَّ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ذَلِكَ وَرَأَوْهُ حَسَنًا. وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنًا، وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ قَبِيحًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ قَبِيحٌ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ اور رمضان میں لوگ (جماعت) امام کے ساتھ نوافل (تراویح) ادا کریں کیونکہ مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے اور اس کو عمدہ سمجھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے روایت کی گئی ہے آپ نے فرمایا جس بات کو مسلمان اچھا خیال کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جس کو مسلمان بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ بھی بُری ہے۔

بَابُ: الْقُنُوتِ فِي الْقَبْرِ

242- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يَقُتُّ فِي الصُّبْحِ.

242- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

فَالَمْ يَجْعَلْ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ رَجَعَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور

فجر کی دو سنتیں پڑھنے کا حکم

243۔ حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کو نہ پایا صبح آپ بازار کی طرف تشریف لائے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر بازار اور مسجد کے درمیان تھا جس آپ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا انہوں نے عرض کی کہ وہ رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور پھر ان پر غیہ غالب آ گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز میں شریک ہو جاؤں مجھے رات بھر کے قیام سے زیادہ پسند ہے۔

244۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت طہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب عشاء نماز فجر کی اذان کہہ دیتا اور صبح کا آواز ہو جاتا تو نبی کریم ﷺ نماز فجر کی اقامت سے پہلے مختصری دور کھتیں اور فرماتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ نماز فجر سے قبل دو مختصر کھتیں پڑھی جائیں۔

245۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے دو رکعتیں فجر کی پڑھیں پھر لیت گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے ایسا کیوں کیا ہے؟ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی کہ وہ اپنی نماز کے

باب: فضل صلاۃ الفجر فی

الجماعۃ وأمر رخصتی الفجر

243۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَّامٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَلَّدَ سَلِيمَانَ بْنَ أَبِي حَمَزَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَنَّ عُمَرَ خَدَا إِلَى السُّوقِ وَكَانَ مَنُزِلُ سَلِيمَانَ بَيْنَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ، فَمَرَّ عُمَرُ عَلَى أُمِّ سَلِيمَانَ الْيَتَامَى، فَقَالَ: لَمْ أَرِ سَلِيمَانَ فِي الصُّبْحِ، فَقَالَتْ: بَاتَ يُصَلِّيَ فَلَقْنَاهُ غَدًا، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ أَخُذَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً.

224۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ خَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ رَخَعَ وَكَفَعَنَ خَبِيفَتَيْنِ قَلِيلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَلَمْ تَكُنْ قَلِيلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يُخَفِّفَانِ.

245۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا رَخَعَ وَكَفَعَنِيَ الْفَجْرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: خَدَا لَنَافِعٍ؟ فَقَالَ نَافِعٌ: قُلْتُ: بِفَضْلِ بَيْنَ صَلَاتِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَهُوَ أَفْضَلُ أَفْضَلُ مِنَ السَّلَامِ.

ماہین فرق کر رہا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا
سلام سے بڑھ کر کون سا کامل فعل ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ اور حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز میں لمبی قرأت کرنا اور مختصر

قرأت کا مستحب ہونا

246۔ حضرت عہد بن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ
حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے
آپ کو (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) "سورۃ المرسلات"
کی قرأت کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا اے میرے
بیٹے تمہاری اس سورت کی قرأت نے مجھے یاد دلایا کہ یہ وہ
آخری سورت ہے جسے میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب
میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

247۔ حضرت محمد بن یحییٰ بن مطعم نے اپنے والد محترم سے
روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو
نماز مغرب میں "سورۃ الطور" پڑھتے ہوئے سنا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عام فقہاء کا یہ
مذہب ہے کہ مغرب کی نماز میں مختصر قرأت کی جائے اس میں
تھما مفضل (سورۃ بروج سے والا اس تک) میں سے کوئی
سورت پڑھی جائے تاہم اعتقاد ہے کہ ان بڑی سورتوں میں
سے آپ کوئی سورت پڑھتے ہوئے لیکن بعد میں طویل
قرأت ترک کر دی گئی ہوگی یا ان سورتوں کا کچھ حصہ پڑھتے
ہوئے اور کوئی کر لیتے ہوئے۔

248۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ تَأَخَّلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
خَبِيَّهٍ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: طَوْلُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّخْفِيفِ

246۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ أُمِّ الْفَضْلِ:
أَنَّهَا سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ ﴿وَالمُرْسَلَاتِ﴾ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ
لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَةِ بَيْتِ هَذِهِ السُّورَةِ أَنَّهَا لَا يَجُزُّ مَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ.

247۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلْفَاظُهُ عَلَى أَنَّ الْقِرَاءَةَ تَخْفِيفٌ فِي
صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ فِيهَا بِفَضْلِ الْمُفْضَلِ، وَلَوْ
أَنَّ هَذَا كَانَ شَيْئًا فَتَرَكْتُ أَوْ لَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بَعْضَ
السُّورَةِ ثُمَّ يَرْخَعُ.

248۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

إِذَا صَلَّى أَخَذَ ثَمَامُ النَّاسِ فَلْيَخَفِ. فَإِنْ فِيهِمْ
الضَّعِيفُ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَإِذَا صَلَّى يُنْقِبُ
فَلْيُطَوِّ نَاشِئًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

ہے۔

بَابُ: صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَتَرُ صَلَاةِ النَّهَارِ
249. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدُوًّا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ
أَبِي غَمْرٍ قَالَ: صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَتَرُ صَلَاةِ النَّهَارِ.

در ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَتَبَيَّنَ لِمَنْ جَعَلَ
الْمَغْرِبَ وَتَرُ صَلَاةِ النَّهَارِ حَتَّى قَالَ أَبُو غَمْرٍ أَنَّ
يُكُونُ وَتَرُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مِثْلَهَا، لَا يُفَضَّلُ تَبَيَّنَا
بِفَسْطِهِمْ، حَتَّى لَا يُفَضَّلَ لِي الْمَغْرِبُ بِفَسْطِهِمْ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں جو آدمی نماز مغرب کو دن کے وتر خیال کرتا ہے
جس طرح کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے اسے
چاہیے کہ وہ رات کے وتر اسی طرح پڑھے ان کے درمیان
سلام بھیر کر فرقہ صلاہ کرے جس طرح مغرب کی نماز میں
سلام بھیر کر فرقہ نہیں کیا جاتا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

نماز وتر

بَابُ: الْوُتْرِ

250. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
أَبِي مُرَّةٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ هِرْزَةَ: كُنْتُ عَمَّا وَشَوَّلَ اللَّهُ
عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: فَسَجَّ، ثُمَّ سَأَلَتْ فَسَجَّ، ثُمَّ
سَأَلَتْ فَقَالَ: إِنْ جِئْتَ أَخْبَرْتُكَ كُنْتُ أَصْنَعُ أَنَا.
قَالَ: أَخْبَرْنِي، قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ صَلَّيْتَ
بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَنَامَ لِأَنَّ قَمْتُ مِنَ اللَّيْلِ
صَلَّيْتَ مَثْنَى مَثْنَى. فَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ عَلَى

250۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کس طرح
وتر پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خاموشی
اختیار فرمائی انہوں نے پھر پوچھا آپ نے پھر بھی سکوت
فرمایا (تیسری مرتبہ) پھر انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے
ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیسے کرتا
ہوں۔ انہوں نے عرض کی مجھے آگاہ فرمائیے آپ نے فرمایا

وہی۔

جب میں نماز عشاء پڑھ لیتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعتیں پڑھتا ہوں پھر میں سو جاتا ہوں اگر رات کے وقت میں (نماز کیلئے) اٹھوں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اگر صبح ہو جائے تو صبح ہوتے ہی دو پڑھتا ہوں۔

251۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُظْلِمَةً لَغَبِي الصُّبْحِ، فَأَوْتَرَ بِوَاجِدِهِ، ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَمَمُ، فَرَأَى عَلَيْهِ لَيْلًا، فَشَفَعَ بِسَجْدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، فَلَمَّا غَبِيَ الصُّبْحُ أَوْتَرَ بِوَاجِدِهِ.

251۔ حضرت نافع نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رات کے معطر میں تھے اور آسمان ابر آلود تھا آپ صبح کو جگ بولنے کا اندیشہ لاحق ہوا آپ نے ایک رکعت پڑھی پھر بادل چھٹ گیا آپ نے دیکھا کہ رات ابھی باقی ہے آپ نے ایک رکعت اور پڑھی پھر دو دو رکعتیں پڑھتے رہے جب صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو ایک رکعت ساتھ ملا کر پڑھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول پر ہمارا عمل ہے نماز وتر سے فارغ ہونے کے بعد صبر رکعت پڑھ کر دو رکعت کر لینے کو ہم درست خیال نہیں کرتے۔ مگر وتر کے بعد جو چاہے پڑھے اور وتر کم نہ کرے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

سواری پر وتر پڑھنا

بَابُ: الْوُتْرُ عَلَى الدَّابَّةِ

252۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَجْدَةَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْتَرَ عَلَى وَاجِلِهِ.

252۔ حضرت سعید بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ (مذکورہ) حدیث بھی آئی ہے اور اس کے علاوہ بھی روایات ہیں ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ (نمازی) اپنی سواری پر جس قدر چاہے لو اٹھ لے کر جب وتر کا وقت ہو تو سواری سے اتر آئے اور زمین پر وتر ادا کرے۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم، حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

252۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَجْدَةَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْتَرَ عَلَى وَاجِلِهِ.

فَالْمُحْتَمَلُ: قَدْ جَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ وَجَدَ غَيْرُهُ فَأَعْرَبَ إِنَّا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى وَاجِلِهِ تَعَرُّعًا مَا بَدَأَ لَهُ، فَبَدَأَ بِلُغِ الْوُتْرِ فَوُتَرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْفَةَ وَالْعَامِئَةِ مِنْ لَفْظِهِ إِنَّا.

باب: تَاخِيرُ الْوُفْرِ

وتر میں تاخیر کرنا

253۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: إِنِّي لَا أُؤَيِّرُ وَأَنَا أَسْمَعُ الْإِقَامَةَ أَوْ بَعْدَ الْقَبْرِ، يَشْكُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمْرَ ذَلِكَ قَالَ.

253۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں وتر اس وقت بھی پڑھ لیتا ہوں جس وقت میں فجر کی اقامت (تکبیر) سن رہا ہوں یا فجر کے بعد پڑھ لیتا ہوں (راوی) حضرت عبدالرحمن کو شک ہے کہ آپ (عبداللہ بن عامر) نے دو لفظوں میں سے کون سا لفظ فرمایا تھا۔

254۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: إِنِّي لَا أُؤَيِّرُ بَعْدَ الْقَبْرِ.

254۔ حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محترم (حضرت قاسم بن عمر) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نماز فجر کے بعد وتر پڑھ لیتا ہوں۔

255۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عِشَاءُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا أَهْلِي لَوْ أَقْبَسَ الصُّبْحُ وَهَذَا أُؤَيِّرُ.

255۔ حضرت عشاء بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اگر صبح کی اقامت ہو جائے اور میں وتر پڑھ رہا ہوں۔

256۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُهَازِزِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ زَلَّ، ثُمَّ اسْتَفْظَ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ: أَتَطْرُقُ مَاذَا صَنَعَ النَّاسُ، زَلَّ فَهَبَ بَصْرَهُ، فَلَلَبَّ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لَقَدْ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ، فَقَدْ هَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَأَزَارَ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ.

256۔ حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آرام کیا پھر آپ بیدار ہوئے اپنے خادم سے فرمایا دیکھو (مسجد میں) لوگ کیا کر رہے ہیں اس وقت آپ کی بیوی ختم ہو چکی تھی وہ (خادم) گیا پھر واپس آیا تو اس نے کہا کہ لوگ نماز فجر سے فارغ ہو چکے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اٹھے پہلے وتر پڑھے اور بعد میں صبح کی نماز پڑھی۔

257۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ كَانَ يَوْمَ يَوْمًا، فَخَرَجَ يَوْمًا لِلصُّبْحِ، فَلَقِيَ الْمُؤَدِّيَّ الصَّلَاةَ، فَاسْتَحَنَّهُ حَتَّى أَوْفَرَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ.

257۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما نماز فرمایا کرتے تھے ایک دن صبح کی نماز کیلئے تحریف لائے مؤدئ نماز کی اقامت کہنے لگا آپ نے اسے خاموش کیا حتیٰ کہ آپ نے وتر ادا کیے پھر نماز پڑھائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُؤَيَّرَ قَبْلَ أَنْ يُطْلَعَ الْفَجْرُ وَلَا يُؤَخَّرَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَإِنْ طُلِعَ قَبْلَ أَنْ يُؤَيَّرَ فَلْيُؤَيَّرْ، وَلَا يَتَعَمَّدْ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ (نمازی) طلوع فجر سے قبل ہی وتر پڑھ لے اور طلوع فجر تک تاخیر نہ کرے اگر وتر پڑھنے سے قبل صبح ہو جائے تو پہلے وتر پڑھے جان بوجھ کر ایسا ارادہ نہ کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: السَّلَامِ فِي الْوُتْرِ

258۔ أَخْبَرَنَا هَالِكٌ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْوُتْرِ تَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ حَتَّى يَأْتِيَ بِبَعْضِ خَاصِبِهِ.

258۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتروں کی دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ اپنے بعض کاموں کا حکم دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَا نَزَيُّ أَنْ يُسَلِّمَ بَيْنَهُمَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے مگر ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے قول پر عمل کرتے ہیں ہمارے نزدیک ان کے درمیان سلام پھیرنا درست نہیں۔

259۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَبِيفَةَ خَلِّقًا أَنَّهُ جَعَلَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثَمَانِي رَكْعَاتٍ قَطُوعًا وَثَلَاثَ رَكْعَاتٍ الْوُتْرِ، وَرَكْعَتِي الْفَجْرِ.

259۔ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح تا شام اور نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نوافل، تین رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں۔

260۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَبِيفَةَ، عَنْ حَمَادٍ، عَنْ ابْنِ إِسْرَافِيلَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَجَبْتُ أَيْ تَرَكْتُ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ وَإِنْ لِي خُمُرُ النِّعَمِ.

260۔ حضرت ابوالاعلیٰ حماد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں سرخ اونٹوں کے بدلے دو ترک کر دیتا پسند نہیں کرتا۔

261۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِي عَتَبَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: الْوُتْرُ ثَلَاثَ خَفَافَاتٍ.

261۔ حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا وتر مطرب کی تین رکعتوں کی طرح تین رکعتیں ہیں۔

الْمَغْرِبِ.

262۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: خَلَقْنَا ابْنُ مَعَاوِيَةَ الْمَكْفُوفَ. حضرت عبدالرحمن بن حذافہ سے روایت ہے کہ
عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَخْبَارِ، عَنْ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر کی تحن
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: رکعتیں نماز مغرب کی طرح ہیں۔
الْوُتْرُ ثَلَاثٌ مَخْلُوعَةٌ الْمَغْرِبِ.

263۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فرمایا وتر مغرب کی نماز کی مانند ہیں۔
عَنْهُمَا: الْوُتْرُ مَخْلُوعَةٌ الْمَغْرِبِ.

264۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ. حضرت یحییٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فرمایا صرف ایک رکعت
أُجْرَاتٍ وَخَمْسَةٌ وَاحِدَةٌ لَقَدْ. بالکل جائز ہیں۔

265۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ شَلَيْبٍ الْخَلِيلِيُّ. حضرت سلمہ سے روایت ہے کہ یمنی حضرت عبداللہ
عَنْ أَبِي حُمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وتر کی کم سے کم تین رکعتیں
قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَهْوَنُ مَا يَكُونُ ہیں۔
الْوُتْرُ ثَلَاثٌ وَخَمْسَةٌ.

266۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
عَنْ قُتَيْبَةَ، عَنْ زُرَّادٍ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بن کریم رضی اللہ عنہ وتر کی دو رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔
بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا
يُسَلِّمُ فِي الْوُتْرِ.

بَابُ: سُجُودُ الْقُرْآنِ قرآن پاک میں مقامات سجدہ

267۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ. حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ يَسْفَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے نماز پڑھتے ہوئے اذالسماء انشقت
أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ «إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ» فَسَجَدَ کی تلاوت فرمائی اور اس میں سجدہ کیا اور جب نماز سے فارغ
فَبَيَّنَّا، فَلَمَّا انْصَرَفَ خَلَفَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ہوئے تو لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم رضی اللہ عنہ نے اس (سورت)
سَجَدَ فِيهَا میں سجدہ کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

رَجَعَهُ اللَّهُ وَكَانَ عَالِيكَ بَنُ أَنَسٍ لَا يَرَىٰ فِيهَا سَجْدَةً۔
 کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے
 لیکن حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس
 سورۃ میں سجدہ نہیں ہے۔

268۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، خَلَقًا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا بَيَّعَهُمُ النَّخْمَ لَسَجْدَةٍ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْأَنْعَامِ۔
 268۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (دورانِ امامت)
 سورۃ النعم تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا پھر آپ نے
 قیام فرمایا اور دوسری سورت پڑھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ وَكَانَ عَالِيكَ بَنُ أَنَسٍ لَا يَرَىٰ فِيهَا سَجْدَةً۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
 کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے
 لیکن حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس میں
 سجدہ نہیں۔

269۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، خَلَقًا نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَعْلَىٰ بَصْرَ: أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ سُورَةَ الْحَجِّ، لَسَجْدَةٍ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ، وَقَالَ: إِنَّ فِيهِ السُّورَةَ لَفُصِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ۔
 269۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر کے
 ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ عورت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۃ
 الحج پڑھی اور اس میں دو سجدہ فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ اس
 سورت کو دو سجدہ کی وجہ سے فصیلت دی گئی ہے۔

270۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَأَةَ سَجْدَةً فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔
 270۔ حضرت عبداللہ بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں
 نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نے
 سورۃ الحج میں دو سجدہ کیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: رَوَىٰ هَذَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَىٰ فِي سُورَةِ الْحَجِّ إِلَّا سَجْدَةً وَاحِدَةً: الْأُولَىٰ وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت عمر اور
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے اور
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سورۃ الحج میں
 صرف پہلا سجدہ ہے اور ہی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْغَارُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
 271۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، خَلَقًا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَمَلِي عَنْ عُمَرَ أَنَّ بَشَرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ
 271۔ حضرت بشر بن سعید سے روایت ہے کہ انہیں زید بن
 خالد عقی نے حضرت ابو جہم انصاری کی خدمت میں بھیجا کہ

الْجَنَّةِ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جَهَنَّمَ الْأَنْصَارِيِّ فَسَأَلَهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّارِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ النَّارُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُوتَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: لَا أُخْبِرُ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق فرماتے ہوئے کیا سنا ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اگر علم ہوتا کہ اس کو کتنا گناہ ہے تو اس کیلئے چالیس سال (انتظار میں) کترا ہوتا اس کے سامنے سے گزرنے کی نسبت بھڑھوتا راوی (شریح میں سعید خدری) نے فرمایا مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آپ نے چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال فرمایا۔

272- حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو سامنے سے کسی کو گزرنے دے اگر وہ انکار کر دے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

273- حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر چاہتا ہو تو اس کو کتنا گناہ ہے تو اس کے نزدیک زمین میں دھنسنے یا گناہ گزرنے سے بھڑھوتا۔

273- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَضَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيَأْتِيَ أَقْبَلَ فَلْيَقْبَلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

273- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَنْظَلٍ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ كَانَ يَعْلَمُ النَّارُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ كَانَ أَنْ يَخْشَفَ بِهِ خَيْرًا لَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: بِمَكْرَةٍ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُضَلِّي، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَقْبَلْهُ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا يَقْبَلْهُ، فَإِنْ قَبَّلَهُ كَانَ مَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فَتَايِهِ إِثْمًا أَضَلَّ عَلَيْهِ مِنْ مَقَرِّ هَذَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى فَتَايَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَلَيْسَتْ الْعَامَّةُ عَلَيْهَا، وَلَكِنَّهَا عَلَى مَا وَضَعْتُ لَكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةَ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرتا مکروہ ہے اگر کوئی آدمی گزرنے کا ارادہ کرے تو اسے (اشارہ یا تسبیح وغیرہ کے ساتھ) مقدور ہر رو کے لیکن اس کے ساتھ لڑائی نہ کرے کیونکہ اس کے ساتھ لڑائی کرنے میں جتنا زیادہ گناہ ہے اتنا آگے سے گزرنے میں نہیں۔ ہمارے علم میں نہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور نے قتال والی روایت کی ہو اور اکثر فقہاء کرام بھی اس پر عمل نہیں کرتے لیکن اس سے (حلیقا اللہ سے) معنی مراد ہے جو میں نے بیان کر دیا ہے۔ (مقدور ہر

گزرنے والے کو اشارہ سے یا سبحان اللہ کہہ کر روکنا)
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

274۔ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو کوئی
میں نہیں توڑتی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز کی
ساتھ کسی میں گزر جانے سے نماز نہیں ٹوختی حضرت امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مسجد میں داخل ہونے پر نفل پڑھنے

کا استحباب

275۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی مسجد
میں داخل ہو تو اسے پچھنے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لے لی
جائیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ نوافل ہیں اور
مستحب ہیں واجب نہیں۔

نماز کے بعد منہ پھیر کر بیٹھنا

276۔ حضرت داؤد بن حبان سے روایت ہے کہ میں مسجد
میں نماز پڑھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی
پشت قبلہ کی طرف کر کے بیٹھے ہوئے تھے جب میں نماز ادا
کر چکا تو میں اپنی بائیں جانب منہ کر کے آپ کی طرف
اتوجہ ہوا۔ آپ نے فرمایا دائیں جانب منہ پھیر کر بیٹھنے سے
کس چیز نے تجھے منع کیا ہے۔ میں نے عرض کی میں نے
آپ کو دیکھا اور آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے صحیح کیا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ

274۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَنْقَطِعُ الصَّلَاةُ
شَيْءًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لَا يَنْقَطِعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ مِنْ
مَا يَتَّبِعُ يَدِي الْمُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِشَةَ وَجَنَّةُ
اللَّهُ.

بَاب: مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ

فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ دُخُولِهِ

275۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الرُّهَيْبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمٍ الزُّرْقَانِي، عَنْ ابْنِ قُضَّافَةَ
السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ
أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ لِقَالِ أَنُ نَخْلِسَ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ خَيْرٌ، وَلَكِنْ يَوْجِبُ.

بَاب: الْإِنْفِتَالُ فِي الصَّلَاةِ

276۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَيَّانَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ
عَنْ وَاسِعِ بْنِ عَيَّانَ قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو شَيْخٌ مَهْرَةً إِلَى الْقَبْلَةِ، فَلَمَّا
قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ قَبْلِ جُفَيِ
الْأَيْتَرِ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَنْصَرِفَ عَلَيَّ
يَمِينِكَ؟ لَقُلْتُ: وَأَنْتَكَ وَالْصَّلَاةُ إِلَيْكَ، قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ: فَإِنَّكَ لَدَ أَصْبَتْ فَإِنْ فَاجَلَا يَقُولُ:

انصرف علی یمینک، فإذا کُنتَ تَصَلُّیْ انصرف
 حَتَّیْ اُخْبِتَ عَلٰی یمینک اَوْ یَسَارِکَ، وَتَقُولُ
 نَاسٌ: اِذَا قَعَدْتَ عَلٰی خَاجِیْکَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ
 وَلَا تَبْتَ التُّقَدِّسَ، فَاِنَّ عِبْدَ اللّٰهِ: لَقَدْ رَفِثَ عَلٰی
 عَهْرِیَّتِ لَنَا فَرَأَيْتَ وَمَوْلَا اللّٰهِ ﷺ عَلٰی خَاجِیْهِ
 مُسْتَقْبِلَ بَیْتِ التُّقَدِّسِ۔

خیال ہے کہ تم اپنا منہ دائیں طرف ہی پھیر کر بیٹھو (یہ صحیح نہیں) تم نماز سے فارغ ہونے کے بعد جس طرف چاہو دائیں یا بائیں منہ کر کے بیٹھو۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ تم جب قضاے حاجت کیلئے بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے نبی کریم ﷺ کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے قضاے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

فَاِنْ مُخِمَّدٌ: وَتَقُولُ عِبْدُ اللّٰهِ بِنِ عَمْرٍ تَأْخُذُ
 بِنَصْرِفِ الرَّجُلِ اِذَا سَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ جِقِیْهِ اُخْبَ، وَلَا
 نَاسٌ اَنْ یَسْتَقْبِلَ بِالْعِلَاقِ مِنَ الْقَابِطِ وَالنَّوْلِ بَیْتِ
 الْمُقَدِّسِ، اِنَّمَا مَكْرَهٌ اَنْ یَسْتَقْبِلَ بِذَلِکَ الْقِبْلَةَ
 وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی نماز سے جب سلام پھیر دے تو جس طرف چاہے منہ کر کے بیٹھے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ بول و براز کے وقت بیت المقدس بیت المقدس کی جانب منہ کر کے البتہ قبلہ شریف کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بے ہوش آدمی کی نماز

بَابُ: صَلَاةِ الْمَغْمَى عَلَيْهِ

277۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ اُخْبِیْ عَلَیْهِ، ثُمَّ اُتَاقَ فَلَمْ یَقْبِضِ الصَّلَاةَ۔
 277۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بے ہوش ہو گئے جب آپ کو آفاقہ ہوا تو آپ نے نماز قضا نہیں فرمائی۔

فَاِنْ مُخِمَّدٌ: وَیَهْدُ تَأْخُذُ اِذَا اُغْمِیْ عَلَیْهِ اُخْفَرُ مِنْ
 یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ وَاَمَّا اِذَا اُغْمِیْ عَلَیْهِ یَوْمًا وَلَیْلَةً اَوْ اَقْلَ
 فَطُیْ صَلَاةً۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب آدمی پر ایک دن رات سے زیادہ وحشی طاری رہے تو قضا نہ کرے اور جب ایک دن رات یا اس سے کم مدت بے ہوش رہے تو اپنی نماز قضا کرے۔

278۔ بَلَفَا عَنْ عُمَارِ بْنِ نَاسٍ: اَنَّ اُغْمِیْ عَلَیْهِ
 اَزْبَحَ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ اُتَاقَ فَفَضَّاهَا۔ أَخْبَرَنَا بِذَلِکَ اَبُو
 مُغَمِّسٍ الْمَدَنِیُّ عَنْ نَعْبِیْ اَصْحَابِهِ۔

278۔ ہمیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت پہنچی ہے کہ آپ چار نمازوں میں بے ہوش رہے پھر جب ہوش آیا تو آپ نے نمازیں قضا کیں یہ روایت

ہیں ابو حشر مدنی نے (حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) کے بعض احباب سے روایت کر کے بتائی ہے۔

مریض کی نماز

279۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب مریض عہد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دوسرے کا تھا اشارہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اسے گھڑی پر عہد نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اسے کوئی چیز اٹھا کر اس پر عہد کرنا چاہئے وہ عہد کیلئے رکوع سے زیادہ نیچے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مسجد میں تھوکنے کی

کراہت

280۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں قبضہ کی طرف تھوک دیکھا تو اس کو مہرق دیا پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو وہ اپنے سامنے کی جانب نہ تھوے۔ جب وہ حلیہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز کی کو اپنے سامنے یا دائیں یا بائیں نہیں تھوکتا چاہئے اگر تھوکتا ہی ہو تو اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوے۔

جنسی اور حائضہ کے پیسنے والا کپڑا

281۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حلیہ جنابت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کپڑے کو پیسنگ لگ جایا کرتا تھا پھر آپ اسی (کپڑے) میں نماز ادا کرتے تھے۔

بَاب: صَلَاةُ الْمَرِيضِ

279۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: إِذَا لَمْ يَسْتَطِيعِ الْمَرِيضُ الشُّعُودَ أَوْ مَنِيَّ بَرَأَبِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: بِهِذَا نَأْخُذُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى غُرُودٍ وَلَا شَيْءٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ، وَيَجْعَلُ سَجُودَهُ اخْطَضَ مِنْ رُكُوعِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

بَاب: التَّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ

وَمَنْ كَرِهَهُ مِنْ ذَلِكَ

280۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَاغَ بَصَرًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَخَفَّه، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَتَضَلَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يَتَضَلَّ بِلَفَاءِ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَتَضَلَّ نَحْثَ وَجْهِهِ الْبَسْرَى.

بَاب: الْحُجُبُ وَالْخَابِضُ يَغْرَقَانِ فِي تَوْبٍ

281۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ كَانَ يَغْرُقُ فِي التَّوْبِ وَهُوَ حُجْبٌ، ثُمَّ يَصَلِّي فِيهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يَجِبْ

التَّوْبَةِ مِنَ الصَّغِيرَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَهُ
 اللَّهُ.
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر عمل
 کرتے ہیں کہ جب تک کپڑے پر نمی نہ لگے تو اس میں
 (جنی کے پینٹ میں) کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

تحمل قبلہ کا حکم اور بیت المقدس
 کے قبلہ کی تہنیک

بَابُ: بَدْءُ أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَمَا يُسْبَحُ
 مِنْ قِبْلَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

282- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ،
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ قَالَ: بَيَّنَّ النَّاسُ فِي صَلَاةِ
 الصُّبْحِ إِذَا نَامُوا وَجِلَّ، فَقَالَ: إِنْ رَسَوَى اللَّهُ إِلَيْهِ
 قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقِبْلَةُ لَزَانَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ
 الْقِبْلَةَ، فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَكَانَتْ وَجْهَهُمْ إِلَى الشَّامِ
 فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُفَيْبَةِ.
 282- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 آپ نے فرمایا کہ (قاہم) لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے
 کہ اس اثناء میں انکے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ
 آج رات کو نبی کریم ﷺ پر وحی قرآن نازل ہوئی اس میں
 قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے لوگوں نے قبلہ
 کی طرف منہ کر لیا حالانکہ ان کا منہ شام کی طرف تھا وہ قبلہ کی
 طرف پھر گئے۔

فَالْأَمْرُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِمَنْ أَسْخَطَ الْقِبْلَةَ حَتَّى
 صَلَّى رُغْمَةً أَوْ رُغْمَتَيْنِ، ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ
 الْقِبْلَةِ فَلْيَنْحَرِفْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي مَا بَقِيَ وَيَعْتَدِ
 بِمَا مَضَى، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَهُ اللَّهُ.
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے
 ہیں۔ جس شخص کو قبلہ کے سلسلہ میں غلطی لگ جائے حتیٰ کہ وہ
 ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھ لے پھر اسے پتہ چلے کہ اس
 نے غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے تو اسے چاہیے
 کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے اور جو نماز باقی رہ جائے اسے
 مکمل کر لے اور اسکی وہ نماز جو اس نے (غیر قبلہ کی طرف
 منہ کر کے) پڑھی ہے شمار ہوگی۔ (سے سرے سے پڑھنے کی
 ضرورت نہیں) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول
 ہے۔

جنی یا بے وضو آدمی

کا نماز پڑھانا

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ
 جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ وَضْوٍ

283- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
 283- حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حُكِّمَ أَنْ سَلِمَتَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى الصُّنْحُ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْخُرُوفِ، ثُمَّ بَدَعًا خَلَعَتِ الشَّمْسُ زَاوِي فِي قُوبِهِ إِخْلَامًا، فَقَالَ، لَقَدْ اخْتَلَفْتُ، وَمَا خُفِرْتُ، وَلَقَدْ سَلَّطَ عَلَيَّ الْإِخْلَامُ مُنْذُ وَكَيْتِ أَمْرِ النَّاسِ ثُمَّ غَسَلَ مَا زَاوِي فِي قُوبِهِ، وَنَضَحَهُ، ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الصُّنْحَ بَدَعًا خَلَعَتِ الشَّمْسُ.

کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر مقام جوف (شام کی طرف مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر مقام ہے) کی طرف سوار ہو کر گئے پھر جب سورج طلوع ہوا تو آپ نے اپنے کپڑے میں احکام کا اثر دیکھا تو فرمایا مجھے احکام ہو گیا ہے اور مجھے پتہ تک نہیں چلا مجھ پر احکام مسلما کر دیا گیا ہے جب سے میں خلیفہ ہوا ہوں (اس سے قبل احکام کم ہوتا تھا) پھر آپ نے کپڑے میں جو کچھ دیکھا تھا اسے دہرایا اور اس پر پانی بہا دیا اور پھر غسل فرمایا اور سورج طلوع ہونے کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَنَرَى أَنَّ مِنْ غَلَمٍ ذَلِكَ بِمَنْ صَلَّى خَلَفَ عُمَرَ فَقَالَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ كَمَا أَعَادَهَا عُمَرُ لِأَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَسَدَتْ صَلَاتُهُ فَسَدَتْ صَلَاةُ مَنْ خَلَفَهُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک امام کے پیچھے جس نے نماز پڑھی اسے اس بات کا ظم ہو جائے تو وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح نماز کو نواتے کیونکہ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَرْجِعُ دُونَ الصَّغَبِ
أَوْ يَقْرَأُ فِي رُكُوعِهِ

آدمی کا صف سے دو رکوع کرنا اور رکوع میں قرأت کرنا

284- أَخْبَرَنَا مَا بَالُكَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ زَيْدُ بْنُ قَابِطٍ، فَوَجَدَ النَّاسَ رُكُوعًا فَرَجَعَ ثُمَّ ذَبَّ حَتَّى وَصَلَ الصَّغَبَ.

284- حضرت ابوامامہ بن کل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے آپ نے لوگوں کو حالت رکوع میں پایا آپ نے بھی رکوع فرمایا پھر آہستہ آہستہ محل کرمف میں شامل ہوئے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے لیکن ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تک صف میں شامل نہ ہو جائے وہ رکوع نہ کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا يُخَرِّئُ، وَأَعْبَ إِلَيْنَا أَنْ لَا يَرْجِعَ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الصَّغَبِ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ.

285۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: خَلَقْنَا الْمَنَارِكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ الْحَسَنِ: أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ فُؤُودُ الصُّفَّةِ ثُمَّ مَنَى حَتَّى وَضَلَ الصُّفَّةَ، فَلَمَّا لَقِيَ صَلَاحَةَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ ﷺ: وَإِنَّكَ اللَّهُ جَوْصًا وَلَا تَعْلَمُ.

285۔ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے صف کے باہر رکوع کیا پھر چلے آئے حتی کہ صف کے ساتھ چلے گئے جب نماز پڑھ چکے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے شوق میں برکت فرمائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

فَالْمُحَمَّدُ: هَكَذَا نَقُولُ: وَهُوَ يُخْبِرُنِي وَأَخْبَرَنَا أَنَا أَن لَّا يَفْعَلُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ جانتو ہے لیکن ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اس طرح نہ کیا جائے۔

286۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَوْلِي ابْنِ غَمْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَيْسَ الْفَيْسَى وَعَنْ لَيْسَ الْمُتَعَصِّرُ وَعَنْ نَحْنُ الْمَخْبُوعُ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَةِ.

286۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ربیعہ کپڑے، زور رک کے کپڑے، سونے کی گھنٹی پہننے اور رکوع میں قرآن کریم سے منع فرمایا ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَهَذَا نَأْخُذُ بِكُفْرَةِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ وَالشُّجُودِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں قرأت کرنا مکروہ ہوتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُصَلِّيَ وَهُوَ يَحْمِلُ الشَّيْءَ 287۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ غَمْرَةَ بْنِ سَلِيمِ الزُّوْجِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّافِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَامِلٌ أَثَمَةً بَنَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَأَبَى الْقَاسِمِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

آدمی اگر کوئی چیز اٹھا کر نماز پڑھے

287۔ حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی (اپنی نوادہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا رکھا تھا جب آپ سجدہ فرماتے تو ان کو (زمین پر رکھا یا ادا دیتے) اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے تھے۔

بَاب: الْمَرْأَةُ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَهِيَ نَائِمَةٌ أَوْ قَائِمَةٌ

288- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّخْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَجُلًا فِي الْقِبْلَةِ، فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي، فَفَقَعْتُ وَجِلْتِي وَإِذَا قَامَ نَسَطَهَا، وَالتَّبَوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَضَامِيحٌ.

288- سیدنا محمد کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے بتایا کہ میں محمد کریم ﷺ کے سامنے سو رہی تھی اور میرے دونوں پاؤں قبلہ شریف کی طرف ہوتے تھے (آپ کے ہمدہ کرنے والی جگہ پر ہوتے تھے) جب آپ ہمدہ کرتے تو آپ مجھے ہاتھ لگا کر اشارہ کرتے تو میں اپنے پاؤں نکالتی تھی جب آپ قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلاتی تھی ان دونوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ نَائِمَةٌ أَوْ قَائِمَةٌ أَوْ قَاعِدَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ إِلَى جَنْبِهِ أَوْ تُصَلِّيَ إِذَا كَانَتْ تُصَلِّيُ فِي غَيْرِ صَلَاحِهِ، إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ إِلَى جَنْبِهِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهِيَ فِي صَلَاحٍ وَاجِدَةٌ أَوْ تُصَلِّيَانِ مَعَ إِمَامٍ وَاجِدٍ، فَإِنْ كَانَتْ مُخْلِطًا لَكَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَغَرَفُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر آدمی نماز پڑھتا ہو اور عورت اس کے آگے سوئی ہو یا کھڑی یا بیٹھی ہو یا اس کے ایک طرف ہو یا نماز پڑھتی ہو بشرطیکہ وہ مرد کی نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھ رہی ہو۔ مگر وہ یہ بات ہے کہ عورت اس کے پہلو میں یا اس کے سامنے نماز پڑھ رہی ہو اور دونوں ایک ہی نماز میں ہوں یا ایک امام کے پیچھے (مذکورہ صورت میں) دونوں نماز پڑھ رہے ہوں اگر ایسا ہو تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

نماز خوف

بَاب: صَلَاةُ الْخَوْفِ

289- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعًا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَبِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَتْلُوهُمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ قِيَصُ بَيْنَهُمْ سَجْدَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ سِتَّةً وَبَيْنَ الْعَشْرِ وَلَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّى الْبَيْنُ مَعَهُ سَجْدَةً بَسَّطُوا مَكَانَ الْبَيْنِ لَمْ يُصَلُّوا.

289- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو اور لوگوں کا ایک گروہ اس کے پیچھے کھڑا ہو اور امام انہیں ایک رکعت پڑھائے۔ دوسرا گروہ محض کے سامنے کھڑا رہے وہ لوگ نماز

وَلَا يَسْتَلْمُونَ، وَيَقْلَعُوا الْبَيْتَ لَمْ يَضِلُّوا فَيَضِلُّوا مَعَهُ
سَجْدَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِنَامُ وَقَدْ ضَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ
يَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ بَيْنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيَضِلُّونَ لِاتِّسَابِهِمْ
سَجْدَةً سَجْدَةً، بَعْدَ انْصِرَافِ الْإِنَامِ، فَيَكُونُ كُلُّ
وَاحِدٍ بَيْنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ ضَلُّوا سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَ
خَوْفًا لَهُمْ أَنْ يَكُونَ مِنْ ذَلِكَ ضَلُّوا رَجَالًا جَمَاعًا عَلَى
الْقَدَامِهِمْ أَوْ رَحَلًا مُسْتَطَبِي الْقَبْلَةِ أَوْ غَيْرَ
مُسْتَطَبِيهَا، فَإِنْ بَاقِيَ: وَلَا أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَّا
خَلْفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

لہذا ادا کر لیں حضرت باغی نے فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے عداوت کی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ اس پر عمل نہیں کرتے۔

دوران نماز دایاں ہاتھ

ہائیں ہاتھ پر رکھنا

290۔ حضرت کل بن سعد سہمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ دوران نماز بنائے دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ کی کھالی پر رکھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مرفوعہ ہے۔

حضرت امام محمد رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نمازی کو چاہیے کہ جب نماز کیلئے کھڑا ہو تو اپنے دائیں ہاتھ کی پھٹی اپنے دائیں ہاتھ کی کٹائی پر اپنی ٹانف کے نیچے رکھے اور اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ علیہ السلام کا

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَاعِدٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَنَاقِضُ بِهِ.

بَابُ: وَضْعُ التَّيْمَنِ عَلَى الْبَسَارِ فِي
الصَّلَاةِ

290- أَصْرَتْنَا بِكُلِّ مَنَازِلٍ، خَلَقْنَا نُوحًا حَارِثًا، غَنٍ مَّهْلٍ
 بَنٍ سَعِيدٍ بِالسَّعَادَةِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ مُؤْمَرُونَ أَنْ
 يَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَرَاهِيهِ الْيُسْرَى فِي
 الصَّلَاةِ، قَالَ نُوحٌ حَارِثٌ: وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ يُنَى ذَلِكَ
 قَالَ مُحَمَّدٌ: يَنْبَغِي لِلْمُضَلِّي إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ أَنْ
 يَضَعَ يَافِئَ كَفِّهِ الْيُمْنَى عَلَى رُشْدِهِ الْيُسْرَى تَحْتَ
 الشَّرَفِ، وَيُؤَمِّنُ بِهَضْبِهِ إِلَى مَوْجِعِ سَجُودِهِ، وَهُوَ
 قَائِلٌ أَمِنْ غِيْفَةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ.

یہی قول ہے۔

نماز میں نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنا

291۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آپ نے فرمایا کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر صلوة کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا تم پڑھا کرو اللہم صل علی محمد وعلیٰ لواجمہ و ذریعہ البع اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج آپ کی ازواج پر بھی اور آپ کی ذریعہ پر بھی جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور حضرت محمد عربی ﷺ کی ذات کو برکات سے نواز دے آپ کی ازواج اور آپ کی ذریعہ کو بھی۔ جس طرح تو نے برکت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہے شک تو ہی بہت زیادہ تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔

292۔ حضرت محمد بن مہد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہی حضرت مہد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ کے مہد مبارک میں خواب میں اذان کو دکھایا گیا ان سے حضرت مہد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ حضرت ابن مہادہ رضی اللہ عنہ کی بیٹھک میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت ابوعبید بن بشر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ پاک نے ہمیں آپ پر صلوة پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم آپ پر صلوة کیسے بھیجیں۔ نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے ہم نے تمنا کی (بچھڑائے) کہ میں آپ سے نہیں بچتا چاہتا تھا پھر آپ نے فرمایا تم پڑھا کرو اللہم صل علی محمد وعلیٰ لواجمہ و ذریعہ البع اے اللہ (پھر آپ نے فرمایا) اور سلام پڑھنے کے متعلق تو تم جانتے ہی ہو (تشہد میں السلام علیک ایہا النبی اے پڑھا جاتا ہے)

بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

291۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ الزُّزَّعِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ الشَّاعِدِيَّ قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، وَتَارِكَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ.

292۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَعِيمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَبِرِ مَوْلَىٰ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي لَرَىٰ الْبَلَدَ فِي النَّوْمِ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ لَهَا مَسْغُودَ أَخْبَرَهُ، فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّادَةَ، فَقَالَ تَبَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو الْفُحَّامِ: أَخْبَرَنَا اللَّهُ أَنَّ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: لُصْنَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ نَقْبُهَا أَوْ لَمْ نَسْأَلْهُ قَالَ: قُولُوا: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَتَارَكَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: كُلُّ هَذَا عَسَنَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہر طرح درود پڑھنا اچھا ہے (جس میں دعا کے ساتھ بھی پڑھا جائے)۔

نماز استسقاء

بَابُ: الْأَسْتِسْقَاءِ

293۔ حضرت عبداللہ بن زید مازنی سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید گاؤں کی طرف تشریف لے گئے اور نماز استسقاء ادا فرمائی جب آپ نے قبلہ شریف کی طرف رخ فرمایا تو اپنی چادر کو الٹا کر لیا۔

293۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ غَفْوٍ بْنُ خَزَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ عِيَادَ بْنَ فَيْصِمٍ النَّخَاعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ بِالْمَازَنِيِّ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَخَوَّلَ رِقَاءً وَجِئْتُ بِمُتَقَبِّلِ الْفَيْلَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استسقاء کی نماز نہیں (صرف دعا ہی ہے) لیکن ہمارے نزدیک امام لوگوں کو دور کھینچ پڑھائے پھر دعا کرے اور اپنی چادر کو الٹا کرے اس کی دائیں طرف ہائیں ہو جائے اور بائیں طرف دائیں ہو جائے سوائے امام کے اور کوئی اس طرح نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَكَانَ لَا يَرَى فِي الْأَسْتِسْقَاءِ صَلَاةً، وَأَمَّا فِي قَوْلِهِ فَإِنَّ الْأَمَامَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَتُخَفِّضُ ثُمَّ يُلَاقُو وَيُخَوِّلُ رِقَاءً، فَيَجْعَلُ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدٌ إِلَّا الْأَمَامَ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ نماز کے لئے درود شریف کا کوئی مخصوص حصہ نہیں جس کے علاوہ کوئی اور حصہ جائز نہ ہو۔ بلکہ نبی کریم ﷺ سے درود بھیج کر دعا دے سے روایت ہے کہ وہ جس سے درود عثمانی کے ہم کی شکل اور نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی روایت کے لئے کافی ہے۔ (جستہ اساتذہ عظام میں شاہی درود اللہ علیہ لکھتے ہیں):

قال في شرح المبدعة والمختار ما في صحتها معنى الكفاية والقبلة والمجتمعات قال مثل محمد عن الصلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يقول اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم انك حميد مجيد وهي الموافقة لمعنى الصحيحين وغيرها.

”صاحب شریعت فرماتے ہیں کہ درود شریف کا ذکر میں ہے کہ کلام امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے درود شریف کے حلقہ پڑھا جائے آپ نے فرمایا نماز کی ہیں کہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اور یہی درود شریف صحیحین اور دیگر کتب کے روایات کے ساتھ ہے۔ (الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 222 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (مثنیٰ)

بَاب: الرَّجُلُ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فِي
مَوْجِبِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

آدمی نماز پڑھے اور پھر نماز پڑھنے
والی جگہ پر بیٹھا ہے

294- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَعْمَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، ثُمَّ جَلَسَ فِي صَلَاةٍ لَمْ
تَرَوْا الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَيْهِ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ
الْمُحَرَّلَةَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي، فَإِنْ لَمْ يَنْصَلِّ صَلَاةً، فَلْيَجْلِسْ
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَرَوْا فِي صَلَاةٍ حَتَّى
يُصَلِّيَ.

294- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ
فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں
سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز پڑھنے والی جگہ پر ہی بیٹھا
رہے تو فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ
اس پر رحمت بھیج اے اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر
رحم فرما۔ اگر اپنی اس نماز پڑھنے والی جگہ سے اٹھے اور مسجد
میں دوسری جگہ بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرتا رہے جب تک
وہ نماز نہ پڑھے اسے نماز کا ثواب حاصل ہوتا رہتا ہے۔

بَاب: صَلَاةُ التَّلَوُّعِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

فرض نماز کے بعد نوافل ادا کرنا

295- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْفُجْرِ رَمْعَتَيْنِ،
وَيَتْلُوهُمَا رَمْعَتَيْنِ، وَيَتْلُو صَلَاةَ الْمَغْرِبِ رَمْعَتَيْنِ فِي
أَتَيْتِهِ، وَيَتْلُو صَلَاةَ الْعِشَاءِ رَمْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي
بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيَسْجُدَ
سَجْدَتَيْنِ.

295- حضرت مہدی بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں
اور اس کے بعد دو رکعتیں، نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں اور
عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور نماز جمعہ کے
بعد مسجد میں کوئی نماز نہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ قارح ہو کر (گھر
میں) دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا تَلَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ، وَقَدْ تَلَقَّا أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفُجْرِ أَرْبَعًا بِمَا وَابَّ
الشَّمْسُ، فَمَسَّالَهُ أَبُو الْيُؤُبُ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ذَلِكَ،
فَقَالَ إِنَّ أَرْبَعَ السَّاعَةِ تَفْتَحُ فِي حِلْيَةِ السَّاعِدِ.
فَأَجَبَ أَنْ يَسْجُدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، أَفَبِأَنْفُسٍ يَتَنَهَوْنَ بِسَلَامٍ؟ فَقَالَ: لَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ نفل نماز ہے اور
مستحب ہے۔ ہمیں یہ روایت بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ
زوال عرس کے بعد نماز عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھا کرتے
تھے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کے
حفظ آپ سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس وقت
آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مجھے یہ بات
عزیز ہے کہ اس گزری میرا یہ عمل اوپر پہنچے انہوں نے عرض کی
یا رسول ﷺ کیا ان رکعتوں میں سلام پھیر کر کا مل کیا

أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ بَعْثُ بْنُ عَامِرٍ الْبَحْلِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي
وَالشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي الْيُؤُبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

جائے آپ نے فرمایا نہیں (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا)
یہ روایت ہم سے کبیر بن عامر بکلی نے بیان کی ہے اور ان
سے حضرت ابراہیم نے اور ان سے شعبی نے حضرت ابو
ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بیان کی ہے۔

جنبی اور بے وضو آدمی کا

قرآن پاک کو چھونا

296۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے
روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو خط حضرت عمرو بن حزم
کو تحریر فرمایا اس میں یہ حکم تحریر تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک
آدمی ہی ہاتھ لگائے۔

297۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کوئی شخص طہارت کے
بغیر نہ سجدہ کرے اور نہ قرآن پاک پڑھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہمارا عمل ہے
اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے۔ ہاں
مگر ایک امر میں اختلاف ہے طہارت کے بغیر قرآن پاک
(زبانی) پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں مگر حالت جنابت میں
درست نہیں۔

مرد اور عورت کے کپڑوں پر ناپاک جگہ سے

گندگی کا لگنا اور اس کی کراہیت

298۔ حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد
(حضرت حمیدہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم
ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ
میں ایسی عورت ہوں اور میں کپڑا (ستر کے طور پر) لٹکائے
رکھتی ہوں اور گندی جگہ سے بھی گزرتی ہوں حضرت ام سلمہ

بَابُ: الرَّجُلُ يَمَسُّ الْقُرْآنَ وَهُوَ

جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

296۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ قَالَ إِنَّ فِي الْكِتَابِ
الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: لَا
يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ.

297۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ وَلَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كَلِمَةٌ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا فِي خُصْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ طَهَارٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا.

بَابُ: الرَّجُلُ يَجْرُ ثَوْبُهُ وَالْمَرْأَةُ تَجْرُ

ذَيْلُهَا فَيَعْلَقُ بِهِ قَلْبَرٌ وَمَا تُكَرِّهُ مِنْ ذَلِكَ

298۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَةَ
بْنِ غَامِرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لَهَا إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أَطِيلُ ذَيْلِي، وَأَمْسِي

أَخْبَرَنَا أَبُو جَابِرٍ بْنُ عَيْنَبٍ أَخْبَرَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَابِثٍ لَوْ جَدُّهُ قَدْ غَلَبَ، فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يَجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: غَلَبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ الْبَشِيرُ وَتَكَبَّرَ، فَجَعَلَ ابْنُ عَيْنَبٍ يُسَكِّفُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعَهُمْ، فَإِذَا وَجِبَ فَلَا تُكَبِّرُنَّ يَا جِبَّةُ، فَقَالُوا: وَمَا الرَّجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِذَا نَأَتْ، قَالَتْ ابْنَتُهُ: وَاللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لِأَرْجُو أَنْ تَكُونُ خَبِيرَةً، فَإِنَّكَ لَدِ كُنْتُ فَضَيْتُ جَهَارَكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَقَدْ أَوْفَعَ أَمْرَهُ عَلَى قَلْبِ بَيْتِهِ، وَمَا تَعْلَمُونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشَّهَادَةُ سَنَعُ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: الْمَنْفُوقُ خَبِيرَةً، وَالْفَرِيقُ خَبِيرَةً، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْخَنْبِ خَبِيرَةً، وَصَاحِبُ الْخَرَبِ خَبِيرَةً، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَلْمِ خَبِيرَةً، وَالْمَرْءُ يَمُوتُ بِمَنْعٍ خَبِيرَةً، وَالْمَنْفُوقُ خَبِيرَةً.

جلا پایا آپ نے انہیں بلند آواز سے پکارا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا یہی کریم ﷺ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اے ابو ربیع اللہ پاک اپنے امر پر غالب ہے۔ عورتیں صبح و بیکار کرتے گئیں اور دنا شروع کر دیا حضرت جابر بن حکیم رضی اللہ عنہما جس چپ کرانے لگے یہی کریم ﷺ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جب موت واجب ہوگی ہے تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول ﷺ وجوب کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب کسی کو موت آجائے۔ آپ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کی صاحبزادی نے کہا تم بخدا میں امید کرتی ہوں کہ آپ شہید ہیں کیونکہ آپ نے (جہاد کیلئے) سامان تیار کر رکھا تھا۔ یہی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اکی نیت کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا۔ تم کسی چیز کو شہادت سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کی اللہ کے راستے میں قتل ہو جانے کو۔ یہی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہوتی ہے۔ ظالموں سے مرنے والا شہید ہے، ذوب جانے والا شہید ہے، بذات اللہ سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، جو دیوار کے نیچے دب کر مرے وہ شہید ہے، جو عورت وضع حمل کے وقت مرے وہ شہید ہے۔ دست کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔

302۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی چلا جا رہا تھا اس نے راستے میں کانٹا دیکھا اس نے وہ ہٹا دیا اللہ نے اس کے عمل کو قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ آپ نے فرمایا شہداء پانچ ہیں دست کی بیماری سے مرنے والا، ظالموں سے مرنے والا شہید ہے۔ فرق ہونے والا، دیوار کے نیچے دب کر مرنے

302۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْتَعَا زَجَلٌ يَمْشِي وَجَدَ عُصْرَ ذَوْكٍ عَلَى الْفَرِيقِ، فَأَخْبَرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ لَفَقَرَلَهُ، وَقَالَ: الشَّهَادَةُ حَمْسَةٌ: الْمَنْفُوقُ خَبِيرَةً، وَالْفَرِيقُ خَبِيرَةً، وَالْمَرْءُ يَمُوتُ تَحْتَ الْهَلْمِ، وَالْمَرْءُ يَمُوتُ بِمَنْعٍ خَبِيرَةً، وَالْمَنْفُوقُ خَبِيرَةً.

اللَّهُ. وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَيْتِ وَالصَّبْرِ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّبِ لَا سَتَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْقَضِيَّةِ وَالصُّحِّ لَاتَوَضَّعُوا وَلَوْ خَنُوا.

اعجازی کرتے اگر انہیں ہو جاتا کہ نماز میں سب سے پہلے کچے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے سے بہت حاصل کرتے۔ اگر انہیں علم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی جماعت کا کس قدر اجر ہے تو وہ گھنٹوں کے بل بھی مل کر آتے۔

ابواب الجنائز

بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا

303۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل دیا جب آپ کا وصال ہو گیا۔ جب آپ (فارغ ہو کر) امیر کھریف لائیں تو آپ نے وہیں موجود صحابہ جریں صحابہ سے پوچھا اور کہا کہ میں روزہ سے ہوں اور آج کا یہ دن سخت سردی کا دن ہے کیا مجھ پر غسل لازم ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت کے اپنے شوہر کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں جب وہ فوت ہو جائے۔ اور میت کو غسل دینے والے پر غسل بھی نہیں اور اور وضو بھی نہیں مگر جس جگہ غسل کا پانی نہ اس جگہ کو دھو لینا چاہئے۔

میت کو کفن پہناتا

304۔ حضرت حمید بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے کہ

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ زَوْجَهَا

303۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عَمِيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَغَتْ لَهَا نَجْمٌ بِالْقَبْرِ، وَحَسَى اللَّهُ غَنَةً حَسَلَتْ لَهَا نَجْمٌ، حِينَ تَوَلَّى، فَخَرَجَتْ لَسَاكَ مِنْ خَضْرَاهَا مِنْ الْمُهَاجِرِينَ، لَهَا: إِنِّي ضَائِقَةٌ، وَإِنْ هَذَا يَوْمٌ شَبَّهَ التَّوَدُّهُ لَهْلَ عَلَى مِنْ غَسَلٍ؟ قَالُوا: لَا.

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَغْسِلُ، لَا نَأْسُ أَنْ تَغْسِلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا إِذَا تَوَلَّى، وَلَا غَسَلَ عَلَى مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ وَلَا وَضُوهُ إِلَّا أَنْ يُجَسِّتَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ الْقَدَمِ فَيُغْسَلُ.

بَابُ: مَا يُكْفَنُ بِهِ الْمَيِّتُ

304۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ،

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بِني النّاصبِ أَنَّهُ قَالَ: الْقَمِيْثُ يَنْقُصُ وَيُزْوَرُّ وَيُفْلَسُ
بِالْقُوبِ الْغَالِبِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تَوْبٌ وَاجِدٌ خَفِيَ
بِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ
سیت کو قمیص اور ازار پہنائی جائے گی اور تیسرے کپڑے میں
لیپٹا جائے گا اگر ایک کپڑے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو تو اسی
میں کفن دیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِلَّا زَارَ بِخَفَلٍ بِلَفَافَةٍ يَفُلُّ
الْقُوبَ الْآخِرَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَنْ يُؤْكَلَ، وَلَا يَخْبِيْنَا
أَنْ يَنْقُصَ الْقَمِيْثُ بِنِ كَفْيِهِ مِنْ قُوَّتِهِ إِلَّا مِنْ
ضَرُوْرَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں ازار (تہجد) کا لٹکانی مانند پہنایا جاتا ہے۔ تہجد
ہاندھنے کی طرح نہ ہاندھا جائے ہمارے نزدیک یہ عی
پسندیدہ عمل ہے، ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ سیت کا کٹن دو
کپڑوں سے کم کیا جائے مگر ضرورہ کوئی حربہ نہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقَمِيْثُ بِالْجَنَائِزِ وَالْمَشْيُ مَعَهَا
305- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ: أَمْرٌ عَزَا بِجَنَائِزِهِمْ فَلَمَّا هُوَ خَيْرٌ تَقْلِبُوْنَ
أَوْخَرَ تَلْقُوْنَ عَنْ دَلَابِكُمْ.

بَابُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الشَّرْعَةُ بِهَا أَحَبُّ إِلَيْنَا
مِنْ الْإِنْفَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

305- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے جنازوں کو لے جانے
میں جلدی کرو اگر وہ نیک ہے تو اسے جلد نیکی کے مقام تک
پہنچا دو گے اگر مے تو اسے جلدی اپنی گردن سے اتار دو گے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں ہمارے نزدیک سب چلنے سے جلدی چلنا زیادہ پسندیدہ
ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

306- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسِيْ أُنَامَ الْجَنَائِزِ، وَالْخُلَفَاءُ
هَلُمَّ خَيْرًا وَابْنُ عَمْرٍو.

307- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّبِيِّ،
عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرٍ: أَنَّ زَايَ عُمَرَ بْنَ
الْحَضْرَاءِ يَقْلِبُ النَّاسَ أُنَامَ جَنَائِزِهِمْ بِسَبْتِ عَجَبِي.

306- حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
جنازہ کے آگے چلے جتے اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ
عنہم اور اہل عمر رضی اللہ عنہما کا یہی عمل تھا۔
307- حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہریرہ سے روایت ہے کہ
انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ
لوگوں کو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازے
کے آگے چلا رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْقَمِيْثُ أُنَامُهَا عَسَنَ، وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جنازہ کے آگے

أَفْضَلُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ .

چلنا اچھا ہے اور اس کے پیچھے چلنا افضل ہے اور حضرت امام
الہادیہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: أَلَمْ يَكُنْ لَا يُتَّبَعُ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهِ

نیت کے ساتھ آگ لے جانے اور دھوئی کی

أَوْ مِجْمَرَةٍ فِي جَنَازِهِ

مہانت

308- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
بِالنَّقْلِ: أَنَّ أُمَّ هُرَيْرَةَ نَهَى أَنْ يُشْعَ بِهَا بِغَدِ مَوْبِهِ
أَوْ بِمِخْرَاقَةٍ فِي جَنَازَتِهِ.

308- حضرت سعید بن ابی سعید الخدری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میت کے ساتھ آگ لے جانے کا دعویٰ دینے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہمارا عمل ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقِيَامُ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کیلئے کھڑے ہو جانا

309- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
وَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مَعَاذِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ
جُبَيْرٍ، عَنْ مُطْعِمٍ، عَنْ مُتَوَدِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي حَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَ يَقُومُ فِي الْحَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ.

309۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے اور بعد میں (آپ نے مذکورہ عمل چھوڑ دیا) بیٹھے رہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، لَا تَرَى الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ.
كَانَ هَذَا شَيْئًا فَتْرَكْ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جتنا وہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتا ہمارے نزدیک ضروری نہیں۔ اس پر ابتداء میں عمل ہوتا تھا بعد میں اسے ترک کر دیا گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالِدُعَاءِ

میت پر جنازہ بڑھنا اور دعا کرنا

310- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ يُعْلَى عَلَى الْجَنَازَةِ، فَقَالَ: أَنَا لَأَعْمُرُ اللَّهَ أَخْبَرَكُمْ، أَتَبْعُهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَإِذَا وَجِعْتُ عَثَرْتُ، فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَصَلَّيْتُ عَلَى نَبِيِّهِ، ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ

310- حضرت سعید مقبری نے روایت کی ہے کہ ان کے والد محترم (حضرت ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں قسم بخدا تمہیں بتاؤں میں میت کے گھر سے اس کے ساتھ جاتا ہوں جب جنازہ پڑھ کر کوہ

اَمِيكَ، كَانَ يُشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ، اِنْ كَانَ مُخْبِتًا فَرَدَّ فِي اِحْسَانِهِ، وَاِنْ كَانَ مُبْتِئًا فَتَجَاوَزَ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ فَخْرِ مَنَاجِرُكَ وَلَا تَلْقِنَا بَغْدَةً.

جاتا ہے تو میں بخیر کہتا ہوں اور اللہ کی شاکر ہوں اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہوں پھر یہ الفاظ کہتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ عِدْكَ (ایک) اے اللہ یہ تیرا بند ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے تیری بندی کا بیٹا ہے یہ گہاں دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ تیرے رسول ہیں تو بہتر جانتا ہے اگر وہ ایک تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ فرما دے اگر وہ خطا کا رُخ تھا تو اس سے دو گنہہ فرما۔ اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈالنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا إِزَافَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں نماز جنازہ میں قرأت نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

311- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ سَلَّمَ حَتَّى يَسْمَعَ مِنْ يَلِيهِ.

311- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز جنازہ پڑھتے تھے تو سلام آتی آواز میں کہتے تھے کہ آپ قریب والے کو بھی سنا تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، نَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، وَيَسْمَعُ مِنْ يَلِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ دائیں اور بائیں سلام آتی آواز میں بخیرے گا کہ قریب والے کو سنائے گا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

312- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْغَسْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ إِذَا صَلَّيْنَا لِوَلَدِهِمَا.

312- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عصر کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بشرطیکہ یہ دونوں نمازیں اپنے اپنے اوقات میں پڑھی جاتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِأَمَانٍ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي كَيْفِكَ الشَّاعَتَيْنِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، أَوْ تَغْتَمِرَ الشَّمْسُ بِغُفْرَةٍ لِلْغَيْبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں نماز جنازہ ایسے اوقات میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں جب تک سورج طلوع نہ ہو اور غروب ہونے سے اس کی رکعت میں تبدیلی نہ آئی ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ
313- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ:
أَنَّه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ عَلَى عُفْرَةَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.
313- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ
نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد
میں ادا کی گئی تھی۔

فَالْمَسْجِدُ: لَا يُصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ،
وَكَذَلِكَ بَلَّغَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمَوْجِبُ الْجَنَازَةِ
بِالْمَسْجِدِ عَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْجِبُ الَّذِي
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بِهِ.
314- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مسجد میں نماز
جنازہ ادا نہ کی جائے اسی طرح ایک روایت حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے ہم تک پہنچی ہے مدینہ منورہ کے اندر نماز
جنازہ پڑھنے کی جگہ مسجد سے باہر بنی ہوئی تھی اور یہ وہ جگہ تھی
جہاں حضور اکرم ﷺ نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔

بَابُ: يَحْمِلُ الرَّجُلُ الْمَيِّتَ أَوْ يُحْبِطُهُ
أَوْ يُغَسِّلُهُ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وَضُوءَهُ؟
314- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِعٌ، أَنَّ عُفْرَةَ خَطَّ
إِنَاءً لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَغَسَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

314- حضرت ثالع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے
بیٹے (حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) کی میت کو خوشبو لگائی
اور ان کا جنازہ اٹھایا اور مسجد میں داخل ہوئے نماز جنازہ
پڑھائی اور (سے سرے سے) وضو نہیں کیا (مسجد سے نکل کر)
جنازے کے لیے مقرر کی ہوئی جگہ ہے۔

فَالْمَسْجِدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا وَضُوءَ عَلَى مَنْ حَمَلَ
جَنَازَةً وَلَا مَنْ خَطَّ مَتْنًا أَوْ غَسَلَهُ أَوْ غَسَلَهُ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
315- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں اس شخص پر وضو لازم نہیں جو جنازہ اٹھائے اور نہ
اس پر وضو ہے جو میت کو خوشبو لگائے نہ غسل دے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ تُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ عَلَى

الْجَنَازَةِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

315- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ:
315- حضرت ثالع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی

اور وہ بے وضو ہو

اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى جَنَازَةٍ إِلَّا وَهُوَ عَابِرٌ.
 اَللّٰهُ عَمَّا فَرَمَا كَرْتِے هے كوئی آدی بغیر وضو نماز جنازہ نہ پڑھے۔

فَإِنْ شُحِدَ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ إِلَّا عَابِرٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ مَكَوَرٍ تَشْتَمُ، وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ بغیر طہارت نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے اگر اتفاقاً جنازہ پالے اور اس کا وضو ہو تو حتم کر لے اور نماز جنازہ پڑھ لے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُذْفَنُ
 316- أَضْرَبْنَا خَالِكَ، أَضْرَبْنَا ابْنَ خَتَّابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفَى التَّخَافِثَ فِي النُّوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَمْ يَخْرُجْ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَتَخَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعٌ تَكْبِيرَاتٍ.
 دن کے بعد میت پر جنازہ پڑھنا
 316- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجاشی کے فوت ہونے کی خبر اس دن دے دی جس روز اس کا انتقال ہوا تھا آپ لوگوں کے ساتھ مید گاہ تحریف لے گئے اگلی صف بندی فرمائی اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

317- أَضْرَبْنَا خَالِكَ، أَضْرَبْنَا ابْنَ خَتَّابٍ، أَنَّ ابْنَ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَضْرَبَ أَنْ يَسْجُدَ نَحْوَهُ، فَأَعْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَرْجِعِهَا، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمَسْجِدَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَاتَ قَدْ ذُنُوْنِي بِهَا، قَالَ: فَأَمْرٌ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا، فَكُرِّهُوا أَنْ يُؤْذِنُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَ بِالْبَيْتِ كَانَ مِنْ خَائِفِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَمْ أَمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمْرُؤُا أَنْ تُعْرِجَكَ لَيْلًا أَوْ نَوْفَلَكَ، قَالَ: لَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ أَرْبَعٌ تَكْبِيرَاتٍ.
 317- حضرت ابو اسلمہ بن کل بن حنیف نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک مسکین عورت کے ہمار ہونے کی اطلاع دی گئی اور نبی رحمت ﷺ مساکین کی میادت فرمایا کرتے تھے اور اگلی خبریت دریافت کرتے رہتے تھے راوی نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب اس کا انتقال ہو جائے تو مجھے ضرور آگاہ کرنا راوی کا بیان ہے کہ اس کا جنازہ رات کے وقت لایا گیا لوگوں نے نامناسب خیال کیا کہ رات کے وقت آپ ﷺ کو اطلاع دی جائے جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے ضرور اطلاع کرنا لوگوں نے عرض کی یا رسول ﷺ ہم نے رات کے وقت آپ کو رست دینا اور بیدار کرنا پسند نہ کیا راوی نے فرمایا نبی کریم ﷺ تحریف لے گئے اور اس کی قبر پر صف بندی فرمائی اور چار تکبیروں کے ساتھ اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، التَّكْبِيرَ عَلَى الْخُضْرَاءِ
أَوْ بَعْزِ تَكْبِيرَاتٍ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى خُضْرَاءٍ قَدْ
صَلَّى عَلَيْهَا، وَلَيْسَ النَّبِيُّ ﷺ فِي هَذَا تَكْفِيرُهُ، أَلَا
يُرَى أَنَّهُ صَلَّى عَلَى النَّحَاسِيِّ بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ غَابَتْ
بِالْخُضْرَاءِ فَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِزَمَانِهِ وَعَلَوُ
لَلنَّاسِ تَكْفِيرُهَا مِنَ الصَّلَاةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
خَنِيفَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور جس میت کی
لناز جنازہ ہو چکی ہے اس کی دوبارہ نماز جنازہ نہیں پڑھنی
چاہیے جی کریم علیہ السلام اس سلسلہ میں کسی عام آدمی کی طرح
نہیں کہ آپ نے مدینہ میں نباشی کی نماز جنازہ پڑھائی جبکہ
اسکی موت جش میں واقع ہوئی تھی جی کریم علیہ السلام کی نماز سراپا
رحمت اور عظیم ہے دوسروں کی نماز کی طرح آگے نماز نہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا رَوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ يُعَذِّبُ

کیامت کو زندوں کے رونے سے

عذاب ہوتا ہے

بہنگاہِ الحقی

318- أَخْبَرَنَا نَائِلُكَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ
أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَكْثُرُوا عَلَى مَوْتَانِكُمْ، فَإِنَّ
النَّبِيَّ يُعَذِّبُ بِهَنْكَاةٍ أَفْغَلِيهِ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ
نے فرمایا اتم اپنے مرنے والوں پر نہ دو کیونکہ میت کو اس کے
مگر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں: "میرا خیال ہے اس حدیث میں یہ بات کہ ہے کہ جس شخص نے وصیت کی ہو کہ اس کے مرنے
کے بعد وہاں سے دور ہو گیا ہے۔ اس کی وصیت عمل کیا گیا تو ایسے شخص کو اس کے مگر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ وہاں کی
وصیت کے سبب ہے۔ اور اس کی طرف منسوب ہے۔ لہذا اگر اس کی وصیت کے بغیر مگر والے از خود اس پر مدد بھی نہ کر دے مگر۔ تو اس نوحہ کے باعث میت
کو عذاب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ" اور اللہ تعالیٰ کا کوئی بھلائی والا کسی اور سے کام نہ لے (عالم باقر ان)
اور اہل عرب کی عبادت تھی کہ وہ خود کرنے کی وصیت کرتے تھے۔ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہ صدقاً وہ شخص ہے۔ جس نے دانے اور
نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا کیا کرنے کی وصیت نہ کی ہو۔ جس شخص نے نوحہ کرنے کی وصیت کی یا جس نے کیا کرنے کی وصیت نہ کی ہو۔ اسے
نوحہ کے باعث اس نے عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ اس نے عبادت کرنے کی وصیت نہ کی کہ اس کا کام میں لگائی کی۔ لیکن جس شخص نے نوحہ کرنے کی
وصیت کی اسے نوحہ کے باعث عذاب نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ اس میں اس کا کوئی عمل نہیں ہے نہ اس کی طرف سے کوئی لگائی ہوئی ہے۔ بعض علماء نے یہ کہا
ہے اس حدیث کا سنی یہ ہے کہ اہل عرب میت پر نوحہ کرتے تھے۔ اور یہ غریبوں کی طرف سے کیا گیا کہ وہ اس پر نوحہ کرتے تھے۔ وہ نوحہ و تنگی
شریعت میں صحیح امور ہیں۔ جن کے باعث میت کو عذاب اور ہوتا ہے۔ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ اس کا سنی یہ ہے کہ جب میت کے مگر والے اس پر نوحہ
کرتے ہیں مگر ان کے بغیر شریعت کا کوئی کام نہ کرنا ہوتا ہے۔ اور اسے اپنے مگر والوں پر کیا ہے کہ وہ بغیر شریعتی کام کے اللہ تعالیٰ
کو ناراض کر دے ہیں۔ لیکن ان کی طرف سے نوحہ کا مذہب ہے۔ اور واضح مباحی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ سب سے پہلے اس قول ہے۔ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس حدیث میں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ کی مراد کہ اگر ان کے سلطان ہے کہ جب اس کے اہل خانہ اس پر نوحہ کر رہے ہوتے
ہیں۔ تو اس معاملت میں اسے اپنے گناہوں کے باعث عذاب اور ہوتا ہے۔ ذکر ان کے نوحہ کرنے کے باعث۔ ان تمام اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ
یہ جو ہم نے مقدم ذکر کیا ہے۔ اس اختلاف کے بعد جو تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں کا نوحہ صرف نوحہ یا نوحہ دہانہ یا نوحہ کرنے سے عمل آسویا
مرد نہیں ہے (شرح صحیح مسلم لدی، جلد 1، صفحہ 302) و ملہ و ملہ کی سب خانہ کرانی (الحقی)

319۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَذِكْرُهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُعَذِّبُ بِهَا وَبِهَوَايَا النَّبِيِّ، فَذَلِكَ عَابِشَةُ يَخْضَعُ اللَّهُ لَا بَنِي عُمَرَ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُذِّبْ، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَنْسَى أَوْ أَعْطَاهُ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ يُنْكَى عَلَيْهَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْكُونُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذِّبُ فِي قَبْرِهَا.

319۔ حضرت عمر و بنت مہاجر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتایا گیا کہ حضرت مہاجر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زہدہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی مرضی اللہ عنہا کو سزا فرمائیے انہوں نے جھوٹ تو نہیں بولا البتہ بھول گئے ہیں (داخل حدیث میں) یا لعلو واقع ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے کے پاس سے گزرے جس پر دو یا چار ہاتھ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس پر دروسے ہیں اور قبر میں اس پر عذاب کیا جا رہا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ عَابِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَأْخِذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِشَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو تسلیم کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقَبْرِ يُتَخَذُ مَسْجِدًا
أَوْ يُصَلَّى إِلَيْهِ أَوْ يُتَوَسَّدُ

قبر کو مسجد بنانا اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اور ٹیک لگانا

320۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقًا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ الْهَوْدَ يَعْمَلُونَ الْقُبُورَ أَنِيَاهُمْ مَسَاجِدَ.

320۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے جنہوں نے انیاء میں قبروں کو کھدوایا ہے۔

321۔ حضرت امام مالک نے روایت کی ہے کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس کو کھدواتے اور سو جاتے تھے۔ حضرت بشر نے فرمایا یعنی قبروں کے ساتھ۔

(321) أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: نَلْقَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَلَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَتَوَسَّدُ عَلَيْهَا وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا، قَالَ بِشَرٌ: يَتَنَى الْقُبُورَ.

کتاب الزکوٰۃ

مال کی زکوٰۃ

322۔ حضرت سابع ابن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہمیں (رجب) زکوٰۃ ادا کرنے کا مہینہ ہے اور جس پر قرض ہے وہ قرض ادا کرے حتیٰ کہ تمہارا مال جدا ہو جائے اور چاہا مال میں سے تم زکوٰۃ ادا کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے ہم استفادہ کرتے ہیں کہ جس پر قرض ہو اور اس کے پاس مال بھی ہو اسے اپنے مال میں سے اپنا قرض ادا کرنا چاہیے اور انکی ادائیگی کے بعد باقی بچا جائے جس پر زکوٰۃ واجب ہے اس پر زکوٰۃ ہے نصاب کی مقدار یہ ہے دوسو درہم یا میں مثال سونا یا اس سے زیادہ ہو۔ اور اگر اس کے مال سے قرض ادا کرنے کے بعد مقدار سے کم بچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

323۔ حضرت یزید بن حصہ سے روایت ہے انہوں نے سلیمان بن یسار سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال ہو اور اس پر مال کے برابر قرض ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

جن اشیاء پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

324۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے حق سے کم سمجھو میں زکوٰۃ لازم نہیں پانچ اوقیہ سے کم جامعی میں زکوٰۃ واجب

کتاب الزکوٰۃ

باب: زکوٰۃ المال

322۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ الشَّاذِلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: هَذَا شَهْرُ زَكَاةِكُمْ، لَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ ذَيْنَ فَلْيُؤَدِّ ذَنْبَهُ حَتَّى تَخْضَلَ أَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوا مِنْهَا الزَّكَاةَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. مَنْ كَانَ عَلَيْهِ ذَيْنَ وَلَهُ مَالٌ فَلْيُلْغِ ذَنْبَهُ مِنْ مَالِهِ، فَإِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا نَجِبَ فِيهِ الزَّكَاةُ فَلْيَبِهِ زَكَاةً، وَلْيَلْكَ بِأَمَّا جِزْءُهُمْ أَوْ جِشْرُونَ بِمَقَالٍ خَفِيفًا لِمُصَاعِدَةٍ، وَإِنْ كَانَ الْبُيُوتُ بَقِيَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ بَقَعْنَا يُلْغِ مِنْ مَالِهِ الثَّلَاثِينَ فَلْيَسِّتْ فِيهِ الزَّكَاةَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

323۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ زُجَلٍ لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّيْنِ أَعْلَيْهِ الزَّكَاةُ فَقَالَ: لَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

باب: مَا نَجِبَ فِيهِ الزَّكَاةُ

324۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: لَيْسَ بَيْنَنَا ذَوْنٌ خَمْسَةَ أَوْ سِتِّي مِنَ الشَّعْرِ صَلَفًا
وَلَيْسَ بَيْنَنَا ذَوْنٌ خَمْسٍ أَوْ سِتِّي مِنَ الزَّوْبِي صَلَفًا
وَلَيْسَ بَيْنَنَا ذَوْنٌ خَمْسٍ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَلَفًا

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَكَانَ أَبُو خَيْفَةَ يَأْخُذُ
بِلَايِكَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ، لِأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَنَا
أَنْعَزَتْ الْأَرْضُ الْغَضْرُ مِنَ قَلْبِي أَوْ خَيْفٍ، إِنْ
كَانَتْ تُشْرِبُ سَبْعًا أَوْ تَشْبِيهَا السَّهَابُ، وَإِنْ
كَانَتْ تُشْرِبُ بِغَرَبٍ أَوْ ذَابِجَةٍ لَبِصْفٍ خَمْسٍ، وَهُوَ
قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر ہم عمل
کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سوائے ایک امر کے
اسی کے مطابق عمل کرتے تھے آپ فرماتے تھے جو کچھ زمین
میں پیدا ہو خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ اس میں عطر واجب ہے
بشرطیکہ وہ نہریا بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو اور جس
کو کتوں یا ڈولوں کے ذریعے سیراب کیا جائے اس میں
نصف عطر ہے (مفسر ہے) اور حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت
ماہد کا بھی یہی قول ہے۔

نوٹ: پانچ وزن تینتیس من تیس سو دو سو درہم یا پانچ اونچہ
پانچ سو ساڑھے پانچ تولے 612.38 گرام کے برابر
ہے۔ میں حشال سوٹا یا پانچ سو ساڑھے سات تولے
57.48 گرام کے برابر ہے۔

بَابُ: الْمَالُ مَتَى تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

325- أَنْعَزَتْ مَالُكَ أَنْعَزَتْ نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ
قَالَ: لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِ
الْخَرْقُ

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَجَمْعُ اللَّهِ، إِلَّا أَنْ يَتَّخِذَ مَالًا لَمْ يَخْرُجْ إِلَى مَالٍ
عِنْدَهُ مِمَّا تَزْكِي، فَإِذَا وَجِبَتْ الزَّكَاةُ فِي الْأَوَّلِ
زَكِيَ الثَّانِي مَعَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ إِبْرَاهِيمَ
النَّخَعِيِّ وَجَمْعُهُمَا اللَّهُ تَعَالَى

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے
سوائے اس مسئلہ کے کہ اگر کوئی یا مال کمائے تو آپ کے
نزدیک وہ مال بھی ملائے جس سے اس نے زکوٰۃ ادا کر لی
ہے اس کے ساتھ جب پہلے مال میں زکوٰۃ لازم ہو جائے تو
اس کے ساتھ دوسرے مال کی زکوٰۃ بھی ادا کرے امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی

ملک ہے۔

قرض لیے ہوئے مال

پر زکوٰۃ

بَابُ: الرَّجُلُ يَتَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ هَلْ

عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ

326۔ حضرت زبیر کے آزاد کردہ غلام حضرت محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد سے اپنے کتاب کے بارے میں پوچھا جس سے انہوں نے کثیر مال کے عوض متعلقہ کیا تھا (مدت مقررہ سے پہلے مال وصول کر لیا) راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کیا اس میں زکوٰۃ ہے؟ تو حضرت قاسم نے فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مال میں زکوٰۃ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ اس پر پورا سال گزر جاتا حضرت قاسم نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو معیات (دیکھنے) دیتے تھے تو ہر آدمی سے پوچھا کرتے کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر وہاں کہتا تو اس کو دیکھ میں سے انکی زکوٰۃ لے لیتے تھے۔ اگر وہ نہیں کہتا تو اس کو اس کا دیکھ دیتا یہ فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

نوٹ: کتاب دو غلام ہوتا ہے کہ اس کا آقا کچھ مال کے عوض اس کی آزادی کو مشروط کر دے۔

327۔ حضرت عائشہ بنت عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا کہ جب میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اپنا دیکھ حاصل کرنے لگا تو آپ مجھ سے دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کوئی مال ہے جس

326۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَفِيَةَ قَوْلِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَكْتَابٍ لَهُ فَادَّعَاهُ بِمَالٍ عَظِيمٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ فِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ الْقَاسِمُ: إِنَّ أُنَا بَنِي كَانَ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ ضَلَفَةً خِشْيَ يَتَحَوَّلُ عَلَيْهِ الْحَوَّلُ، قَالَ الْقَاسِمُ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أُعْطِيَ النَّاسَ أَهْلِيَّتَهُمْ يُسْأَلُ الرَّجُلُ هَلْ جُنْدَكَ مِنْ مَالٍ لَمْ وَجِبَتْ لَهُ الزُّكَاةُ؟ قَالَ: لَا، لَنْ نَقُومَ، أَخَذَ مِنْ عَطَايِهِ زَكَاةَ ذَلِكَ النَّعَالِ، وَإِنْ قَالَ لَا، سَلِّمْ إِلَيْهِ عَطَاةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُهُ اللَّهُ.

327۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُذَامَةَ بِنِ مَطْعُونٍ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: كُنْتُ إِذَا لَبَسْتُ عَطَايَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ سَأَلَنِي هَلْ جُنْدَكَ مَالٍ وَجِبَ عَلَيْكَ فِيهِ الزُّكَاةُ؟ قَالَ:

قُلْتُ: نَعَمْ، أَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكَاةَ ذَلِكَ الْمَالِ وَالْأُخْرَى دَلَّعَ إِلَيَّ عَطَائِي۔
 کی وجہ سے تم پر زکوٰۃ واجب ہو اگر میں ہاں کہتا تو وحید میں سے اس مال کی زکوٰۃ کاٹ لیتے اور بصورت دیگر میرا وحید میرے پر ہر فرما دیتے۔

زبور کی زکوٰۃ

بَابُ: زَكَاةُ الْحُلِيِّ

328۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَابِسَةَ كَانَتْ تَلْبَسُ بَنَاتٍ أُعْجِبَهَا بِعَاسِي لَمَّا جَاءَهَا، لَهَا حُلِيٌّ، فَلَمَّا تَخَرَّجَ مِنْ خَلْبَتِهَا الزَّكَاةَ۔
 328۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے ولیہ محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی (حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) کی خیم بچیوں کی پرورش کرتی تھیں۔ ان کا زیور تھا۔ وہ ان کے زیور میں سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔

329۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا نَالِقًا، أَنَّ ابْنَ عَمَرَ كَانَ يُحْلِي بَنَاتِهِ وَخَوَارِجَهُ فَلَمَّا تَخَرَّجَ مِنْ خَلْبَتِهَا الزَّكَاةَ۔
 329۔ حضرت بلع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیٹیوں اور خوارجوں کو زیورات پہنایا کرتے تھے اور ان زیورات میں سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔

فَإِنْ مُحَمَّدٌ: أَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ خَوَارِجِهِ وَلَوْلَا لَوْلَا فَلَمَّا تَخَرَّجَ إِلَيْهِ الزَّكَاةَ عَلَى غُلِي خَالٍ، وَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ ذَهَبٍ أَوْ بَصِطٍ لَفِيهِ الزَّكَاةُ إِلَّا أَنْ يَكُونُ ذَلِكَ يَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَمْ يَتْلَمَّا فَلَا تَكُونُ فِي مَالِهِمَا زَكَاةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو زیورات اور موتیوں سے بنے ہوئے زیور پر کسی حال میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ جو زیور سونے چاندی کا ہو اس میں زکوٰۃ ہے مگر جب یہ زیور یتیم یا یتیم بچے یا بچی کا ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

عشر کا بیان

بَابُ: الْعَشْرِ

330۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا الرَّهَوِيُّ، عَنْ نَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ: أَنَّ عَمَرَ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الشُّبِّ مِنَ الْجَنْطَةِ وَالزَّنَبِ بَصْفَ الْعَشْرِ، يُرِيدُ أَنْ يَكْتَفِيَ الْجَمْلُ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَيَأْخُذُ مِنَ الْقَطِيبَةِ الْعَشْرِ۔
 330۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بنعلی لوگوں سے گندم اور زیتون میں نصف عشر لیا کرتے تھے آپ (ان سے نصف عشر اس لیے معاف کر دیے گا) ارادہ فرماتے کہ لہذا مدینہ طیبہ میں زیادہ ہو جائے اور بقیہ تمام مالوں میں عشر وصول فرماتے تھے۔

فَإِنْ مُحَمَّدٌ: يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَةِ مِمَّا اخْتَلَفُوا فِيهِ لِلتَّجَارَةِ مِنَ الْقَطِيبَةِ أَوْ غَيْرِ قَطِيبَةٍ بَصْفَ الْعَشْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ، وَمِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ إِذَا دَخَلُوا أَرْضَ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ذمی لوگوں سے ہر قسم کی پیک اور اس سے جس سے لوگ تجارت کرتے ہیں خواہ وہ دایس ہوں یا کوئی اور ہر سال نصف عشر لیا جائے گا اور

الإسلام بأمان العشر من ذلك غلبه، ومحمدك
أمر عمر بن الخطاب زناد بن خلفه وأمر بن
ماليك بن نفعهما على عشيرة الكوفة والبصرة،
وهو قول أبي خبيثة رضى الله عنه.

ان سے تمام قسم کی بیعت اور میں عشر لیا جائے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زیاد بن حدر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی طرح ہی قسم دیا تھا جب آپ نے ان دونوں کو کوفہ اور بصرہ کے لوگوں سے عشر وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

جزیرہ کا بیان

331۔ حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے نمکوں سے جزیرہ وصول کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس کے نمکوں سے جزیرہ وصول کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بربر کی قوم سے جزیرہ وصول کیا۔

332۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہامدی والے پر چالیس درہم اور سونے والے پر چار دینار جزیرہ مقرر کیا تھا اس کے علاوہ مسلمانوں کو روزق بھی پہنچا تاہم کسی مسلمان کی زمین دن کی مہمان نوازی کرتا بھی مقرر فرما رکھا تھا۔

333۔ حضرت اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جزیرہ کے بہت سے اونٹ لائے جاتے تھے۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ (اونٹ) اہل جزیرہ سے آگے جزیرہ کے طور پر وصول کیے جاتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سنت یہ ہے کہ نمکی سے جزیرہ لیا جائے مگر انگی حوروں کے ساتھ کلاخ نہ کیا جائے اور ان کے ذبح کیے ہوئے چاندروں کا گوشت نہ کھایا جائے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ سے ایک ایسی ہی روایت پہنچی

بَابُ: الْجَزِيرَةُ

331۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا زَاهِرِيٌّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ الْجَزِيرَةَ، وَأَنَّ عُمَرَ أَخْلَعَ مِنْ مَجُوسِ فَارَسَ، وَأَخْلَعَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ مِنَ الْبَرْبَرِ.

332۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا نَاعِجٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجَزِيرَةَ عَلَى أَهْلِ الْوَدَعِ أَرْبَعِينَ دِينَارًا، وَعَلَى أَهْلِ الْغَلَبِ أَرْبَعَةَ دِينَارٍ، وَمَعَ ذَلِكَ أَرْزَأَ الْمُسْلِمِينَ وَجِبَالَةَ قَلْبَةَ أَهْلِهِمْ.

333۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُولَى بِسَمْعِ حَبَشَةٍ مِنْ نَعَمِ الْجَزِيرَةِ، قَالَ مَالِكٌ: لَوْ أَنَّ تَوَخَّاهُ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ لَفِي جَزَائِهِمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَلَسْنَا أَنْ تَوَخَّاهُ الْجَزِيرَةُ مِنَ الْمَجُوسِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْكَحَ بِسَائِهِمْ وَلَا تُوَخَّلَ ذُنُوبُهُمْ، وَمُحَمَّدُكَ تَلْعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَضَرَبَ عُمَرُ الْجَزِيرَةَ عَلَى أَهْلِ سَوَادِ الْكُوفَةِ، عَلَى الْمُغَسِيرِ إِتْنِ

عَشْرَ دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسْطِ أَرْبَعَةً وَجُشْرَيْنِ دِرْهَمًا، وَعَلَى الْفَتَى ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا. وَأَمَّا مَا ذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ مِنَ الْإِبِلِ لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْخُذْ بِالْإِبِلِ فِي جَزْيَةِ عِلَاشَانَا إِلَّا مِنْ نَحْوِ ثَلَاثٍ لِأَنَّهُ أَضْعَفُ عَلَيْهِمُ الضَّلَفَةَ، فَجُعِلَ ذَلِكَ جَزْيَتَهُمْ، فَأَخَذَ مِنْ إِبِلِهِمْ وَتَقَرَّ بِهِمْ وَغَنِمَهُمْ.

ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے خرباء پر بارہ درہم متوسط طبقہ پر چھپیس درہم اور امراء پر اڑتالیس درہم بطور جزیہ مقرر فرمایا ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا ذکر کیا ہے جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے وہ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جزیہ میں اونٹ نہیں لیتے تھے۔ سوائے بنو قریظہ کے ان پر جزیہ دو گنا کیا گیا تھا۔ اور ان سے اونٹ مانگے اور بکری لے لیے جاتے۔

بَابُ: رَحْمَةُ الرَّبِّ فِي الْخَيْلِ وَالْبَرَادِيحِ

334- أَخْبَرَنَا مَالِكُ، خَلْقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ ضَلَفَةِ الْبَرَادِيحِ فَقَالَ: أَوْلَى الْخَيْلِ ضَلَفَةً؟

تلاسموں، عام گھوڑوں اور ترکی گھوڑوں میں زکوٰۃ

334- حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ترکی گھوڑے کی زکوٰۃ کے حلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہوتی ہے؟

335- أَخْبَرَنَا مَالِكُ، خَلْقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ شَلْحَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي غَنِيمَةٍ وَلَا فِي فَرَسٍ ضَلَفَةٌ.

335- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر اس کے نظام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ ضَلَفَةٌ سَبْعَةٌ كَمَا أَنَّ أَوْ خَيْرَ سَبْعَةٍ. وَأَمَّا فِي فَرَسٍ أَوْ خَيْفَةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَإِنَّ كَمَا أَنَّ سَبْعَةً يُغْلَبُ نَسْلُهَا لَهَا الرِّكَاةُ، إِنْ جُنْتُ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِينَارٌ، وَإِنْ جُنْتُ فَالْقَيْدَةُ، ثُمَّ فِي كُلِّ مِائَتِي دِرْهَمٍ غَنَمَةٌ فَرَاغَتْ وَهِيَ لَوْلَ إِتْرَاعَتِهَا النَّحْيِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں دو سائے ہو یا غیر سائے ہو لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب سائے ہوں اور نسل بڑھانے کیلئے چھوڑ دیئے جائیں تو ان میں زکوٰۃ ہے مرضی ہو تو ہی گھوڑا ایک دینار دے دو یا قیمت کا اعزازہ کر کے دوسرے ہوں میں پانچ درہم ادا کرو۔ اور حضرت ابیہیم رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

336- أَخْبَرَنَا مَالِكُ، خَلْقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَا الْغَنَمِ ضَلَفَةً.

336- حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف تحریر فرمایا کہ وہ گھوڑوں اور شہد میں

ذکوۃ نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے بارے میں حکم وہی ہے جو میں نے آپ کو بتایا ہے شہداً کہ پانچ افراد تک پہنچ جائے یا زیادہ ہو جائے تو عشر ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے خواہ گھوڑا ہو یا زیادہ اس میں عشر ہے اور میں ہی اکرم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے شہداً عشر مقرر فرمایا۔

نوٹ: پانچ افراد یا 87.5 سیر یا 80 کلوگرام

337۔ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ اہل شام نے حضرت ابو سعید بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی ذکوۃ لیں تو آپ نے انکار فرمایا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا اگر وہ ذکوۃ دینا چاہے پس تو لے لو اور انہیں کو لوۃ دو یعنی بن کے خیراء میں تقسیم کر دو اور ان کے غلاموں کی حاجت پوری کر دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس بارے میں پہلا قول ہی صحیح ہے کہ مسلمان کے گھوڑے اور اس کے غلام میں صدقہ عشر کے علاوہ کوئی ذکوۃ نہیں ہے۔

کان اور ذن شدہ خزانہ پر ذکوۃ

338۔ حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو قید کی کانوں میں سے ایک کان بطور جاگیری دی یہ میدان فرس میں ایک جگہ ہے اس کان میں سے آج تک سوائے ذکوۃ کے کچھ نہیں لیا جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک معروف حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا راکاز میں ٹیس ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَمَّْا الْغَنَلُ فَبَيْنَ عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ. وَلَمَّْا الْغَنَلُ فَبَيْنَ الْغَنَرِ إِذَا أَصْبَتْ بِنْتُ الشَّيْءِ الْكَبِيرِ خَمْسَةَ الْفَرَاقِ لِفَضَائِدِهِ، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: فِي قَلْبِهِ وَخَبِيرِهِ الْغَنَرُ، وَلَمَّْا بَلَّغَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يَجْعَلُ فِي الْغَنَلِ الْغَنَرُ.

337۔ أَخْبَرَنَا خَالِكٌ عَنْ خَلْقٍ أَنَّهُ خُتِبَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِأَبِي حَنِيفَةَ بْنِ الْخِرَاجِ: خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَزَيْلِنَا صَلَفَةً قَابِي، ثُمَّ تَخَبَّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: إِنْ أَحْبَبُوا لِحُلُمَا بَيْنَهُمْ، وَارْزُقُوا عَلَيْهِمْ بِتَمَنَى عَلَى فَرَسِهِمْ، وَارْزُقُوا وَزَيْلَهُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْفَرَسُ فِي هَذَا الْفَرَسِ الْأَوَّلِ، وَلَكِنْ فِي فَرَسِ الْمُسْلِمِ صَلَفَةٌ وَلَا فِي غَنِيمِهِ إِلَّا صَلَفَةٌ الْبَقَرِ.

بَابُ الرِّكَازِ

338۔ أَخْبَرَنَا خَالِكٌ عَنْ خَلْقٍ رَابِعَةَ بِنْتُ أَبِي غَنِيَةَ الرُّحْمَنِ وَغَيْرُهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَعَ لِكَلِ بْنِ الْخَارِثِ الْمُزَيْنِيِّ مَقَادِينَ مِنَ الْقَبَائِدِ، وَهُوَ مِنْ نَاجِيَةِ الْفَرَسِ، فَلَبَّكَ الْمَقَادِينَ إِلَى الْيَوْمِ لَا يُؤْخَلُ بِهَا إِلَّا الرِّكَازُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْخَبِيرَةُ الْمَغْرُوفُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا

الْمَرْكَازُ؟ قَالَ: الْمَالُ الَّذِي خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْأَرْضِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي هَذِهِ الْمَعَادِينِ، فَفِيهَا الْخُمْسُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمِهَا بَيِّنَةٌ.

آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ رکاز کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا رکاز وہ مال ہے جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کیا جس روز آسمانوں اور زمین کو اس نے وجود بخشا یعنی کانیں کہ اس میں خُمس ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء و کرام کا یہی قول ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

بَابُ: صَدَقَةُ الْبَقَرِ

339- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَا وَنَا حُمَيْدُ بْنُ قُسَيْبٍ، عَنْ عَطَايُوسَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَقِيَ مَعَهُ بَنُ الْبَيْتِ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ قَلْبَيْنِ بَقْرَةً تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعَيْنِ مِئْتَةً، فَأَتَى بِهَا قَوْلُ (ذَلِكَ) فَأَتَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ خَيْبَةً، وَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ فِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَةً حَتَّى يُزَجَّعَ إِلَيْهِ، فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلَ أَنْ يَتَقَدَّمَ مَعَهُ.

339- حضرت طاہس سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ میں کانیں میں ایک سیّد (دو مچھڑا مچھڑی جو ایک سال چرا کر کے دوسرے میں قدم رکھ چکی ہو) اور ہر چالیس پر ایک مسدّیس آپ کے پاس جو اس سے کم گائیں کی زکوٰۃ لے کر آتا آپ اس سے کوئی چیز لینے سے انکار کر دیتے اور فرماتے کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا۔ (دوایں پہنچ کر) آپ سے دریافت کروں گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے دوایں آنے سے قبل نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ لَيْسَ فِي أَكْلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ مِنَ الْبَقَرِ رَحْمَةً، لِأَنَّهُ كَانَ قَلْبَيْنِ فَفِيهَا تَبِيْعٌ أَوْ تَبِيْعَةٌ، وَالتَّبِيْعُ الْجَدْعُ الْخَوَلِيُّ، إِلَى أَرْبَعَيْنِ، لِأَنَّهُ بَلَغَتْ أَرْبَعَيْنِ فَفِيهَا مِئْتَةٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ ہم سے کم گائیں پر زکوٰۃ نہیں بھر جب تک کہ ہم چالیس تک (چالیس مکمل نہ ہوں) تو ان میں ایک صحیح یا صحیح ہے جسے دوسرا سال لگ چکا ہو۔ اور جب چالیس کو پہنچ جائیں تو ان میں ایک مسدّ ہوگا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

کنز کا بیان

بَابُ: الْكَنْزُ

340- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا نَالِقَ قَالَ: سَبِيلُ الْغَنَمِ عَنِ الْكَنْزِ؟ قَالَ: هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَا تَوْفَى

340- حضرت طاہس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کنز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

وَلَمْ يَزِدْهُ

دو مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی۔

341۔ اٰخِرُنَا مَالِكَ، خَلَقْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبًا، عَنْ أَبِيهِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَلَمْ يَزِدْهُ زَكَاةً مِثْلَ لَهْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُصِمَ عَنَّا الْفَرَسُ، لَهُ زَيْتَانٍ يَتْلُبُهُ خَصِيٌّ يُمَكِّنُهُ لِقَوْلِ: اَنَا عَمْرُوكَ.

341۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مال اس کے سامنے بروز قیامت ایسے گھسے سانپ کی مانند آئے گا جس کی آنکھوں پر دو کالے داغ ہوں گے وہ اس کو کھال کرتا پھرتا ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ اس پر قابو پالے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال۔

بَاب: مَنْ تَجَلَّ لَهْ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کیلئے حلال ہے؟

342۔ اٰخِرُنَا مَالِكَ، خَلَقْنَا وَهْبًا مِّنْ اُسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: اَنْ زَمَنَ اللَّهُ لِلْعَبْدِ لَنْ لَا تَجْعَلَ الصَّدَقَةَ لِنَفْسِيْ اِلَّا لِعَمَلَةٍ: لِقَوْلِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، اَوْ لِقَامِلٍ عَلَيْهِ، اَوْ لِقَارِمٍ، اَوْ لِرَجُلٍ يَخْزِيْهَا بِمَا لَهْ اَوْ لِرَجُلٍ لَهُ عَارٌ يَسْكُنُ تَصْلَحِي عَلَى الْمُسْكِنِ فَاَعْدَى إِلَى الْغَنِيِّ.

342۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان پانچ آدمیوں کے سوا کسی غنی پر صدقہ حلال نہیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، مال زکوٰۃ، قرض دار، دودھ آدی جو قیامت کی مسکین سے کوئی چیز خریدے (تو وہ زکوٰۃ والی چیز قیامت خریدنے کے بعد خریدار پر حلال ہو جاتی ہے) دودھ آدی جس کے پیڑ میں ایسا مسکین رہتا ہو جس کو صدقہ دیا جائے اور وہ غنی کو بطور ہدیہ دے۔

فَلَنْ تُحْمَلَهُ: وَهَذَا نَاعِلٌ، وَالْقَارِئُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا كَانَ لَهُ عَلَيْهَا حَقٌّ يَتْلُو بِهَا عَقْدًا عَلَى الْفَرَسِ لَمْ يَسْفَحْ لَهْ أَنْ يَأْخُذَ بِهَا خَبْرًا، وَكَلْبِكَ الْقَارِمُ إِنْ كَانَ جَنْدًا وَقَدْ بَدَنِيهِ وَفَضَلَ تَجِبَ إِلَيْهِ الزَّكَاةُ لَمْ يَسْفَحْ لَهْ أَنْ يَأْخُذَ بِهَا خَبْرًا، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو صدقہ سے مستحق کر دے اور وہ اپنی حاجت خود پوری کر کے جہاد کرنے پر تیار ہے تو اس کیلئے زکوٰۃ غیرہ میں سے لینا مستحب نہیں اسی طرح وہ عتروس جس کے پاس قرض ادا کرنے کے بعد بھی اتنی مقدار میں مال ہی رہتا ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کیلئے بھی صدقہ لینا مستحب نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب: زَكَاةُ الْفَيْطَرِ

صدقہ فطر کا بیان

343۔ اٰخِرُنَا مَالِكَ، خَلَقْنَا نَاعِلٌ، اَنْ اَبْنُ عَمْرٍو كَانَ يَتَّقِ بِزَكَاةِ الْفَيْطَرِ إِلَى الْبَيْتِ نَجَعُ جَنْدًا قَبْلَ

343۔ حضرت ناخ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر، عید الفطر سے دو یا تین دن پہلے اس شخص

الْفَيْطَرِ بِمَوْنِهِ لَوْ تَلَاخَذَ.

کے پاس بھیج دیجے جو اس کو جمع کرتا تھا (عادل)۔

فَالَمْ تُحْمَدْ رَحْمَةُ اللَّهِ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، نَحْمَدُهَا
تَعَجُّلُ رَحْمَةِ الْفَيْطَرِ قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ إِلَى
الْمُصَلَّى، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے کہ آدمی عید گاہ کی طرف جانے
سے پہلے صدقہ فطر جلد ادا کر دے اور حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

نوٹ: صدقہ فطر نصف صاع گندم، دو کلو گرام یا ایک صاع
جو یا کھجور سو یا سیر یا چار کلو گرام۔

بَابُ: صَلَاقَةُ الزَّيْتُونِ

زیتون کی زکوٰۃ

344- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَاقَةُ
الزَّيْتُونِ الْغُسْرُ.
حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن
شہاب نے فرمایا زیتون کی زکوٰۃ غسر ہے۔

فَالَمْ تُحْمَدْ رَحْمَةُ اللَّهِ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ غَسَّةٌ
أَوْ سَبْعٌ لِقَاعًا، وَلَا يَنْتَقِظُ فِي هَذَا إِلَى الزَّيْتِ،
إِنَّمَا يَنْتَقِظُ فِي هَذَا إِلَى الزَّيْتُونِ، وَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ: فَلَيْسَ قَلْبُهُ وَتَحْبِيرُهُ الْغُسْرُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی کے مطابق
ہمارا عمل ہے۔ جب زیتون کی پیر ہو اور پانچ دانہ یا اس سے
زیادہ ہو تو (اور انکی زکوٰۃ کے وقت) تیل کی طرف انکے
نہیں کیا جائے گا۔ صرف زیتون ہی کو دیکھا جائے گا۔ لیکن
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خواہ تیل ہو یا کھیر اس
میں غسر ہے۔

أَبْوَابُ الصَّيَامِ

ابواب الصیام

بَابُ: الصَّوْمُ بِرُؤْيَةِ الْهَلَالِ

چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا
اور انتظار کرنا

وَالْإِطْفَارُ بِرُؤْيِهِ

345- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ
مَنْعَةً، فَقَالَ: لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ، وَلَا
تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا لَدَى
345- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
جب تک تم جامعہ نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور جب تک تم جامعہ
دیکھ لو افطار نہ کرو (جمیعہ نہ ملے) اگر مطلع امیر آلود ہو تو میں دن
پارے کرو۔

فَالَمْ تُحْمَدْ رَحْمَةُ اللَّهِ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے

رَجَعَهُ اللَّهُ.

جس اور نبی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے۔

روزہ دار کیلئے کھانا کب حرام ہوتا ہے؟

بَاب: مَنِ يَغْرُمُ الطَّعَامَ عَلَى الصَّائِمِ

346- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي غَفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ بَلَغَ يَدَايَ بَلْبَلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْدَأَ إِنْ أُمِّمَ مَكْنُومٌ.

346- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے وقت (ابتداءے عمری) اذان دیتے ہیں۔ تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما اذان دیں۔

عند اذان دیں۔

347- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ مَوْلَى، قَالَ: وَكَانَ إِنْ أُمِّ مَكْنُومٌ لَا يَبْدَأُ حَتَّى يَبْدَأَ لَكَ: فَلَمْ أَصْنَعْ.

347- حضرت سالم نے ایسی ہی ایک روایت کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما اذان دے وقت تک اذان نہ کہتے جب تک انہیں کہہ نہ دیا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے۔

قَالَ مُخَمَّدٌ: كَانَ بَلَاءُ يَبْدَأُ بَلْبَلٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَسْتَوِيهِ النَّاسُ، وَكَانَ إِنْ أُمِّ مَكْنُومٌ يَبْدَأُ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَلَبَّيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْدَأَ إِنْ أُمِّ مَكْنُومٌ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہما لوگوں کی عمری کیلئے پورے رمضان میں رات کے وقت اذان کہتے تھے اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما طلوع فجر کے بعد اذان دیتے تھے اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما اذان دیں۔

بَاب: مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَبِدًا فِي رَمَضَانَ

348- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْفَرَ بِحَتَّى وَقَبِلَ أَوْصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامَ مِائَتَيْنِ مِسْكِينًا، قَالَ لَا أَجِدُ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغَرَفِي مِنْ قَعْرِ، فَقَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَلِّ بِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَجِدُ أَحَدًا أَخْرَجَ إِلَيَّ مِثْلِي، قَالَ تَكْلَفْ.

جس نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ افطار کیا

348- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کے مہینہ میں روزہ توڑ دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک قلم ازاد کر کے یا سوا تر دو ماہ کے روزے رکھ کر یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کر کھاروا کرے اس نے عرض کی میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے نبی کریم ﷺ کے پاس سمجھو کہ ایک قلم ازاد کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کر دو اس نے عرض کی یا رسول ﷺ میں اپنے آپ سے زیادہ کسی کو ضرورت مند نہیں پاتا آپ ﷺ نے فرمایا خود ہی اس کو کھالو۔

نوٹ: حدیث مذکورہ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ صاحب اختیار ہیں (فاجہم)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب آدمی جان بوجہ کہ رمضان کے روزہ کو کھائی کر یا بیع کر کے توڑ دالے تو اس پر اس کے بدلے ایک دن کی قضا ہے اور کفارہ تمہارے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام بصر نہ آئے تو حواتر دو ماہ کے روزے رکھے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع مہمدم یا ایک صاع بھجور یا جوئے۔

دورانِ چہارم رمضان المبارک میں اگر صبح ہو جائے

فَإِنْ مُعْتَمِدًا وَبِهَذَا نَأْتِيهِ إِذَا فَطَرَ الرَّجُلُ مُتَعَمِدًا فِيمَنْ شَهْرَ رَمَضَانَ بِأَكْلٍ أَوْ شَرْبٍ أَوْ جِمَاعٍ فَلَعَلَّيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مُكَانَهُ، وَتَحْتَاطَرُ الْفَيْهَارِ أَنْ يَغِيْبَ رَقَبَةً، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ أَطْعَمَ بِيَتَيْنِ يَسْكِنُهُمَا، لِكُلِّ يَسْكِنُهُ بِنُصْفِ صَاعٍ مِنْ جَنْبَةٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ خَبِيرٍ.

بَابُ: الرَّجُلُ يُنْطَلِقُ لَهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ

349۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی جبکہ نبی کریم ﷺ دروازہ پر کھڑے تھے اور میں سن رہا تھا (اس آدمی نے کہا) میں نے حاجت چاہت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر حاجت چاہت میں صبح کروں تو غسل کر لیتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں اس آدمی نے عرض کی آپ تو ہماری مثل نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی کھجول سب لٹھیں معاف فرمادی ہیں۔ نبی کریم ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ پاک سے ڈرنے

349۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ وَافَقَ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْتَمِعُ: إِنِّي أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصُّوْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَنَا أَصْبَحُ جُنُبًا، ثُمَّ انْتَفِصِلَ لَأَصُومَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّكَ لَسْتَ بِمُتْلَقًا، فَقَدْ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرُ، فَفَعِصَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا رَجُوعَ أَنْ أَمْحُو أَنْحُسَاحَكُمْ إِلَيْهِ غَرَوْعِي وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَقِي.

لے علامہ ابوالحسنی مرقاۃ میں ان الفاظ کا یہ نقل بیان کرتے ہیں۔

اسی سفر و حال میں کہ وہین اللہ اصلاً ان العطر هو السور فهو كناية عن العصاة

”نبی اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور کاتبوں کے درمیان یہ سب طے کر دیے ہیں۔ اور ان کے درمیان اس طرح طے ہو گیا ہے کہ آپ سے کذاب کا قصود، بالکل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ قطعاً سنی چھا اور طے ہو گیا ہے۔ اور یہ عقیدت ہے کہ کذاب کی عمر ہر لمحہ کھینچنے کے لئے تھک چکی ہے۔“

(تذیاد القرآن، جلد 4، ص 34-531) (محسن)

میں گواہی دیتی ہوں آپ کو احکام کے بغیر یعنی جماع کی وجہ سے حاجہ جنابت میں محج ہو جاتی تھی اور آپ اس دن کا روزہ رکھ لیا کرتے تھے راوی حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا ہے کہ ہم وہاں سے نکلے حتیٰ کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے آپ سے اس بارے میں پوچھ تو آپ نے بھی دعویٰ فرمایا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا۔ ہم وہاں سے نکلے اور مردان کے پاس آئے۔ حضرت عبدالرحمنؓ نے ان سے بیان کیا جو کچھ ان دونوں (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما) نے فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے ابو عمر (عبدالرحمنؓ) میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم میری سواری پر سوار ہو جاؤ جو سواری دروازے پر موجود ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اپنی زمین حقیق میں ہیں اور انہیں اس بارے میں ضرور آگاہ کرو راوی نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمنؓ سوار ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گیا حتیٰ کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کچھ دیر عبدالرحمنؓ نے آپ کے ساتھ ٹھکڑی اور پھر ان کو دعویٰ مسئلہ بتایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہ تھا مجھے تو کسی بتانے والے نے ہی بتایا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں احکام کے بغیر اگر کسی نے رمضان المبارک میں جماع کی وجہ سے حاجہ جنابت میں محج کی پھر اس نے طہارۃ فجر کے بعد غسل کر لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اور کتب اللہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا احل لکم لیلۃ الصیام را اس آیت میں باہر وہن سے مراد مرد جماع ہے اور وابتغوا ما کتب اللہ لکم سے مراد اور لاہے عیط الا بیض من العیط الاسود سے مراد

مُزْمَرَةٌ، فَإِنَّهُ يَأْجِزُهُ بِالْعَقَبِ، فَلْتَعْبِرُوا ذَلِكُمْ، قَالَ: فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَوَكَّلْتُ مَعَهُ خَتَنَ أُمِّهِ أُمًّا مَزْمَرَةً، فَتَحَلَّتْ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاعَةً ثُمَّ دَخَرْتُ لَكَ ذَلِكُمْ، فَقَالَ أَبُو مَزْمَرَةَ: لَا جَلَمَ لِي بِذَلِكَ، إِنَّمَا اخْتَبَرْتَنِي مُخْبِرًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ أَصْبَحَ حُجًّا مِنْ جَمَاعٍ مِنْ غَيْرِ إِخْلَامٍ فِي خَهْرٍ وَضَعَانٍ، ثُمَّ إِفْعَلْ بِغَفَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا يَأْسُ بِذَلِكَ، وَبَحَثَ اللَّهُ فَتَالَى بَدَلُ عَلَى ذَلِكُمْ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَجَلْ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرُّكْبَ إِلَى بَيْتِكُمْ، مَنْ يَأْسَ لَكُمْ وَأَنْتُمْ يَأْسَ لَهُمْ، عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ تَحْتَمِلُونَ أَنْفُسَكُمْ، فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ، فَلَا تَأْنِي بِأَبْرؤُوهُمْ﴾ يَتَنَى الْجَمَاعُ ﴿وَأَبْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ

لَكُمْ يَغْنَى الْوَلَدُ ﴿وَوَكَّلُوا وَأَمْرُنَا﴾ حَتَّى يَبْتَسِنَ
لَكُمْ الْغَنِيُّ الْأَيْتُش مِنَ الْغَنِيَةِ الْأَسْوَدِ ﴿يَغْنَى
حَتَّى يَطْلُعَ الْقَمَرُ فَإِنَّا كَأَنَّ الرَّجُلَ لَفَرَّغِيصَ لَهُ أَنْ
يُجَامِعَ، وَيَتَبَيَّنَ الْوَلَدُ، وَتَأْكُلُ وَيَنْخَرِبُ حَتَّى يَطْلُعَ
الْقَمَرُ فَمَنْ يَكُونُ الْقَسْلُ إِلَّا بَعْدَ عُلُوقِ الْقَمَرِ
فَهَذَا لَا يَأْسَ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ
تَعَالَى وَالْعَمَلُ.

بَابُ: الْقَبْلَةُ لِلصَّالِحِ

روزہ دار کا بوسہ لینا

351۔ أَخْبَرَنَا مَا بَكَّةَ خَلِيفَةُ ابْنِ أَبِي شَلَمَةَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ: أَنَّ رَجُلًا قَبِلَ إِفْرَاقَهُ وَهُوَ صَابِغٌ
فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا ضَعِيفًا، فَأَرْسَلَ إِفْرَاقَتَهُ
تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذَلِكَ فَذَخَعَتْ عَلَيْهِ أَمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَتْهُ أَمَّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَابِغٌ، فَوَجَعَتْ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَتْهُ
بِذَلِكَ، فَرَادَتْ ذَلِكَ خَرًّا لَقَالَتْ: إِنَّا لَنَا بِقَبْلِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُجْعَلُ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مَنَاقِدَ،
فَوَجَعَتْ الْغُرَافَةَ إِلَى أَمَّ سَلَمَةَ، فَذَخَعَتْ جَنَاحَهَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَالُ
هَذِهِ الْغُرَافَةِ؟ فَأَخْبَرَتْهُ أَمَّ سَلَمَةَ، لَقَالَتْ: أَلَا أَخْبَرْتَهَا
أَنِّي أَقْبَلُ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: قَدْ أَخْبَرْتَهَا، فَلَقَعَتْ إِلَيْ
زَوْجِهَا، فَأَخْبَرَتْهُ، فَرَادَتْ ذَلِكَ خَرًّا، وَقَالَتْ: إِنَّا
لَنَا بِقَبْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُجْعَلُ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مَنَاقِدَ،
فَلَقَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَتْ: وَاللَّهِ إِنِّي
لَأَتَفَقَّحُكُمْ بِهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِمَعْلُودِهِ.

351۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے روزہ کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لیا پھر اس آدمی کو
اجنبی دکھ ہوا اس نے اپنی عورت کو مسئلہ پوچھنے کیلئے بھیجا وہ
نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کے پاس حاضر ہوئی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے
بتایا کہ نبی کریم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ کرتے اس
عورت نے اس آدمی کو جا کر بتایا تو اس آدمی کی پریشانی میں
حزیرا حاضر ہوا اس نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی شخص نہیں
اللہ تعالیٰ نے تو اپنے نبی پاک ﷺ کیلئے جو چاہا حلال کر دیا
وہ عورت دوبارہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
حاضر ہوئی تو آپ کے پاس نبی کریم ﷺ کو موجود پایا۔ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس عورت کو کیا کام ہے؟
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس کے بارے میں
بتایا آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کو بتایا نہیں کہ میں خود یہاں
کر لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کو بتایا تھا
اور یہ اپنے خاندان کے پاس گئی اور اس کو جا کر بتایا تو اس سے
انکی پریشانی اور زیادہ ہو گئی اور وہ کہنے لگا کہ نبی پاک
ﷺ کی شخص نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رسول اللہ

ﷺ کیلئے جو چاہا طلال فرمادیا یہی کریم ﷺ ہمارے
ہوئے اور فرمایا حتم تھا میں تمہاری نسبت زیادہ اللہ پاک
سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ حدود اللہ کو جانتا ہوں۔

352۔ حضرت عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ وہ رسول
کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت میں حاضر تھیں کہ ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن
عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس آئے (یہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کے بچے تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان
سے فرمایا تمہیں اپنی زوجہ کے پاس جانے سے روک لیتے اور
اس کے ساتھ دل لگی کرنے سے کیا مانع ہے آپ نے عرض کی
کہ میں روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لوں؟ تو آپ نے
فرمایا ہاں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے روزہ دار کو بوسہ
لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اپنے نفس کو حرام سے روکے
پر قدرت رکھتا ہو اگر روزہ دار کو وہ اپنے نفس کو حرام سے باز
رکھے پر قادر نہیں ہوگا تو (بوسہ سے) باز رہنا افضل ہے۔
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے حنفی علماء عام
فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

353۔ حضرت تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے
سے منع کرتے تھے۔

روزہ دار کا بچنے گلوانا

354۔ حضرت تابعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما جب روزہ میں بچنے گلوایا کرتے تھے۔ فجر سورج
غروب ہو جانے کے بعد بچنے گلواتے تھے۔

355۔ حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن

352۔ أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النُّضَرِ مَوْلَى
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ عَلِيٍّ عَمْرُوهُ أَتَتْهَا
كَانَتْ جُنْدَ عَائِشَةَ وَحَسْبِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ
فَدَخَلَ عَلَيْهَا وَوَجَّهَهَا مَالِكٌ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: مَا
يَمْنَعُكَ أَنْ تَدُلَّنِي إِلَى أَفْئِكَ تَقْلُبُهَا وَتَلَايَهَا؟
قَالَتْ: أَقْلِبُهَا وَأَنَا صَائِمَةٌ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ.

قَالَ مُعْمَدٌ: لَا يَأْسُ بِالْقَلْبَةِ لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ
نَفْسَهُ عَنِ الْجَمَاعِ فَإِنْ خَافَ أَنْ لَا يَمْلِكَ نَفْسَهُ
فَالْكَفُّ أَفْضَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ
تَعَالَى وَالْعَائِشَةَ قَالَتْ.

353۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقَلْبَةِ وَالْمَبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ.

بَابُ: الْحَفَاظَةِ لِلصَّائِمِ

354۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ إِنَّهُ كَانَ يَخْتَجِمُ بَعْدَ مَا
تَقَرَّبَ الشَّمْسُ.

355۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ

وَابْنُ عُمَرَ كَانَ يَخْتَصِمَانِ وَهُمَا صَالِحَانِ۔

وقاس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں صالح روزہ میں پچھنے لگواتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا بَأْسَ بِالْخِتَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَإِنَّمَا تُكْرَهُ مِنْ أَجْلِ الضَّغْبِ، فَإِذَا أُمِنَ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَبِيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کیلئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں صرف کزوری ہو جانے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ جب اس سے امن ہو تو کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

356۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: مَا زِلْتُ أَسْأَلُ أَهْلَ الْإِسْلَامِ إِلَّا وَهُوَ صَالِحٌ۔

356۔ حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے والد ہمیشہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَبِيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ: الصَّائِمُ يَلْزَعُهُ الْفَقْرُ أَوْ يَتَقَيُّ 357۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ اسْتَقْدَّ وَهُوَ صَائِمٌ لَعَلَّيْهِ الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ الْفَقْرُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حِسَةٌ۔

روزہ دار کا ارادہ پختہ کرنا یا اس کو قے آ جانا 357۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جو شخص محتاج سے روئے کرے اور روزہ دار ہو تو اس پر قضا ہے اور جس کو خود قے آ جائے تو اس پر کوئی شے واجب نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَبِيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ: الصَّوْمُ فِي الشَّفْرِ

سفر میں روزہ رکھنا

358۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَصُومُ فِي الشَّفْرِ۔

358۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

359۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ غَبِيْطَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ غَزَاً فَفُتِحَتْ مَكَّةُ فَمِنْ

359۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حج کے سال رمضان میں سفر روانہ ہوئے آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ آپ مقام کعبہ

وَمَضَانٍ فَصَامَ عُمَى بَلَغَ الْكَيْدُ ثُمَّ الْفَطْرُ فَالْفَطْرُ
النَّاسُ مَعَهُ وَكَانَ فَطْحُ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ:
وَكُنَّا نَأْكُلُونَ بِأَخَذَتِ فَلَا أَخَذَتِ مِنْ أَهْلِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

پر پہنچے (مدینہ منورہ سے سات سطروں کے فاصلہ پر ایک
مقام ہے) تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور آپ کے ساتھ
لوگوں نے بھی افطار کیا۔ مکہ شریف رمضان المبارک میں فتح
ہوا تھا اور وہ (صحابہ کرام رضوان علیہم) نبی کریم ﷺ کے
اعمال میں سے نئے عمل کو اختیار کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ شَاءَ صَامَ فِي الشَّهْرِ، وَمَنْ شَاءَ
الْفَطْرَ، وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ، وَنَحْنُ بَلَقْنَا
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْفَطْرَ حِينَ سَافَرَ إِلَى مَكَّةَ لِأَنَّ النَّاسَ
خَشَوْا إِلَيْهِ الْجَهْدَ مِنَ الصَّوْمِ، فَالْفَطْرُ لِلذِّكْرِ، وَقَدْ
بَلَقْنَا أَنَّ عَنَزَةَ الْأَنْسَلَمِيِّ سَأَلَتْهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي
الشَّهْرِ، فَقَالَ: إِنْ جِئْتَ فَصُومَ، وَإِنْ جِئْتَ فَالْفَطْرَ،
فَبَهَذَا تَأْخُذُ وَغَوْ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
وَالْعَائِدَةِ مِنْ قَبْلِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سر میں جو چاہے
روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے اور جو طاقت رکھتا ہو اس
کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے اور ہمیں یہ روایت بھی ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے افطار فرمایا جس وقت آپ نے مکہ مکرمہ
کی طرف سفر کیا کیونکہ لوگوں نے آپ کے سامنے روزہ کی
تکلیف کی نکالتی کی تھی۔ اس لئے آپ نے افطار فرمایا۔
ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم ﷺ سے سفر کے دوران روزہ کے بارے میں
پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو
افطار کر لو۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے حنفی فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: فَصَاءِ رَمَضَانَ هَلْ يُفَرَّقُ؟
360- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
كَانَ يَقُولُ لَا يُفَرَّقُ فِصَاءُ رَمَضَانَ.

کیا رمضان کے قضاء وروزے متفرق رکھے جائیں
360- حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رمضان شریف کے قضاء وروزے سے علیحدہ
علیحدہ نہ رکھے جائیں (مواثر رکھے جائیں)۔

361- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ اِخْتَلَفَا فِي فَصَاءِ رَمَضَانَ، قَالَ
أَخْلَصْنَا: يُفَرَّقُ بَيْنَهُ، وَقَالَ الْآخَرُ: لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُ.

361- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے
درمیان رمضان کے قضاء وروزوں کے بارے میں اختلاف
رہا تھا ان میں سے ایک نے کہا کہ ان میں تفریق کر لی
جائے (یہ جانو ہے) اور دوسرے نے کہا کہ ان میں تفریق نہ
کی جائے۔

فَالْمُحْتَلُّ: الْجَمْعُ بَيْنَ الْفَضْلِ وَالْفَرْقِ وَأَصْحَبُ الْعِلَّةِ فَلَا تَأْسَ بِبَلَيْكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِثَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامِلَةُ قَبْلَنَا.

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان کو کھانا کھانا افضل ہے اگر تم انہیں مشرق طود پر رکھو اور کھجور کھجوری پوری کرلو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور

اھارے حنفی میں فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

نفل روزہ رکھ کر افطار کرنا

بَاب: مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ افْطَرَ

362- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا الرُّغْرِيُّ: أَنَّ عَائِشَةَ وَخَلِصَةَ رَجَبِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ مُتَكَوِّعَتَيْنِ، فَلَمَّعَتِ لَهُمَا عَفَاةٌ فَلَفَّطَرْنَا عَلَيْهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ عَائِشَةُ: لَقَالَتْ خَفِصَةُ وَتَلَدَتْنِي بِالْكَلَامِ وَخَالَتْ ابْنَةُ أَبِيهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبَحْتُ نَائِمَةً وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَكَوِّعَتَيْنِ، فَلَمَّعَتِ لَنَا عَفَاةٌ فَلَفَّطَرْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ائْتِيَا يَوْمًا مَعَنَا.

362- حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خلیصہ رضی اللہ عنہا نے صوم رکھا اور صبح کی طرف کھانا دینے بیٹھا گیا تو ان دونوں نے اس کے ساتھ افطار کر لیا۔ پھر نبی کریم ﷺ دونوں کے پاس تشریف لائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت خلیصہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ آپ سے بیان کرنے میں مجھ سے پہلے کی آخر وہ اپنے باپ (حضرت محمد رضی اللہ عنہ) کی بیٹی خلیصہ (اپنے والد کی طرح بلا جھجک گفتگو کرتی تھیں) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آج نفل روزہ رکھا اھارے اس کھانا دینے بیٹھا گیا ہم نے اسے کھا کر افطار کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم دونوں اس کے بدلے کھاد کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں جو شخص نفل روزہ رکھے پھر اسے توڑا لے تو اس پر قضاء ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حنفی میں فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا

بَاب: تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ

363- حضرت کل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ خیر و برکت میں رہیں گے جب تک وہ جلدی افطاری کرتے رہیں گے۔

363- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ افطار اور نماز مغرب میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

364۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم روزہ افطار کرنے سے قبل جو بھی رات کی تاریکی کو دیکھتے نماز مغرب اور فرماتے پھر نماز کے بعد رمضان میں روزہ افطار کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر طرح کی وسعت ہے جو نماز سے پہلے افطار کرتا چاہے وہ پہلے افطار کرے اور جو اس کے بعد افطار کرتا چاہے بعد میں کرے ہر لحاظ سے اس میں کوئی حرج نہیں۔

شام ہو جانے کے خیال سے شام سے قبل ہی روزہ افطار کر لینا

365۔ حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھ دن رمضان میں بادل ہوائے دن روزہ افطار فرمایا آپ کا خیال تھا کہ شام ہوگئی ہے یا سورج غروب ہو گیا ہے آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ سورج نکل آیا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا آسان ہے اور حق غالب پر ہم نے اجتہاد کیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس نے روزہ افطار کر لیا اور اس کا خیال ہے تھا کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ یہ غروب نہیں ہوا تو وہ دن کا باقی حصہ نہ کھائے اور نہ پیے اس پر اسکی قضا ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: تَجِبُ الْإِفْطَارُ وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ الْفَضْلُ مِنْ تَأْخِيرِهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَجَمَهُ اللَّهُ وَالْعَاقِبَةُ.

364۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُفَّانَ بْنَ عُفَّانٍ كَانَا يُفْطِرَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ الثُّلُثَ الْأَسْوَدَ قَبْلَ أَنْ يَفْطُرَا، ثُمَّ يَفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فِي رَمَضَانَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا كُفْلٌ وَاصِعٌ، فَمَنْ شَاءَ افْطَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَنْ شَاءَ افْطَرَ بَعْدَهَا، وَكُلُّ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ وَيَنْظُرُ أَنَّهُ قَدْ أَمْسَى

365۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ افْطَرَ يَوْمَ رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَمِ، وَرَأَى أَنَّ قَدْ أَمْسَى لَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَجَاءَهُ وَجِلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ خَلَفَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: الْخَطْبُ بَسِيرٌ وَقَدْ ابْتَهَلْنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ افْطَرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهَا لَمْ تَغِبْ لَمْ يَأْكُلْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَمْ يَشْرَبْ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَجَمَهُ اللَّهُ.

بَاب: الْوَصَالُ إِلَى الصِّيَامِ

صوم وصال رکھنا

366۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا نَفَعَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَصَالِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ تَوَاصِلٌ، قَالَ: إِنِّي لَنْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَلْعَنُكُمْ وَأَسْفَى.

366۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ نے عرض کی گئی آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری شکل نہیں ہوں۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے (میرا رب مجھ کو کھلاتا، پلاتا ہے تم میری شکل پر گز نہیں ہو سکتے)۔

367۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ، إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ، قَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي لَنْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، أَهَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي، فَاغْلِقُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا لَكُمْ بِهِ مَلَاقَةٌ.

367۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا غیر صوم وصال نہ رکھو، صوم وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری شکل نہیں ہوں۔ تم میری شکل میں رات کو میرا رب مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ تم وہی عمل اختیار کرو جس کے بجالانے کی تم میں طاقت ہو۔

368۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، خَلَقَ سَابِقُ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ غَالِبٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ابْنَةِ الْخَارِثِ: أَنَّ نِسَاءً تَصَلَّوْنَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَرْفَةٍ، فَقَالَ تَغْضَبُهُنَّ: صَابِغَةٌ، وَقَالَ آخَرُونَ: لَيْسَ بِصَابِغٍ، فَأُرْسِلَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ صوم وصال کروہ ہے صوم وصال دو روزہ ہے کہ آدی دو دن مسلسل اس طرح روزہ رکھے کہ ان میں رات کے وقت کوئی چیز نہ کھائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: صَوْمُ يَوْمِ غَرْفَةٍ

یوم عرفہ کا روزہ

368۔ حضرت أم الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے یوم عرفہ کو نبی کریم ﷺ کے روزہ کے بارے میں باہم اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ آپ ﷺ روزہ دار ہیں۔ دوسرے بعض حضرات نے کہا کہ آپ ﷺ روزہ دار نہیں۔ حضرت أم الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت

مِنْ لَيْلٍ وَغَوْزٍ وَابْتِغَاءِ بَغْرَةِ فَشْرَتِهِ.

میں روزہ کا یہ لکھا اس وقت آپ میدانِ مہرات میں قیام فرماتے تھے آپ ﷺ نے وہ خوش فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَزَّةٍ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ، إِنَّمَا صَوْمُهُ تَطَوُّعٌ، فَإِنْ كَانَ إِذَا صَامَهُ يُضْحِجُهُ ذَلِكَ عَنِ الدَّعَاءِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فَإِنَّ لَطْفًا أَفْضَلَ مِنْ الصَّوْمِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو چاہے یومِ عَزَّة کو روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کر لے یہ اس کا نیک روزہ ہے اگر اس دن روزہ رکھنے سے دعا (اور دیگر افعال) میں ضعف لاحق ہو جائے گا اندیشہ ہو تو روزہ رکھنے کی بجائے افطار کرنا افضل ہے۔

بَابُ: الْأَيَّامُ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الصَّوْمُ

369- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا، أَبُو النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ سَلَامٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ أَيَّامٍ مِثْلِي.

369- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مثنیٰ کے ایام میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

370- حضرت عیسیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے آزار کر وہ تمام حضرت ابو مزہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم ایامِ تحریق (گیارہ ذوالحجہ سے حیرہ ذوالحجہ تک کے دنوں میں) میں اپنے والدِ محترم کی خدمت میں گئے تو انہوں نے آپ کے سامنے کہا تا رکھا اور فرمایا کھا حضرت عبداللہ نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا کھا جس میں علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں ان ایام میں افطار کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ نَصَامَ أَيَّامَ الْفُشْرِ نِي لُصْبَةٍ وَلَا بَعْرَهَا، إِنَّمَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ قَبْلِنَا، وَقَالَ مَالِكٌ إِنَّهُ أَلَسَ يَصُومُهَا الْمُتَمَتِّعُ الَّذِي لَا يَجِدُ الْهَدْيَ أَوْ لَقِئَهُ الْأَيَّامُ الثَّلَاثَةُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ ایامِ تحریق میں حجِ جمع کے یا کوئی دوسرے روزے نہیں رکھتے چاہئیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اس کے بارے میں ممانعت کا حکم آیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے حلقہ میں فقہاء کرام کا بھی قول ہے حضرت مالک بن انس نے ارشاد فرمایا ہے کہ حجِ جمع کرنے والا جس کو قربانی نہ ملے یا جس کے تین دن قربانی کے دن سے پہلے فوت ہو جائیں وہ ان ایام میں

روزہ رکھ سکتا ہے۔

رات کے وقت روزہ کی نیت کرنا

371۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روزہ درست نہیں ہوتا جب تک فجر سے قبل نیت نہ کرے (فجر سے مراد صبح صادق ہے)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے زوال سے قبل روزہ کی نیت کر لی وہ بھی روزہ دار ہے اور بہت سارے لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حنفی علماء کا بھی قول ہے۔

بیش روزے رکھنا

372۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسلسل روزے رکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ آپ اب بظاہر نہیں فرمائیں گے آپ ﷺ بظاہر ہی کرتے رہتے تھے کہ کہا جاتا کہ آپ اب روزے نہیں دیکھیں گے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو رمضان شریف کے علاوہ کبھی محل کسی مہینہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور جس کثرت سے آپ شعبان میں روزے رکھا کرتے اس کثرت سے میں نے آپ ﷺ کو کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

یوم عاشورہ کا روزہ

373۔ حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے حج کے سال سنا۔ آپ صبر پر موجود تھے اور فرما رہے تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء (صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم) کہاں ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو آج کے دن کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس

بَاب: الْيَتِي فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

371۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصَّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَمَنْ أَجْمَعَ أَيْضًا عَلَى الصَّيَامِ قَبْلَ بَصْفِ الْيَهَادِ فَهُوَ صَائِمٌ، وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ غَيْرُ وَاجِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَدْلَةِ قَبْلَنَا.

بَاب: الْمُدَاوِمَةُ عَلَى الصَّيَامِ

372. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدْلًا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى يُقَالُ لَا يَغْطُرُ، وَيُغْطَرُ حَتَّى يُقَالُ لَا يَصُومُ، وَمَا زَأْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ تَمَكَّنَ صِيَامَ شَهْرٍ لَمْ يَلَا رَمَضَانَ، وَمَا زَأْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

بَاب: صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

373. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ حَفِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ عَمَّ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمَسْرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، إِنْ عَلِمْنَاوَكُمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ: هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ لَمْ يَكُفَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، أَنَا صَائِمٌ، وَمَنْ خَافَ فَلْيَصُمْ

وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ.

کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا۔ میں روزہ سے ہوں۔ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مِمَّا يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ وَاجِبًا قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانَ ثُمَّ نَسَخَهُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ مَنِ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَجَمَهُ اللَّهُ وَالْعَلَمِيُّ قَبْلَنَا.

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر محدثین فقہاء کا یہی قول ہے۔

لیلتہ القدر

بَابُ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ

374۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَّابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَعَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الشَّعْرِ الْأَوْبَرِ مِنْ رَمَضَانَ.

375۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرْزَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَعَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الشَّعْرِ الْأَوْبَرِ مِنْ رَمَضَانَ.

376۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ قُحَيْبٍ، عَنْ غُرْزَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَجِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اِغْتَسَكَ يُمْلِئُ إِلَى رَأْسِهِ فَارْجَلَهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِيُعَاجِزَ الْإِنْسَانَ.

377۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

378۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ قُحَيْبٍ، عَنْ غُرْزَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَجِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اِغْتَسَكَ يُمْلِئُ إِلَى رَأْسِهِ فَارْجَلَهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِيُعَاجِزَ الْإِنْسَانَ.

379۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

380۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ قُحَيْبٍ، عَنْ غُرْزَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَجِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اِغْتَسَكَ يُمْلِئُ إِلَى رَأْسِهِ فَارْجَلَهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِيُعَاجِزَ الْإِنْسَانَ.

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْعَلَوِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَبَّطُ الْفَشْرَ الْوَسْطَ مِنْ خَهْرٍ وَمَضَانٍ، لَمْ يَكُنْ غَضًا عَنِّي إِذَا كَانَ لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَخْرُجُ فِيهَا مِنْ بَغِيكَاكِه قَالَ: مَنْ كَانَ يَفْتَكِفُ مَعِيَ فَلْيَتَخَبَّطِ الْفَشْرَ الْأَوَّامِرَ وَلَقَدْ زَأَمْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا، وَلَقَدْ زَأَمْتُ مِنْ صُحْبَتِهَا أَنْسَجِدَ لِي مَاءٌ وَطَلَبُ، فَالْتَمِسُونَهَا فِي الْفَشْرِ الْأَوَّامِرِ، وَالتَّمِسُونَهَا لِي كُلَّ وَفَرٍ.

کرتے تھے ایک سال آپ ﷺ نے احکاف فرمایا۔ جب اکیسویں رات آئی یہ دو رات ہے جس کی صبح آپ ﷺ احکاف سے باہر تشریف لاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے ساتھ احکاف کیا ہے وہ آخری مشرہ میں احکاف کرے۔ میں نے یہ رات (لیلۃ القدر) دیکھی ہے پھر مجھ سے فراموش کرا دی گئی۔ میں نے دیکھا کہ میں صبح پانی اور کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں تم اسے آخری مشرہ میں تلاش کرو اس کی ہر طاق رات میں جستجو کرو۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَمْ تَطْرَبِ الشَّعَاءَ مِنْ بِلَکِ اللَّيْلَةِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ سَقْفًا غَرِيبًا فَوُتِفَ الْمَسْجِدُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصُرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ابْصُرْتُ عَيْنًا، وَعَلَى جَنْبَيْهِ وَأَتَيْهِ أَمْرُ الْمَاءِ وَالطَّلَبِ مِنْ صُحْبِ لَيْلَةٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ.

ابوسعید کا بیان ہے اس رات بارش ہوئی مسجد کی چھت چوں اور شاخوں کی حتیٰ مسجد ٹپک پڑی۔ حضرت ابوسعید غدیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اکیسویں کی صبح جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری آنکھوں نے آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر کچھ کانٹاں دیکھا۔

378۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، سَأَلْتُ ابْنَ خَهَابٍ بِالزُّهْرِيِّ عَنْ الرَّجُلِ الْمُتَخَبِّطِ يَلْعَبُ لِجَانِبَيْهِ تَحْتَ شَفْطٍ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

378۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن شہاب زہری سے ایک شخص شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ چھت والی عمارت میں رخ حاجت کیلئے جاسکتا ہے آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالْمُتَخَبِّطِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَلْعَبَ الْجَانِبَ مِنَ الْقَابِطِ أَوْ التَّوَلَّى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ أَوْ أَنْ يَمُرَّ تَحْتَ الشَّفْطِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب وہ شخص بول و ہمارا وغیرہ حاجات کی قضاء کا ارادہ کرے تو پھر گھر میں داخل ہونے یا چپے ہوئے مکان کے نیچے سے گزرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

کِتَابُ الْحَجِّ

بَابُ: أَلْفُو الْبَيْتِ

379- أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحَفَةِ، وَيُهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قُرْنٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَتَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَالَ: وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَمَلُحٍ.

380- أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يَهْلُوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحَفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قُرْنٍ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَا هَؤُلَاءِ الْفَلَاحُ فَسَبَّغْتُهُنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَأَمَّا أَهْلُ الْيَمَنِ فَيَهْلُونَ مِنْ يَمَلُحٍ.

381- أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْرَجَ مِنَ الْفُرْعِ.

382- أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الْبَقِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْرَجَ مِنَ الْبَيْتِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ هَلِهِمْ مَوْلَاهُ وَقَبْطُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا يَنْبَغِي لِأَعْدٍ أَنْ يُجَاهِزَ مَا بَدَأَ أَزَادَ حُجَّاءُ أَوْ عُمْرَةٌ إِلَّا مَحْرَمًا، فَإِنَّمَا إِخْرَاجُ عَبْدِ اللَّهِ

کِتَابُ الْحَجِّ

احرام باندھنے کی مقامات

379- حضرت مہدالہ بن مرضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل مدینہ و اہل نجد و اہل شام مقام جحفہ سے اور اہل نجد مقام قرن سے احرام باندھیں۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اہل یمن مقام یملح سے احرام باندھیں۔

380- حضرت مہدالہ بن مرضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت مہدالہ بن مرضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اہل مدینہ و اہل نجد سے، اہل شام جحفہ سے، اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں۔

حضرت مہدالہ بن مرضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے ان تین مقامات کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سنا ہے اور مجھے یہ روایت بھی ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل یمن یملح سے احرام باندھیں۔

381- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت مہدالہ بن مرضی اللہ تعالیٰ نے مقام فرع سے احرام باندھا۔

382- حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے ایک ثقہ راوی (حضرت نافع) نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے الجیاد (بیت المقدس) سے احرام باندھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ مقامات مقرر فرمائے ہیں اگر کوئی حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے ان

بَنِ عَمْرٍو مِنَ الْفَرْعِ وَهُوَ قَوْلُ ذِي الْحُلَيْفَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَإِنْ أَتَيْنَاهَا وَقَدْ أَتَى آخَرُ وَهُوَ الْحُصَيْنَةُ وَقَدْ رُغِصَ لِأَخْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُخْرِتُوا مِنَ الْحُصَيْنَةِ لِأَنَّهَا وَقْتُ مِنَ الْقَوَائِمِ. بَلَّغْنَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ بَيْنَكُمْ أَنْ يَسْتَمْتِعَ بِبَيْتِهِ إِلَى الْحُصَيْنَةِ فَلْيَقْتُلْ. أَخْبَرَنَا بِإِلَافِكَ أَبُو يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

مقامات سے احرام ہمارے بغیر آگے گزرتا نہیں چاہیے۔ اور حضرت مہدائے بن مرثی اللہ عزہ کا مقام فرع سے احرام ہمارا جبکہ یہ مقام ذوالحلیہ کی نسبت مکہ مکرمہ کے نزدیک ہے اس لئے ہے کہ اس (ذوالحلیہ) سے آگے ایک اور مقام تھا جہاں مالک مدینہ کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ مقام تھا سے احرام ہمارا لیں کیونکہ یہ بھی ایک مقام ہے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ کی حدیث پہنچی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو جگہ تک اپنے کپڑے پہن کر جانا چاہے تو وہ ایسا کرے۔ یہ روایت ہم سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ نے حضرت اسماعیل بن راشد سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت محمد بن علی سے روایت کی جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے (مذکورہ روایت) کی ہے۔

بعد از نماز اونٹ پر سوار ہو کر

احرام ہمارا

383۔ حضرت ابن مرثی اللہ حمہ سے روایت ہے کہ حضرت مرثی اللہ عزہ ذوالحلیہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے جب آپ سوار پر چڑھ جاتے تو احرام ہمارا پڑھتے تھے۔

384۔ حضرت سالم بن مہدائے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مرثی اللہ عزہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ وہ مقام ہے جس کے بارے میں تم نبی کریم ﷺ کی تکذیب کرتے ہو (آپ نے یہاں سے احرام ہمارا) حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیہ کی مسجد کے قریب سے احرام ہمارا کر لیا تھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں آدمی اگر چاہے تو نماز کے بعد احرام ہمارا

بَابُ: الرَّجُلُ يُحْرِمُ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ

وَحَيْثُ يَنْتَبِثُ بِهِ بَعِيرُهُ

383۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو: أَنَّ عَمْرٍو كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، فَإِذَا انْتَبَثَ بِهِ وَاجِلُهُ أَخْرَجَهُ.

384۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُوسَى بْنُ عَقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: بَيَّضُوا لَكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْلِمُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، وَمَا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ جَنْبِ الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ بِمُحْرَمِ الرَّجُلِ إِنْ شَاءَ فِي ذُبْرِ صَلَاتِهِ وَإِنْ شَاءَ جِئْنَا بِمَنْتَبِثٍ بِهِ بَعِيرُهُ، وَكُلُّ

حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَاشِيَةِ بْنِ لُقْطَانَ.
اور اگر چاہے تو جس وقت وہ سواری پر بیٹھے اس وقت احرام
باندھ لے۔ تمام صورتوں میں اچھا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

تکبیر کہنا

بَابُ : التَّكْبِيرَةِ

385۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ: أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ: تَبَّكَ اللَّهُمَّ تَبَّكَ.
تَبَّكَ لَا ضَرَرَكَ لَكَ تَبَّكَ، إِنْ الْعَمَدُ
وَالْبَيْعَةُ لَكَ وَالْمَلِكُ لَا ضَرَرَكَ لَكَ، قَالَ:
وَمَنْ عِنْدَ اللَّهِ بَنَ عَمْرٍؤُهُ بَيْنَهُ تَبَّكَ تَبَّكَ
تَبَّكَ وَمَعْدِنُكَ وَالْعَمْرُؤُ بَيْنَكَ وَالزُّهْدُ
إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

385۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس طرح تکبیر کہتے
تھے اللھم لیك لا ضرر لك لک۔ اے اللہ میں
ماضی ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تمام تر نہیں
اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور سلطنت تیری ہے۔ تیرا کوئی
شریک نہیں۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ
الفاظ زیادہ کرتے تھے تَبَّكَ تَبَّكَ لیك ومعديك
والعمرؤ بيدك والزهد اليك والعمل۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس بات پر
عمل کرتے ہیں کہ تکبیر پہلا ہی ہے جو نبی کریم ﷺ سے
روایت کیا گیا ہے اور جو تم اضافہ کرو وہ اچھا ہے حضرت امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

تکبیر کو کب موقوف کیا جائے گا؟

بَابُ : مَتَى تَقْطَعُ التَّكْبِيرَةَ

386۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
بِالْقَفِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهَمَّا
عَادِيَانِ إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَقْضَوْنَ مَعَ وَشُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا التَّيْمِ؟ قَالَ: كَانَ يَهْلُ السَّهْلُ فَلَا
يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُنْكَرُ الْمُكْبِرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

386۔ حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جبکہ
وہ دونوں (مثنیٰ سے) عرفات کی طرف جا رہے تھے۔ آج
کے دن تم سب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا عمل کرتے تھے
آپ نے فرمایا لیك کہنے والا لیك کہتا تو کوئی معذرت کرتا
اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی بھی انہیں معذرت نہیں کرتا تھا۔

387۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
387۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ ذَلِكَ فَلَمْ زَلْتُ النَّاسَ يَتَغَلَّبُونَهُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَتَكْبَرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو سب بکو کرتے ہوئے دیکھا (تکبر) کہتے ہوئے بھی تکبر کہتے ہوئے بھی) لیکن ہم تکبر کہتے ہیں۔

قَالَ مُشْعَلٌ: بِذَلِكَ تَأْتِدُ عَلَى أَنَّ الْقَلْبَةَ مِنَ الزَّاجِنَةِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا أَنَّ التَّكْبِيرَ لَا يَنْكُرُ عَلَى خَالٍ مِنَ الْخَالَاتِ وَالْقَلْبَةَ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ إِلَّا فِي مَوْجِعِهَا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ اس دن تکبیر واجب ہے مگر کسی حالت میں بھی تکبر کی جائے تو غلط نہیں لیکن تکبیر کو اس کے مقام پر کہنا چاہئے۔

388- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَدْعُ الْقَلْبَةَ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ حَتَّى يَكُونُ بِالنِّيبِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَلْتَمِسُ حَتَّى يَغْلُوَ مِنْ بَنِي إِلَى غَرْفَةٍ، فَإِذَا هَذَا تَوَكَّ الْقَلْبَةَ.

388- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم شریف میں داخل ہوتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور مفاد مردہ کے درمیان سنی کرتے تک تکبیر موقوف کر دیتے پھر تکبیر کہنا شروع کر دیتے جب آپ صحنی سے عرفات کی طرف جاتے تو عرفات پہنچ کر تکبیر ترک کر دیتے۔

389- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَاسِمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَدْعُ الْقَلْبَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ.

389- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب موقف میں پہنچ جاتیں تو تکبیر ترک کر دیتی تھیں (عرفات میں زوال کے بعد)۔

390- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا غُلَقَةً بْنُ أَبِي غُلَقَةَ، أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ غُلَقَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ بِغَرْفَةِ بِسْمِ اللَّهِ، ثُمَّ تَحُولُ لِقَوْلِ فِي الْأَرْكَانِ، فَكَانَتْ غُلَقَةَ تَقُولُ مَا كَانَتْ فِي مَنَازِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَإِذَا وَكَبَتْ وَتَوَضَّعَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ تَرْكِبُ الْإِخْلَالَ، وَكَانَتْ تَقِيْمُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْخُجْ، فَإِذَا كَانَ قَبْلُ جَلَالِ الْمُحَرَّمِ غَزَجَتْ حَتَّى تَأْتِيَ الْخُجْفَةَ، فَتَقِيْمُ بِهَا حَتَّى تَوِيَّ الْهَلَالِ، فَإِذَا زَابَ الْهَلَالُ أَغْلَتْ بِالْمَرْوَةِ.

390- حضرت علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت ہے کہ انکی والدہ ماجدہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرفہ میں نمرہ کے مقام پر اترتی تھیں پھر آپ مقام اراک (عرفہ میں نمرہ کے قریب مقام ہے) میں قیام کرنے لگیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب تک اپنے مقام پر ہوئیں تو تکبیر کہتی رہیں اور جو بھی آپ کے ساتھ ہوتا (دو بھی تکبیر کہنے میں مشغول رہتا) جب آپ سواری پر سوار ہو جاتیں اور موقف کا رخ کرتیں تو تکبیر کہنا چھوڑ دیتی۔ آپ صبح کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام فرماتیں اور حرم کا چاند نظر آنے سے قبل کوچ کرتیں حتیٰ کہ مقام جحفہ میں

آ کر ظہر پائیں۔ یہاں تک کہ چاند نکلتی اور جب چاند
دیکھ لیتیں تو عمرے کا احرام پائیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو حج مفرد یا
جمع قرآن کا احرام پائے وہ تکبیر کہنا شروع کر دے حتیٰ کہ وہ
ہم نحر (قربانی کے دن) حجرہ کوئی پر دی جدار کرے (تکبیر
بارے) پہلی تکبیر کے ساتھ ہی تکبیر موقوف کر دے اور جو
مفرد عمرہ کا احرام پائے وہ تکبیر کہتا رہے یہاں تک کہ وہ
طواف کیلئے رکن یمنی کا احاطہ کرے اس کے متعلق حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما اور آپ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی
اللہ عنہ سے بہت سے آثار مروی ہیں حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

تکبیر ہا واز بلند کہنا

391۔ حضرت غلام بن سائب انصاری نے جو حادث بن
نزار کے ایک آدمی (سائب بن غلام رضی اللہ عنہ) سے
روایت کی ہے جنہوں نے اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے
پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے کہا کہ میں اپنے
صحابہ رضی اللہ عنہم یا جو میرے ساتھ ہے کو یہ حکم دوں کہ وہ تکبیر
کہتے وقت اپنی آواز بلند کریں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ تکبیر بلند آواز سے کہنا افضل ہے اور حضرت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی
قول ہے۔

جمع اور عمرہ کو ملانا (جمع قرآن)

392۔ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم

لَا تَلْعَلُ مُعْتَمِدًا: مَنْ أُخِرَ بِالْحَجِّ أَوْ فَرَضَ لِي حَتَّى
تَزِيْمُ الْخُمْرَةِ بِأَوَّلِ جِصَافٍ زَمِي يَوْمَ النُّحْرِ، فَعِنْدَ
ذَلِكَ يَنْطَلِعُ التَّلْبِيَةِ وَمَنْ أُخِرَ بِخُمْرَةٍ مَفْرُودَةٍ لِي
حَتَّى يَسْتَلِمَ الرُّمْنَ لِلطَّوَافِ، بِذَلِكَ جَاءَ بَ
الْأَثَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَاشِيَةِ مِنْ فَهْمِهِ.

بَابُ: رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

391۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ،
أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي نَجْرٍ بْنَ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
أَخْبَرَهُ، أَنَّ غِلَافَ بْنَ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيَّ ثَمَّ مِنْ تَحْتِ
الْخَارِثِ بْنِ الْخَزْزَاجِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي أَوْ عَنْ مَعْنَى أَنْ يُرْفَعُوا
أَصْوَاتُهُمْ بِالْأَعْلَى بِالتَّلْبِيَةِ.

لَا تَلْعَلُ مُعْتَمِدًا: وَبِهَذَا تَأْخُذُ: رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
أَفْضَلُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ فَهْمِهِ.

بَابُ: الْفَرَاغُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

392۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حجۃ الوداع کے سال حج کا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور ان میں سے بعض نے حج یا عمرہ کے اکٹھے احرام باندھا مگر جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے (عمرہ کے بعد) احرام کھول دیا اور جس نے حج یا حج اور عمرہ کے اکٹھے احرام باندھا تھا انہوں نے احرام نہ کھولا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

393۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں (جب حجاج حضرت امینا زہیرہ رضی اللہ عنہا سے جنگ کرنے کیلئے حملہ آور ہوا) عمرہ ادا کرنے کیلئے نکلے اور کہا کہ اگر مجھے خانہ کعبہ سے روکا گیا تو ہم اسی طرح کریں گے جیسا ہم نے حضور ﷺ کی معیت میں کیا تھا راوی نے کہا کہ آپ روانہ ہوئے تو عمرہ کا احرام باندھا اور چل پڑے اور جب مقام بیداء میں آئے تو اپنے ساتھیوں کی طرف حوجہ ہوئے اور فرمایا کہ دونوں (حج و عمرہ) ایک جیسے ہی ہیں میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے حج اور عمرہ کی نیت کر لی ہے پھر آپ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب آپ بیت اللہ شریف تک پہنچے تو آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سات بار سعی کی اور اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا اور اسے ہی کافی سمجھا اور قربانی کی۔

394۔ حضرت صدقہ بن یسار کی سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ہم (جماعت تابعین) ترویہ کے دن سے دو یا تین دن قبل ان کے پاس آئے لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور

بِئِ نَزْلِ الْأَنْبِيَاءِ، أَنْ سَلِمَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْبِيَاءُ: أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَامَ حُجَّةَ الْوَدَاعِ كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ أَقْبَلَ بِحَجٍّ وَمَنْ أَقْبَلَ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَعَلَّ مَنْ كَانَ أَقْبَلَ بِالْعُمْرَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ أَقْبَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَجْلُزْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِي.

393۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ فِي الْبَلَدَةِ مَعْتَمِرًا، وَقَالَ: إِنْ ضَعُفَتْ عَنِ التَّيْتِ ضَعْفًا كَمَا ضَعُفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: قَالَ فَخَرَجَ فَأَقْبَلَ بِالْعُمْرَةِ وَسَادَّ، حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى ظَهْرِ التَّنَادِيَةِ الْفَتْحَ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: مَا أَمَرْنَا بِإِلَّا وَاحِدٍ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي لَقَدْ أَوْحَيْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ التَّيْتِ طَافَ بِهِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ، وَرَأَى ذَلِكَ مُخْبِرًا عَنْهُ وَأَعْلَى.

394۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ضَعْفَةُ بْنُ يَسَارٍ الرَّبْعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَذَعْلًا عَلَيْهِ قَبْلَ يَوْمِ التَّوْبَةِ يَوْمَئِذٍ أَوْ لَكَاحَةٍ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَجُلَّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ

فَإِنَّهُ الرَّأْسُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنِّي صَغُرْتُ
رَأْسِي، وَأَخْرَجْتُ بِغَيْرِهِ مَغْرُودَةً، فَمَاذَا قَرَى؟ قَالَ
إِبْنُ عَمْرٍو: لَوْ كُنْتُ مَعَكَ، جِئْتُ أَخْرَجْتُ لَأَمْرُكَ
أَنْ تَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا، فَإِذَا قُلْتُ عَفْتُ بِالْيَتِ
وَبِالضُّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكُنْتُ عَلَى إِخْرَافِكَ، لَا تَجْلُ
مِنْ شَيْءٍ حَتَّى تَجْلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ النَّحْرِ،
وَتَنْخَرُ هَلْبَتَكَ، وَقَالَ لَهُ ابْنُ عَمْرٍو: خُذْ مَا تَطَاوَرُ
مِنْ شَعْرِكَ، وَأَقْبِدْ، فَقَالَ لَهُ بِمَرْفَءٍ عَلَى الْيَتِ وَمَا
هَذِهِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: هَذِهِ ثَلَاثَا كُلُّ
ذَلِكَ يَقُولُ هَذِهِ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ ابْنُ عَمْرٍو، حَتَّى
إِذَا أَوْفَدَا الْخُرُوجَ قَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا خَافَةً
لَكَانَ أَرَى أَنْ أَذْنَحَهَا أَتَى إِلَى مِنْ أَنْ أَصُومَ.

آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے اسی اثنا میں ایک یمن کا
رہنے والا آدمی آپ کے پاس آیا اس کے سر کے بال نکھرے
ہوئے تھے اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے اپنے بال
گوندھ لیے ہیں اور صرف مردہ کا احرام باندھا ہے آپ کا اس
بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت تھکے ہوئے عرض فرما
یا جس وقت تم نے احرام باندھا تھا اگر میں اس وقت تمہارے
ساتھ ہوتا تو میں تمہیں ان دونوں (ج و مردہ) کا احرام
باندھنے کا حکم دیتا۔ جب تم آتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے
مقاد مردہ کے درمیان سلی کرتے تم حاجت احرام میں ہی
رہتے اور دلی شے حلال نہ ہوتی یہاں تک کہ قربانی کے دن
تمہارے لیے کچھ حلال ہو جاتا (تم احرام کھول دیتے)
اور تم قربانی کا جانور ذبح کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا تمہارے جتنے بال پریشان ہیں ان کو کاٹ ڈالو اور
(ج جمع کیلئے) بڑی ذبح کر دو مگر میں سے ایک عورت نے
پوچھا کہ بڑی کیا ہے اے ابو عبد الرحمن! آپ نے فرمایا انکی
بڑی۔ تین مرتبہ اس کے پوچھنے کے جواب میں آپ نے
فرمایا انکی بڑی۔ راوی نے فرمایا کہ پھر حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سوس ہو گئے حتیٰ کہ جب ہم نے آپ سے رخصت
ہونے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے صرف ایک بکری
میل جاتی تو میرے نزدیک اس کو ذبح کرنا روزہ رکھنے کی
بست زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ قربان افضل ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب مردہ کا احرام باندھا ہو اور حج
آجائے تو طواف اور سلی کرے پھر بال کٹوائے پھر حج کا
احرام باندھے جب قربانی کا دن آئے طواف کروائے (سر

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْقَبْرَانِ الْفَضْلُ، كَمَا قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، فَإِذَا كَانَتْ الْغَضْرُ وَقَدْ خَضِرَ
الْبَخِجُ، فَطَافَ لَهَا وَسَعَى، فَلْيَقْصِرْ، ثُمَّ لِيُحْرِمْ
بِالْبَخِجِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الشَّعْرِ خَلَّى وَشَاةً تُخْرِجُهُ،
كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَغَرَّ قَوْلُ ابْنِ خَلِيفَةَ

وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا.

منڈائے) ایک بکری ذبح کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور حضرت امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

395۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور شہاک بن قیس سے
روایت ہے کہ جس سال حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ
عنہما نے حج کیا یہ دونوں حج تہجد کا ذکر کر رہے تھے حضرت
شہاک بن قیس نے کہا کہ حج تہجد صرف وہی شخص کرتا ہے جو حکم
اللہ سے ہے خبر ہو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے
کہا تم نے جو کچھ کہا ہے یہ درست نہیں حج تہجد نبی کریم ﷺ
نے اور فرمایا ہے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ حج
کیا ہے۔

395۔ اخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ: أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوَافِلَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي
وَلَّاحٍ وَالشَّحَّاحَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي
سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ السَّمْعَ بِالْمَغْرِبَةِ إِلَى الْحَجِّ،
فَقَالَ الشَّحَّاحُ بْنُ قَيْسٍ: لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ
يَهْتَلِ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي
وَلَّاحٍ: بَشَرٌ مَا قُلْتَ، لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،
وَصَنَعَهَا مَعَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک
حج قرآن، حج مفرد اور صرف عمرہ سے افضل ہے حج قرآن
کرنے والا بیت اللہ کا طواف اور مفاد عمرہ کے درمیان سنی
عمرہ کیلئے کرے پھر اپنے حج کیلئے بیت اللہ شریف کا طواف
کرے اور مفاد عمرہ کے درمیان سنی کرے دو طواف اور دو
دفعہ سنی ہمارے نزدیک ایک طواف اور ایک سنی سے زیادہ
پسندیدہ عمل ہے اور یہ بات اس روایت سے بھی ثابت ہے۔
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ
نے قارون (حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنے والا) کو دو
طواف اور دو دفعہ سنی کرنے کا حکم دیا ہے اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء
کرام کا یہی قول ہے۔

فَإِنَّ مُحَمَّدًا: الْقِرَانَ جَدْنَا الْفَضْلُ مِنَ الْإِفْرَادِ
بِالْحَجِّ، وَالْفِرَادِ الْمَغْرِبَةِ، لِأَنَّ قِرْنَ طَافَ بِالنَّبِيِّ
بِغَمْرِهِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَافَ بِالنَّبِيِّ
بِغَمْرِهِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، طَوَّافًا
وَسَعَى بَيْنَ النَّبِيِّ طَوَّافًا وَاجِدًا وَسَعَى وَاجِدًا،
كَتَبَ ذَلِكَ بِمَا جَاءَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ
الْقَارُونَ بِطَوَّافِيٍّ وَسَعْيَيْنِ، وَبِهِ تَأْخُذُ سَوَاقُ قَوْلِ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا.

396۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے حج اور

396۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِجْعِلُوا بَيْنَ

خَبَرَكُمْ وَعَمَرْتَكُمْ، فَإِنَّهُ أَنْتُمْ لَبَحَجْ أَخْبَرْتُمْ وَأَنْتُمْ
لِعَمَرْتِهِ أَنْ يَخْتَارَ لِيْ غَيْرَ أَشْهُرِ الْحَجِّ.
عمرہ کے درمیان فصل کرو اس طرح تمہارا حج بھی مکمل
ہو جائے گا اور عمرہ بھی وہ اس طرح کہ عمرہ حج کے علاوہ
دوسرے مہینوں میں کرو۔

فَالْأَمْعَلُ: يَخْتَارُ الرَّجُلُ وَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ
يَحُجُّ وَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَكُونُ ذَلِكَ فِي سَفَرَيْنِ
الْفَضْلُ مِنَ الْفَرَانِ، وَلَكِنْ الْفَرَانُ الْفَضْلُ مِنَ الْحَجِّ
مُفْرَدًا وَالْعُمْرَةُ مِنَ مَنَاجِدِهِ، وَمِنْ التَّمَتُّعِ وَالْحَجِّ مِنْ
مَنَاجِدِهِ، لِأَنَّهُ إِذَا قَرَنَ حَمَلَتْ عُمْرَتُهُ وَخَبَرَتْهُ مِنْ بَلَدِهِ
وَإِذَا تَمَتَّعَ حَمَلَتْ خَبَرَتْهُ مَنَاجِدُهُ، وَإِذَا قَرَنَ بِالْحَجِّ
حَمَلَتْ عُمْرَتُهُ مَنَاجِدُهُ، فَالْفَرَانُ الْفَضْلُ، وَغَوْزُ قَوْلِ أَبِي
خَبِيرَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَةُ مِنْ لَفْظِهَا جَاءَتْ.

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
یہی قول ہے۔

مقیم اپنی بدی بھیج دے۔

بَاب: مَنْ أَهْدَى هَلْبًا وَهُوَ مُقِيمٌ

397- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَدُوًّا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْمٍ
بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرْتَهُ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ نَهَى عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ
كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ أَهْدَى
هَلْبًا حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ، وَقَدْ تَغَشَّى
بِهِدْيٍ، فَالْحَبِيبِيُّ إِلَى يَأْتُرُكَ أَوْ مَرُءٍ ضَاجِبٍ
الْهَلْدَى، قَالَتْ عُمَرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ حَمًّا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا قُلْتُ فَلَا يَحِلُّ هَلْدَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
بَيْنِي ثُمَّ قُلْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُ، وَتَمَّتْ بِنَا
مَعَ أَبِي، ثُمَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُرَّةً
كَانَ أَحَلَّهُ اللَّهُ حَتَّى نَحْرَ الْهَلْدَى.

397- حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ
حضرت زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت میں حکایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرما
یا ہے کہ جو شخص قربانی کا جانور روانہ کرے اس پر وہ سب کچھ
حرام ہو جاتا ہے جو حاجی پر حرام ہوتا ہے میں نے ہی روایت
کر دی ہے مجھے اپنا حکم لکھ لیجیوں یا جو شخص ہدی لے کر آتا ہے
اس کے ہاتھ گھم بھیج دیں۔ حضرت عمرہ نے بتایا ہے کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایسا نہیں جیسا کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے نبی
کریم ﷺ کی قربانی کے جانور کے علاوے بے تحاشے
(علاوہ مسمیٰ نبی ہے) میری کریم ﷺ نے اپنے دست

مبارک سے جانور کو قلاوہ ڈالنا اور میرے والد محترم (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ روانہ کر دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ پر کوئی شے حرام نہیں ہوئی تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کیلئے حلال فرمائی تھی۔ یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ حرمت اس کے لیے ہے جو اپنی قربانی کا جانور لے کر مکہ مکرمہ جائے اس کو ہاک کر ساتھ لے جائے اور قلاوہ ڈالے اور وہ شخص غرم ہوگا جو قلاوہ والی اہلی کے ساتھ حج یا عمرہ کے ارادے سے جائے لیکن جب وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ معتم ہوتا تو وہ غرم نہیں ہوتا کوئی شے اس پر حرام نہیں ہوتی اور ہر ایک شے اس کے لیے حلال ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قربانی کے جانور کے گلے میں قلاوہ ڈالنا اور اشعار کرنا

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَأَمَّا يَنْحَرُمُ عَلَى الْبَدَنِ يَتَوَجَّهُ مَعَ هَلْبِهِ يُزَيِّدُ مَكَّةَ وَقَدْ سَاقَ بُلْبُلَةً وَقَلْبَةً، لَهَذَا يَكُونُ مَخْرَمًا جِنِّ يَتَوَجَّهُ مَعَ بَلْبُلِيهِ الْمُتَقَلِّدِ بِمَا أَرَادَ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ: فَأَمَّا إِذَا كَانَ مُقِيمًا فِي أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ مَخْرَمًا وَلَمْ يَنْحَرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ خَلَّ لَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: تَقْلِيدِ الْبَدَنِ وَاشْعَارُهَا

398۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ سے مدینہ لے جاتے تو وہ اہلبید کے مقام پر اس کو قلاوہ ڈالتے (گلے میں پتہ ڈالتے) اور اس کا اشعار کرتے (کہاں وغیرہ کہتے) اشعار کرنے سے پہلے قلاوہ ڈالتے اور یہ سب ایک جگہ پر کرتے اس (جانور) کا نہ بید کی طرف کرتے اور اس کے گلے میں طعین ڈالتے پھر بائیں طرف سے اشعار کرتے اور اس کو ہاک کر ساتھ لے جاتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں قیام کرتے پھر اس کو ساتھ لے کر لوگوں کے ساتھ واپس لوٹتے جب قربانی کی دن صبح منیٰ میں آتے تو سر

398۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا تَابِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَهْدَى هَلْبًا مِنَ الْمَبْنِيَةِ فَلَبَّاهُ وَأَشْعَرَهُ بِبَلْبُلِيهِ، يُقَلِّدُهُ قَبْلَ أَنْ يَشْعُرَهُ، وَذَلِكَ فِي مَكَّانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ مُوْجَّهَةٌ إِلَى الْقِبْلَةِ، يُقَلِّدُهُ بِتَغْلِيلٍ، وَيُشْعِرُهُ مِنَ الْأَنْسَرِ، ثُمَّ يَسَاقُ مَعَهُ حَتَّى يُؤَلِّفَ بِهِ مَعَ النَّاسِ بِغُرْفَةٍ، ثُمَّ يُلْفَعُ بِهِ مَعَهُمْ إِذَا ذَلَعُوا، فَإِذَا قَدِمَ مَنًى مِنْ غَدَاةِ يَوْمِ النَّحْرِ نَحَرَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَوْ يُقَصِّرَ، وَكَانَ يَنْحَرُ هَلْبَةً بِيَدِهِ يَضْفِفُهَا قِيَامًا، وَيُزَوِّجُهَا إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَأْكُلُ وَيُعْطِمُ.

منڈانے یا بال چھوئے کر دانے سے قلعی قربانی دے دیتے۔ آپ اپنے ہاتھ سے قلعی قربانی کرتے قربانی کے جانوروں کو صف بستہ کر دیتے اور ان کے منہ قبلہ کی طرف کر دیتے اس گوشت کو خود کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔

399۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قربانی کے جانور کی کوہاں میں اشعار کرنے کیلئے رقم لگاتے تو کہتے بسم اللہ اللہ اکبر۔

400۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قربانی کے جانور کو بائیں طرف سے اشعار کرتے تھے۔ البتہ جب مشکل ہوتا یعنی دایوں کے گل کر چلنے کی وجہ سے گھسا مشکل ہوتا تو دائیں طرف سے اشعار کر لیتے جب آپ اشعار کرنے کا ارادہ فرماتے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر لیتے اور کہتے بسم اللہ اللہ اکبر آپ اپنے اونٹ کا اپنے ہاتھ سے اشعار کرتے اور اونٹ کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے اسے ذبح فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں کہ تلاوہ والنا اشعار کرنے سے افضل ہے اور اشعار کرنا اچھا ہے اشعار بائیں طرف سے ہوا البتہ اگر مشکل پیش آئے اور ان کے گل کر چلنے کی وجہ سے اگر استطاعت نہ ہو تو بائیں اور دائیں کسی طرف سے بھی اشعار کر لے۔

احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانا

401۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زاوہرہ غلام حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خوشبو کی بجگہ آپ مقام شجرہ میں تھے آپ نے فرمایا یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ یہ خوشبو مجھ سے

399۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا وَخَزَ فِي بَنَامِ بَدَنِيهِ وَهُوَ يُشْعِرُهَا، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

400۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُشْعِرُ بَدَنِيَّتَهُ فِي الْبَقِي الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ تَكُونُ صَعَابًا مُقَرَّنَةً، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِيعْ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُمَا أَشْعَرَ مِنَ الْبَقِي الْأَيْسَرِ، وَإِذَا ارْتَادَ أَنْ يُشْعِرَهَا وَخَظَهَا إِلَى الْبَدَنِيَّةِ، قَالَ: فَإِذَا أَشْعَرَهَا قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَكَانَ يُشْعِرُهَا بَيْنَهُ وَيُشْعِرُهَا بَيْنَهُمَا.

قَالَ مُعَمَّلٌ: وَهَذَا نَافِعُ، الْفَضْلُ الْفَضْلُ مِنَ الْأَشْعَارِ، وَالْأَشْعَارُ حَسَنٌ وَالْأَشْعَارُ مِنَ الْحَبَابِ الْأَيْسَرِ، إِلَّا أَنْ تَكُونُ صَعَابًا مُقَرَّنَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُمَا فَلْيُشْعِرْهَا مِنَ الْحَبَابِ الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرِ.

بَابُ: مَنْ تَطَيَّبَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ
401۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيحَ طِبِّيبٍ وَهُوَ بِالْشَّجَرَةِ، فَقَالَ: مِمَّنْ رِيحُ هَذَا الْكَلْبِ؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: مِمَّنْ يَا أُمَيَّرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: مِنْكَ لَعْمَرِي، قَالَ: يَا أُمَيَّرُ

الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أُمَّ مَعْصِيَةَ طَيْبَتٍ، قَالَ: غَزَفَتْ
 اے امیر المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ خوشبو
 مجھے لگائی تھی آپ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور
 واپس جاؤ گے اور اس کو دھواؤ گے۔

402۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الشُّكُّ بْنُ زَيْدٍ،
 عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِهِ: أَنَّ غَيْرَ بْنَ الْغَطَّابِ وَجَدَ
 رِيحَ جَنَيبٍ وَهَمَّ بِالشَّجَرَةِ وَالْأُتَى جَنَبَهُ خَيْبَرُ بْنُ
 الصُّلُبِ، فَقَالَ: بِمَنْ رِيحُ هَذَا الْجَنَبِ؟ قَالَ خَيْبَرُ،
 يَمِينِي، لَيْدَتُ وَأَبِي وَأَزْدَتُ أَنْ أُعْلِي، قَالَ غَيْرُ:
 لَأَذْهَبَ إِلَى خَرَبَةٍ، لَأَذْهَبَ بِهَا زَنْكَ حَتَّى
 تَنْفِيَهُ لِقُلُوبِ خَيْبَرِ بْنِ الصُّلُبِ.

402۔ حضرت ملت بن زبید نے اپنے کئی رشتہ داروں سے
 سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خوشبو آئی جبکہ آپ
 مقام شہرہ میں تھے اور آپ کے پہلو میں حضرت کثیر بن ملت رضی
 اللہ عنہ تھے آپ نے فرمایا یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟
 حضرت کثیر نے کہا مجھ سے یہ خوشبو آ رہی ہے کیونکہ میں نے
 اپنے ہال چٹائے تھے میرا ارادہ سرمٹانے کا تھا (قرطبی
 کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم شریر (بکجہدوں
 کے گرد) ہو پانی کا چھوٹا سا حوض، پر جاؤ اور اس کے پانی کے
 ساتھ اپنا سرا بھی طرح ل کر دھو حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائے
 حضرت کثیر بن ملت رضی اللہ عنہ نے اسی طرح ہی کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، لَا أَرَى أَنْ يَنْتَقِبَ
 الْمُحَرَّمُ جَنِينَ يُرِيدُ الْإِخْرَاقَ إِلَّا أَنْ يَنْتَقِبَ، ثُمَّ
 يَغْتَسِلُ بِقَدْ ذَلِكَ، وَأَمَّا أَبُو خَيْبَةَ فَإِنَّهُ كَانَ لَا
 يَرَى بِهِ نَاسًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل
 کرتے ہیں غرض جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو اس کا
 خوشبو لگا کر درست نہیں البتہ خوشبو لگا کر غسل کر لے لیکن امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں (احرام باندھنے
 وقت خوشبو لگانے میں) کوئی حرج نہیں۔

بَابُ: مَنْ سَاقَ هَدِيًّا لَفَعِطَ

فِي الطَّرِيقِ أَوْ نَلَزَ بُدْنَةً

403۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعید
 بن مسیب فرماتے ہیں جو گھل طور پر قربانی کا اونٹ لے جائے
 پھر وہ ہلاک ہونے کے قریب پہنچ جائے تو اسے ذبح کر
 ڈالے پھر اس کا قہارہ اور فصل اسی کے خون میں ڈال دے پھر
 اسے لوگوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دے اور اس پر کوئی شے لازم

403۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقَ ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ سَاقَ بُدْنَةً
 تَطْلُوعًا، ثُمَّ غَبِطَ فَخَرَّهَا فَلْيَجْعَلْ فَلَاذْنَهَا وَنَعْلَهَا
 فِي ذِمَّتِهَا، ثُمَّ يَتْرُكْهَا لِلنَّاسِ يَأْكُلُونَهَا، وَلَيْسَ عَلَيْهِ
 ضَمٌّ، فَإِنْ هُوَ أَكَلَ مِنْهَا أَوْ أَمَرَ بِأَكْلِهَا فَلَعْنَةُ الْغَرَمِ.

نہیں ہوگی اگر اس نے غزوہ کربلا یا اس نے کھانے کا حکم دیا تو اس پر حرم (اسی اونٹ کی قیمت لازم ہوگی) لازم ہوگا۔

404۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حمی کریم ﷺ کی طرف سے ہدی لے جانے والے نے پوچھا اگر ہدی راستے میں قریب الموت ہو جائے تو ہم کیا کریں؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے ذبح کر دو اس کا قلاوہ اور اس کے فصل خون میں ڈال دو اور اس کو لوگوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دو۔

405۔ حضرت مہدالہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ آپ حج کیلئے قربانی کے دو اونٹ بیچتے تھے اور مردہ کیلئے ایک ایک اونٹ بیچتے تھے راوی کا بیان ہے کہ مردہ میں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ خالد بن اسید کے مکان کی ایک طرف کھڑے ہوئے اونٹ ذبح فرما رہے تھے یہاں آپ کا پڑاؤ تھا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اونٹ کی گردن میں اس زور سے تیز مارا کہ اس کا چمچ ہدی کے بازو سے پار ہو گیا۔

406۔ حضرت ابو جعفری قاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مہدالہ بن عیاض بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے ایک سال قربانی کیلئے دو اونٹ بیچے ایک ان میں سے بکری اونٹ تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں ہر وہ ہدی جو چٹلی ہو اور راستے میں ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا انہوں نے کیا اور لوگوں کے کھانے کیلئے اسے چھوڑ دے ہمارے نزدیک سوائے حجاج کے اسے کھانا درست نہیں۔

404۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ صَاحِبَ هَذِي زُسُولٍ وَاللَّهُ ﷻ قَالَ لَهُ: تَكَيْفَ تَصْنَعُ بِمَا غِطِبَ مِنَ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ زُسُولٌ وَاللَّهُ ﷻ: إِنِ اخْرَجَهَا وَالَّتِي فَلَا فَنَهَا أَوْ نَعْلَهَا فِي فَنِيهَا وَعَلَى بَيْنِ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَأَتَكَلَّوْنَهَا.

405۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْغَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ لِرُؤْيَى ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْغَطَّابِ يَهْدِي فِي الْحَجِّ ثَلَاثَتَيْنِ ثَلَاثَتَيْنِ، وَفِي الثَّمَرَةِ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً، قَالَ: وَرَأَيْتُهُ فِي الثَّمَرَةِ يَخْرُجُ ثَلَاثَةً وَهِيَ فَاجِعَةٌ فِي خَرْبِ دَارِ خَالِدِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ وَكَانَ فِيهَا مَنَزَلُهُ، وَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ لَعَنَ فِي لَبِّهِ ثَلَاثِينَ خَشَى خَرَجَتْ بَيْنَ الْخَرْبَةِ مِنْ تَحْتِ حَتَبِكَا.

406۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ أَنَّ زَايَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَاضٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ هَذِي غَامَا ثَلَاثَتَيْنِ، إِخْرَجَهَا بِثَلَاثَةٍ.

فَالْتَمَحَمْتُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ هَدْيٍ تَطْرُوعُ غِطِبَ فِي الطَّرِيقِ صُنِعَ كَمَا صَنَعَ وَعَلَى بَيْنِ النَّاسِ فَأَتَكَلَّوْنَهَا. وَلَا يَفْعَلُنَا أَنْ يَأْتَكُلَ مِنْهُ إِلَّا مَنْ كَانَ مُخْتِاجًا إِلَيْهِ.

407۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: خَلَقَا نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

كَانَ يَقُولُ: الْهَدْيُ مَا لَبِدَ أَوْ أُخْبِرَ وَأَوْقِفَ بِهِ بَعْرُ قَدَرٍ
اسی مرضی اللہ تھا فرمایا کرتے تھے کہ ہدی وہ ہے جس کے
گلے میں عطاہ ڈالا جائے یا اس کا اشعار کیا جائے اور اس کو
رفات میں کھڑا کیا جائے۔

408۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّه قَالَ: مَنْ نَلَزَ بَذْنَةً فَإِنَّهُ يُقْبَلُهَا تَعْلًا، وَيُشْعِرُهَا،
ثُمَّ يَسْؤِلُهَا، فَيَنْخَرُهَا جَنْدَ التَّبَتِ أَوْ يَمْنَى يَوْمَ
الشَّعْرِ لَيْسَ لَهُ مَجْلُ فَوْزٍ ذَلِكَ، وَمَنْ نَلَزَ حَزْوَؤًا
مِنْ الْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ فَإِنَّهُ يَنْخَرُهَا حَيْثُ شَاءَ.
408۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو بزد کی نذر مانے تو وہ اس کو عطا
ڈالے اور اس کو اشعار کرے پھر اس کو ہانک کر لے جائے
پھر بیت اللہ کے پاس یا منیٰ میں قربانی کے دن ذبح کرے
اس کے علاوہ اگلی قربانی کا کوئی عمل نہیں جو محض اونٹ یا گائے
کی نذر مانے تو اس کو جہاں چاہے ذبح کرے۔

فَالْمُحْتَمَلُ: هُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ، وَقَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ وَعَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ رَضِعُوا فِي نَخْرِ
الْبَذْنَةِ حَيْثُ شَاءَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْهَدْيُ بِمَنْعَةٍ لِأَنَّ
اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿عَلَيْهَا تَالِغُ الْكُتْبَةِ﴾ وَلَمْ يَقُلْ
ذَلِكَ فِي الْبَذْنَةِ فَالْبَذْنَةُ حَيْثُ شَاءَ إِلَّا أَنْ يَتَوَيَّ
الْحَرَمَ فَلَا يَنْخَرُهَا إِلَّا فِيهِ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَأَبِي زَيْدٍ السَّمْعَانِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ
کبار رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے
اہانت دی ہے نہ نہ کہ جہاں چاہے ذبح کرے بعض نے کہا
ہے کہ قربانی کس میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہدیا ہالغ
الکعبۃ اس میں ہند کے بارے میں کوئی پابندی نہیں لگتا
قربانی کا جانور جہاں چاہے ذبح کرے سوائے اس کے کہ
اس نے حرم میں ذبح کرنے کی نیت کی ہو تو وہ حرم میں ہی ذبح
کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو امام غنی
رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہما کا یہی
قول ہے۔

409۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ سَجْدَةَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَذْنَةٍ
يَجْعَلُهَا بِمَنْعَةٍ عَلَيْهَا، قَالَ: فَقَالَ سَجْدَةُ: الْبَذْنُ مِنَ
الْإِبِلِ وَمَجْلُ الْبَذْنِ التَّبَتِ الْغَضِيضُ إِلَّا أَنْ تَكُونُ
سَهْتًا مَكَاةً مِنَ الْأَرْضِ فَلْتَنْخَرُهَا حَيْثُ شِئْتَ،
فَإِنْ لَمْ تَجِدْ بَذْنَةً فَبِزْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِزْرَةً فَخَسْرَةٍ مِنْ
409۔ حضرت عمرو بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ
عنہ سے ہند کے بارے میں پوچھا جس کی آپ کی بیوی نے
نذر مانی تھی حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ہند اونٹ سے ہے اور ہند نہ کھل ذبح بیت اللہ ہے سوائے
اس کے کہ وہ (مورت) کسی دوسری جگہ کی نیت کرے تو پھر وہ

الْعَمِ، قَالَ: ثُمَّ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: يُقَالُ مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدْ بَقَرَةً، فَسَنَعٌ مِنَ الْعَمِ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ يُقَالُ مَا قَالَ سَالِمٌ، ثُمَّ جِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُعْتَدٍ بِنِ عَلِيٍّ، فَقَالَ يُقَالُ مَا قَالَ سَالِمٌ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ.

وہاں ہی ذبح کرے اگر اونٹ نہ ملے تو گائے اور اگر گائے بھی نہ ملے تو بکریاں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے پوچھا انہوں نے بھی یہی بتایا جو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا سوائے اس کے اگر گائے نہ ملے تو سات بکریاں پھر میں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی وہی فرمایا جو حضرت سالم نے فرمایا تھا پھر میں حضرت عبداللہ بن محمد بن علی کے پاس آیا تو آپ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

قَالَ مُعْتَدٌ: الْإِذْنُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، وَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ حَتَّى تَهْدِيَ إِلَى أَنْ تَوَيَّ الْحَرَمَ، فَلَا تَخْرُجَ إِلَّا إِلَى الْحَرَمِ وَتَكُونُ حَلِبًا، وَالْإِذْنُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ تَجْزِيءٌ عَنْ سَنَعَةٍ وَلَا تُجْزِيءُ عَنْ الْخُفْرِ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَاشِي مِنْ لَفْظَيْهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بد نہ اونٹ یا گائے کا ہے اور اس کو جہاں چاہے ذبح کرے البتہ اگر حرم میں ذبح کرنے کی نیت کرے تو پھر حرم میں ہی ذبح کرے اور یہودی ہو جائے گی اونٹ یا گائے کی قربانی سات افراد کی طرف سے کافی ہوتی ہے اس سے زیادہ کی طرف سے نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حارث سے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَسْؤِي بِذَنَّةٍ فَيَضْطَرُّ

إِلَى رَحْمَتِهَا

410۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ إِذَا اضْطُرَّتْ إِلَى تَذْيِكَ فَارْحَمْنَا رَحْمَةً غَيْرَ فَادِحٍ.

410۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اگر تمہیں ضرورت ہو تو اپنے بدن پر اسے تکلیف پہنچائے بغیر سوار ہو سکتے ہو۔

411۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَسْؤِي بِذَنَّةٍ، فَقَالَ لَهُ: ارْحَمْنَا، فَقَالَ: إِنَّمَا

411۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو اپنے بدن کو ہانگے لیے جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار

بَلَدَةً لِّقَالِ لَهُ بَعْدَ مَرَّتَيْنِ: يُرْكَبُهَا وَيَلْكُ.

ہو چاؤ اس نے عرض کی یہ بد نہ ہے آپ ﷺ نے اس کے بعد دوسرے جہز کے کے اعزاز میں فرمایا غیر کہ اسوں پر سوار ہو جا۔

412۔ أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا تَنَجَّبَ الْبَلَدَةَ فَلْيَتَحَوَّلْ وَلَدَهَا مَعَهَا حَتَّى يَنْخَرِفَ مَعَهَا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَهُ مَحْمَلًا فَلْيَتَحَوَّلْ عَلَى أَبِيهِ حَتَّى يَنْخَرِفَ مَعَهَا.

412۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب کوئی بچہ چلے تو اس کو بھی اس کے ساتھ ہی لے جانا چاہیے حتیٰ کہ اس کے ساتھ ہی ڈنڈا کر دیا جائے اگر لے جانے کی کوئی صورت نہ ہو تو اس کی ماں پر سوار کر لینا چاہیے یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ ڈنڈا کر دیا جائے۔

413۔ أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَوْ عُمَرَ شَكَّ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَفْضَى بَلَدَةً فَصَلَّتْ أَوْ مَاتَتْ، فَإِنْ كَانَتْ نَلَرًا أَبْذَلَهَا، وَإِنْ كَانَتْ نَطْرَعًا، فَإِنْ شَاءَ أَبْذَلَهَا، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا.

413۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے (حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ناموں کے بارے میں شک ہے) جو شخص بد نہ روانہ کرے اور وہ گم ہو جائے یا مرجائے تو اگر اس نے بد نہ کی نذر دینی ہوئی تھی تو اس کے بدلے کوئی اور جانور دے اگر ننگی تھا تو چاہے تو اس کی جگہ بد نہ دے اور چاہے تو ترک کر دے (دوسے)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَمَنْ اضْطُرَّ إِلَى دُكُوبٍ بِلَدْنِهِ فَلْيُرْكَبْهَا فَإِنْ نَفَضَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَصْلُقَ بِمَا نَفَضَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں اور جو اپنے بد نہ پر سوار ہونے کا حاجت مند ہو تو اسے سوار ہو جانا چاہیے اور اگر اس میں اس کا کچھ نقصان ہو جائے تو جتنا اس کا نقصان ہوا ہے اتنا صدقہ کر دے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

خُرْمٌ كَا جَوْنٍ وَغَيْرُهُ مَارَا

يَا أَبَا لَ أَكْهَا ثَا

بَابُ: الْمَحْرُومُ يَقْتُلُ قَمَلَةً أَوْ نَحْوَهَا

أَوْ يَنْتَفِ حَرًّا

414۔ حضرت نافع سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ خرم کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے ہال اکھیرے اور اس کے لیے ہال منڈا اور پھولے کرنا بھی جائز نہیں سوائے اس کے کہ اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس صورت میں اس پر بد نہ ہے

414۔ أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ: الْمَحْرُومُ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْتَفِ مِنْ حَرِّهِ حَتَّى يَنْتَفِ وَلَا يَنْتَفِ وَلَا يَقْصِرُهُ إِلَّا أَنْ يُعِينَهُ أَهْلٌ مِنْ رَأْسِهِ، فَلْيَنْتَفِ حَتَّى أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى، وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَقْلِمَ

أَفْطَرَهُ وَلَا يَقْتُلُ نَفْسَهُ، وَلَا يَمْزُجُهَا مِنْ زَائِبٍ إِلَى الْأَرْضِ وَلَا مِنْ جَسَدٍ وَلَا مِنْ قُوزٍ، وَلَا يَقْتُلُ الصَّبَّةَ وَلَا يَمْزُجُ بِهِ وَلَا يَنْدُلُ عَلَيْهِ.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ناخن کھانا، جوں کو مارنا، اس کو اپنے سر سے زمین پر گرانا، اپنے جسم اور کپڑے سے گرانا، دکھانا، کسی دوسرے کو دکھانا کہ حکم دینا اور کسی کی حدود رہنمائی کرنا اس کیلئے جائز نہیں۔

قَالَ مُتَشَدِّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

غُرم کا بچنے لگوانا

بَابُ: الْحِجَامَةُ لِلْمُحْرَمِ

415۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُثْمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا يَخْتَصِمُ الْمُحْرَمُ إِلَّا أَنْ يُضْحَرَ إِلَيْهِ بِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ.

415۔ حضرت ہفص سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ غُرم بچنے لگوانے سوائے ایسا بھوری کے جس کے سوا کوئی اور چارہ نہ ہو۔

قَالَ مُتَشَدِّدٌ: لَا يَأْسُ بِأَنْ يَخْتَصِمَ الْمُحْرَمُ وَلَكِنْ لَا يَخْلُقُ ضَحْرًا. بَلَقْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ اخْتَصَمَ وَهُوَ ضَائِبٌ مُحْرَمٌ. وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَقْهَائِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ غُرم کے بچنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ بال نہ مٹوائے ہمیں نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے بچنے لگوائے، تاکہ آپ ﷺ روزہ دار اور غُرم تھے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اہل سنیہ کا عقیدہ کرام کا یہی قول ہے۔

غُرم کا اپنا نہ ڈھانپ لینا

بَابُ: الْمُحْرَمُ يَغْتَبِي وَجْهَهُ

416۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ زَيْنَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: زَائِبٌ عُمَانُ بْنُ عُفَانَ بِالْفَرْجِ وَهُوَ مُحْرَمٌ لَمْ يَزِمْ ضَائِبٌ قَدْ غَطَّى وَجْهَهُ بِقَبِيضَةٍ أَوْ جُزْءٍ ثُمَّ أَتَى بِلَحْمٍ صَبِيءٍ، فَقَالَ: تَحَلَّوْا، فَالْتَزَا: أَلَا تَأْكُلُونَ؟ قَالَ: لَسْتُ خَمْنًا بَكْمًا، إِنَّمَا صَبَدٌ مِنْ أَجْلِي.

416۔ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مقام حرج میں ملاحظہ احرام ایک سخت گرمی کے دن دیکھا کہ آپ نے اپنی سرخ دھاریوں والی چادر کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا آپ کے پاس دکھانا کہ گھٹ لایا گیا آپ نے فرمایا تم سب کھانا لوگوں نے عرض کی کیا آپ تناول نہیں فرمائیں گے آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں دکھانا صرف میری

وجہ سے ہوا ہے۔

417۔ اٰخِرُنَا مَا لَيْكَ، خَلَقْنَا نَافِعًا، اَنَّ اَبْنَ عَمْرٍو كَانَ يَقُولُ: مَا فَوْقَ الدُّفْنِ مِنَ الرَّاسِ هَلَا يُخْبِرُهُ الْمَعْرُومُ۔

417۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ غزوئی کے لوہے کا سر پہ عرم اس کو نہ ڈھانپے (چرواہی سر کے عرم میں ہے)۔

حاضر حال مُحْتَمِلٌ: وَيَقُولُ اَبْنُ عَمْرٍو نَافِعُهُ، وَهُوَ قَوْلُ اَبْنِ خَبِيْطَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا رَبَّنَا وَجَنَّتُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

باب: الْمُعْرُومُ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ، اَيُغْتَسِلُ؟

مُحْرَمٌ سِرُّو دھوسکتا ہے اور غسل کر سکتا ہے

418۔ اٰخِرُنَا مَا لَيْكَ، خَلَقْنَا نَافِعًا، اَنَّ اَبْنَ عَمْرٍو كَانَ لَا يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْرُومٌ اِلَّا مِنْ الْاِخْتِلَامِ۔

418۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عصب احرام میں اختلام کے سوا اپنا سر نہیں دھوتے تھے (جنابت کے بغیر غسل نہیں کرتے تھے)۔

419۔ اٰخِرُنَا مَا لَيْكَ، اٰخِرُنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبْنِ اَبِيْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْنِ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَبْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمُسَوِّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ تَقَارَوَا بِالْاَنْوَاعِ فَقَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ: يَغْتَسِلُ الْمُعْرُومُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمُسَوِّرُ: لَا فَاَوْسَلَهُ اَبْنُ عَبَّاسٍ اِلَى اَبْنِ اَبِيْنِ الْيُوتِ بِسَالَةِ فَوُجِدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ وَهُوَ يَسْتَرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ اَبْنُ عَبَّاسٍ اَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْرُومٌ؟ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ وَطَأَطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لَا اَنْتَانِ يَغْتَسِلُ الْمَاءَ عَلَيْهِ: اَصْحَبُ لُصْبٍ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَبَ بِيَدِهِ وَاقْبَرَ، فَقَالَ هَكَذَا وَابْنَةُ يَغْتَسِلُ۔

419۔ حضرت امیر المومنین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ مقام الباء میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کے مابین اختلاف رائے ہوا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مُحْرَمٌ دھوسکتا ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دریافت کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ان کو (حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ) کوئیں پر لٹکا دی ہوئی دیکھ کر ان کے درمیان جھل کرتے ہوئے پایا جن پر کپڑے کے ڈریپے پردہ کیا جاتا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں دریافت کرنے کیلئے بھیجا ہے کہ نبی کریم

ﷺ کے حالات احرام میں کس طرح سر کو دھوتے تھے آپ نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھا اور سر سے کپڑا اٹھایا حتیٰ کہ مجھے آپ کا سر نظر آیا پھر آپ نے ایک شخص سے کہا کہ وہ اس پر پانی ڈالے اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کو ماسپیلے ہاتھ آگے لائے پھر چھ لائے پھر فرمایا میں نے اس طرح آپ کو (نبی کریم ﷺ کو) کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم حضرت ابویوب انہ ماری رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم اپنا سر پانی کے ساتھ دھوئے پانی ڈالنے سے بال پر اگندہ ہونے کے علاوہ کچھ اور زائد نہیں ہوگا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

420۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَبِيْسٍ رَأْسِي، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِيَعْلَى بْنُ مُثَنَّى وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى عُمَرَ مَاءً وَعُمَرُ يَغْتَسِلُ أَصْبَبَ عَلَى رَأْسِي، قَالَ لَهُ يَعْلَى أَتُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَهَا فَيْ؟ إِنْ أَمَرْتَنِي صَبَبْتُ، قَالَ: أَصْبَبْتُ، فَلَمْ يَزِدِ الْمَاءَ إِلَّا شَغَفًا.

420۔ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ بن مثنیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا جبکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال رہے تھے اور آپ غسل فرما رہے تھے (انہوں نے فرمایا) میرے سر پر پانی ڈالو حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھ سے گناہ کرانا چاہتے ہیں اگر آپ مجھے حکم دیتے ہیں تو میں ڈال دیتا ہوں آپ نے فرمایا پانی ڈالو اس سے بالوں کے پر اگندہ ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا نَرَى بِهَذَا بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر علماء کا یہی مسلک ہے۔

بَاب: مَا يُكْفَرُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يُلْبَسَ

محرم کیلئے لباس پہننا
مکروہ ہے

مِنَ الْيَبَابِ

421- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: 421- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاذَا يُلْبَسُ الْمُحْرِمُ آدی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ محرم کونسا لباس پہنے گا
مِنَ الْيَبَابِ؟ فَقَالَ لَا يُلْبَسُ الْقُمُصُ وَلَا الْقَمَائِمُ وَلَا الشَّرَاطِيْلَ وَلَا التَّرَائِسَ وَلَا الْجَفَافَ إِلَّا أَخَذَ لَا
يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَيُلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيُطْفَفْهُمَا أَسْفَلَ مِنْ يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَيُلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيُطْفَفْهُمَا أَسْفَلَ مِنْ
الْكُفْتَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْيَبَابِ شَيْئًا مِثْلَ الرُّعْفَرَانِ وَلَا الْوَرُضِ.

422- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ 422- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ محرم کو روعفران یا ورس میں رکے کپڑے
أَنْ يُلْبَسَ الْمُحْرِمُ قُبْرًا مَضْبُوعًا بِرُعْفَرَانٍ أَوْ وَرُضٍ، پہنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جس کو طین نہ لیس وہ ٹھیک
وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَيُلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيُطْفَفْهُمَا وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَيُلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيُطْفَفْهُمَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكُفْتَيْنِ.

423- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: 423- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
أَنَّ كَانَ يَقُولُ: لَا تَتَّبِعِ الْمَرْءَةَ الْمُحْرِمَةَ وَلَا اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ عورت عورت اپنے منہ پر نقاب نہ
تَلْبَسِ الْفَقَائِظَ. ڈالے اور نہ ہی رستائے پہنے۔

424- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى 424- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاہ کردہ غلام حضرت
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَ عَبْدَ اللَّهِ اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی
بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى خَلِيفَةٍ بَنی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن
عَبْدِ اللَّهِ قُبْرًا مَضْبُوعًا وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا عُبْدَ اللَّهِ الْقُبْرَ الْمَضْبُوعُ يَا خَلِيفَةُ؟ قَالَ: يَا أَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَدْيَنَ، قَالَ إِنَّكُمْ أَنْتُمْ الرُّعْفُ الثَّوْبَ يَتَّقِي بِكُمْ النَّاسُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا خَذَفَ رَأَى
هَذَا الثَّوْبَ لَقَالَ: إِنَّ خَلِيفَةَ كَانَ يُلْبَسُ الْيَبَابَ

الْمُضْتَبَعَةُ فِي الْأَحْرَامِ.

اس کپڑے کو دیکھ کر یہ کہے گا کہ طہر رضی اللہ عنہ رنگا ہوا کپڑا
احرام کی حالت میں پہنا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زعفران اور اس میں
رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہوتا ہے لیکن اگر ایسی شے ہو
کہ دھونے سے خوشبو ہاتی رہے تو اس کے پینے میں کوئی حرج
نہیں، عورت کو چہرہ پر نقاب نہیں ڈالنا چاہیے اگر وہ چہرہ کو
چھپانا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے چہرہ پر اس طرح کپڑا
لٹکائے کہ چہرہ سے ہمارے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

فَإِنْ مُتَمَتِدًا يَمْشِي أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرَمُ الْمُشْبَعُ
بِالْزُفَرِ وَالْمُضْبُوعُ بِالزُّوْزِ أَوْ الزُّعْفَرَانِ، إِلَّا أَنْ
يَكُونَ خِيَةً بَيْنَ ذَلِكَ فَلَا غَسْلَ، فَلْيَغْبِ وَنَحْمُ
وَصَاوٍ لَا يَنْقُضُ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَلْبَسَهُ وَلَا يَنْهَى
بِالْمَرْءِ أَنْ تَتَغَبَّى لِأَنْ أَوَادَتْ أَنْ تَغْبَى وَجْهَهَا
فَلْيَلْبَسِ الْوُزْبَ سَلَا بَيْنَ لَوْرِي خِمَارِهَا عَلَى
وَجْهِهَا، وَتَجَالِيهِ عَنْ وَجْهِهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْقَائِمِ مِنْ لَفْظِهَا.

425۔ حضرت عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے کہ
ایک امراہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ
آپ صحن میں تھے۔ اس نے زور رنگ کی ٹیبلٹیں دیکھی تھیں
اس نے عرض کی یا رسول ﷺ میں نے مرہ کی نیت کی ہے
آپ مجھے (اس کے احرام اور اعمال کے حلق) کیا حکم
فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اپنی یہ ٹیبلٹیں اس پر زور
رنگ کو اپنے جسم سے دھو اور مرہ میں بھی اسی طرح احکام
بجالاتے جس طرح حج کے اعمال کرتے ہو۔

425۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا حَنِيفًا بَيْنَ قَبَسِ
«الْمَجْنِيِّ» عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ: أَنَّ أُخْرَبِيًّا جَاءَهُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِحَصْنٍ وَعَلَى الْأُخْرَبِيِّ
قَبِيضٌ بِهِ أَكْثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَفْعَلْتُ بِعَمْرَةٍ، فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «إِنْزِعْ قَبِيضَكَ وَافْبِصِلْ حِلْبَةَ الصُّفْرَةِ
عَنْكَ وَافْعَلْ فِي عَمْرِيكَ بِفَلٍ مَا تَفْعَلُ فِي
خَبِيكَ».

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ وہ اپنی ٹیبلٹیں دھوے گا اور جسم پر لگی ہوئی زردی
کو دھوئے گا۔

فَإِنْ مُتَمَتِدًا، وَبِهَذَا نَأْمُلُ، يَنْزِعُ قَبِيضَهُ وَفَبِصِلُ
الصُّفْرَةَ الَّتِي بِهِ.

جانوروں میں سے کون کون سے جانور مارنے کی
محرم کو اجازت ہے

بَابُ: مَا رُجِّصَ لِلْمُحْرَمِ أَنْ
يَقْتُلَ مِنَ الدَّوَابِّ

426۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جن کے
مارنے سے عزم پر کوئی گناہ نہیں ہے، کوا، چوہا، بھجور، قمل اور

426۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا نَافِعًا، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ
عَلَى الْمُحْرَمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْفَرَابُ وَالْقَارَاةُ

وَالْعَقْرَبُ، وَالْجَذَاءُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔ پاگل کن۔

427- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خُمْسُ مِنَ الثَّوَابِ، مَنْ قَتَلَهُمْ وَهُوَ مُعْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَذَاءُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْفَرَابُ، وَالْجَذَاءُ۔

427- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پانچ جانور ہیں جنہیں حرم اگر مار دے تو اس کو کوئی گناہ نہیں۔ بچو، چوہا، پاگل کن، کوا اور بیل۔

428- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُمرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْخِيَابِ فِي الْخَزَمِ۔

429- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزَغِ۔

428- حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حرم میں سانپوں کے مارنے کا حکم دیا۔

429- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سانپ مارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ: أَلَوْجُلٌ يَقْتُولُهُ الْحَيَّجُ

جس آدمی کا جج فوت ہو جائے

430- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ شَلَّيْشَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ هَازِمَ بْنَ الْأَسْوَدِ جَاءَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَ عُمرُ بِنَحْرِ بُلْدَنِهِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطَانَا فِي الْعِدَّةِ مِمَّا نَرَى أَنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ، فَقَالَ لَهُ عُمرُ: إِذْغِبْ إِلَى مَنَاجِلٍ فَطُفَّ بِالسَّبَبِ سَبْعًا، وَتَبَنَ الشَّعَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعًا، أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ، وَانْحَرْ خَدَّيَا إِيَّكَ مِائَتًا مِائَةً، ثُمَّ اخْلِفُوا أَوْ فُضِّرُوا وَارْجِعُوا فَإِذَا كَانَ قَبْلُ فَمَجِّعُوا وَامْلُؤُوا، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَضْمِ ثَلَاثَةَ أَهَامٍ فِي الْحَيَّجِ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعْتُمْ۔

430- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ بہار بن اسود قربانی کے روز آئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قربانی کا جانور ذبح کر رہے تھے انہوں نے عرض کی یا امیر المؤمنین! ہم سے ایام کے شہر میں ٹٹلی ہو جاتی ہے ہم نے آج کے دن کو یوم عرفہ سمجھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کہ جاؤ اور سات مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کرو اور سات مرتبہ صفاد مردہ کا پتھر کاؤ تم بھی اور تمہارے ساتھی بھی (یہ عمل کریں) اگر تمہارے پاس قربانی کی ہدی ہے تو اس کو ذبح کرو پھر تم سب سر منڈا دیا یا بال چھوٹے کر دو اور گھر واپس لوٹ جاؤ آنکھوں میں سالج کرنا اور ہدی دینا جو ہدی اندوے کے تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے واپس آ کر رکھے۔

430- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے

ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے سوائے ایک بات کے کہ آٹھ سو سال نہ تو ان پر دہی دینا لازم ہے اور نہ ہی روزے رکھنا واجب ہیں۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کا ج فوٹ ہو جائے آپ نے فرمایا وہ مردہ کر کے احرام کھول دے اور اگلے سال اس پر حج ہے آپ نے دہی کا ذکر نہیں کیا پھر میں نے اس کے بعد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے بھی اسی طرح کہا جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر حاکم داخل ہے اور اس پر دہی کس طرح واجب ہو سکتی ہے اور اگر نہ پائے تو روزے کس طرح واجب ہو سکتے ہیں جبکہ اس نے حج کے بھروسے میں حج جمع نہیں کیا۔

غرم کا اپنی سواری سے جوں یا لکھ لانا

431- حضرت ابن مسعود روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حجے کر غرم اپنے اونٹ کی جوں یا لکھ لائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

432- حضرت ربیعہ بن مہد اللہ بن دیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صاحب احرام میں مقام سلاطین دیکھا کہ آپ اونٹ کی جرمیں پکڑ رہے تھے اور

وَالْعَامَّةُ مِنْ لَفْهَاجِنَا إِلَّا فِي عَصَلَةٍ وَاجِلَةٍ، لَا خَلْفَ عَلَيْهِمْ فِي لَهْلَهٍ وَلَا صَوْمٍ، وَكَذَلِكَ رَوَى الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْبَيْتِ يَتَوَقَّعُ الْحَجَّ؟ فَقَالَ: يَجُوزُ بِغَمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ لَهْلَهٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ خَلْفًا، ثُمَّ قَالَ: سَأَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْدَ بْنَ أَبِي قُحَيْشٍ فَقَالَ: يَجُوزُ مَا قَالَ عُمَرُ.

لَا فِي شُعْبَةٍ وَهَذَا نَأْخُذُ، وَكَثُرَ يَتَوَقَّعُ عَلَيْهِ خَلْفٌ لَئِنْ لَمْ يَجِدْ لَهْلَهً لَمْ يَتَوَقَّعْ فِي الْخُفْرِ الْحَجَّ ۝

بَابُ: الْخَلْفَةُ وَالْفَرَاغُ يَنْزِعُهُ الْمُحْرِمُ

431- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْشِي أَنْ يَنْزِعَ الْمُحْرِمُ خَلْفَةً أَوْ لَهْلَهً عَنْ نَبِيذِهِ.

قَالَ شُعْبَةُ: لَا يَأْتِي بِذَلِكَ، قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي حَلِّ الْأَحْصَبِ الْيَمَانِيِّ قَوْلِي إِنَّ عُمَرَ.

432- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْفًا، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُسَيْبِيِّ، عَنْ زَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْهَذِيرُ، قَالَ: زَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 يُقَرِّدُ بَعِزَةً بِالسُّفْيَا وَهُوَ مُخْرِمٌ، فَيَجْعَلُهُ فِي طَبِيٍّ.

فَالِ مُخْمَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ وَالْقَائِمِ مِنْ لَفْظَاتِنَا.

کا بھی مسلک ہے۔

بَابُ: لَيْسَ الْمُنْطَقَةُ وَالْهَيْمَانُ لِلْمُخْرِمِ

433- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
 كَانَ يَكْرَهُ لَيْسَ الْمُنْطَقَةُ لِلْمُخْرِمِ.

فَالِ مُخْمَدٌ: هَذَا أَيْضًا لَا نَأْسُ بِهِ، قَدْ رَضِيَ عَنْهُ
 وَاجِدٌ مِنَ الْفُقَهَاءِ بِنِ لَيْسَ الْهَيْمَانِ لِلْمُخْرِمِ،
 وَقَالَ: اسْتَوْفَى مِنْ تَفْصِيكِ.

بَابُ: الْمُخْرِمُ يَنْعُكُ جِلْدُهُ

434- أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عِلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

سَمِعْتُ عَاجِظَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَسْأَلُ عَنِ الْمُخْرِمِ،
 يَنْعُكُ جِلْدُهُ؟ فَقَوْلُ: نَعَمْ فَلْيَنْعُكُكَ وَلْيَنْشُدْ،
 وَلَوْ رُبَّكَ يَدَانِ، ثُمَّ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أَنَّ أَخِيكَ يَرِغُلِي
 لَا تَخْشَكَكَ.

کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا سے سنا کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا مُخْرِم اپنا جسم کھلا
 سکتا ہے تو آپ فرماریں جس میں ہاں دو کھلائے اور ابھی
 طرح کھلائے اگر میرے ہاتھ ہاتھ دیئے جائیں اور اس
 کے علاوہ میرے پاس کھلانے کیلئے کچھ نہ ہو تو میں پاؤں کے
 ساتھ کھلی کر دوں گی۔

فَالِ مُخْمَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الْمُخْرِمُ يَنْزَوِجُ

435- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ نُسَيْبِ بْنِ

وَهَبٍ أَيْبَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
 أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

ابنوں نے روایت کی ہے کہ انہیں حضرت عمر بن عبد اللہ رضی
 اللہ عنہ نے حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

مُحْرَمًا، فَقَالَ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَتَكْبَحَ حَلْمَةَ بْنِ
عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ
ذَلِكَ، فَأَتَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَثَامًا، وَقَالَ: إِنِّي سَجَعْتُ
عُثْمَانَ بْنِ عُقْلَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا
يَتَكَبَّرُ الْمُحْرَمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَتَكَبَّرُ.

بھیجا جو کہ حدیث کے اسیر تھے اور یہ دونوں غُرم تھے انہوں نے
(عمر بن عبد اللہ نے) فرمایا میں طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح
حضرت شیبہ بن جہیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے کرنا چاہتا ہوں اور
میرا ارادہ ہے کہ آپ بھی تحریر لائیں حضرت ابان نے
اسے چاہندہ کیا اور کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی
اللہ عنہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہی کریم ﷺ نے
فرمایا کہ غُرم اپنا نکاح نہ کرے نہ ہی نکاح کا بیٹام بھیجے اور نہ
یہی کسی کا نکاح کرے۔

436- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقُولُ لَا يَتَكَبَّرُ الْمُحْرَمُ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى نَفْسِهِ
وَلَا عَلَى غَيْرِهِ.

437- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَفْفَانُ بْنُ عَمْرٍو،
أَخْبَرَنَا: أَنَّ أَبَاهُ عَمْرٍوًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَرَدَّ عَمْرُ
بْنُ الْعَطَّابِ بِكَاهِلَةٍ.

قَالَ مُحَرَّمٌ: قَدْ جَاءَ فِي هَذَا إِسْلَافٌ، فَأَبْغَضَ أَفْعَلَ
الْمَدِينَةِ بِكَاهِلٍ الْمُحْرَمِ، وَأَجَازَ أَفْعَلَ مَكَّةَ وَأَفْعَلَ
الْعِرَاقِي بِكَاهِلَةٍ، وَزَوَّجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَ مُشْرُومَةً بِنْتُ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرَمٌ،
فَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا يَنْهَى أَنْ يَكُونَ أَغْلَمَ بِزَوْجٍ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مُشْرُومَةً مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ أَخِيهَا،
فَلَا نَرَى بِزَوْجٍ الْمُحْرَمِ نَهْيًا وَلَكِنْ لَا يَقْبَلُ وَلَا
يَنْسُ خِطْبًا يَجِبُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبَلَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ
وَالْعَاشَةِ مِنْ لُقْهَاتِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں
اختلاف ہے اہل مدینہ نے غُرم کے نکاح کو باطل قرار دیا ہے
کہ جبکہ اہل مکہ اور اہل عراق نے اسے جائز قرار دیا ہے
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ
یہی کریم ﷺ نے حضرت یحییٰ بن جہیر رضی اللہ عنہ سے
سے حلیہ احرام میں نکاح فرمایا۔ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ
کے حضور ﷺ سے نکاح کے بارے میں حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا
کیونکہ آپ اگلے بھائی ہیں ہم غُرم کے نکاح کر لینے میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن وہ نہی پورے اور نہی اس کے
ساتھ جماع کرے یہاں تک کہ احرام کھول دے۔ حضرت

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

نماز عصر اور فجر کے بعد طواف کرتا

438۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی نے فرمایا ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کو نماز عصر اور نماز صبح کے بعد خالی دیکھتے کوئی بھی اس کا طواف نہ کرتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ اس لئے خالی ہوتا تھا کہ ان دنوں اوقات میں نماز پڑھنا لوگ کر دہ گئے تھے اور طواف کیلئے دو رکعت پڑھنا ضروری ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ سات دفعہ طواف کرے اور دو رکعتیں نہ پڑھے یہاں تک کہ سورج بلند ہوا اور غروب روشن ہو جائے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا یا مغرب پڑھ لے (اور اس کے بعد دو رکعت ادا کرے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

439۔ حضرت محمد بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز فجر کے بعد کعبہ شریف کا طواف کیا جب آپ طواف پورا کر چکے تو آپ نے دیکھا کہ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا آپ سوار ہو گئے آپ نے نفل ادا نہیں کیے یہاں تک کہ آپ نے مقام ذی طوی میں اونٹ بٹھایا اور دو رکعت نماز نفل ادا کی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس پر ہم عمل کرتے ہیں کہ طواف کی دو رکعتیں نہ پڑھی جائیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور غروب چمکے لگے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: الطَّوَّافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

438۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ السَّجَوِيُّ: أَنَّ كَانَ يَرَى النَّبِيَّ يَخْلُو بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ مَا يَخْلُوفُ بِهِ أَحَدًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا كَانَ يَخْلُو لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ الصَّلَاةَ تَبَكُّ الشَّاعَتَيْنِ، وَالطَّوَّافُ لَا يَلْذُ مِنْ صَلَاةٍ وَتَعْتَبَيْنِ، فَلَا يَأْتِي بِأَنْ يَخْلُوفَ سَبْعًا وَلَا يُضِلِّي الرَّغِيفَيْنِ حَتَّى تَوَلِّعَ الشَّمْسُ وَتَكْبُشَ، كَمَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَوْ يُضِلِّي الصُّبْحَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَنَّةُ اللَّهِ تَعَالَى.

439۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ، أَنَّ حَمْدَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ طَافَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْحَنْبَةِ فَلَمَّا لَظِيَ طَوَّافَةً نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ، فَرَجَبَتْ وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتَّى أَتَا ذِي طَوًى بِلَيْلى طَوًى فَسَبَّحَ وَتَعْتَبَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأَخَّلَ، يَنْبَغِي أَنْ لَا يُضِلِّي الرَّغِيفَيْنِ حَتَّى تَوَلِّعَ الشَّمْسُ وَتَكْبُشَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَنَّةُ اللَّهِ تَعَالَى وَالْقَائِمَةُ مِنْ لَفْظِهِمَا.

بَابُ: الْحَلَالُ يَذْبَحُ الْقَيْدَ أَوْ يَصِيدُهُ:

هَلْ يَأْكُلُ الْمُحْرَمُ مِنْهُ أَمْ لَا؟

غیر عزم کا ذبح کیا ہوا یا شکار کیا ہوا؟

حرم کھائے یا نہ کھائے

440۔ حضرت صعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خدمت میں ایک وحشی گدھا چڑھ بیجا آپ اس وقت مقام ایلا مقام وڈان میں تھے نبی کریم ﷺ نے وہاں سے کروایا جب آپ نے میرے چہرے پر انگوٹوں کی حالت کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے اسے اس لیے وہاں سے کیا ہے کہ میں صاحب احرام میں ہوں۔

[illegible]

۴۶۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ انہیں مقام ربذہ پر یکو غرم لوگ ملے انہوں نے ان سے اس گوشت کے حلق پر چما کر کیا وہ لوگ وہ گوشت کما بھی جسے غیر غرم لوگوں نے کھا کر کیا وہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے کمانے کا فتویٰ دیا پھر وہ مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے حلق کیا پوچھا کہ آپ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے اس کے حلق کیا فتویٰ دیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے کمانے کا فتویٰ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ اس کے خلاف فتویٰ دیتے تو میں آپ کو کڑوا دیتا۔

441 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: أَنَّهُ تَرَاهُ قَوْمَ شُعْرَمُونَ بِالرَّبِيعِ لَمَنْطِقَةً فِي لَحْمٍ صَبِيٍّ وَجِلُوا أَجَلَهُ بِالْكُلُونَةِ، فَاتَّعَمُّهُمُ بِالْحَبْلِ، ثُمَّ قَدَّمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ بِمَ اتَّعَمْتَهُمْ؟ قَالَ: اتَّعَمْتَهُمْ بِالْحَبْلِ، قَالَ عُمَرُ: لَوْ اتَّعَمْتَهُمْ بِغَيْرِهِ لَأَوْجَعْتُكَ.

442۔ حضرت ابوالفضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے راستہ میں کسی جگہ اپنے غم مٹانے کے لیے ساقیوں کے ساتھ آپ سے پیچھے رہ گئے اور وہ خود غم نہ تھے انہوں نے ایک دھنسی کے عمارد کو مارا اپنے گھڑ سے پر سوار ہو گئے اپنے ساقیوں سے کوڑا مارا تو ساقیوں نے انکار کر دیا۔ نیز وہ مارا تو ساقیوں نے انکار کر دیا انہوں نے خود اٹھا اور گدے پر سوار کر دیا اور اسے مارا وہ نبی کریم ﷺ

442- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا
كَانَ يَنْهَضُ الْعَرَبِي تَغَلَّتْ مِنْ أَصْحَابٍ لَهُ
شَعْرَيْنِ، وَفَوْقَهُمَا شَعْرٌ فَرَأَى جَمَارًا وَخَشِيعَةً،
فَدَسَّوْهُ عَلَى قُرْبِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَتَوَلَّوْهُ
سَوْدَةً، فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَتَوَلَّوْهُ وَرُفْعَةً، فَأَبَوْا.

فَأَخَذَهُ ثُمَّ ضَمَّ عَلَى الْجَمَادِ لَفْلَقَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّا بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَفْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمْتُكُمْوهَا اللَّهُ

کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھایا اور کچھ نے انکار کر دیا۔ پھر جب حضور ﷺ نے طے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کی طرف سے ایک کھانا تھا جو مجھیں کھلایا گیا۔

443- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ غَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ كَعْبَ الْأَخْبَارِ أَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِي رَجَبٍ فَخَبِرَ مِنْ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَغْضِ الطَّرِيقِ وَجَلُّوا لَحْمٍ ضَبِيٍّ فَأَلْفَنَاهُمْ كَعْبٌ بِأَكْمِلِهِ، فَلَمَّا قَدَّمُوا عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: عَنْ أَلْفَنَاهُمْ بَهَذَا؟ فَقَالُوا: كَعْبٌ، قَالَ: فَإِنِّي أَمْرُؤُهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى تَرَجِفُوا، ثُمَّ لَمَّا كَانُوا بِبَغْضِ الطَّرِيقِ طَرَفِي مَكَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْ خَزَاذِ أَلْفَنَاهُمْ كَعْبٌ بَأَنَّ بِأَكْمِلِهِ وَتَأَسَّلَوْهُ لَمَّا لَبِثُوا عَلَى عُمَرَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا خَمَلَكِ عَلَى أَنْ تَفْعِلْنَهُمْ بِهَذَا؟ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ هُوَ إِلَّا تَرَفُّةٌ حَوْبَ تَرَفُّةٍ فَمِنْ كَمَلِ غَدَامٍ مَرَكَنِي.

443- حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ شام سے ایک غرم جماعت کے ساتھ تحریف لائے راست میں ایک مقام پر شکار شدہ جانور کا انہوں نے گوشت پایا (جسے غیر غرم نے شکار کیا تھا) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے کا فتویٰ دیا جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس معاملے کے بارے میں عرض کی آپ نے فرمایا تمہیں کس نے فتویٰ دیا۔ انہوں نے عرض کی حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں انہیں تمہارے پاس لوٹنے تک امیر نہ بنا دوں پھر وہ لوگ کہہ کر کے راستے پر چلے کہ انہیں مذہب کا ایک مسئلہ تھا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا کہ اسے کھائیں جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے کعب) تم نے یہ فتویٰ کس وجہ سے دیا؟ آپ نے عرض کی اے امیر المؤمنین اس ذات کی قسم جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے مٹی کی پھلی کی جھپک سے نفی ہے وہ سال میں دو مرتبہ جھپک لیتی ہے۔

444- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي أَضَبْتُ خِزَاذَاتٍ بِسَوْطِي، فَقَالَ أَطْعِمَ قَبْضَةً مِنْ طَعَامِ.

444- حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی نے پوچھا اور کہا کہ میں نے اپنے کوزے کے ساتھ مٹیوں کو مارا ہے آپ نے فرمایا کہ طعمی بھر کر کھلا دو۔

445- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا شُعَابُ بْنُ غَرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ ضَلِيفَ الْبَقَاءِ

445- حضرت شعیب بن عمرو نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ حرام کی حالت میں

فی الإحرام۔

جران کا جتنا ہو گوشت بطور ذرا اور سا تھو رکھتے تھے اور استعمال کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان تمام کے مطابق عمل کرتے ہیں جب غیر حرم کھارے اور ذبح کرے تو حرم کا اس گوشت کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ کھارے کیلئے کیا گیا ہو یا نہ ہو چونکہ اس کو غیر حرم نے ہی کھارے اور ذبح کیا ہے لہذا حرم کے لیے کھانا حلال ہے حرم کیلئے کھارے کی حالت سے کھل کر گوشت ہو گیا ہے۔ ہاتھ رہا کھڑی کا سلسلہ تو حرم کو اس کا کھانا نہیں کرنا چاہیے اگر ایسا کرے تو کھارہ ادا کرے اور کھڑی کے کھارے بدلے ایک گھوڑے اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور اہل ہارے اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

جنگ کے مہینوں میں عمرہ کرنا پھر حج کیے

بغیر گھرواپس لوٹ آنا

446۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال میں عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے سوال میں عمرہ ادا کیا اور بغیر حج کے گھر واپس آ گئے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اس پر جم جمع نہیں ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

447۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حج سے پہلے عمرہ کروں اور ہدی کا جانور

قَالَ مُحْتَمِلٌ وَبِهَذَا تَأْخُذُ. إِذَا ضَادَّ الْخِلَافُ الصَّيْدَ فَلْيَبْخُذْ فَلَا تَأْسَ بِأَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْ لَحْمِهِ إِنْ كَانَ حَبِذَ مِنْ أَجْلِهِ أَوْ لَمْ يَبْخُذْ مِنْ أَجْلِهِ لِأَنَّ الْخِلَافَ ضَادُّهُ وَذُبْحُهُ. وَذَلِكَ لَهُ خِلَافٌ فَخَرَجَ مِنْ خِلَالِ الصَّيْدِ وَضَارَّ لَحْمًا فَلَا تَأْسَ بِأَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْهُ. وَأَمَّا الْبَضَائِطُ فَلَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَصِيدَهَا فَإِنْ قَتَلَ كَفَرًا. وَتَمَرَةً خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ: كَذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. وَهَذَا ثَلَاثُ قَوْلٍ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِقُ مِنْ قَوْلَانَا وَجَمَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الرَّجُلُ يَتَصَوَّرُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَجْلِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَحُجَّ

446۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ. أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمُخَزُومِيِّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَتَصَوَّرَ فِي حُجْوَالٍ. فَأَذِنَ لَهُ. فَاحْتَمَرَ فِي حُجْوَالٍ ثُمَّ قَتَلَ إِلَى أَجْلِهِ وَلَمْ يَحُجَّ.

قَالَ مُحْتَمِلٌ وَبِهَذَا تَأْخُذُ. وَلَا مَضْعُ عَلَيْهِ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

447۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ. حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ يَسَارٍ رَأْيَ الْجُبِّي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ

مِثْنٌ لَمْ يَجِدْ خَلْقًا مَا بَيْنَ أَنْ يُعْلَى بِالْحَجِّ إِلَى تِلْكَ
عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَهْضَمْ صَامَ الْيَوْمَ مِثْنًا.

452۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ خَلْقٍ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمرٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

453۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ عُمرٍ، عَنْ
سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ
أَشْهَرِ بْنِ خَالٍ، عَنْ ابْنِ دِينَ الْقَدْدِ، عَنْ ابْنِ دِينَ
الْحَبِشِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمرٍ، عَنْ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ
عَلِيٍّ مَا اسْتَسْرَ مِنَ الْهَدْيِ أَوْ الصَّبَامِ إِنْ لَمْ يَجِدْ
خَلْقًا، وَمَنْ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَمْ يَسْتَمِيعِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا ثَلَاثَةٌ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَيْفَةَ
وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَانَا رَجَعْتُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الرَّمْلُ بِالْيَتْبِ

454۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ خَلْقٍ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ
ابْنِ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَرَامِيِّ: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْخَضِرِ إِلَى الْخَضِرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا ثَلَاثَةٌ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَيْفَةَ
وَالْعَامَةِ مِنَ الْخَضِرِ إِلَى الْخَضِرِ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَيْفَةَ
وَالْعَامَةِ مِنَ لَفْظَانَا رَجَعْتُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الْمَجْيُ وَغَيْرُهُ يَخُجُّ أَوْ يَغْفِرُ

هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّمْلُ

455۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ عُمرٍ، عَنْ

ابن ساعد کے روایت کے مطابق وہی نہ پائے اور اس نے روزے
بھی نہ رکھے ہوں تو مٹی کے ٹکڑوں کے روزے نہ رکھے۔

452۔ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند روایت کی ہے (جس طرح
حضرت مالک رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے)

453۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حج
کے مکھڑوں میں عمرہ کیا اور پھر غمراہی یہاں تک کہ اس نے حج
کیا وہ حج ہے اس پر واجب ہے جو وہی اس کو میسر ہے یا
روزے رکھے اگر وہ وہی نہ پائے اور جو عمرہ نہیں آئے
اور پھر حج کرے تو حج نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب پر
عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کا
یہی قول ہے۔

طواف بیت اللہ میں رمل کرنا

454۔ حضرت جابر بن عبد اللہ حرامی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ سے جمرہ اسود تک
رمل فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ رمل جمرہ اسود سے جمرہ تک تین پکر ہیں حضرت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی
قول ہے۔

کیا کسی اور غیر کی پر حج یا عمرہ کرنے پر

رمل واجب ہے

455۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا

أَبِيهِ: أَنَّهُ زَاوَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْرَجَهُ بِغُفْرَةٍ مِنْ التَّعْبِيعِ، قَالَ: ثُمَّ زَاوَيْتُهُ يَسْعَى حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى طَافَ الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ.

ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے مقام محکم سے عمرے کا احرام باندھا راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کے گرد طواف کر رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے تین پکڑوں میں دل کیا۔

فَلَمَّا مَحُمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الرَّثْلُ وَاجِبٌ عَلَى نُفْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا فِي الْغُمْرَةِ وَالْحَجِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سب پر رثل واجب ہے۔ حج و عمرہ میں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمُغْتَصِرِ أَوْ الْمُغْتَمِرَةِ مَا تَحِبُّ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّقْصِيرِ وَالْهُدْيِ

عمرہ کرنے والے مرد و زن دونوں پر قربانی اور قصر واجب ہے

456۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ مَوْلَاةً لِبَعْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقَالَتْ لَهَا رُثْلَةً أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَاتُ خَرَجَتْ مَعَ غُمْرَةٍ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى مَكَّةَ، فَذَخَلَتْ غُمْرَةً مَكَّةَ يَوْمَ الضَّرْوِيَّةِ وَأَنَا مَعَهَا، فَالَّت: لَطَافًا بِالْبَيْتِ وَتَبَيَّنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةُ ثُمَّ دَخَلَتْ صَفَةَ الْمَسْجِدِ، فَالَّت: أَمْعَكَ مَقْصَانِ؟ فَلَّت: لَا فَالَّت: فَالْتَبِيسِي لِي، فَالَّت: فَالْتَمَسْتُ حَتَّى جِئْتُ بِهِ، فَأَخَذْتُ مِنْ قُرُونِ رَأْسِهَا، فَالَّت: فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الشَّعْرِ فَتَحَتْ خَافَ.

456۔ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت ہے جسے رقیہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی آقا کے ساتھ مکہ کے سفر پر روانہ ہوئیں حضرت عمرہ آٹھ ذوالحجہ کو کہیں اور میں آپ کے ساتھ تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مضامروہ کے درمیان سی کی پھر مسجد کے صفا پر گئیں اور فرمانے لگیں تمہارے پاس قبیحی ہے میں نے عرض کی نہیں انہوں نے فرمایا تمہیں سے تلاش کرو حتیٰ کہ میں لے آئی انہوں نے اپنے سر کی ریش کا میں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب قربانی کا دن آیا تو انہوں نے بکری ذبح کی۔

فَلَمَّا مَحُمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِلْمُغْتَصِرِ وَالْمُغْتَمِرَةِ، يَنْبَغِي أَنْ يَحْتَصِرَ مِنْ شَعْرِهِ إِذَا طَافَ وَسَعَى، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الشَّعْرِ فَتَحَ مَا اسْتَحْسَرَ مِنَ الْهُدْيِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظِهِ إِنَّا وَجَّهْنَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ عمرہ کرنے والے مرد اور عورت کو چاہیے کہ جب طواف اور سعی کرے تو اپنے بال چھوٹے کرے جب یوم نحر آئے تو بڑی جو سرس ہو ذبح کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

457۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حَفْصَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

457۔ حضرت جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ
كَرِهْتُ أَنْ يَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُهُ حَتَّى عَاسِيسَ مِنْ
الْهَدْيِ سَ مَرَادُ بَكْرِي هِـ

458۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، اُخْبَرْنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ:
كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيرٌ أَوْ بَقَرَةٌ.
مَرَادُ ابْنِ يَاقَانِ هِـ

فَالْ مُخْتَلَفٌ: وَيَقُولُ عَلِيُّ نَافِعٌ، مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
الْهَدْيِ شَاةٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِثَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَلْبَانِ
الْهَدْيِ سَ مَرَادُ بَكْرِي هِـ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ عاسیس سے
الہدی سے مراد بکری ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا

459۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے عمرہ کیا پھر آپ روانہ ہوئے جب آپ مقام
قدید پر پہنچے تو آپ کو مدینہ سے خبر ملی (مدینہ میں فساد برپا
ہونے کی خبر) تو آپ واپس لوٹ گئے اور بغیر احرام مکہ میں
داخل ہوئے۔

فَالْ مُخْتَلَفٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ كَانَ فِي الْمَوَاقِبِ أَوْ
قُودِنَهَا إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بِنَتْنَةٍ وَتَبَيَّنَ مَكَّةَ وَلَيْتَ بَيْنَ
الْمَوَاقِبِ الْبَيْنِ وَبَيَّنَ فَلَا يَأْسُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بَغَيْرِ
إِحْرَامٍ وَأَمَّا مَنْ كَانَ خَلْفَ الْمَوَاقِبِ أَوْ وَلَبَ بَيْنَ
الْمَوَاقِبِ الْبَيْنِ بَيْنَهُ وَتَبَيَّنَ مَكَّةَ فَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ إِلَّا
بِإِحْرَامٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِثَةَ وَجَمْعُ اللَّهِ وَالْقَاسِمِ
بْنِ قَلْبَانِ.

بَابُ: فَضْلُ الْخَلْقِ وَمَا يُجْزَىءُ
مِنْ التَّقْصِيرِ

حلق کر دینے کی فضیلت اور جتنے بال

460۔ اُخْبَرْنَا مَالِكٌ، خَلْفًا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
حَضْرَتُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَ رَوَايَةُ هِـ

چھوٹے کرانا جائز ہیں

460۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ہالوں کو گوند سے وہ مقل کرے اور تم تنہید کرنے (گوند سے ہال چپکاؤ) سے مشابہت نہ کرو۔

461۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ مقل کرانے والوں پر رحم فرما لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور ہال پھولے کرانے والوں پر؟ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مقل کرانے والوں پر رحم فرما لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور ہال پھولے کرانے والوں پر؟ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مقل کرانے والوں پر رحم فرما لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور ہال پھولے کرانے والوں پر؟ (اے اللہ رحم فرما) ہال پھولے کرانے والوں پر (یہ چھی مرتبہ فرمایا)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں جو شخص ہال گوند سے وہ مقل کرے اور مقل کرانے والوں پھولے کرانے سے افضل ہے۔ اور ہال پھولے کرانے بھی جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہارے اکثر فقہاء کرام کا بھی یہی قول ہے۔

462۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حج اور عمرہ میں مقل کرانے کو واجب اور سوگھوں کے ہال بھی لیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ واجب نہیں جو چاہے ایسا کرے (واجبی اور سوگھوں کے قاتل ہال کالے) اور جو چاہے نہ کرے۔

عورت حج یا عمرہ کرنے مکہ مکرمہ آئے اور آئے سے قبل یا بعد میں حائضہ ہو جائے

463۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ حَفَرَ فَلْيُحْلِلْ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْقَلْبِيِّينَ۔

461۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقِ الْمُخَلِّقِينَ، قَالَوْا: وَالْمُتَقَشِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقِ الْمُخَلِّقِينَ، قَالَوْا: وَالْمُتَقَشِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقِ الْمُخَلِّقِينَ، قَالَوْا: وَالْمُتَقَشِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَالْمُتَقَشِّرِينَ۔

فَالْأُحْمَدُ: وَهَذَا نَافِعٌ، مَنْ حَفَرَ فَلْيُحْلِلْ، وَالتَّحْلِيلُ التَّحْلِيلُ مِنَ التَّقْصِيرِ، وَالتَّقْصِيرُ يُجْزَى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَائِمَةِ مِنْ لَفْظِهِمَا۔

462۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَلَّ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَحَلَّ مِنْ لِحْيَتِهِ وَمِنْ شَارِبِهِ۔

فَالْأُحْمَدُ: لَيْسَ هَذَا بِوَاجِبٍ، مَنْ شَاءَ فَعَلَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْهُ۔

بَابُ: الْمَرْأَةِ تَقْدُمُ مَكَّةَ بِحَجٍّ أَوْ بِعُمْرَةٍ فَتَحِيضُ قَبْلَ قُدُومِهَا أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ

463۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

كَانَ يَقُولُ: الْمَرْأَةُ الْخَائِضُ الَّتِي تَهْلُ بِحَيْضٍ أَوْ غَيْرِهَا تَهْلُ بِحَيْضِهَا أَوْ بِغَيْرِهَا إِذَا أَرَادَتْ وَلَكِنْ لَا تَكُوفُ بِالنِّتَبِ وَلَا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى تَطْهَرُ وَتَشْهَدَ الْفَتَايَا كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَكُوفُ بِالنِّتَبِ وَلَا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا تَقْرُبُ الْمَسْجِدَ وَلَا تَجْعَلُ حَتَّى تَكُوفَ بِالنِّتَبِ وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ.

484- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْفَتِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: لَقِيتُ مَخْجَةً وَأَنَا خَائِضٌ وَلَمْ أَطْلُقْ بِالنِّتَبِ وَلَا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: الْفَتَايَا مَا يَفْعَلُ الصَّاحِبُ غَيْرَ أَنْ لَا تَكُوفِي بِالنِّتَبِ حَتَّى تَطْهَرِي.

485- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْفَتَا ابْنِ ذَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَامَ حَشْبَةِ الْوَدَاعِ، فَأَخْلَلْنَا بِغَيْرَةِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلُ بِالْبَحْجِ وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ لَا يَهْلُ حَتَّى يَهْلُ بَيْنَهُمَا جَمِيعًا، قَالَتْ: فَلَقِيتُ مَخْجَةً وَأَنَا خَائِضٌ وَلَمْ أَطْلُقْ بِالنِّتَبِ وَلَا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: الْفَتَايَا وَنَسْكَ وَانْتَبِطِي وَأَهْلِي بِالْبَحْجِ وَذِي الْغَفَرَةِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ الْبَحْجَ أُرْسَلْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّيْمَمِ

اللہ ہمارا فرماتے تھے کہ حیض والی عورت جس نے احرام باندھ رکھا ہو وہ جب چاہے حج اور عمرہ کیلئے تمیز کرے۔ لیکن وہ خاندان کعبہ اور مفاد مردہ کی سنی نہ کرے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اور حج اور عمرہ کے سارے افعال میں لوگوں کے ساتھ شریک رہے سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی نہ ہی مفاد مردہ کے درمیان سنی کرے گی نہ ہی مسجد کے قریب جائے گی نہ ہی احرام کھولے گی جب تک وہ بیت اللہ کا طواف نہ کر لے اور مفاد مردہ کے درمیان سنی نہ کر لے۔

484- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں آئی اور میں حاجت حیض میں تھی میں نے بیت اللہ شریف کا نہ طواف کیا اور نہ ہی مفاد مردہ کے درمیان سنی کی۔ میں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو اہل حاجت کرتے ہیں تم بھی کرو سوائے اس کے کہ تم کعبہ شریف کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

485- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم حجہ الوداع کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیلئے نکلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے پھر دونوں سے فارغ ہونے تک احرام نہ کھولے۔ راوی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ پھر میں مکہ میں آئی تو حالت حیض میں تھی۔ میں نے بیت اللہ شریف کا نہ ہی طواف کیا اور نہ ہی مفاد مردہ کے درمیان سنی کی۔ میں نے اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا اپنا سر کھول لو گھسی کرو۔ صرف حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو ترک کرو۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں

فَاعْتَمِرْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذِهِ مَكَائِدُ غُمَرَيْكَ وَعَافِ الَّذِينَ خَلَوْا بِالنَّبِّ وَتَمِنَ الشُّفَا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ يَقُولُونَ وَجَعُوا مِنْ بَنِي، وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا يَجْمَعُونَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

نے اسی طرح ہی کیا جب میں حج سے فارغ ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے مجھے (میرے بھائی) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام محکم (مکہ سے قریب جگہ ہے) یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے) کی طرف بھیج دیا پھر میں نے عمرہ ادا کیا اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ تمہارے عمرے کے عوض ہے۔ اور جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے کعبۃ اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سنی کر کے احرام کھول دیا۔ پھر مٹی سے دائیں آنے کے بعد انہوں نے دوسرا طواف کیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں کہ ساتھ تمام مساک پورے کرے بجز اس کے کہ وہ طواف ذکرے اور صفا و مروہ کے درمیان سنی نہ کرے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اگر اس نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہو اور حج کے قوت ہو جائے کا اندیشہ ہو تو وہ حج کا احرام باندھ لے اور عرفات ہی میں وقوف کرے اور عمرہ کا احرام کھول دے پھر جب اپنے حج سے فارغ ہو جائے تو عمرہ کی قضا کرے جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قضا فرمائی اور جو ہدی میسر ہو وہ ذبح کرے (میں یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف سے) (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) ایک گائے ذبح فرمائی یہ سب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ بجز اس کے کہ جو شخص حج اور عمرہ ایک ساتھ کرے تو وہ دو طواف کرے اور دو فہرہ سنی کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْتِيهِ، الْخَابِطُ تَفْضِي الْمَنَابِكُ كُلُّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ وَلَا تَسْعَى تَمِنَ الشُّفَا وَالْمَرْوَةَ حَتَّى تَطْهَرَا، فَإِنْ كَانَتْ أَفْلَتْ بِعُمْرَةٍ فَخَدَلَتْ قَوْلَ الْحَجِّ فَلْيَحْرِمَ بِالْحَجِّ، وَتَقِفْ بِعَرَفَةَ، وَتَرْفُضِ الْعُمْرَةَ، فَإِذَا فَرَعْتَ مِنْ حَبِئِهَا قَضَيْتِ الْعُمْرَةَ كَمَا قَضَيْتِهَا عَاجِزَةً، وَذَهَبَتْ مَا اسْتَحْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

بَلَعْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَبَحَ عَنْهَا بَقْرَةً، وَهَذَا كُتْلُهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا مِنْ جَمْعِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَتَسْعَى سَعَتَيْنِ.

باب: الْمَرْأَةُ تَجْبِضُ فِي حَبِطِهَا قَبْلَ
حج میں عورت کا طواف زیارت سے قبل ماحضہ

ہو جانا

أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

466- أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّيْجَلِ، أَنَّ
عُمَرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا حَبِطَتْ وَفَعَلَهَا
بِسَاءَ نَحَافٍ أَنْ تَجْبِضَ قَلْعَتَهُنَّ يَوْمَ الشَّحْرِ فَأَلْفَضْنَ،
فَإِنْ جَبَضْنَ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ، تَنْتَظِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ
خَبِضَ إِذَا عُثِيَ قَدْ أَلْفَضْنَ.

466- حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کرتیں اور آپ کے ساتھ
عمرہ میں بھی ہوتیں ان کے ماحضہ ہو جانے کا اندیشہ ہوتا تو ان کو
قربانی کے روز بھیج دیتیں اور وہ طواف الاضہ کر لیتی جس پر
اگر اس کے بعد وہ جیض سے ہو جاتیں تو آپ ان کے پاک
ہونے کا انتظار نہ فرماتیں ان کے ساتھ روانہ ہو جاتیں
بشرطیکہ انہوں نے طواف الاضہ کر لیا ہوتا۔

467- أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ،
أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَتْهُ عَنْ عُمَرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: إِنْ صَبَيْتُ
بَنَتَ حَمِيٍّ لَمْ خَاصَتْ لِقَائَهَا نَحْبِيسًا فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
طَائِفًا مَتَكُنْ بِالنَّيْبِ؟ قَالَتْ: بَلَى إِلَّا أَتَتْهَا لَمْ تَطْلُفْ
طَوَافَ الْوِدَاعِ، قَالَتْ: فَأَعْرُجْنَ.

467- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضرت صفیہ
بنت حمیہ رضی اللہ عنہا کو نبض آ گیا ہے شاید میں ان کی وجہ سے
رکنا پڑے آپ نے فرمایا کیا انہوں نے آپ سب کے ساتھ
بیعت اللہ کا طواف نہیں کیا؟ تو ان سب نے کیا ہی ہاں کیا ہے
مگر طواف وداع نہیں کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ابھی
کے سفر کیلئے روانہ ہو جائیں۔

468- أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ،
عَنْ أُمِّهِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنَ عَوْفٍ
أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ بِلْعَانَ قَالَتْ: بِسَطَفَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِخَنْ خَاصَتْ أَوْ وَلَدَتْ بَغْلًا
أَفَاضْتُ يَوْمَ الشَّحْرِ فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَعَرَجَتْ.

468- حضرت ام سلمہ بنت سلمان رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم ﷺ سے میں نے ایک عورت کے بارے
میں پوچھا جس کو طواف الاضہ کے بعد قربانی کے دن جیض آیا
ہے یا اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی ہے تو نبی کریم ﷺ
نے اس کو جانے کی اجازت دے دی۔

فَإِنْ مَحَمَدٌ، وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَمَّا إِسْرَافُ خَاصَتْ قَبْلَ
أَنْ تَطُوفَ يَوْمَ الشَّحْرِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ أَوْ وَلَدَتْ قَبْلَ
ذَلِكَ فَلَا تَنْتَظِرْنَ حَتَّى تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ، وَإِنْ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ جو عورت قربانی کے دن طواف زیارت سے
قبل ماحضہ ہو جائے یا وہ کسی بچے کو حمل دے تو اسے ہرگز نہیں

جانا چاہیے یہاں تک کہ وہ طواف زیارت کر لے۔ اگر وہ طواف زیارت کر چکی تھی پھر اسے حیض آیا یا اس کے پاس بچہ کی ولادت ہوئی تو طواف سدر کرنے سے قبل اس عورت کے چلے جانے میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد اور احرام باندھنے سے قبل بچہ کی ولادت یا حیض کا آنا

469۔ حضرت مہدائین بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ بنت مہیس رضی اللہ عنہا نے مقام بیداء پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حرم دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات کا کہہ کر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں حکم دے کہ وہ غسل کریں پھر احرام باندھ لیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حیض یا عاں والی عورتوں کے بارے میں یہی کہتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

حج میں مستحاضہ کا حکم

470۔ حضرت ابو ہازم مہدائین بن سفیان سے روایت ہے کہ وہ حضرت مہدائین بن مہدائین رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور مسئلہ پر پوچھنے لگی اس عورت نے کہا کہ میں بیت اللہ شریف کے طواف کی نیت سے آئی یہاں تک کہ جب میں مسجد کے دروازہ کے پاس پہنچی تو مجھے خون آنے لگا میں واپس پلٹ گئی حتیٰ کہ خون رک گیا پھر میں اسی طرح مسجد کے دروازے تک پہنچی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی چال ہے پس

عُكِتْ عَلَيْكَ طَوَافُ الزَّيَارَةِ ثُمَّ عَاصَتْ أَوْ وَلَدَتْ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ تَبْرَأَ قَبْلَ أَنْ تَكُوفَ طَوَافَ الصُّلَّةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَاصِيَةُ مِنْ لَفْظِهَا.

بَابُ: الْمَرْأَةِ تَرِيدُ الْحَجَّ أَوْ الْعُمْرَةَ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ

469۔ أَصْبَرْنَا مَا بَلَكَ أَصْبَرْنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَسْمَةَ بِنْتَ غَنَمٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْبِيدَاءِ، فَلَا حُجْرَ ذَلِكَ أَوْ بَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَرُخَا فَلْتَقَبِّلَا ثُمَّ تَهَيَّئَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ فِي النِّفْسَاءِ وَالْحَاجِجِ حَيْضًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَاصِيَةُ مِنْ لَفْظِهَا.

بَابُ: الْمُسْتَحَاضَةُ فِي الْحَجِّ

470۔ أَصْبَرْنَا مَا بَلَكَ، أَصْبَرْنَا أَوْ الزَّيْتُونِ الْمَحْمُودِ، أَنَّ أَبَا هَازِمٍ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ أَصْبَرَةَ: اللَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، لِحَاجَةٍ تَهْ إِفْرَاقَ تَشْطِيقِهِ فَقَالَ: إِنِّي أَقْبَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكُوفَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَجِئْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ أَفْرَقْتُ، فَزَجَفْتُ عَنِّي ذَهَبَ ذَلِكَ عَنِّي، ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَنِّي إِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ أَفْرَقْتُ، فَزَجَفْتُ عَنِّي ذَهَبَ ذَلِكَ عَنِّي، ثُمَّ زَجَفْتُ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ أَفْرَقْتُ.

فَقَالَ لَهَا ابْنُ عَمَرَ: إِنَّمَا ذَلِكَ وَخْصَةٌ مِنَ الشُّبَّانِ فَاتَّجِلِي ثُمَّ انْظُرِي بِقَوْبٍ ثُمَّ عُولِي.

تم غسل کرو اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ لو اور طواف کر لو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ بِهِ الْمُسْتَحَاضَةُ فَلْتَوَضَّأْ وَلْتَسْتَفِزْ بِقَوْبٍ ثُمَّ تَعْرِفْ وَتَضَعْ مَا تَضَعُ الطَّائِرَةُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ لِقَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل کرتے ہیں کہ مستحاضہ غسل کرے اور اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ لے پھر طواف کرے اور یہی عمل کرے جو پاک عورتیں کرتی ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: دُخُولِ مَنَكَةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ

کہ کمرہ میں داخل ہونا اور داخل سے

مِنَ الْفُضْلِ قَبْلَ الدُّخُولِ

قبل غسل کا مستحب ہونا

471- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عَمَرَ: أَنَّه كَانَ إِذَا دَنَا مِنْ مَنَكَةِ بَآثِ بِلْدَى عُلُوِي بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ حَتَّى يُضَيِّحَ ثُمَّ يَضِلُّ الشُّبَّانَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الشَّيْءِ الَّتِي بِالْعُلُوِي مَنَكَةَ، وَلَا يَدْخُلُ مَنَكَةَ إِذَا خَرَجَ خَاجِعًا أَوْ مُغْتَبِرًا حَتَّى يَغْتَسِلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ إِذَا دَنَا مِنْ مَنَكَةِ بِلْدَى عُلُوِي، وَيَأْتُرُ عَنْ مَنَكَةِ فَيَغْتَسِلُوا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوا.

471- حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کمرہ کے قریب پہنچتے آپ دادی ذی طوئی میں دو گھانٹوں کے درمیان رات بسر کرتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی تو فجر کی نماز ادا فرماتے پھر آپ اس گھانٹی سے داخل ہوتے جو مکہ کے اوپر کی جانب ہے آپ جب حج یا عمرہ کی غرض سے آتے تو اس وقت تک مکہ میں داخل نہ ہوتے جب تک کہ مکہ کے قریب دادی ذی طوئی میں داخلہ سے قبل غسل نہ کر لیتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی حکم دیتے۔

472- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا غُلَامُ الرُّغْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يَدْخُلُ مَنَكَةَ لَيْلًا وَهُوَ مُغْتَبِرٌ فَيَكُوفُ بِالنَّبْتِ وَالصُّفَا وَالْعُرُوزِ وَيُؤْتِرُ الْجِلَاقَ حَتَّى يُضَيِّحَ، وَلَكِنَّهُ لَا يَتَوَدَّى إِلَى النَّبْتِ فَيَكُوفُ بِهِ حَتَّى يَخْلُقَ، وَرَوَيْنَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَتَوَتْهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَتَرَبَّصَّ بِالنَّبْتِ.

472- حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت قاسم رات کے وقت مکہ کمرہ میں داخل ہوتے تھے جب آپ عمرہ کے ارادہ سے آتے تو آپ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور صفا و مرودہ کے درمیان سہی کرتے اور حق کر دینا شروع کر دیتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی آپ بیت اللہ شریف کا طواف دوبارہ نہ فرماتے یہاں تک کہ آپ حق کر دیتے اور بھی (رات کے آخری حصہ میں) مسجد میں داخل ہوتے تو اس میں در ادا کرتے پھر جب آپ قادر

ہوتے تو بیت اللہ کے نزدیک (طواف و احرام کی غرض سے) نہ جاتے۔

قال مُحَمَّدٌ: لَا يَأْتِيَنَّ بَأْسٌ بِأَنْ يَدْخُلَ مَحْفَةً إِنْ شَاءَ لَيْلًا وَإِنْ شَاءَ نَهَارًا، فَيَكُوفُ وَيَسْجُدُ، وَلَكِنَّهُ لَا يَفْجَأُنَا لَهُ أَنْ يَقْعُدَ إِلَى الطَّوَافِ حَتَّى يَخْلُقَ أَوْ يَقْصِرَ حُمْفًا لِقُلِّ الْقَابِضِ، فَلَمَّا الْفُتُلُ جَنَّ يَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَثَمَسَ بِوَاجِبٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں اگر چاہے کہ رات کو داخل ہو۔ پھر وہ طواف کرے اور سعی کرے۔ لیکن یہ ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل نہیں کہ وہ طعن یا قعر کے بغیر دوبارہ طواف کرے جیسا کہ حضرت قاسم نے کیا البتہ غسل بہتر ہے جب وہ مکہ میں داخل ہو لیکن یہ واجب نہیں۔

بَابُ: الْأَسْمَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

473۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَالَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَدَأَ بِالصَّفَا فَرَفَعِي حَتَّى يَتَلَوَّ لَهُ الْبَيْتُ، وَكَانَ يُكَبِّرُ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيَانُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَقُولُ ذَلِكَ سِتْرَ مَرَاتٍ فَلِلْبَيْتِ إِعْدَى وَعِشْرُونَ تَكْبِيرَةً وَسِتْرَ نَهْلَانَةٍ، وَيَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ يَقْبِضُ، فَيَسْجُدُ حَتَّى إِذَا جَاءَهُ بَعْدَ الْفَيْسَلِ سَجَدَ حَتَّى يَظْهَرَ بَيْتُهُ، ثُمَّ يَقْبِضُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَرْفَعِي فَيَضَعُ عَلَيْهَا يَدَهُ مَا ضَعَّ عَلَى الصَّفَا، يَضَعُ ذَلِكَ سِتْرَ مَرَاتٍ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْ سَجْدِهِ، وَسَجْدَتِهِ يَدْخُلُ عَلَى الصَّفَا: اَللَّهُمَّ إِنَّكَ لَأَذْغُونِي أَسْتَجِبَ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ حُمْفًا هَذِهِنَّ لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَفْرُقَهُ بَيْنِي حَتَّى تَوَفَّائِي وَأَنَا مُسْلِمٌ۔

473۔ حضرت تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے تو صفا کے اوپر اس قدر چڑھ کر آتا کرتے کہ آپ کو بیت اللہ شریف نظر آ جاتا آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر آپ پڑھتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الخزانہ یحیی ویمیت، ولہ الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیور۔ اس طرح آپ سات بار کرتے (سات پکروں میں مجموعی طور پر) اکیس بار بحیر اور سات بار جلیل ہو جاتی اور اس کے درمیان دعائیں فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے۔ پھر اترتے اور چٹان شروع کر دیتے حتیٰ کہ آپ وادی کے درمیان آ جاتے تو دوڑتے حتیٰ کہ آپ وادی سے نکل جاتے۔ پھر آرام سے چلتے یہاں تک کہ آپ مروہ پر آ جاتے اور پھر اگلی چوٹی پر چڑھ جاتے اس پر بھی آپ سنا جیسا عمل کرتے اس طرح آپ سات مرتبہ (سعی) کرتے۔ یہاں تک کہ سعی سے فارغ ہو جاتے جس نے آپ کو صفا پر یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللہم انک قلت فی لے اللہ تو نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور

میں تجھ سے طلب کر رہا ہوں کہ جیسے تو نے اسلام کی طرف
میری رہنمائی کی ہے۔ ایسے ہی یہ نعت چھین نہ لینا اور مجھے
جب موت آئے تو حاجۃ اسلام پر آئے۔

474۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
جِئْنَ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ قُلْعَاهُ
فِي بَطْنِ الْمَيْسَلِ سَعَى حَتَّى ظَهَرَ مِنْهُ، قَالَ: وَكَانَ
يُكَبِّرُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلَاثًا، وَيَهْلِلُ وَاحِدَةً،
يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

474۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ جب صفا سے اترتے تو آرام سے چلتے
اور جب آپ کے قدم مبارک وادی کے درمیان میں پہنچتے تو دوڑ
لگاتے یہاں تک کہ آپ اس سے نکل جاتے راوی نے بیان
کیا ہے کہ آپ صفا اور مروہ پر تین تین بار تکبیر (اللہ اکبر) اور
ایک ایک بار تہلیل (چوتھا کلمہ) ہر دفعہ کہتے تھے اور آپ اس
طرح تین بار کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ، إِذَا صَعِدَ الرَّجُلُ
الصَّفَا كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا، ثُمَّ هَبَطَ مَا شَاءَ حَتَّى يَتَلَعَّ
بَطْنِ الْوَادِي، فَيَسْعَى فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ، ثُمَّ
يَمْسِي مَشْيًا عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدُ
عَلَيْهَا، فَيَكَبِّرُ وَيَهْلِلُ وَيَدْعُو، يَصْنَعُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا
سَبْعًا، يَسْعَى فِي بَطْنِ الْوَادِي فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهُمَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان سب پر ہمارا
عمل ہے جب آدمی صفا پر چڑھے تو تکبیر کہے اور تہلیل کہے
اور دعا کرے پھر آہستہ چلتے ہوئے نیچے اترے یہاں تک کہ
بطن وادی میں پہنچ جائے اور اس میں دوڑ لگائے جب اس
سے نکلے اور سکون کے ساتھ چلے حتیٰ کہ مروہ پر آئے اور اس
کے اوپر چڑھ جائے۔ تکبیر کہے اور تہلیل کہے اور دعا کرے یہ
عمل ان دونوں میں سات مرتبہ کرے اور ہر دفعہ بطن وادی
میں سعی کرے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کا یہی
قول ہے۔

بَابُ: الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ رَاكِبًا أَوْ مَاشِيًا

475۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ نَوْفَلٍ بِالْأَسَدِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي
سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ:
إِشْتَكَيْتُ فَلَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
فَقَالَ: طَوِّفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ، قَالَتْ:
فَطَفَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ إِلَى حَبَابِ الْبَيْتِ،

475۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں بیمار ہو گئی تو میں نے اس کا
ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں
کے پیچھے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو آپ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں تو میں نے طواف کیا جبکہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف
کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ سورۃ طور کی

وَيَقْرَأُ بِالْعُزْرِ وَبِخَطَابٍ مُسْطَوٍ۔
 ۴۷۶۔ اٰخِرَتَنَا مَالِكُ، اٰخِرَتَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

فَالِ مُخَمَّلٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالْمَرْحَلِ وَذِي
 الْعِلَّةِ أَنْ يَخُوفَ بِالنَّبْتِ مَخْمُولًا وَلَا خُفَازَةً عَلَيْهِ،
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامِيَةِ مِنْ
 لَفْظِهَا تَبَا۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے
 ہیں کہ مریض اور ملت والے کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ
 سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں
 حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
 یہی قول ہے۔

۴۷۶۔ اٰخِرَتَنَا مَالِكُ، اٰخِرَتَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
 نَكِيٍّ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ عَلَى ابْنِ إِسْرَافِيلَ مَجْلُوعِيَةً تَخُوفُ
 بِالنَّبْتِ فَقَالَ: يَا أَمَّةَ اللَّهِ، أَلْقَيْتِ فِي بَيْتِكَ، وَلَا
 تُؤْذِي النَّاسَ، فَلَمَّا تَوَلَّى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَتْ،
 فَقِيلَ لَهَا، هَلْكَتِ الْبَيْتَ كَانَ بَنَاهَا عَنْ الْخُرُوجِ،
 فَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أَبْغِضُهُ خَيْرًا وَأَعْصِيهِ مَيْتًا۔
 ۴۷۶۔ حضرت ابن ابی ملکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر
 بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جہازم زدہ عورت کے پاس سے
 گزرے جب کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہی تھی آپ
 نے فرمایا اسے اللہ کی بندی اپنے گھر میں بیٹھو اور لوگوں کو
 تکلیف نہ دو جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہاں
 فرما گئے تو وہ کہیں آئی۔ اسے کہا گیا کہ جس نے تمہیں لٹکے
 سے متع کیا تھا وہ انتقال فرما گئے ہیں وہ کہنے لگی میں ایسی
 عورت نہیں کہ ان کی زندگی میں فرمایا ہوا داری کروں اور ان
 کے مرنے کے بعد فرمائی کروں۔

رکنِ بھائی کا اسلام

بَابُ: اِسْتِغْلَامِ الرُّخْمِيِّ

۴۷۷۔ اٰخِرَتَنَا مَالِكُ، خَلَقًا سَجِدًا مِنْ أَبِي سَجْدٍ
 وَالْمَقْبَرِيِّ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ لَقِيَ اللَّهُ
 فِي عَمْرٍ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّخْمَنِ، وَزَيْتُكَ تَصْنَعُ لَزْمًا
 مَا زَأَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ: لَمَّا
 هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: وَزَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنْ
 الْأَزْوَاجِ إِلَّا الْيَهُودِيَّةَ، وَزَيْتُكَ تَلْبَسُ الْبِصَالِ
 السَّبِيَّةَ، وَزَيْتُكَ تَصْنَعُ بِالْصُفْرِ، وَزَيْتُكَ إِذَا
 حُشَّتْ بِمِخْطَةِ أَفْرِ النَّاسِ إِذَا زَاوَاهُ الْهَلَالُ وَلَمْ تَهْلُلْ
 أَتَتْ حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ الْقُرْبَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمَّا
 الْأَزْوَاجُ قَبْلِي لَمْ أَوْ زَمَنُوا اللَّهُ صَلَّيْتُ بِسَلَامٍ إِلَّا
 ۴۷۷۔ حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اے ابو عبدالرحمن
 رضی اللہ عنہما میں نے آپ کو چار قسم کے عمل کرتے دیکھا ہے
 اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ اعمال
 کرتے ہوں آپ نے فرمایا اسے ابن جریج وہ کیا ہیں؟
 انہوں نے کہا کہ رکن میں نے آپ کو رکن بھائی اور قمر اسود
 کے ساتھ رکن کو چھوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو دیکھا
 ہے کہ آپ چلائے کا بغیر بالوں والا جوتا پہنتے ہیں ہر دو میں
 نے آپ کو دیکھا کہ زور و خفاہ کرتے ہیں برہم میں نے آپ
 کو دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں اور لوگ چاند

التَّيَّاسِينَ، وَأَمَّا الْبَعَالُ الْبَيْضَةُ فَلَيْسَ زَانِبٌ وَشَوَّلَ
 اللَّهُ ﷺ يَنْتَسِي الْبَعَالُ الْبَيْضَ لَمَسَ فِيهَا خَفَرٌ
 وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَلَيْسَ أَجِبٌ أَنْ يَكْتَسِبَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ
 فَلَيْسَ زَانِبٌ وَشَوَّلَ اللَّهُ ﷺ يَضَعُ بِهَا فَلَا أَجِبٌ أَنْ
 أُضْغِعَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَلَيْسَ لَمْ أَرِ وَشَوَّلَ اللَّهُ
 ﷺ يَهْلُ عَصِي تَتَبِعَتْ بِهِ رَاجِلَتُهُ.

دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں تو آپ احرام نہیں باندھتے
 یہاں تک کہ آغوش تاریخ ہو جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن
 عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جہاں تک ارکان کا سوال ہے میں
 نے نبی کریم ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کو
 احرام کرتے نہیں دیکھا۔ جہاں تک بغیر ہاؤں کے جوتا پہننے
 کا تعلق ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا جوتا پہنے ہوئے
 دیکھا جس میں بال نہیں ہوتے تھے آپ اسی میں ہی وضو
 فرماتے تھے پس میں بھی اسی قسم کا جوتا پہننا پسند کرتا ہوں
 جہاں تک زرد خضاب کا تعلق ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو
 یہ خضاب کرتے دیکھا پس میں بھی ایسا ہی خضاب کرتا پسند
 کرتا ہوں۔ وہ احرام باندھنے کا معاملہ تو میں نے نبی کریم
 ﷺ کو (احرام باندھ کر) تکبیر کہتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں
 تک کہ آپ اپنی سواری پر (آٹھ تاریخ کو مقام ذوالحلیہ
 سے) سوار ہو کر چلتے۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَهَذَا غُلَّةٌ حَسَنَةٌ، وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَقْبِلَ
 مِنَ الْأَرْكَانِ، إِلَّا الرُّكْنَ الْيَمَانِي وَالْخَجَرَةَ، وَخُفَا
 الْفُلْدَانِ إِسْتَلَمَهُمَا ابْنُ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ
 وَالْمُحْتَمِلُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ سب اچھا ہے
 رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کا احرام نہیں کرتا
 چاہے یہ عیادوں دو مقامات ہیں جن پر حضرت ابن عمر رضی
 اللہ عنہما نے احرام کیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
 اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

478۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ
 سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي
 نَجْرٍ الصَّبْيَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَمْ
 تَرَى أَنَّ لَوْحَكَ جِئْتَ بِتَوَاتُ الْكُفَّةِ بِفَضْرُو عَنْ
 قَوَاعِيدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ فَالْتِ: نَا
 وَشَوَّلَ اللَّهُ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِيدِ إِبْرَاهِيمَ؟

478۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
 فرمایا کیا تم نے دیکھا کہ یہودی قوم نے جب کعبہ شریف کو
 بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اٹھائی ہوئی بنیادوں میں
 کی کردی روای نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول
 اللہ ﷺ کیا آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اٹھائی ہوئی
 بنیادوں پر انکی تعمیر نہیں فرمائیں گے۔ آپ فرماتی ہیں کہ

شَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ زَيْدِيًّا وَرَسُولُ
اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَاتَتْ إِفْرَاقًا مِنْ خَنَفَمَ تَسْتَظِلُّنِي،
قَالَ: فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ. قَالَ:
وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ رِجْلَهُ الْفَضْلُ بِرِجْلِهِ
إِلَى الْيَقِي الْأَخَرِ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ لِي نَحْضَةً
اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْخَيْخِ أَفْرَاقًا مِنْ خَنَفَمَ خَيْرًا
لَا تَسْتَظِلُّ أَنْ يَكُونَ عَلَى الرِّجَالِ، فَأَخْبَحَ غَنَةً؟
قَالَ: نَعَمْ، وَذَلِكَ فِي خَيْخِ الزَّوْجِ.

کر سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

یہ واقعہ عید النوراع کے موقع پر پیش آیا تھا۔

481۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّوْبِ الشَّيْبَانِيُّ،
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ زَيْدًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيْنِ الْفِرَاقَةِ
خَيْرٌ لَّا تَسْتَظِلُّ أَنْ تَحْمِلَهَا عَلَى نَجْوَى، وَإِنْ
رَبَّنَا جَعَلْنَا أَنْ تَمُوتَ، فَأَخْبَحَ غَنَةً؟ قَالَ: نَعَمْ.
481۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی کہ میری والدہ محترمہ بڑی عمر کی عورت ہیں۔ وہ اونٹ پر سوار بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم ان کو (سواری پر) باعد میں تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ فوت ہی نہ ہو جائیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں (کرو)۔

482۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّوْبِ الشَّيْبَانِيُّ،
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ زَيْدًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَلَعَّ
أَعْدَ مِنْ وَلَدِهِ الْخَلْبِ فَتَحْلُبُ فَتَضْرِبُ وَتَسْتَحْبِي
إِلَّا خَيْخَ وَخَيْخَ بِهِ، قَالَ: فَتَلَعَّ زَيْدٌ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي
قَالَ، وَقَدْ خَبِرَ الشَّيْخَ، فَجَاءَهُ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ إِنَّ ابْنِي قَدْ خَبِرَ وَهُوَ لَا يَسْتَظِلُّ
الْخَيْخَ فَأَخْبَحَ غَنَةً؟ قَالَ: نَعَمْ.
482۔ حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی نے نذر مانی (کہ جس کی اولاد دودھ دھونے کے قابل بھی نہیں ہوتی تھی اور مر جاتی تھی) کہ اگر میرا کوئی بچہ دودھ دھونے کی عمر تک زندہ رہا اور اس نے خود دودھ دھو یا دیا تو وہ بھی حج کرے گا اور میں بھی اس کے ساتھ حج کروں گا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کے لڑکوں میں سے ایک اس عمر کو پہنچا جو اس نے بیان کیا تھا۔ راوی نے کہا ہے کہ وہ شخص بہت بڑھا ہوا تھا تو اس کا چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو بتایا

کہ میرے والد محترم پڑھے ہو گئے ہیں۔ اب وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیا میں اگلی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں (کروں)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی مرحوم یا ایسے مرد و زن کی طرف سے حج کیا جائے جو پڑھے ہو چکے ہیں اور وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میرے نزدیک کوئی آدمی دوسرے آدمی کی طرف سے حج نہیں کر سکتا۔

آٹھویں تاریخ کو کوفی میں نماز ادا کرنا

483۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عمر، عمر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز میں بیٹھتے تھے۔ پھر جب سورج طلوع ہو جاتا آپ عرفات کی طرف روانہ ہو جاتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سنت اسی طرح ہی ہے اگر اس میں قلیل یا تاخیر ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

مقام عرفات میں نویں تاریخ کو غسل کرنا

484۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نویں کے دن عرفات کے مقام پر غسل کرتے تھے۔ جب آپ (جبل رحمت کی طرف) روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حسن ہے واجب

فَلَنْ مُخَمَّدًا: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالْحَجِّ عَنْ التَّيَمُّنِ وَغَيْرِ الْمَرْفُوعِ وَالرَّجُلُ إِذَا تَلَقَّا مِنَ الْكَبِيرِ خَالًا يَسْتَجْلِبَانِ أَنْ يُخْبَرَا. وَغَوْ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَلَنَّا بِنَا وَجَنَّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى. وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا أَرَى أَنْ يُحْجَّ أَحَدٌ عَنْ أَخِيهِ.

بَابُ: الصَّلَاةِ بِمَعْنَى يَوْمِ الْقَرَوَةِ

483۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الطُّهْرَ وَالْفَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمَعْنَى، ثُمَّ يَنْقَلِبُونَ إِذَا طَلَبَ الشَّمْسُ إِلَى عَرَفَةَ.

فَلَنْ مُخَمَّدًا: هَكَذَا السُّنَّةُ لِأَنَّ عَجَلًا أَوْ تَأَخُّرًا فَلَا نَأْسُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَغَوْ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَنَّهُمُ اللَّهُ.

بَابُ: الْغُسْلِ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ

484۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ جَمْعًا يُرِيدُ أَنْ يُزَوَّجَ.

فَلَنْ مُخَمَّدًا: هَذَا حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

تھیں۔

مرقات سے وابستگی

485۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نبی کریم ﷺ کی روادگی کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔ جب آپ مرقات سے لوٹے تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے اونٹ کو کچھ تیز چلاتے اور جب وسیع میدان پانچنے تو اونٹ کو اور تیز کرتے۔ حضرت بشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نصیر دھار من رتار سے زیادہ تیز ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم تک یہ روایت سچائی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سکون سے چلو۔ اونٹوں اور گھوڑوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نکتہ نہیں۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

داوی محسر

486۔ حضرت تابعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محسر میں اپنی سواری کو پتھر پھینکنے کی مقدار تیز چلاتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان سب امور میں گنجائش و وسعت ہے اگر تم چاہو تو سواری کو تیز کرو اور چاہو آہستہ کرو۔ ہمیں یہ روایت سچائی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر لازم ہے کہ دونوں سطروں میں آرام سے چلو۔ جب مرقات اور حر و قلعہ سے نکلو۔

مز و قلعہ میں نماز ادا کرنا

487۔ حضرت تابعی سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما حر و قلعہ کے مقام پر مغرب اور عشاء کی نماز

باب: أَلْقَعُ مِنْ عَرْقَةٍ

485۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَةَ بْنَ زَيْدٍ يُخْبِثُ عَنْ سَبْرِ وَمَوْزِلِ اللَّهِ ﷺ جِئِنَ دَفَعَ مِنْ عَرْقَةٍ، فَقَالَ: كَانَ يَجِيرُ النَّصْرَ عَنِّي إِذَا وَجَدَ لُخْوَةً نَصْرًا، قَالَ هِشَامُ: وَالنَّصْرُ أَرْقَعُ مِنَ النَّصْرِ.

قَالَ مُعْمَدٌ: بَلَقْنَا أَنَّهُ قَالَ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالشَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبَرَّ لَيْسَ بِإِنْبِطَاحِ الْإِبِلِ وَإِنْبِطَاحِ الْغَنَلِ، وَبِهَذَا تَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ.

باب: يَنْطَلُ مَحْصَرٌ

486۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُخَوِّكُ رَاجِلَتَهُ فَيُيْنِ مَحْصَرٌ كَقَلْبٍ وَفَتِيَّةٍ بَخْصَرٍ.

قَالَ مُعْمَدٌ: هَذَا كَلْمَةٌ وَاسِعَةٌ إِنْ جِئْتَ خَوْفَكَ، وَإِنْ جِئْتَ بَرًّا عَلَى عَيْنَيْكَ بَلَقْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الشَّوْبَيْنِ جَمِيعًا: عَلَيْكُمْ بِالشَّكِينَةِ، جِئِنَ الْفَاضِ مِنْ عَرْقَةٍ، وَجِئِنَ الْفَاضِ مِنَ الْمُؤَدِّقَةِ.

باب: الصَّلَاةُ بِالْمُؤَدِّقَةِ

487۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُؤَدِّقَةِ جَمِيعًا

اکٹھی پڑھ لیتے تھے۔

488- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْبُشَاءَ بِالنَّزْدِيقَةِ جَمِيعًا.
پڑھی۔

489- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
عِدِيِّ بْنِ أَبِيهِ، أَنَّ النَّضَارِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمِيَّةٍ
الْأَنْصَارِيِّ الْخَطْبِيِّ، عَنْ أَبِي الْكَوْبِ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْبُشَاءَ
بِالنَّزْدِيقَةِ جَمِيعًا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ.

فَلَا مُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ
الْمَغْرِبَ حَتَّى يَأْتِيَ النَّزْدِيقَةَ، وَإِنْ قُبِضَ بَصَفِ
الْكَلْبِ، لِأَنَّهُ أَتَمُّ أَكْثَرُ وَأَقَامَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ
وَالْبُشَاءَ بِأَذَانٍ وَطَائِفَةٍ وَاجْتِدَاءٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے
ہیں کہ آدمی مغرب کی نماز حوالہ دینے تک اذان نہ کرے اگرچہ
صرف سات گزر جائے۔ جب وہاں پہنچ جائے تو اذان اور
اکامت کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور
ایک اقامت کے ساتھ ادا کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا يَخْرُومُ عَلَى الْحَاجِّ تَغْذِي رُمِي

جُمُرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

490- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَغُنْدَلَةُ بْنُ
وَيْثَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
عَطَبَ النَّاسَ بِغَزَلَةٍ فَغَزَلَتْهُمْ أَمْرُ الْحَجِّ، وَقَالَ لَهُمْ
فِيمَا قَالَ، ثُمَّ جِئْتُمْ بَنِي، فَمَنْ رَمَى الْجُمُرَةَ الَّتِي
عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ عَمِلَ لَهَا مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ إِلَّا الْبُشَاءَ
وَالْعَقَبَ، لَا يَمْسُ أَحَدٌ بِبُشَاءٍ وَلَا بِعَقَبَةٍ حَتَّى يَكُونُ
بِالْبَيْتِ.

وہ کام جو حاجی کیلئے حرمہ عقبت کی رمی کے
بعد حرام ہیں

490- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عقرات میں لوگوں کو
خطبہ دیا اور ان کو حج کے احکام سکھائے۔ آپ نے وہاں
خطبہ فرمایا کہ جب تم مٹی میں آؤ تو جو آدمی حرمہ عقبت پر
نگریں مارے تو اس کے لیے سوائے گورتوں اور خوشبو
لگانے کے سب منہور امور حلال ہو جاتے ہیں کوئی بھی
گورتوں سے محبت نہ کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے یہاں تک
کہ وہ بیت اللہ کا حوالہ کرے۔

491۔ اَمْتَرْنَا مَالِكَ، خَلَقًا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ،
 أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمَرَ يَقُولُ: قَالَ عَمَرُ بْنُ الْعَطَابِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: مَنْ رَضِيَ الْخَمْرَةَ ثُمَّ خَلَقَ أَوْ
 فَصَّرَ، وَتَعَزَّزَ بِهَا، إِنْ كَانَ مَعَهُ خَلٌّ لَهُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ
 فِي الْخَمْرِ إِلَّا الْبَسَاءَ وَالْيَبْتَاءَ حَتَّى يَكُونُوا بِالنَّيْتِ.
 491۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص (قربانی کے دن)
 جمرہ پر ٹھکریاں مارے پھر مقل کر دالے یا تعز کر دالے اور
 اپنے ہاتھ پدی کوڑنگ کر لے تو اس کے لیے حج میں حرام شدہ
 اسور طلال ہو جاتے ہیں۔ عوروں اور خوشبو کے سوا۔ (یہ
 دونوں طلال نہیں) حتیٰ کہ خانہ کعبہ کا طواف کر لے۔

قَالَ مُعْمَدٌ: هَذَا قَوْلُ عَمَرَ وَإِنَّ عَمَرَ، وَلَقَدْ رَوَتْ
 عَائِشَةُ بِحَدِيثِ ذَلِكَ قَالَ: عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ بَعَثَ مَعَهُ بَعْلًا خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرُورَ النَّيْتِ
 فَأَخْلَعَهَا بِقَوْلِهَا وَعَلَيْهِ أَمْرٌ خَيْفَةٌ وَالنَّيْتَةُ مِنْ
 لَفْظِهَا.
 492۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے اس کے برعکس روایت کی ہے۔ آپ رضی
 اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیت اللہ کے طواف زیارت سے قبل
 (قربانی کے دن) مقل کر دالے کے بعد میں نے نبی کریم
 ﷺ کو خود اپنے ان ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔ ہم نے آپ
 رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عمل کیا ہے حضرت امام ابو
 حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

492۔ اَمْتَرْنَا مَالِكَ، خَلَقًا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ
 أَعْلَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِأَعْرَابِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ،
 وَلِجَبِّهِ قَبْلَ أَنْ يَكُونُوا بِالنَّيْتِ.
 492۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ
 فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو احرام باندھنے سے
 قبل اور احرام کھولنے کے بعد طواف کعبہ سے قبل خوشبو لگائی۔

قَالَ مُعْمَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، فِي الْيَبْتِ قَبْلَ زِيَارَةِ
 النَّيْتِ وَتَدْعُ عَزَازِي عَمَرَ وَإِنَّ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَجَمَةُ اللَّهِ
 وَالْعَائِشَةُ مِنْ لَفْظِهَا.
 493۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم طواف
 زیارت سے قبل خوشبو لگانے کے بارے میں ایسی پم ل کرتے
 ہیں اور ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 جو مروی ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ
 اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مِنْ أَمْرِ مُوَاجِعِ يَوْمِي الْجَمَارِ

493۔ اَمْتَرْنَا مَالِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
 بْنَ الْقَاسِمِ مِنْ أَبِي عَمَانَ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْمَدٍ يَوْمَئِذٍ
 493۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے پوچھا کہ حضرت قاسم بن محمد

خُضْرَةُ الْعُقَيْدَةِ قَالَ: مِنْ خَيْثُ نَسَرُ.

کس جگہ سے جبرہ عقیہ پر نگریاں مارتے تھے آپ نے فرمایا
جہاں سے سہولت ہوتی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ افضل یہ ہے کہ وہ
بلین واوی سے نگریاں مارے اور جس جگہ سے بھی رمی جہاد
کے جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر
علماء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: تَأْخِيرُ رَمِي الْجَهَادَةِ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ
مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

اور اس کی کراہت

494۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ،
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَنَّ أَبَا الْبَلَّاحِ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عَبْدِ
أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ: أَنَّهُ رَخَّصَ لِرِعَاةِ الْإِبِلِ فِي الْهَيْئَةِ يَرْمُونَ
يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْمُونَ مِنَ الْعِدَةِ، أَوْ مِنْ بَعْدِ الْعِدَةِ
يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ.

فَلَنْ مَعْمَدٌ: مَنْ جَمَعَ رَمَى يَوْمَيْنِ فِي يَوْمٍ مِنْ عِلَّةٍ
أَوْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَلَا خُضْرَةَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَدْعَ
ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ خَشِيَ الْعِدَةَ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: إِذَا
تَمَكَّ ذَلِكَ خَشِيَ الْعِدَةَ لَفَعَلِهِ ذَمٌّ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس نے دو دن کی
اکٹھی رمی جہاد یا بغیر عذر کے ایک ہی دن کر لی تو اس پر کفارہ
نہیں مگر بغیر عذر کے دوسرے دن کیلئے چھوڑنا مکروہ ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے (بغیر عذر
کے) جب رمی دوسرے دن تک چھوڑ دے تو اس پر ذمہ ہے۔

سوار ہو کر رمی جہاد کرنا

بَاب: رَمَى الْجَهَادِ رَاكِبًا

495۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا إِذَا رَمَوْا
الْجَهَادَ مَشَوْا ذَاهِبِينَ وَرَاجِعِينَ وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ
مُطَاوِئَةً بَنِي أَبِي سَلَمَةَ.

فَلَنْ مَعْمَدٌ: أَلْفَسَى أَفْضَلُ وَنَزَلَ رَكِبَ فَلَا نَاسَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے (رمی کرتے وقت)

بِذَلِكَ.

بیہل چنانچہ اسل ہے اور جو سوار ہو کر دی کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

باب: مَا يَقُولُ عِنْدَ الْجِمَارِ وَالْوُقُوفِ
عِنْدَ الْجَمْرَيْنِ

رہی جمار کرتے وقت کیا کہے؟ آیا وہ دونوں جمروں کے پاس ٹھہرے؟

496۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عجیر کہتے تھے جب بھی آپ جمرہ پر نگرہی مارتے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

496۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا رَمَى الْجُمْرَةَ بِحَصَاةٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

497۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلے دو جمروں کے نزدیک کائی دیر ٹھہرتے تھے۔ عجیر (اللہ اکبر) کہتے اور تسبیح (سمان اللہ) پڑھتے اور اللہ پاک سے دعا کرتے اور آپ جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

497۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ الْجُمْرَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ يَقِفُ وَقُوْفًا طَوِيلًا، يُكَبِّرُ اللَّهُ وَيُسَبِّحُهُ وَيَدْعُو اللَّهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ الْعَقْبَةِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَقَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ.

باب: رَمَى الْجِمَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ أَوْ بَعْدَهُ

498۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طرہایا کرتے تھے کہ دی جمارت کی جائے حتیٰ کہ یوم النحر کے بعد تین دن سورج ڈھل جائے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

498۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَرْمِي الْجِمَارَ حَتَّى تَقُولَ الشَّمْسُ فِي الْأَيَّامِ الْثَلَاثَةِ الَّتِي تَعْدِي يَوْمَ النَّحْرِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

باب: الْجَمْرَةُ وَرَاءَ عَقْبَةِ بَنِي وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

499۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کچھ افراد کو مقرر کرتے تھے

بَاب: الْجَمْرَةُ وَرَاءَ عَقْبَةِ بَنِي وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ
499۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَنِي الْعُطَايِبِ كَانَ يَتَعَفَّ وَبَعَلًا يُدْجَلُونَ

النَّاسِ مِنْ وَرَاءِ النَّفْثَةِ إِلَى بَنِي قَالٍ نَالِغٌ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَبَّ اللَّهُ
تَعَالَى غَنَةً لَا يَبْتَغِي أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ لِنَائِي بَنِي وَرَاءِ
النَّفْثَةِ.

کہ وہ متبر کے پیچھے سے لوگوں کو مٹنی میں داخل کر دیں۔
حضرت نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فر
مایا کہ حاجیوں میں سے کوئی بھی مٹنی کی راتوں میں متبر کے
پیچھے نہ ہے۔

قَالَ مُخَمَّمٌ: وَهَذَا نَالِغٌ لَا يَنْتَهِي لِأَعْيَادٍ مِنَ
الْحَاجِّ أَنْ يَبْتَغِيَ إِلَّا بِبَنِي لِنَائِي الْخَبِغِ فَإِنْ لَعَلَّ لَهُوَ
مَكْرُوءٌ وَلَا خَبْرًا عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِغَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظَاتِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ کسی حاجی کو مٹنی کے علاوہ رات نہیں گزاری
چاہیے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو یہ کر وہ ہے اور اس پر کوئی کفارہ
نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ قَدَّمَ نُسْكَاً قَبْلَ نُسْكِ

500- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَبَابٍ، عَنْ
عِيْسَى بْنِ عُلْفَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ أُخَيْرَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَبَّ اللَّهُ تَعَالَى
غَنَةً: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّاسِ غَنَةً خَبِغَةُ
الْإِخْلَاعِ يَسْأَلُونَكَ لِمَ أَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَمْ أَضْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَزِيْمَ، قَالَ: إِزِمْ وَلَا
خَرْجَ، وَقَالَ آخَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ أَضْعُرْ فَحَلَلْتُ
قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ يَذْبَحُ وَلَا خَرْجَ، فَمَا شَيْئٌ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذَا يَوْمَئِذٍ لَيْلِمَ وَلَا أُخَيْرَ إِلَّا
قَالَ: يَلْعَلُ وَلَا خَرْجَ.

500- حضرت عبداللہ بن عمر بن محرز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے سال لوگوں کے لیے (ایمی
سواری پر حجرہ متبر کے نزدیک) منبر سے وہ لوگ آپ سے
مسائل پر چہرے تھے ایک آدمی آیا اس نے عرض کی پارسل
اللہ ﷺ مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں نے رسی سے گل قربانی
کر لی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اب رہی کرو کوئی حرج نہیں
ایک دوسرے آدمی نے عرض کی پارسل اللہ ﷺ مجھے
معلوم نہیں تھا میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کر دیا ہے۔
آپ نے فرمایا کہ اب ذبح کرلو۔ کوئی حرج نہیں۔ نبی کریم
ﷺ سے اس واقعہ جس شے کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں
پوچھا گیا آپ نے فرمایا اب کرو کوئی حرج نہیں۔

501- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ الشَّيْبَانِيُّ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَمَّازَ يَقُولُ:
مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا أَوْ قَرَّبَ فَلْيَهْرُقْ دَمًا،
قَالَ أَبُو ثَابِتٍ: لَا أَفْعُرِي الْقَالَ تَرَكَ أَمْ نَسِيَ؟

501- حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص متبرک حج میں سے
کچھ بھول جائے یا کچھ چھوڑ دے تو وہ ایک دم کی قربانی
دے۔ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ انصاری رضی اللہ عنہ (راوی) نے فر

مایا ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ حضرت سعید بن جبہ نے خاک
(چھوڑ دے) کہا ہے یا نہیں (بھول جائے) کہا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ
سے جو حدیث روایت کی گئی ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں جس
میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان امور میں کوئی حرج نہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان سب
امور میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک کسی بات میں بھی
کفارہ نہیں سوائے ایک امر کے کج تصحیح اور قرآن کرنے والا
قربانی سے قتل ملحق کروائے تو اس پر دم واجب ہے لیکن
اس سے نزدیک اس پر کوئی شے لازم نہیں۔

فکار کی جزاء

502۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گوہ کے مارنے پر
سینڈھا، ہرن کے مارنے پر بکری، خرگوش کے مارنے پر بکری
کا ایک سالہ بچہ اور جنگلی چوہا مارنے پر بکری کا چار ماہ کا بچہ
دینے کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں۔ یہ حالو ایک دوسرے کی شمشیں ہیں۔

بیماری کی وجہ سے قتل کروانے کا کفارہ

503۔ حضرت کعب بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاجت احرام میں تھے ان کے سر
میں جو کچھ چنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہوئی۔ نبی کریم
ﷺ نے انہیں قتل کروانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ (کفارہ
کے طور پر) تین روزے رکھو۔ یا چھ مسکینوں کو کھانا اضعاف
صاع فی کس کے حساب سے کھلا دو یا ایک بکری ذبح کرو۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِالْحَبِيبِ الْبَيْتِ زَوْجِي عَنْ النَّبِيِّ
ﷺ نَأْخُذُ اللَّهُ قَالَ: لَا خَرَجَ لِي خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا خَرَجَ لِي خَيْرٌ مِنْ
ذَلِكَ وَلَمْ يَرَى خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ كَفَّارَةً إِلَّا لِي
خَصْلَةً وَاحِدَةً، أَلْتَمَتُّعَ وَالْقَارُونَ إِذَا خَلَقَ قَبْلَ أَنْ
يَلْتَمِعَ قَالَ: عَلَيْهِ دَمٌ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرَى عَلَيْهِ حَتْمًا.

بَابُ: جَزَاءُ الصَّيْدِ

502۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ لَقِيَ فِي الطَّيْرِ بَكْرِيًّا وَفِي الْغَزَالِ بَقْرًا، وَفِي
الْأَرْزَابِ بَضَائِيٍّ وَفِي الزَّبَرَجَدِ بَهْرَةً.

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِهَذَا كَلِمَةً نَأْخُذُ، لِأَنَّ هَذَا أَفْضَلُ مِنَ
النَّهْمِ.

بَابُ: كَفَّارَةُ الْأَذَى

503۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ: خَلَقْنَا عَبْدَ الْكَرِيمِ الْهَزْرِيُّ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ
خُصْبِ بْنِ عُبَيْدَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ، قَالَ: قَاتَلْتُ الْفُلَّ فِي رَأْسِهِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنْ يَخْلُقَ رَأْسَهُ وَقَالَ: مِمَّنْ ثَلَاثَةُ أَهَامٍ، أَوْ أَطْعَمَ
سِتَّةً مَسْكِينِينَ ثَلَاثِينَ مِثْقَلًا أَوْ تَشَكَّفَ خَشَاءً أَوْ

ذَلِكَ فَلَمَّتْ أُخْرًا عَنْكَ.

فَالَمْ تُحْمَلْ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَجَنَّةُ اللَّهِ وَالْعَامَّةِ.
ان کا سوں میں سے جو بھی کروہ کا بی ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور اکثر علماء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: مَنْ قَدَّمَ الضَّعْفَةَ مِنَ الْمَرْذَلَةِ

504- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ مَالِكٍ وَغَيْبِهِ
اللَّهُ إِلَهُنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يُقَلِّمُ صَبِيَّاتَهُ مِنَ الْمَرْذَلَةِ إِلَى مِثْقَى حَتَّى
يُضَلُّوا الصُّبْحَ بِمِثْقَى.
حزوقہ سے کمزور لوگوں کا پہلے ہی کوچ کرنا
504- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں
ساجزادوں حضرت سالم اور حضرت عبداللہ نے روایت کی
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بچوں کو مردانہ
سے مٹی کی طرف پہلے ہی روانہ کر دیتے تھے حتیٰ کہ وہ صبح کی نماز
مقام مٹی میں پڑھتے تھے۔

فَالَمْ تُحْمَلْ: لَا يَأْسُ بِأَنَّ قَدَّمَ الضَّعْفَةَ وَتَوَخَّرَ إِلَيْهِمْ
أَنْ لَا يَزْمُوا الْخَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لُقَّهَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کمزوروں کو مٹی کی
طرف پہلے روانہ کر دینے میں کوئی حرج نہیں اور انہیں تاکید کر
دی جائے کہ وہ جمرہ پر نکلے یاں نہ ماریں حتیٰ کہ سورج طلوع
ہو جائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اہل ہمارے اکثر
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: جَلَالُ الْبَدَنِ

قربانی والے جانور کو جھول پہناتا

505- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ لَا يُشَقُّ جَلَالُ بَدَنِهِ، وَكَانَ لَا يُجَلِّلُهَا حَتَّى
يَقْلُوبَهَا مِنْ مِثْقَى إِلَى عِرْقَةٍ وَكَانَ يُجَلِّلُهَا بِالْخَلَالِ
وَالْقَبَاطِي وَالْأَنْصَابِ، ثُمَّ يَتَّقُ بِجَلَالِهَا، فَيَكْسُوها
الْكُفَّةَ، قَالَ: فَلَمَّا كُتِبَتْ الْكُفَّةُ عَلَيْهِ الْبِكْشُورَةُ
الْقَصْرُ مِنَ الْجَلَالِ.
505- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
اللہ عنہما اپنی قربانی کے جانور کی جھول نہیں کاٹتے تھے اور نہ ہی
اس کو پہناتے تھے یہاں تک کہ مٹی سے عرقات میں مچ کے
وقت پہنچ جاتے۔ اس جگہ یمن کے دو کپڑوں پر مشتمل طے
باریک صمری کپڑے اور اون کے کپڑے پہناتے تھے۔ پھر
یہ جھول (خدا م کعبہ کی طرف) بھیج دیتے اور وہ یہ کپڑے کعبہ
پر بطور غلاف چڑھا دیتے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
کعبہ شریف پر موجود غلاف پہنا دیا گیا تو یہ جھول چڑھانا
ترک کر دیا گیا۔

506۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ: مَا كَانَ إِذَا عَمَرَ يَصْنَعُ بِجَلَالٍ بَلَدِهِ؟ حَتَّى أَقْضَرَ عَنْ بِلَافِكَ الْكِسْوَةِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَنْصَلِقُ بِهَا.

506۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بدن کی جمول کا کیا کرتے تھے؟ جب کعبہ شریف کا حلقاف بن گیا۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو (خزراہ پر) صدقہ کر دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُعْمَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْبَغِي أَنْ يَنْصَلِقَ بِجَلَالٍ الْبَلَدِ وَيَخْطُبَهَا وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْخَزَائِرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَا مِنْ لَحْوِيهَا، بَلَقْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَهْدِي فَلَمَرَّ أَنْ يَنْصَلِقَ بِجَلَالِهِ وَيَخْطُبَهُ وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْخَزَائِرَ مِنْ خَطْبِهِ وَجَلَالِهِ شَيْئًا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم عمل کرتے ہیں۔ بدن کی جمول اور اس کی تکمیل صدقہ کر دینی چاہیے۔ قصاب کو یہ چیزیں بھی نہ دی جائیں اور نہ ہی بطور اجرت گشت میں سے دیا جائے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہدی کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور اس کو حکم دیا کہ اس کی جمول اور تکمیل صدقہ کر دینا۔ اس کی تکمیل اور جمول قصاب کو نہ دینا۔

بَابُ: الْمَخْضَرِ

507۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا ابْنُ خَهَّابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَخْضَرَ فَوْزَ الثَّيِّبِ بِمَرْحٍ فَإِنَّهُ لَا يَجْعَلُ حَتَّى يَكُونُ بِالثَّيِّبِ لَهُوَ يَنْدَاوِي بِمَا اضْطَرَّ إِلَيْهِ وَيَقْدَبِي.

507۔ حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے بیت اللہ شریف تک نہ پہنچ سکے وہ طواف بیت اللہ سے پہلے احرام نہ کھولے جس بیماری میں مبتلا ہو اس کا علاج کرے اور تدبیر دے۔

قَالَ مُعْمَدٌ: بَلَقْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ الْمَخْضَرُ بِالْوَجْعِ كَالْمَخْضَرِ بِالْعَلْوِ، فُسَيْلٌ عَنْ رَجُلٍ إِفْتَمَرَ قَهْقَهَةً حَتَّى فَلَمْ يَسْتَطِعِ الْمَضِي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كَيْتَتْ بَهْدِي وَيُؤَادِلُ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أَمَارٍ، فَإِذَا نُجِرَ عَنْهُ الْهَدْيُ خَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمَرَةُ مَكَانَ عُمَرَةَ وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامِيَّةُ مِنْ فَهْمِهَا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی ہے آپ نے بیماری کی وجہ سے رک جانے والے کو خوشن سے روکے جانے کی طرح ہی قرار دیا ہے آپ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا پھر اس کو ساپ نے ڈس لیا اور اس میں جانے کی استطاعت نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ ہدی رواندہ کر دے اور اپنے

ساتھوں سے وقت مقرر کر لے۔ جب اس کی طرف سے وہ قربانی کر لیں تو وہ احرام کھول دے اور اس پر اس عمرو کے بدلے ایک اور عمرو کرنا لازم ہے۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

محرم کی تحفین

بَابُ تَحْفِيفِ الْمُحْرَمِ

508۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَحَفَّنَ إِلَيْهِ وَالِدَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ لَدَتْ مَاتَ مُحْرَمًا بِالْحَضَفَةِ وَجُمُرَ زَائِدًا۔
508۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحبزادے حضرت والد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو کھن پھنایا جو مقام محفہ میں حلیہ احرام میں وصال فرما گئے تھے اور ان کے سر کو زائید حانپ دیا۔

فَالَمْ يُحَمَّدْ: وَبِهَذَا تَأَخَّلَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ: إِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ الْإِحْرَامُ عَنْكَ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جب محرم فوت ہو جاتا ہے تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔

مزدلفہ کی رات عرفات میں ٹھہرنا

بَابُ مَنْ أَذْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

509۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ وَلَفَ بِعَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ يُطْلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ۔
509۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفہ میں ٹھہر اس نے حج کو چھوڑ دیا۔

فَالَمْ يُحَمَّدْ: وَبِهَذَا تَأَخَّلَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةِ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

پہلی روناگی میں سورج غروب ہو جائے

بَابُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ

اور وہ منیٰ میں ہی ہو

فِي الشَّعْرِ الْأَوَّلِ وَهُوَ بِمَنَى

510۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ أَوْسَطِ أَيَّامِ الشَّهْرِ بَيْنَ تَمِيزِ الْبُحَيْرَةِ حَتَّى تَرْمِي (ہارویں ڈالاجہ) میں سورج غروب ہو جائے اور وہ منیٰ میں

الْجَمَازِ بْنِ الْغُبَيْ.

ہی ہو تو وہ ہرگز کوچ نہ کرے یہاں تک کہ وہ اگلے دن رمی
بھار کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل
کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالضَّائِدِ.

آدمی روانہ ہو لیکن حلق نہ کروائے

بَابُ: مَنْ نَفَرَ وَلَمْ يَحْلُقْ

511۔ حضرت تابعی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کو اپنے رشتہ داروں میں سے ایک صاحب نے
جن کو بجزر کہا جاتا ہے بے خبری میں انہوں نے طوافِ افاضہ
کیا اور حلق نہیں کروایا اور نہ ہی بال چھوئے کروائے حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ واپس جائیں اور سر
کا حلق کرائیں یا بال چھوئے کروائیں پھر بیت اللہ کی طرف
واپس آئیں اور طوافِ افاضہ کریں۔

511۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ الْمُخَبَّرُ وَقَدْ أَفَاضَ
وَلَمْ يَحْلُقْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَغْتَصِرْ، فَجَبَلَ ذَلِكَ، فَأَمَرَهُ
عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَرْجِعَ لِيَحْلُقَ رَأْسَهُ أَوْ يَغْتَصِرَ ثُمَّ يَرْجِعَ
إِلَى التَّيْبِ، فَيُغْتَسِلَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی کے مطابق
عمل کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

طوافِ افاضہ سے قبل عرفہ میں اپنی بیوی

بَابُ: أَلْزَجُلُ يُجَامِعُ قَبْلَ

سے جماع کرنا

أَنْ يُغْتَصِرَ

512۔ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے آدمی
کے حلق و ریافت کیا گیا جس نے طوافِ افاضہ کرنے سے
پہلے اپنی بیوی سے جماع کر لیا آپ نے اس کو ایک ہندؤ رخ
کرنے کا حکم دیا۔

512۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَدَنِيُّ،
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَبَّلَ
عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُغْتَصِرَ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَنْحَرَ بَنَدَنَةً.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے وقوف
ملاقات کیا اس نے حج کو پایا اور جس نے وقوفِ ملاقات کے

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَدْ أَكْرَمَكَ خَلْقُهُ لَمْ يَنْحَرْ جَانِعٌ
بَعْدَ مَا يَفُتُّ بِعَرَفَةَ لَمْ يَنْحَرْ خَلْعُهُ، وَلَكِنْ عَلَيْهِ بَنَدَنَةٌ

بِحِمَامِهِ، وَحُجَّتِهِ نَامٌ، وَإِذَا جَمَعَ قَلَّ أَنْ يَنْكَوَتْ
عَوَافِ الزَّيْتَانَةِ لَا يَنْقُصُ حُجَّتُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ
وَالْعَامِدِي مِنْ فَهْمِهِ جَاءَ.
بعد جماع کر لیا اس کا حج قاسد نہیں ہوا لیکن اس کے ذمہ جماع
کی وجہ سے ایک اونٹ ہے اس کا حج مکمل ہے اور اگر اس نے
طواف زیارت کرنے سے پہلے جماع کر لیا تو بھی اس کا حج
قاسد نہیں ہوا حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ: تَعَجُّلِ الْإِهْلَالِ اِحرام باندھنے میں جلدی کرنا

513- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا أَفْلَحَ
مَنْكُ، مَا شَأْنُ النَّاسِ يَتَوَلَّوْنَ شُغْلًا، وَيَنْتَقِمُ مُتَجَبِّحُونَ،
أَجَلُوا إِذَا رَأَوْهُمْ الْهَلَالَ.
513- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے
روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا
اے افلح! کیا یہ کیا ماجرا ہے کہ لوگ پرانہ ہال آتے ہیں اور
تم لوگ تیل لگاتے ہو جب تم چاند دیکھ لو تو احرام کو باندھ لیا
کرو۔

لَنْ مُخَمَّدٌ: تَعَجُّلُ الْإِهْلَالِ الْفَضْلُ مِنْ تَأْيِئِهِ إِذَا
مَلَكَتْ نَفْسُكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ وَالْعَامِدِي مِنْ
فَهْمِهِ جَاءَ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ احرام میں جلدی
کرنا اس کی تاخیر سے افضل ہے بشرطیکہ جب تم اپنے نفس پر
قدرت رکھتے ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْقُقُولُ مِنَ الْخَبَجِ أَوْ الْعَصْرِ حَج اور عمرہ سے واپس آنا

514- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَلَّ مِنْ خَبَجٍ أَوْ عَصْرَةٍ
أَوْ غُرُوفَةٍ يَجْتَرُّ عَلَى كُلِّ خَرْبٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ
تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَلَعٌ لَا
خَرْبَكَ لَهُ، لَمْ يَلِكْ وَلَمْ يَلِكْ خَبَجٌ وَخَبَجٌ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ، أَيْزُونَ تَابِئُونَ غَابِلُونَ
سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا غَابِلُونَ، ضَلَقَ اللَّهُ وَخَلَعٌ وَنَضَرَ
غَبْنَةً وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ وَخَلَعٌ.
514- حضرت جعفر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حج یا
عمرہ یا فردوسے واپس تشریف لاتے تو زمین کی ہر اونچی جگہ
پر تین بار تکبیر کہتے پھر آپ فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ فی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ
لا شریک ہے اسی کیلئے بادشاہت ہے سب تعزین اسی کی ہیں
وہ ہمیشہ رہے گا وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور ہر چیز پر قادر
ہے ہم عاجزی کرنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت
کرنے والے و مجدد کرنے والے ہیں اور ہم اپنے رب کی حمد
بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا فرمایا

اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمہاں حساب (دُشمنوں کے) گروہوں کو شکست دی۔

صدر (رجوع کرنا)

بَابُ: الصَّلَاةُ

515۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ بَنِي عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّاهُ مِنَ الْحَاجَةِ أَوْ الْعُسْرَةِ أَتَاخَ بِالْخَطْبَاءِ الَّتِي يَلِيهِ الْخُلُفَاءُ فَيَضِلُّ بِهَا وَيَهْلِكُ قَالَ: لَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

515۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو آپ اپنے اونٹ کو مقام بلحاء میں بٹھاتے جو زواہلہ میں واقع ہے وہاں آپ نماز ادا فرماتے اور جلیل پڑھتے راوی (حضرت نافع) نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طریقہ ہی کرتے۔

516۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَصَلُّونَ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَخْلُوفَ بِالنَّيْتِ لِإِنْ أُجِزَ الشُّكْبُ الْخَوَافَ بِالنَّيْتِ.

516۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حاجیوں میں سے کوئی بھی واپس نہ جائے یہاں تک کہ وہ خاند کعب کا طواف کر لے۔ کیونکہ اس کا آخری رکن طواف بیت اللہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: رُبَّمَا تَأْخُذُ، خَوَافُ الصَّلَاةِ وَاجِبٌ عَلَى الْحَاجِّ وَمَنْ تَرَكَهُ فَعَلَيْهِ دَمٌ إِلَّا الْحَاجُّنَ وَالنَّسَاءَ لِأَنَّهُمَا تَغَيَّرَ وَلَا تَخْلُوفُ بِنِ شَاءِ ث، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَائِدَةُ مِنْ لَفْظِهَا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں کہ طواف صدرا حاتی پر واجب ہے جس نے اس کو ترک کر دیا اس پر دم واجب ہے حیض اور نفاس والی عورت کے سوا (کس سے رخصت ہے) وہ اگر چاہے تو پہلی جائے اور طواف نہ کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور فقارے ائمہ فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

عورت کا احرام کھولنے کے بعد قصر کرنے سے قبل کھینچی کرنا

بَابُ: الْحَرَامَةُ بِمَكْرَةٍ لَهَا إِذَا خَلَّتْ مِنْ

إِخْرَاجِهَا أَنْ تَمْتَشِطَ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا

517۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے مرد عورت جب احرام کھول دے تو بالوں میں کھینچی نہ کرے حتیٰ کہ وہ اپنے سر کے کچھ بال کاٹ لے اگر اس کے پاس ہڈی ہے تو قربانی کرنے تک

517۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْحَرَامَةُ الْمُحَرَّمَةُ إِذَا خَلَّتْ لَا تَمْتَشِطُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا، شَعْرَ رَأْسِهَا، وَإِنْ كَانَ لَهَا هَذِي لَمْ تَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتَّى

تَنْحَرُ.

اپنے ہال نہ تراشے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَاشَةِ مِنْ فَهْمِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

حصب میں اترنا

بَابُ: التَّزَوُّلِ بِالْمَحْضَبِ

518- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الطُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمَحْضَبِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُطَوِّفُ بِالنِّبْتِ.

518- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تہم عصر، مغرب اور عشاء حصب (کد کمرہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) میں (مٹی سے دایہ کی پر) پڑھتے تھے پھر رات کے وقت کد کمرہ میں داخل ہوتے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا حَسَنٌ، وَمَنْ تَوَكَّعَ التَّزَوُّلَ بِالْمَحْضَبِ فَلَا شَرَّ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ اچھا ہے لیکن جو حصب میں پڑاؤ کرنا ترک کر دے تو اس پر کوئی کفارہ وغیرہ نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

طواف بیت اللہ کے لیے مکہ سے

بَابُ: الرَّجُلِ يُحْرِمُ مِنْ مَكَّةَ

احرام باندھنا

هَلْ يَطُوفُ بِالنِّبْتِ

519- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالنِّبْتِ وَلَا تَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ بَنِي وَدَّ لَا يَسْنَى إِلَّا إِذَا طَافَ حَوْلَ النَّبْتِ.

519- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کہ مکہ سے احرام باندھتے تو خانہ کعبہ کا طواف نہ کرتے اور نہ ہی آپ صفا و مروہ کے درمیان سنی کرتے حتیٰ کہ آپ مٹی سے دایہ آتے اور آپ سنی نہ کرتے مگر جب تک بیت اللہ کا طواف نہ کر لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنْ فَعَلَ هَذَا أَجْزَأُ وَإِنْ طَافَ وَوَضَعَ وَضَعَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ أَجْزَأُ ذَلِكَ، كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّا نُحِبُّ لَهُ أَنْ لَا يَتَوَكَّعَ الرَّجُلُ بِالنِّبْتِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُولَى إِنْ عَجَلَ أَوْ آخَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اس طرح کرے تو جائز ہے اور اگر اس نے مٹی جانی سے قبل طواف کیا، نزل کیا اور سنی کی تو یہ بھی جائز ہے۔ یہ سب بہتر ہے مگر ہم پسند کرتے ہیں کہ طواف کعبہ کے پہلے تین چکروں میں دل کرنا نہ چھوڑے خواہ طواف (خروج سے) پہلے کرے یا

(رجوع کے) بعد اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی
یہی قول ہے۔

حرم کا بچنے لگوانا

520۔ حضرت سلمان بن یار سے روایت ہے کہ نبی کریم
ﷺ نے اپنے سر پر بچے لگوائے جبکہ آپ اس روز ایک
جگہ مکہ کے راستہ میں حرم تھے اس جگہ کوئی نخل کہتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ حرم آدمی بچے
لگوائے۔ خواہ اسے کوئی مجبوری ہو یا نہ ہو۔ مگر اپنے ہال نہ
مڑوائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

521۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ حرم بھیر مجبوری کے بچے نہ لگوائے۔

تھپارے کر کہہ میں داخل ہوتا

522۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ حج کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے کمرہ میں داخل
ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے
اسے اتارا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا میں
نخل کعبہ کے کلاف کے ساتھ چلا ہوا ہے آپ نے فرمایا
اس کو کل کرو۔ (ابن نخل مرتد تھا نبی کریم ﷺ کی شان
میں گستاخی کرتا تھا)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ
کے کمرہ میں حج کے موقع پر بغیر احرام کے داخل ہوئے
تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ داخل ہوئے اور آپ کے سر
مبارک پر خود تھا۔ یہی یہ روایت بھی ہے کہ جب آپ نے

بَاب: الْمُحْرِمُ يَخْتَجِمُ

520۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْفًا بِحُضْرِي بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ
سَلَمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِخْتَجِمَ
فَوْقَ رَأْسِهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِمَكَّانٍ بَيْنَ طَرَفَيْ مَكَّةَ
يُقَالُ لَهُ: لَحْمَى جَنْبَلٍ.

فَإِنْ مُحْتَجِمٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِأَنْ يَخْتَجِمَ
الرَّجُلُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، أَوْ يَخْطُرَ إِلَيْهِ أَوْ لَمْ يَخْطُرْ إِلَّا أَنَّهُ
لَا يَخْلُقُ شَرًّا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَيْثَمَةَ.

521۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ: لَا يَخْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يَخْطُرَ إِلَيْهِ.

بَاب: دُخُولُ مَكَّةَ بِسَلَاخٍ

522۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُثَيْبٍ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ
عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ
رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: ابْنُ عَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ،
قَالَ: أَتَقْلَبُوهُ.

فَإِنْ مُحْتَجِمٌ: إِنْ الشَّيْءُ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ جِئْنَا فَتَحَهَا
غَيْرَ مُحْرِمٍ وَلِلذَلِكَ دَخَلَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ،
وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّهُ جِئْنَا مُحْرِمٌ بَيْنَ حَتَبَيْنِ قَالَ: هَلْبَةُ الْغَمْرَةِ
لِدُخُولِهَا مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ يَحْضِي يَوْمَ الْفَتْحِ،

فَكَذَلِكَ الْأَمْرُ جَنْدًا: مَنْ دَخَلَ مَنَظَرَهُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ فَلَا يَنْتَلِهُ مِنْ أَنْ يُخْرَجَ قَهْلًا بِغَيْرِهِ أَوْ بِحُجَّتِهِ لِدُخُولِهِ مَنَظَرَهُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَلَمِيُّ مِنْ لَفْظِهَا إِنَّا.

مقام احرام سے احرام باندھا تو فرمایا یہ بغیر احرام کے کہش داخل ہونے کا مکرہ ہے یعنی حج کے کہہ دن (آپ بغیر احرام کے داخل ہوئے تھے) ہمارے نزدیک ہم اسی طرح ہے کہ جو بغیر احرام کے کہش داخل ہوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ نکلے اور مکرہ یا حج کا احرام کہش بغیر احرام کے داخل ہونے کی وجہ سے ہائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

کتاب النکاح

متعدد بیویوں میں ایام کی تقسیم

کتاب النکاح

بَاب: أَلَرُّجُلُ تَكُونُ جَنْدَهُ بِسُوءٍ كَيْفَ يَقْسِمُ بَيْنَهُنَّ

523- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الشَّيْخَ سَمِعَهُ جِئَ بَنِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنْ لَهَا جِئَ أَصْنَعَتْ جَنْدَهُ: لَيْسَ بِكَ عَلَى أَفْئِئِكَ هُوَ أَنْ، إِنْ جِئَتْ سَمِعَتْ جَنْدَكَ وَسَمِعَتْ جَنْدَهُ، وَإِنْ جِئَتْ لَكَ جَنْدَكَ وَفَزَتْ، فَالَتْ: قَلَتْ.

523- حضرت عبدالملک بن ابی بکر بن عمر بن حارث بن ہشام نے اپنے والد محترم سے روایت کر کے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت اسلم رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا تو صبح کے وقت ان سے فرمایا کہ میں تیرے ساتھ آیا سناٹا نہیں کروں گا جس کی وجہ سے تو اپنے قرابت داروں میں دلیل ہو جائے۔ اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے پاس رہوں اور سات دن (دیکھا ازواج) کے پاس رہوں۔ اگر تم چاہو تو میں دن تمہارے پاس رہوں اور ایک ایک دن باقی عورتوں کے پاس رہوں آپ نے عرض کی کہ تمیں دن۔

فَالْأَمْرُ جَنْدًا: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْتَلِهُ إِنْ سَمِعَ جَنْدَهُ أَنْ يُسَمِعَ جَنْدَهُ لَا يَزِيدُ لَهَا عَلَيْهِنَ حَتَّى وَإِنْ لَكَ جَنْدَهُ أَنْ يَنْتَلِ جَنْدَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَلَمِيِّ مِنْ لَفْظِهَا إِنَّا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اگر نبی صورت کے پاس سات دن رہے تو اسے پہلی ازواج کے پاس بھی سات دن عی رہتا چاہئے اس کیلئے کوئی اضافہ نہ کرے اگر اس کے پاس تین دن رہے تو باقی ازواج کیلئے بھی تین دن مقرر کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

مہر کی کم از کم مقدار

524۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر زور رکھ کا نشان تھا۔ انہوں نے آپ کو بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو کتنا مہر دیا ہے انہوں نے عرض کی ایک گھٹلی کے برابر سونا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھ کر خدا ایک بکری ہی ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یہ اتنی مقدار ہے جس پر چور کا اچھا کام جاتا ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

نکاح میں عورت اور اس کی پھوپھی کو اکٹھا کرنے کی ممانعت

525۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی اپنی عورت اور اس کی پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرے اور نہ ہی اپنی بیوی اور اس کی خالہ کو جمع کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

526۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو سنا کہ آپ یہی کہی سو جو کہی میں اس کی خالہ اور اس کی پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے اور اپنی لوطی کے ساتھ دلی کرنے سے منع فرما رہے تھے جبکہ اس

بَاب: اَذْنَى مَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ الْمَرْأَةُ

524۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا حَمْدًا وَالطَّوْثِلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ أَقْرَصُ عَصْفَرَةٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: عَمَّ مَثَلُهَا؟ قَالَ: وَزَنَ تَوَابِ مِنْ كُحْبٍ، قَالَ: أَوْزَنَ وَلَوْ بِشَاةٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، أَذْنَى الْمَهْرِ عَصْفَرَةٌ فَزَوَّجَ مَا تَقْلَعُ فِيهِ الْبِلْدَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِلِيُّ مِنْ لَفْظِهِ.

بَاب: لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ

وَعَمَّتِهَا لِي الْبِكَاحِ

525. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا أَبُو الزُّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِلِيُّ مِنْ لَفْظِهِ.

526. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ أَنَّ تَلْحُجَّ الْمَرْأَةَ عَلَى خَالَيَتِهَا أَوْ عَلَى عَمَّتِهَا وَأَنَّ نَعْلَ الرَّجُلِ وَتِلْدَةً لِي نَعْلَيْهَا تَحْبِثُ لِبَعْدِهِ.

لوٹری کے پیٹ میں کسی دوسرے کا کچھ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا وَجَنَّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَخْطُبُ عَلَى

پیغام بھیجنا

خُطْبَةٍ أُخْبِرَهُ

527- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَتَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ أُخْبِرَهُ.
527- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لئے کہے ہوئے رشتہ پر اپنے لئے نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا وَجَنَّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

شیر کا اختیار نکاح

بَابُ: الْثَبِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا

528- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُعْتَمِدِ ابْنِ بَرَزَةَ بْنِ جَدَارَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خُنْسَاءَ ابْنَةِ جَدَامٍ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَبِّبٌ، فَكُرِهُتْ ذَلِكَ، لِعَبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَرَدِّ بِكَاهِدٍ.
528- حضرت خنساء بنت خزام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انکے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ حیہ جس انہیں یہ (نکاح) ناپسند تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کے نکاح کو رد فرمادیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي أَنْ تَنْكَحَ الثَّبِّبُ، وَلَا الْبَكْرُ إِذَا بَلَغَتْ إِلَّا بِإِذْنِهَا فَإِنَّ الْبَكْرَ لَمْ يَنْكَحْهَا، وَأَمَّا إِذَا بَلَغَتْ الثَّبِّبُ فَرَضًا فَلَا يَنْكَحُهَا، وَزَوَّجَهَا وَالْبَغَا أَوْ غَيْرَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شیر اور والد باکرہ دونوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہئے باکرہ کی اجازت انکی خاموشی ہے۔ لیکن شیر کی رضا انکی زبان سے ہے۔ خواہ اس کا باپ نکاح کرے یا کوئی دوسرا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا

یہی قول ہے۔

چار بیویوں کی موجودگی میں مزید
کناح کی خواہش

529۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ہمیں یہی کریم
ﷺ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ بنو نضیر کا ایک آدمی تھا
اکل دس بیویاں تھیں۔ جب وہ ثقیف مسلمان ہوا تو آپ
ﷺ نے اس سے فرمایا ان میں سے چار بیویاں رکھ لو باقی
کو ہٹا دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر عمل کرتے
ہیں کہ ان میں سے جن چار کو چاہے اختیار کر لے باقی کو ہٹا
کر دے لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ پہلی چار عورتوں کا کناح جائز ہے اور باقی عورتوں کا کناح
باطل ہے۔ حضرت امیر المومنین علی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

530۔ حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ
ولید نے حضرت قاسم اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہما سے پوچھا
کہ ان کے پاس چار بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو
چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کسی دوسری عورت سے شادی
کرنا چاہتے ہیں ان دونوں نے کہا ٹھیک ہے تم اپنی عورت کو
تین طلاقیں دے دو اور کناح کر لو حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا تین خلفاء مجلسوں میں طلاق دیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمیں یہ پند نہیں کہ
پانچویں کے ساتھ کناح کر لے۔ اگر اس نے ان میں سے
ایک کو طلاق دی ہو جب تک انکی عدت پوری نہ ہو جائے۔
ہمیں یہ بھی پند نہیں کہ اس کا پانی (مادہ منویہ) پانچ آزاد
عورتوں کی رحم میں ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور

ناب: الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ
أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ

529۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، قَالَ:
بَلَّغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قَبِيلِهِ
وَكَانَ عِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ حِينَ أَسْلَمَ الثَّقِيفِيُّ، فَقَالَ
لَهُ: أَسْبِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا، وَفَارِثُ سَهْرَئُونَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، يَخْتَارُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَهْلُ
فَهْءٍ، وَفَارِثُ مَا بَقِيَ، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: يَكُنَّاخُ
الْأَرْبَعَةَ الْأَوَّلَ جَائِزًا، وَيَكُنَّاخُ عَنْ بَقِيٍّ مِنْهُنَّ بَاطِلٌ
وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ زَابِيَةَ الشَّعْبِيِّ.

530. أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ الْوَلِيدَ سَأَلَ الْقَاسِمَ وَ عَمْرُوَ
وَكُنَّاخَ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَّ وَاحِدَةً
وَيَتَزَوَّجَ أُخْرَى، فَقَالَا: نَعَمْ، فَارِثُ بِنْتِ زَاتِكَ تَلَاخًا
وَيَتَزَوَّجُ، فَقَالَ الْقَاسِمُ لِي مَخَالِسُ مُحَمَّدٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يُغْبِجُنَا أَنْ يَتَزَوَّجَ خَابِئَةً وَأَنْ يَتَّ
عَلَاخًا إِخْدَاخًا حَتَّى تَتَفَقَّحَ جِلَّتُنَا، لَا يُغْبِجُنَا أَنْ
يَكُونُ مَوَدَّةٌ لِي رَجَعَ خَمْسُ نِسْوَةٍ خَرَابِزَ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَمَلُ مِنْ قُلُهَاتِنَا
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

مہربان واجب ہوتا ہے؟

531۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی عورت کے پاس جائے اور اس کا پردہ ختم ہو جائے (خلوت مجھ ہو جائے) تو میرا واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے لیکن حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے اس کے بعد طلاق دے دی تو اسے نصف میراث ملے گا مگر جب وہ عورت اس کے پاس دیر تک رہی اور اس کے ساتھ وہ لطف اعمد ہو تو اسے پورا میراث واجب ہوگا۔

کناح شغار (ویرسہ کا کناح)

532۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کناح شغار سے منع فرمایا ہے شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا کناح کسی آدمی سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا کناح اس سے کر دے ان کے درمیان کوئی میر نہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ عورت کا کناح میر نہیں ہو سکتا جب وہ اس شرط پر کناح کرے کہ اس کا میر ہوگا کہ وہ اپنی بیٹی کا کناح اس آدمی سے کر دے تو کناح جائز ہے اور اس عورت کیلئے میر شغل ہوگا اس میں زیادتی ہے اور نہ ہی کسی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: مَا يُوجِبُ الصَّدَاقَ

531۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَازِرَتَهُ، وَأُزْجِيتَ السُّوَرُ فَقَدْ وَجِبَ الصَّدَاقُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قُفَيْلٍ، وَقَالَ مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ: إِنْ حَلَّقَهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهَا إِلَّا بِضْعُ النَّهْرِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَكْنُفًا وَيَتَلَذَّذَ مِنْهَا فَيَجِبَ الصَّدَاقُ.

بَاب: بِنَاخِ الشَّغَارِ

532۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ وَالْبِغَارِ أَنْ يَبْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يَبْكَحَهَا الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَكُونُ الصَّدَاقُ بِنَاخِ بَازِرَةٍ إِذَا تَزَوَّجَهَا عَلَى أَنْ يَكُونَ صَدَاقُهَا أَنْ يَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَالْبِغَارُ جَائِزٌ وَلَهَا صَدَاقٌ بِبَيْتِهَا مِنْ بَسَائِلِهَا، لَا وَكَسٍ وَلَا خَطَطَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قُفَيْلٍ.

بَابُ: بِنَكَاحِ الْبَسْرِ

خفیہ نکاح

533- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَ أُنْثِيَ بِزُجَلٍ فِي بِنَكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ إِلَّا زُجَلٌ وَامْرَأَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: هَذَا بِنَكَاحُ الْبَسْرِ وَلَا يُجِزُّهُ وَلَوْ كُنْتُ فَقُلْتُ لَهُ لَزَجَمْتُ.

533- حضرت ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس نے نکاح کیا اور اس نے ایک مرد اور ایک عورت کے علاوہ کوئی گواہ نہیں بنا یا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نکاح خفیہ ہے ہم اس کی اجازت نہیں دیتے اگر میں پہلے فیصلہ دے چکا ہوتا (اور تم اطلاع ہونے کے باوجود ایسا کرتے) تو میں اس پر رحم کرتا۔

فَالْمُحْتَمَلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لِأَنَّ الْبِنَكَاحَ لَا يَحْزُرُ فِي أَوَّلِيٍّ مِنْ شَاهِدَيْنِ وَأَمَّا خَبْرُ عَلِيٍّ هَذَا الْبَيْتِ وَدَعَا عُمَرُ زُجُلًا وَامْرَأَةً، فَبِهَذَا بِنَكَاحُ الْبَسْرِ لِأَنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ تَكْمُلْ وَلَوْ كَمُلَتْ الشَّهَادَةُ بِزُجَلَيْنِ أَوْ زُجَلٍ وَامْرَأَتَيْنِ كَانَ نِكَاحًا جَائِزًا وَإِنْ كَانَ مِثْرًا، وَأَمَّا بِنَفْسِهِ بِنَكَاحِ الْبَسْرِ أَنْ يَكُونُ بِغَيْرِ شَهَادَةٍ، فَلَمَّا إِذَا كَمُلَتْ فِيهِ الشَّهَادَةُ فَهُوَ بِنَكَاحِ الْعَلَانِيَةِ وَإِنْ كَانَ أَسْرُوفًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کیونکہ دو سے کم گواہوں سے نکاح جائز نہیں اور جس نکاح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رد فرمایا اس میں ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے اور یہ نکاح خفیہ تھا کیونکہ گواہی مکمل نہیں تھی اگر گواہی دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں سے مکمل ہوتی تو یہ نکاح جائز ہوتا خواہ رازداری میں ہی کیا جاتا خفیہ نکاح اس لیے قاسد ہوتا ہے کہ وہ گواہوں کے بغیر ہوتا ہے اور جب گواہی مکمل ہو تو وہ اطلاع یہ نکاح ہوتا ہے خواہ انہوں نے پوشیدہ ہی کیا ہو۔

534- قَالَ مُعْتَمِدٌ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِدٌ بْنُ أُمِّانٍ عَنْ خَمَادٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ أَنَّ جَارَ شَهَادَةِ زُجَلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِي الْبِنَكَاحِ وَالْقَوْلُ:

534- حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی نکاح اور طلاق میں جائز قرار دی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ماں، بیٹی یا دو بہنوں کو ملک یحییٰ

میں جمع کرتا

535- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هُبَيْدِ

535- حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن حبہ نے اپنے والد

بَابُ: أَلَوْ جُلُّ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأَخِيهَا فِي مِلْكِ الْيَمِينِ

اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عن اُمیہ: اَنَّ عُمَرَ سَمِعَ
عَنِ الْمَرْثُوفِ وَابْنَيْهَا مِمَّا مَلَكَتِ السَّيِّئَةُ اتَّوَعَا
اِخْتِلَافًا بَعْدَ الْاُخْرَى؟ قَالَ: لَا اُحِبُّ اَنْ اُجِزَ هَذَا
جَمِيعًا وَنَهَاهُ۔
دوں اور آپ نے منع فرمایا۔

536۔ اُنْخَرَزَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ
لَوْثٍ: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ عَنْ الْاُنْخَرِ مِمَّا
مَلَكَتِ السَّيِّئَةُ هَلْ يُجْتَمَعُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ: اَعْلَقْتُهُمَا
اَمَةً وَخَرَفْتُهُمَا اَمَةً، مَا تَحْتَ لَا ضَعْفَ ذَلِكَ، ثُمَّ
خَرَجَ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَهُ
عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لِي مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، ثُمَّ
اُبَيْتُ بِاَعْبَدَ فَعَلْتُ ذَلِكَ بَخْلَتِهِ بِكَاهٍ، قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ: اَرَاهُ عَلَيْهِ رَجَسٌ اللّٰهُ تَعَالٰی عَفَدَ۔

536۔ حضرت عہد بن ذکب سے روایت ہے کہ ایک
آدی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی دو بہنوں کے
بارے میں پوچھا جو ملک یمن میں ہوں کیا ان کو جمع کر سکا
ہے؟ آپ نے فرمایا ان دونوں کو ایک آیت نے طال
قرار دیا ہے (الا ما ملکتم لہما لکم) اور دوسری آیت
نے حرام قرار دیا ہے (وان لجمعوا بین الا عین)
میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ پھر وہ شخص باہر نکلا تو نبی کریم ﷺ
کے ایک صحابی کو ملا۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے
فرمایا اگر معاملہ میرے اختیار میں ہوتا اور میں کسی کو ایسا
کرتے دیکھتا تو اسے سخت سزا دیتا۔ یہی شہاب رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہے کہ وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان سب باتوں
پر ہم عمل کرتے ہیں ملک یمن میں ماں اور بیٹی اور دونوں
بہنوں کو جمع نہیں کرتا چاہے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کو آزاد عورتوں کیلئے حرام
کیا ہے وہی لوگوں کے سلسلہ میں حرام ہیں مگر آدی جس
قدر چاہے لوگیاں جمع کر سکا ہے لیکن ہمارے زیادہ آزاد
عورتیں اس کیلئے طال ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

فَإِنْ مُخْتَلَفٌ: وَبِهَذَا تَحْبِبُهُ نَأْخُذُ لَا يَنْهَى أَنْ يُجْتَمَعَ
بَيْنَ الْمَرْثُوفِ وَبَيْنَ ابْنَيْهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْثُوفِ وَأَخْبِيهَا فَيَنْ
يَمْلِكُ السَّيِّئَةُ، قَالَ عُمَرُ بْنُ مَسْرُومٍ: مَا خَرَزَ اللَّهُ
تَعَالَى مِنَ الْمَرْثُوفِ خَيْرًا إِلَّا وَفَدَ حَرَمٌ مِنَ الْأَنْبَاءِ وَفَدَ
إِلَّا أَنْ يَجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ، يَخْبِي بِمِلْكِهِ أَنَّ يَجْمَعَ مَا
شَاءَ مِنَ الْأَنْبَاءِ، وَلَا يَجْعَلُ لَهُ فَوْقَ أَرْبَعِ عَزَائِرٍ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَصِلُ

إِلَيْهَا لِجَلْبَةٍ بِالْمَرْأَةِ أَوْ بِالرَّجُلِ

نکاح کے بعد کسی وجہ سے

بہم بستری نہ کر سکتا

537- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جَبْرِ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ قَزَّوَجَ بِمَرْأَةٍ
فَلَمْ يَنْصَلِقْ أَنْ يَمْسُهَا فَإِنَّهُ يُعْزَبُ لَهُ أَجَلُ سَنَةٍ فَإِنْ
مَشَاهَا وَالْأُخْرَى يَنْتَهِي.

537- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعید
بن مسیب فرماتے ہیں کہ جو آدمی کسی عورت کے ساتھ نکاح
کرے اور اس کے ساتھ جماع پر قادر نہ ہو تو اس کو ایک سال
مہلت دی جائے گی اگر وہ وہی کر سکا تو ٹھیک ورنہ ان دونوں
کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ إِنْ مَضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ يَمْسُهَا عُزِّبَتْ فَإِنْ
إِخْتَارَتْ فَمِنْ زَوْجَتِهِ، وَلَا جِنَازَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ أَجَلًا.
وَأِنْ إِخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَمِنْ تَطَلُّقَةٍ بَابِلَةٍ، وَإِنْ قَالَ
إِنِّي لَمْ يَمْسُهَا فِي السَّنَةِ إِنْ كُنْتُ كَيْتًا فَالْقَوْلُ
قَوْلُهُ مَعَ بَيْتِهِ، وَإِنْ كُنْتُ بِمَكْرًا نَظَرْتُ إِلَيْهَا الْبَسَاءُ،
فَإِنْ لَمْ يَمْسُ بِمَكْرٍ عُزِّبَتْ بَعْدَ مَا تَحْلُلْتُ بِاللَّهِ مَا
مَشَاهَا وَإِنْ لَمْ يَمْسُ كَيْتًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ بَيْتِهِ لَقَدْ
مَسَّهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْقَامَةُ مِنْ لَفْظِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول
ہے اگر سال گزر گیا اور وہ شخص جماع نہ کر سکا تو عورت کو
اختیار دیا جائے گا اگر وہ اس آدمی کو اختیار کرے تو وہ اس کی
بیوی رہے گی اور پھر اس کے بعد ہمیشہ کے لیے اسے کوئی
اختیار نہ ہوگا۔ اگر اس نے اپنے لیے استعمال کیا (خلوع سے
جدا کی خواہاں ہوئی) تو اس کو طلاق ہائے ہوگی۔ اگر شوہر
کہے کہ میں نے دوران سال بہم بستری کی ہے اور عورت چیخ
ہو (جس کا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہو) تو قسم کے ساتھ اس
مرد کا قول مستحکم ہوگا۔ اور اگر ہاکرہ ہو تو عورت اس کی تحقیق
کریں گی اگر انہوں نے کہا کہ یہ ہاکرہ ہے تو اس عورت کو
اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے کہ مرد نے اس کے
ساتھ جماع نہیں کیا اور اگر عورتوں نے کہا کہ یہ چیخ ہے تو قسم
کے ساتھ اس مرد کا قول مستحکم ہوگا کہ اس نے اس کے ساتھ
جماع کیا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام
فقہاء کرام کا بھی قول ہے۔

538- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُعْتَمِدٌ، عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا زَخَلَ قَزَّوَجَ بِمَرْأَةٍ وَبِهِ

538- حضرت بخیر سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن
مسیب نے فرمایا اگر کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ شادی

جُنُونٌ أَوْ ضَرْفٌ فَإِنَّهَا تُخَيَّرُ إِنْ خَافَ ثَلَاثَ قُرْثٍ وَإِنْ خَافَ ثَلَاثَ قَارِثٍ.

کرے اور اسے جنون یا کوئی اور بیماری ہو تو عورت کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس نکاح کو برقرار رکھے اور چاہے تو جدلی اختیار کرے۔

فَإِنْ شَعَلَتْ: إِذَا شَآءَ أَمْرًا لَا يُخْتَمَلُ خَيْرُهُ. فَإِنْ خَافَ ثَلَاثَ قُرْثٍ وَإِنْ خَافَ ثَلَاثَ قَارِثٍ، وَإِلَّا لَا بَيَّازَ لَهَا إِلَّا بِإِذْنِ الْعَيْشِ وَالْمَعْبُودِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی بیماری ہو کہ اس کے ساتھ رہنا ناممکن ہو تو عورت کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے نکاح کو برقرار رکھے اور چاہے تو جدلی اختیار کرے بصورت دیگر اس کو نامرد اور مطلق الذکر مرد کے سوا کوئی اختیار نہیں۔

بَابُ: الْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا بَاكِرَةٌ عَوْرَتٌ سَلَاخُ كِي اِجَاذَاتِ لِيَا

539- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْآبَتُ أَخْبَرُ نَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا ضَمَانُهَا.

539- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت اپنے ولی کی نسبت اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہے۔ اور باکرہ سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی اجازت انکی ضامنی ہے۔

فَإِنْ شَعَلَتْ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَذَلِكَ الْآبُ وَغَيْرُ الْآبِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ اس سلسلہ میں باپ والی اور حیم دونوں برابر ہیں۔

540- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الرَّبِيعِ، الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْحَزْرَجِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تُسْتَأْمَرُ الْآبُكَارُ فِي أَنْفُسِهِنَّ قَوْمُ الْآبِ وَغَيْرُ الْآبِ.

540- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باکرہ عورتیں خواہ باپ والی ہوں یا حیم ہوں ان سے ان کے بارے میں اجازت لی جائے گی۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَابُ: الْبَيْكَاخُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

541- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا يَصْلُحُ

541- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت کے لیے یہ

لَا مَرْأَةَ أَنْ تَنْكَحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا الرُّؤْيَى مِنْ أَهْلِهَا أَوْ السُّلْطَانِ۔
 قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْكَاحُ إِلَّا بِوَلِيِّهِ فَإِنْ تَفَاجَرَتْ هِيَ وَالرُّؤْيَى فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ، فَإِنَّمَا يُؤْخِرُ حَتَّى يَفْقَهُ فَقَالَ: إِذَا وَحِشَتْ نَفْسَهَا فِي كُفَاةٍ وَ لَمْ تَقْبِضْ فِي نَفْسِهَا فِي صَدَاقٍ، فَالْيَنْكَاحُ جَائِزٌ، وَمِنْ حُجَّتِهِ قَوْلُ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ: أَوْجِبِي الرُّؤْيَى مِنْ أَهْلِهَا، إِنَّهُ لَيْسَ بِوَلِيِّهِ، وَلَقَدْ أَجْزَلَ بِكَامَةِ إِثْنَةٍ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لَا تَقْبِضَ بِنَفْسِهَا إِذَا لَقِيتَ مِنْ ذَلِكَ جَزَاءً۔

بات مناسب نہیں کہ وہ اپنا نکاح اپنے ولی یا اپنے خاندان کے صاحب رائے یا سلطان کی اجازت کے بغیر کرے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اگر عورت اور اسکے ولی کے درمیان تنازعہ ہو تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر عورت بذات خود اپنے کنوش خندان کرے اور اس نے ہر میں کی نہ کی ہو تو نکاح جائز ہے اور آپ کی حدیث میں مذکور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ وہی الرئی من اهلها۔ حالانکہ وہی نہیں اور آپ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا ہے اس لیے کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ وہ عورت اپنے ہر میں کی نہ کرے اور جب اس نے ایسا کیا (ہر میں کی نہ کی) تو یہ جائز ہے۔

مہر مقرر کیے بغیر

نکاح کرنا

بَابُ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ

وَلَا يَقْرَضُ لَهَا صَدَاقًا

542۔ اَمْرًا لَا مَالِكَ، خَلَقًا نَافِعًا، أَنْ يَنْعَى لِقَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأُتِيَهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ تَحْتَ تَحْتِ ابْنِ يَقْبِدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَمَات، وَلَمْ يُسَمَّ لَهَا صَدَاقًا، لَمَاتِ أَنَّهَا تَعْلُبُ صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ تُسَمَّ لَهُ وَلَمْ تَعْلُبْهَا، وَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ فَفَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنِ نَابِتٍ فَقَضَى أَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا، وَلَهَا الْبَهْرَاتُ۔

542۔ حضرت باغ سے روایت ہے کہ حضرت عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی جن کی والدہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں وہ حضرت مہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے کے نکاح میں آئی وہ (دخول سے قبل) فوت ہو گئے انہوں نے اس کا کوئی مہر مقرر نہیں کیا تھا تو ان کی والدہ نے مہر کا مطالبہ کیا حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے ہر میں اگر اس کا مہر ہوتا تو ہم نہ دے گئے اور ہم ظلم نہ کرتے تو اس عورت نے یہ بات قبول کرنے سے انکار کر دیا تو لوگوں نے حضرت زید بن نابت رضی اللہ عنہ کو حاکم کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کیلئے مہر کا کوئی حق نہیں بلکہ اس کیلئے میراث ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهِلَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔

543۔ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن اس کیلئے کوئی مہر مقرر نہیں کیا وہ اس کے ساتھ محبت کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس عورت کو اپنے جیسے عورتوں جتنا مہر (مہر محض) ملے گا اس میں نذر یا دتی ہے نہ کی ہے جب آپ فیصلہ فرما چکے تو فرمایا اگر یہ درست ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر یہ غلط ہے تو میری طرف سے ہے اور شیطان کے دوسوں میں سے ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ اس سے بری ہیں آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے عرض کی جس کے بارے میں ہمیں آگاہی ہوئی ہے کہ وہ حضرت محفل بن سنان اشجی تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ تم ہے انکی جس کی تم اٹھائی جاتی ہے آپ نے وہی فیصلہ فرمایا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے مدوح بنت دھن اشجی کے بارے میں فرمایا تھا راوی نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے فیصلے کی موافقت پر اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے اسے خوش نہ ہوئے تھے۔

حضرت سروق بن اجدع نے کہا ہے کہ میراث نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے مرنے نہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام سائکس کٹر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

543۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ: أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَغْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا صَدَاقٌ بِطِلْهَا مِنْ بَسَائِهَا، لَا وَكَسْ وَلَا حُطْلُ، فَلَمَّا قَضَى قَالَ فَإِنْ يُمْكِنُ صَوَابًا لِمَنْ اللَّهُ وَإِنْ يُمْكِنُ غَطًّا لِمَنْ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ نَهَيْنَانِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: بَلَّغْنَا اللَّهَ مُغْفِلٌ بَيْنَ سَنَانِ الْأَشْجَعِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَضَمَّتْ وَالَّذِي يُحْلِفُ بِهِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوعِ بَنَتِ وَابِي الْأَشْجَعِيَّةِ، قَالَ: لَقَدْ بَرَحَ عَبْدُ اللَّهِ فَرُوحَةً مَا فَرَحَ قَبْلَهَا بِمُتْلَاهَا إِنْوَافِيَةً قَوْلِهِ قَوْلِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

وَقَالَ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ: لَا يُمْكِنُ مِيرَاثُ حَتَّى يُمْكِنَ ثَلَاثُ صَدَاقٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِيَّةِ مِنْ قُلُوبِنَا.

نَبَات: الْمَرْأَةُ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا

544۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ

544۔ حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ شَلَيْمَانَ بْنُ يَسَارٍ، قَالَهُمَا
عَلَيْهَا: أَنَّ ابْنَةَ خَلِيفَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَتْ تَخُصُّ
رُحْبَيْدَ الثَّقَفِيِّ، فَطَلَفَهَا، فَتَخُصُّ فِي عِلِّيَّتِهَا أُمُّ
سَعِيدِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَوْ أُمُّ الْخُلَاصِ بْنِ مُنَبِّهٍ فَضَرَبَهَا
عُتْرُ، وَخَرَبَتْ رُؤُوسَهَا بِالْمِخْلَقَةِ خَرَبَاتٍ، وَفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا، وَقَالَ عُتْرُ: أَكُنَّا إِذَاؤُنَا نَخُصُّ فِي عِلِّيَّتِهَا
وَأَنَّ كَانَ رُؤُوسَهَا الْبُيْءُ تَزُوجُهَا ثُمَّ يَدْخُلُ بِهَا فُزْرُقُ
بَيْنَهُمَا، وَاعْتَلَتْ بَقِيَّةُ عِلِّيَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ كَانَ
عَطَابُ مِنَ الْعُطَابِ، وَأَنَّ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فُزْرُقُ
بَيْنَهُمَا، ثُمَّ اعْتَلَتْ بَقِيَّةُ عِلِّيَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ
اعْتَلَتْ جِلْدُهَا مِنَ الْآخِرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا، فَإِنَّ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ: وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا يَسْتَحِلُّ مِنْ
فُرُوجِهَا.

نے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی
بچی حضرت رشید ثقیفی کے عقد میں تھیں جنہوں نے ان کو طلاق
دے دی تو ابو سعید بن مسیحہ یا ابو الجلاس بن مسیحہ نے ان سے
اگلی عدت میں ہی نکاح کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو
اور ان کے خاوند کو ڈرے کے ساتھ سزا دی اور ان دونوں کے
درمیان تفریق کر دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس
عورت نے اپنی عدت نے دوران نکاح کر لیا ہو اور اس کے
ساتھ نکاح کرنے والے نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو ان
دونوں کے درمیان ہدائی کر دی جائے اور عورت اپنے پہلے
خاوند کی عدت پوری کرے مگر وہ (دوسرا خاوند) پیغام نکاح
بھیجے والوں میں سے ایک ہوگا (وہ پیغام نکاح بھیجے) اگر اس
نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہو تو ان دونوں میں تفریق کر
دی جائے اور وہ پہلے عدت کی عدت پوری کرے اور پھر
دوسرے شوہر کی عدت پوری کرے مگر وہ شخص کبھی بھی اس
کے ساتھ نکاح نہ کرے حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ہے
کہ اس عورت کو مہر ملے گا کیونکہ اس شوہر نے اس کی شرمگاہ
سے استنجا کیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ روایت
پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس قول کو
ڑک کر کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قول کی
طرف رجوع کر لیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَّغْنَا أَنَّ عُتْرَةَ بْنَ الْعُطَابِ رَزَعَ عَنْ
هَذَا الْقَوْلِ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ.

545- حضرت مجاہد سے روایت ہے آپ نے فرمایا حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دوران عدت جو عورت نکاح
کرے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول
کی طرف رجوع فرمایا تھا یہ اس طرح ہوا کہ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا جب اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ
عُمَيْرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: رَزَعَ عُتْرَةُ بْنُ الْعُطَابِ فِي
الْبَيْتِ تَزْوُجَ فِي عِلِّيَّتِهَا إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ، وَذَلِكَ أَنَّ عُتْرَةَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ بِهَا فُزْرُقُ
بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَخْتَصِمَا أَبَدًا، وَأَخَذَ ضِدَّهَا، فَجَعَلَ فِي

تَبَّ السَّالِي فَقَالَ عَلَيْهِ سَكْرَمُ اللَّهِ وَجَنَّةٌ لَهَا صَلَافُهَا
بِمَا اسْتَحْلَ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنَّا انْقَضَتْ جِلْفَتُهَا مِنْ
الْأُولَى تَزَوَّجَهَا الْآخِرَانِ شَاءَ، فَرَزَّغَ عَشْرًا إِلَى فَرْجِ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَجَبَى اللَّهُ عَنْهُمَا.

کیونکہ اس نے اس کی شرمگاہ سے استحصال کیا ہے جب وہ
پہلے خاوند کی خدمت میں گئی کہے تو اگر چاہے تو دوسرے خاوند
سے شادی کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی
اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع فرمایا۔

فَالِ شُعْبَةُ: وَهَذَا نَاقِلُهُ، وَهُوَ فَرْجُ أَبِي خَبِثَةَ
وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

546- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَادِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَلَيْمَانَ بْنِ سَنَاسٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ: أَنَّ امْرَأَةً خَلَّتْ عَنْهَا زَوْجُهَا،
لَا عَقْدَتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ جَنْ
خَلَّتْ لَمَنْكَتْ جَنْدَ زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَبَعْضًا، ثُمَّ
وَلَدَتْ وَلَدًا، فَأَتَا، فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى عَمْرِ بْنِ
الْحُطَّابِ فَذَعَا عَمْرَ بِسَاءَةٍ مِنْ بَنَاءِ أَهْلِ الْخَبَابِيَةِ
فَلَمَّامًا، فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ امْرَأَتُهُنَّ: أَنَا
أُخْبِرُكَ، أَنَا هَذِهِ الْمَرْأَةُ خَلَّتْ زَوْجُهَا جَنْ
عَمَلَتْ، فَأُفَرِّقُكِ الْيَمَاءَ لَمَنْكَتْ وَلَمَّا فِي
بَطْنِهَا، فَلَمَّا أَصَابَهَا زَوْجُهَا الْيَمَاءَ نَكَحَتْ وَأَصَابَ
الزَّوْلَدَ الْمَاءَ فَتَحَرَّكَ الزَّوْلَدُ فِي بَطْنِهَا، وَتَمَزَّ
فَضَلَّهَا عَمْرُ بِدَلِيكَ وَلَفَّقَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ عَمْرُ:
أَنَا إِنَّهُ لَمْ يَلْفُضْ عَنْكُمَا إِلَّا خَيْرًا، وَالْحَقُّ الزَّوْلَدُ
بِالْأُولَى.

546- حضرت عبداللہ بن ابی اسعد سے روایت ہے کہ عورت
کا خاوند فوت ہو گیا اس نے چار ماہ دس دن خدمت گزارہ پر بھروسہ
کیا جب وہ خدمت گزارہ بچہ کو اس نے نکاح کیا اور اپنے خاوند
کے پاس ساڑھے چار ماہ رہی پھر اس نے ایک کال بچہ جنم دیا
اس کا خاوند حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ نے زمانہ جاہلیت کی چند بڑی عورتوں کو بلایا اور ان سے
اس کے حلقہ پر چھان میں سے ایک عورت نے عرض کی کہ
میں آپ کو بتاتی ہوں جب اس کا خاوند فوت ہوا تھا تو یہ حاملہ
تھی اور اس کا خون جاری ہو گیا تو اس کا بچہ اس کے پیٹ میں
بیٹھ گیا ہو گیا جب اس کے اس شوہر نے جس کے ساتھ اس
نے نکاح کیا ہے اس کے ساتھ صحبت کی بچہ کو پانی پینچا اس
نے اس کے پیٹ میں حرکت کی اور وہ بچہ ہوا ہو گیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اس بات کی تصدیق کی اور ان
دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا اس سلسلہ میں تم
دونوں سے سوائے بھلائی کے مجھے کوئی خرابی نظر نہیں آتی اور
بچہ کو پہلے خاوند کے ساتھ لائق کر دیا۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِهَذَا تَأْتِيهِ، أَوَّلُهُ وَلَهُ الْأَوَّلُ، لِأَنَّهَا
جَاءَتْ بِهِ جَنْدُ الْأَخْرِ لِأَقْلٍ مِنْ مَبْنِي أَشْهُرٍ، فَلَا تَبْلُ
الْمَرْأَةُ وَلَدًا قَامًا لِأَقْلٍ مِنْ مَبْنِي أَشْهُرٍ، فَهَوَ ابْنُ
الْأَوَّلِ، وَتَفَرَّقَ ابْنُهُمَا وَابْنُ الْأَخْرِ، وَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا
اِسْتَحْلَ مِنْ فَرُجَتِهَا: الْأَقْلُ بِمَا سَمِيَ لَهَا وَمِنْ مَهْرٍ
يُطْلِقُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا جَاءَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ بچہ پہلے خاوند کا ہے اور اس نے دوسرے خاوند
کے پاس چھ ماہ سے کم عرصہ میں جنم دیا ہے اور عورت چھ ماہ
سے کم مدت میں ایک کال بچہ کو جنم نہیں دے سکتی لہذا یہ پہلے
خاوند کا بیٹا ہے دوسرے خاوند اور اس عورت کے درمیان
تفریق کر دی جائے اور اس کے لئے ہر کا حق ہے کہ نکاح اس
نے اگلے شریک سے احتیاج کیا ہے یہ ہر مقرر کردہ مہر اور ہر
حل سے کم ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

عزل

بَابُ: الْغَزْلُ

547- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ،
عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ بِنْتِ أَبِي وَفَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ كَانَ
يَغْزُلُ.

547- حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے والدہ
محترمہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ عزل کیا
کرتے تھے۔

نوٹ: دورانِ حیا انزال ہونے کے وقت مرد کا عورت
سے جدا ہو جانا عزل کہلاتا ہے۔

548- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَلْبَحٍ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الْإِنْصَارِيِّ عَنْ
أُمِّ وَلَدِ أَبِي أَيُّوبَ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَغْزُلُ.

548- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی ام والدہ سے
روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ عزل کرتے
تھے۔

549- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمْرَةُ بِنْتُ سَعِيدٍ
الْمَدَائِنِيَّةُ، عَنْ الْحُجَّاجِ بْنِ غَزْوٍ بِنْتِ غَزْوَةَ: أَنَّ
كَانَ جَالِسًا جَنْدُ زَيْدِ بْنِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَهُ ابْنُ فَاطِمَةَ
وَجَلَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، إِنَّ جَنَدِي
جَوَارِي، لَيْسَ بِسَالِيٍّ لِلَّحْنِ مَخْنٍ بِأَعْيَبَ إِلَيَّ
بَيْنَهُنَّ، وَلَيْسَ كُنْهُنَّ يُغَيِّبُنِي أَنْ تَعْمَلَ بَيْنِي،
فَلَا تَغْزُلُنَّ؟ قَالَ: قَالَ: أَقْبِي يَا حُجَّاجُ، كَالِ: لَكُلِّ:
غَفَرَ اللَّهُ لَكِ، إِنَّمَا تَجْلِسُ إِلَيْكَ لِتَسْلَمَ مِنْكَ.

549- حضرت حاتم بن عمرو بن غزوة سے روایت ہے کہ وہ
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان
کے پاس ایک بھئی آدمی بنی قہد آیا اور عرض کی اسے ابو سعید
میرے پاس کچھ لوٹریاں ہیں اور میری بیویوں سے زیادہ مجھے
پسند ہیں لیکن ان سب کے بارے میں شرم چاہتا ہوں کہ مجھ
سے وہ حاملہ ہوں کیا میں عزل کر سکتا ہوں؟ راوی نے بیان
کیا آپ نے فرمایا اے حاتم اسے مسئلہ بتائیں راوی نے بیان
کیا کہ آپ کے کہنے سے حضرت زید نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے ہم تو

قَالَ: أَلَيْسَ: قَالَ: قُلْتُ: هُوَ خَزَنَتُكَ إِنْ جِئْتُكَ عَطِشْتُهُ وَإِنْ جِئْتُكَ سَقَيْتُهُ: قَالَ: وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْتَعِجُ ذَلِكَ مِنْ زَيْدٍ، فَقَالَ زَيْدٌ: صَدَقَ.

آپ کے پاس اس لیے پہنچے ہیں کہ آپ سے تعلیم حاصل کریں آپ نے فرمایا تم مسئلہ تازہ راوی کا بیان کہ میں نے کہا وہ تمہاری بھتیجی ہے چاہو تو اسے خشک رکھو چاہو تو اسے سیراب کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بھی سنا کرتا تھا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے سچ بتایا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں لوٹری کے ساتھ عزل کرنے میں ہم کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے مگر آزاد و عورت سے اسکی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرنا چاہیے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اگر لوٹری کسی مرد کی منکوحہ ہو تو اس سے عزل اس کے مولیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْتِيهِ لَا نَرَى بِالْعَزْلِ بَأْسًا عَنِ الْأَمَةِ، وَأَمَّا الْخُرُوفُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ، وَأَمَّا كَسَابُ الْأَمَةِ وَزُجَّةُ الرَّجُلِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ.

550۔ حضرت محمد بن حنفیہ، عن حضرت عمر بن الخطاب، عن سالم بن عبد الله، عن عبد الله بن عمر، أن عمر بن الخطاب قال: ما يزال رجال يعزلون عن ولايتهم ولا يبينون ولا يبينون وليدة فيعترف سيئتها أنه قد أَلَمَ بها إلا أَلَحَقَتْ بِهِ وَلَدَهَا فَاعْزَلُوا بَعْدَ أَنْ تُرْخَمُوا.

550۔ حضرت عمر بن الخطاب، عن حضرت عمر بن الخطاب، عن سالم بن عبد الله، عن عبد الله بن عمر، أن عمر بن الخطاب قال: ما يزال رجال يعزلون عن ولايتهم ولا يبينون ولا يبينون وليدة فيعترف سيئتها أنه قد أَلَمَ بها إلا أَلَحَقَتْ بِهِ وَلَدَهَا فَاعْزَلُوا بَعْدَ أَنْ تُرْخَمُوا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا صَنَعَ هَذَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى التَّهْدِيدِ لِلنَّاسِ أَنْ يُضَيِّقُوا وَلَا يَنْتَفِعُوا، وَهُمْ يَنْكُرُونَهَا، قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ لَابِتٍ وَجِيءَ بِجَارِيَةٍ لَهُ، فَجَاءَتْهُ بِوَلَدٍ، فَتَرَاهُ، وَأَنَّ عُمَرَ جَعَلَ الْخَطَابَ وَجِيءَ بِجَارِيَةٍ لَهُ فَحَمَلَتْ، فَقَالَ: أَلَلَّهُمْ لَا تُلْحِقْ بِإِلَ عُمَرَ مِنْ لَسَنِ مِنْهُمْ، فَجَاءَتْهُ بِبَعْلَامٍ أَسْوَدَ.

فَأَقْرَأَتْ آتَهُ مِنَ الرِّاضِيِّ، فَانْتَضَى، مِنْهُ عُمْرٌ، وَتَكَانَ أَبُو خَبِثَةَ يَقُولُ إِذَا حَضَّتْهَا وَلَمْ يَدْخَعْهَا تَخْرُجْ فَبَعَاثَ بِوَلَدٍ لَمْ يَسْغُهُ بَيْتُهُ وَتَمَنَّيَ رَّبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْتَضِيَ مِنْهُ، فَبِهَذَا نَأْخُذُ.

اس بچے کی لٹی کردی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لوٹری سے دہلی کی وہ حاملہ ہوگئی آپ نے دعا کی اہی جو اولاد دمر نہ ہو اس کو ان میں شامل نہ فرما اس لوٹری نے سیاہ رنگ کا بچہ دیا اور اس نے اقرار کیا کہ یہ ایک چرواہے کا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بچے کا نسب اپنے ساتھ لانے سے انکار کر دیا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اس لوٹری کو پردہ میں رکھے اور اسے باہر نکلنے کیلئے کھلا نہ چھوڑے تو اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہو جائے تو اس کے اور اس کے رب کے درمیان اس بچہ سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں پس اسی کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں۔

551- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ، عَنْ صَبِيَّةٍ بِنْتِ أَبِي غَبِيَّةٍ، قَالَتْ: لَمَّا عَمَّرَ نَبِيُّ الْخَطَّابِ: مَا تَأَلَّ رَجَالٌ يَكُونُونَ وَلَا يَنْعَمُ ثُمَّ يَدْخُرُونَهُمْ فَيَخْرُجُونَ؟ وَاللَّهِ لَا تَأْتِيَنِي وَلَيْدَةٌ فَيَخْرُفُ سَبَلَهَا أَنْ لَدَّ وَجْهَهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَقَدْ قَارَأْتُ لَوْ هُنَّ بَعْدَ أَوْ أَنْتَكُونُ.

551- حضرت صبیہ بنت عابد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگا یہ وہ اپنی لوٹریوں سے دہلی کرتے ہیں پھر ان کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ باہر چلی جاتی ہے پھر اگر کسی کی لوٹری کے ہاں بچہ ہو اور اس کے آگے اس کے ساتھ دہلی کا اعتراف کر لیا تو میں اس کے ساتھ اس کا بچہ ضرور ملا دوں گا بعد میں خواہ وہ انہیں باہر جانے کیلئے کھلا چھوڑ دیں یا ان کو روکے رکھیں۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

بَابُ: طَلَاقِ السُّنَّةِ

کتاب الطلاق

سنت طلاق

552- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْنَ عُمَرَ يَقْرَأُ: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِقَافِلٍ جَدِّ بَيْنَ»

552- حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ پڑھ رہے تھے یا ایہا الذین امنوا اذا طلقتم النساء - اے ایمان والو جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت سے کچھ پہلے طلاق دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: عَلَاقُ الشَّيْءِ أَنْ يُعْلَقَ بِهَا يُقْتَلُ جُلْدُهَا طَاهِرٌ أَوْ مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ جَنْ قَطْعِهِ مِنْ خَبْثِهَا قَتْلُ أَنْ يُجَابِقَهَا، وَفَوْقَ قَوْلِ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَمَلُ مِنْ لَفْظِهَا إِنَّا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ طلاق سنت ہے کہ آدمی اکل عدت سے پہلے قتل لکھ کر حالت میں طلاق دے اور جماع نہ کرے پھر جب حیض سے پاک ہو تو اس کے ساتھ کھاسعت کرنے سے قبل طلاق دے (اسی طرح تیسری طلاق دے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اکرمتہاء کرام کا یہی قول ہے۔

553- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَسُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ إِبْرَاهِيمَ وَهِيَ خَالِصٌ لِيْ غَنِيٍّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرَّةً فَلَمْ يَزَاجِفْهَا، ثُمَّ مُسِبَّحَهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ تَجْبِضَ، ثُمَّ تَطْفُرَ، ثُمَّ إِنَّ خَدَّ أَفْسَحَهَا بَقْلًا، وَإِنْ خَدَّ عَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْسُهَا فَيَلْبَسَ الْعِلْفَةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُعْلَقَ لَهَا الْبَسَاءُ.

553- حضرت ہاشم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دے دی حالانکہ وہ حاملہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں پھر اسے اپنے پاس دو کہ وہیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اور پھر حیض والی ہو جائے اور پھر پاک ہو جائے پھر اس کے بعد اگر وہ چاہیں تو اس کو اپنے پاس رکھ لیں اور چاہیں تو جماع کرنے سے قبل طلاق دے دیں پس یہ عدت ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ تم اس میں اپنی عورتوں کو طلاق دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَابُ: عَلَاقِ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

آزاد عورت کی طلاق جو غلام کے نکاح میں ہو

554- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ الرَّفْعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ لَقِيْعًا مَكَاثِبَ أُمَّ سَلَمَةَ كَانَتْ تَحْتَهُ إِبْرَاهِيمَ عُرَّةً، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ، فَاسْتَظْفَى عُثْمَانُ بْنُ عُثَانَ: فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ.

554- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب غلام حضرت صحیح رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی آپ نے اس کو دو طلاقیں دیں پھر انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا وہ تم پر حرام ہو گئی ہے۔

555- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِيفَةُ الرَّفْعِيِّ، عَنْ سَلِيمَانَ

555- حضرت سلیمان بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

نہ ہنسار: اَنْ تَلْبَعَا مِمَّا كَانَ عَبْدًا لَّامٌ سَلَمَةً اَوْ مَكْنَانًا، وَكَانَتْ نَحْوَهُ اِمْرَاةٌ خُرَّةٌ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، فَلَا نَزْوَاءَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَأْتِيَ غَضَنَانِ قَسَاكَةَ عَنْ ذَلِكَ، فَلَلْبَعَةُ عِنْدَ النِّزَاجِ وَغَوْرُ اَجَلٍ بَدَدٌ زَيْدٌ نِي كَابِتٍ، قَسَاكَةُ فَالْبَزْوَاءُ جَمِيعًا لَقَالَا: خُرُفَتْ عَلَيَّكَ، خُرُفَتْ عَلَيَّكَ۔

طہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے یا سائب تھے اور ان کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی انہوں نے اس کو دو طلاقیں دیں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور آپ سے اس کے بارے میں پوچھو جس کو وہ ان سے مقام زوج میں ملے جبکہ آپ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا چھ بچے ہوئے تھے انہوں نے آپ سے پوچھا تو دونوں نے ہام جلدی سے جواب دیا اور کہا کہ وہ چھ پر حرام ہوگئی ہے وہ چھ پر حرام ہوگئی ہے۔

558۔ اُخْبِرْنَا مَا لَيْكَ، اُخْبِرْنَا نَالِغٌ، عَنْ ابْنِ حَفْصٍ قَالَ: اِذَا عَلَيَّ التَّلَدُ اِمْرَاةً اِلْتَمَنَ لَقَدْ خُرُفَتْ عَلَيَّ تَتَبَخَّ رُجُوعًا غَيْرَةً، خُرَّةٌ كَانَتْ اَوْ اَمَةً، وَجِلْدَةُ الْخُرَّةِ ثَلَاثَةُ لُرُوزٍ وَجِلْدَةُ الْاَمَةِ خَمْسَتَانِ۔

558۔ حضرت صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب کوئی عورت کو دو طلاقیں دے دے تو وہ حرام ہوگئی یہاں تک کہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے خواہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی۔ آزاد عورت کی حدت تین حیض ہے اور لونڈی کی حدت دو حیض ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَقَدْ اِسْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ هَذَا، لَمَّا مَا عَلَيَّ لَقَبُهُا زُوًّا لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ الْغُلَامُ بِالْاِسَاءَةِ وَالْجِلْدَةُ بِهِنَ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ﴿فَطَلَّقُوهُنَّ اِيعَابَهُنَّ﴾ لِأَنَّمَا الْغُلَامُ بِالْجِلْدَةِ لِأَنَّ كَتَابَ الْخُرَّةِ زُوًّا وَجِلْدَةُ الْاَمَةِ ثَلَاثَةُ لُرُوزٍ وَجِلْدَةُ الْاَمَةِ خَمْسَتَانِ وَتَقَالِي، وَاِذَا كَانَ الْخُرُّ نَحْوَهُ اَلْاَمَةُ فَبِلَدْنِهَا خَمْسَتَانِ، وَجِلْدُهَا بِالْجِلْدَةِ تَطْلِيْقَتَيْنِ، عَمَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں (اہل علم) لوگوں کا اختلاف ہے ہمارے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ طلاق اور حدت عورتوں سے حلق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے فطلقوهن بعدن طلاق حدت کے اعتبار سے ہے جب عورت آزاد ہو اور اس کا خاوند غلام ہو تو اس کی حدت تین حیض ہے اور اس کی حدت چار کرنے کے لحاظ سے اس کی طلاقیں تین ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "اور اگر آزاد مرد کی بیوی لونڈی ہو تو اس کی حدت دو حیض ہے" اور حدت کے اعتبار سے اس کی طلاقیں دو ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

557۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: اُخْبِرْنَا بِمَرِيضَةٍ نَزَلَتْ بِهَا الْمَجْنُونُ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي زَيْنَاحٍ يَقُولُ: قَالَ عَلِيٌّ

557۔ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا طلاق اور حدت

بْنِ أَبِي حَالِبٍ: الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعَلَّةُ بَهَنٌ، وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي خَبِيْفَةَ وَالْعَامِثَةِ مِنْ قُلُوبِهِمَا.

موتوں کے اعتبار سے ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا يَحْرُمُ لِلْمُطَلَّغَةِ الْمُنْتَوِنَةُ

مطلقہ اور بیوہ کیلئے غیر کے گھر میں

دورانِ عدت جانا

وَالْمُنْتَوِي عَنْهَا مِنَ الْمَيْبِتِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا

558۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّدًا نَائِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمرَ كَانَ يَقُولُ لَا تَبَيْتُ الْمُنْتَوِنَةَ وَلَا الْمُنْتَوِي عَنْهَا إِلَّا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

558۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مطلقہ عورت اور جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ عدت گزارنے تک رات اپنے خاوند کے گھر میں ہی بسر کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَمَّا الْمُنْتَوِي عَنْهَا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ بِالنِّسَاءِ فِي خَوَالِجِهَا، وَلَا تَبَيْتُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا، وَأَمَّا الْمُطَلَّغَةُ مُنْتَوِنَةٌ كَمَا تَأْتِي أَوْ غَيْرَ مُنْتَوِنَةٍ فَلَا تَخْرُجُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا مَا ذَاكَ فِي عِلَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْفَةَ وَالْعَامِثَةِ مِنْ قُلُوبِهِمَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں البتہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنی ضروریات کی غرض سے دن کے وقت نکل سکتی ہے وہ اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ رات بسر نہ کرے اور مطلقہ باندہ ہو یا غیر باندہ وہ رات کو نکلے اور نہ ہی دن کو نکلے جب تک وہ عدت میں ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَأْذِنُ لِعَتِيدِهِ فِي التَّزْوِيجِ

نکاح کو نکاح کی اجازت دینے اور اس کی بیوی کو

هَلْ يَحْجُوزُ طَلَاقُ الْمَوْتَى عَلَيْهِ؟

طلاق دینے کا اعتبار

559۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَائِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَذِنَ لِعَتِيدِهِ فِي أَنْ يَنْكِحَ فَإِنَّهُ لَا يَحْجُوزُ لِامْرَأَتِهِ طَلَاقُهَا إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا الْعَدَّةُ، فَإِنَّمَا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ أَمَةً غُلَامِيَةً، أَوْ أَمَةً وَلَيْتِهِ فَلَا يَحْجُوزُ عَلَيْهِ.

559۔ حضرت تابع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے جس نے اپنے نکاح کو نکاح کرنے کے بارے میں اجازت دی تو اس کی بیوی کو اس کیلئے طلاق دینا جائز نہیں مگر اس نکاح کو طلاق دینے کا حق ہے البتہ آدمی اپنے نکاح کی لوطی یا اپنی لوطی کی لوطی میں تصرف کر لے تو اس پر کوئی ممانعت نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْفَةَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

وَالْعَاشِيَةِ مِنْ فَهْمِهَا جَاءَ.

کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا بھی قول ہے۔

560۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: 560۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خدمت میں قبیلہ بنو ثعلبہ کے کسی آدمی کا غلام آیا اور اس نے بَغَرَفِ الْجَارِيَةِ وَهُوَ يَطْلَعُهَا فَارْتَضَى عَنْهُ إِلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ جَارِيَتُكَ؟ قَالَ: هِيَ جَدِي، قَالَ: هَلْ تَطْلَعُهَا؟ فَاشَارَ إِلَيْهِ بَغَضٍ مِنْ عَمَّانٍ جَدُّهُ، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَكْثَرُ اللَّهُ لَوْ ابْتِغَرْتُكَ لَجَعَلْتُكَ نِكَاحًا.

ہے اس نے کہا وہ میرے پاس ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ صحبت کرتے ہو آپ کے پاس ایک سو جو دہا دی نے اس کی طرف اشارہ کیا اس نے عرض کی نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر تم اعتراف کرتے تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَاعِلٌ لَا يَنْبَغِي إِذَا رُؤِيَ الرَّجُلُ جَارِيَتُهُ عَبْدُهُ أَنْ يَطْلُعَهَا لِأَنَّ الطَّلَاقَ وَالْفَرْقَةَ بَيْنَ الْقَبْدِ إِذَا رُؤِيَ مَوْلَاهُ وَلَيْسَ لِمَوْلَاهُ أَنْ يَغْرِقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ أَنْ رُؤِيَ فَإِنْ وَطَّئَهَا يَتَلَمَّ إِلَيْهِ فَيُنْزِلُكَ، فَإِنْ عَادَ أَذْنَبَ الْإِسْلَامَ عَلَى قَلْبِهِ مَا يَرَى مِنَ الْخَبْثِ وَالضَّرْبِ وَلَا يَتَلَمَّ بِذَلِكَ أَوْ يَبْعَثُ مَرْطَلًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں جب آدمی اپنی لوطی کا نکاح اپنے غلام سے کر دے تو اسے اس کے ساتھ دلی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ جب اس غلام کے آقا نے اس کا نکاح کر دیا ہے تو اسی غلام کے ہاتھ میں طلاق اور فرقت ہے اس لوطی کا نکاح کر دینے کے بعد اس آقا کو ان کو بھاگنے کا کوئی حق نہیں اگر وہ اس کے ساتھ دلی کرے تو اسے عداوت دلائی جائے گی اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تو امام اسے جس طرح مناسب سمجھے گھر سے کر کے باہر پھینک کر سزا دے لیکن یہ سزا چالیس کوڑوں تک نہیں پہنچی چاہئے۔

مہر کی کمی بیشی کے باوجود عورت کا
اپنے خاوند سے طلع کرنا

بَاب: الْمَرْأَةُ تَخْلَعُ مِنْ زَوْجِهَا بِأَكْثَرِ
مِمَّا أُعْطَاهَا أَوْ أَقَلِّ

581- حضرت تابعی سے روایت ہے کہ حضرت منیر رضی اللہ عنہ (حضرت ابو سعید اللہ کی صاحبزادی اور ابن مر رضی اللہ عنہما کی زوجہ تھیں) کی آزاد کردہ لونڈی نے اپنی تمام چیزوں کے ساتھ اپنے خاوند سے طلع کیا حضرت ابن مر رضی اللہ عنہما نے اسے پسند نہیں کیا۔

581- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ مَوْلَاةَ بَضِيفَةَ
بِخَلْعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا، فَلَمْ يَنْكَرْهُ ابْنُ
عَمْرٍو.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ جس بھی شے سے طلع کرے اسے لڑوئے قضا کے جائز ہے اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ خاوند اس سے زیادہ لے جتا اس نے اس کو دیا تھا خواہ وہ اسی نزع عورت کی طرف سے ہو اور اگر نزع مرد کی طرف سے ہو تو ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ اس عورت سے تموا یا زیادہ مال لے اگر وہ لے لے تو توفی کے اعتبار سے جائز ہے اور اس کیلئے مکروہ ہے اس تعلق کی وجہ سے جو بندے اور اس کے اللہ کے درمیان ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: مَا اخْلَعْتُ بِهِ بَفَرَاةٍ مِنْ زَوْجِهَا فَهَوَ
جَائِزٌ لِي الْقَضَاءُ وَمَا نَجِبٌ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ أَكْثَرَ مِمَّا
أُعْطَاهَا وَإِنْ جَاءَ الشُّوْرُ مِنْ بِلَالِهَا. فَلَمَّا إِذَا جَاءَ
الشُّوْرُ مِنْ بِلَالِهِ لَمْ نَجِبْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا فَبِلَالٍ وَلَا
خَيْرًا وَإِنْ أَخَذَ فَهَوَ جَائِزٌ لِي الْقَضَاءُ وَهُوَ مَكْرُوهٌ
لَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَجَمَّةُ اللَّهِ.

طلع سے کتنی طلاقیں ہوتی ہیں

بَاب: الْخُلْعُ كَمْ يَكُونُ مِنَ الطَّلَاقِ

582- حضرت ام بکر سلمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے خاوند عبداللہ بن اسید سے طلع کیا پھر وہ دونوں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس سلسلہ میں (دریافت کرنے کیلئے) حاضر ہوئے آپ نے فرمایا یہ صرف ایک طلاق ہے مگر جتنی طلاقیں کا نام وہ مرد لے اسی قدر ہی واقع ہوں گی۔

582- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عِصَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ جُمَيْهَانَ مَوْلَى الْأَنْسَلِبِيِّينَ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ
الْأَنْسَلِبِيَّةِ: أَنَّهَا بَخِلْعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَسِيدٍ
ثُمَّ أَتَى عِصَامُ بْنُ عُفَانَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ هِيَ تَخْلَعُ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ شَيْئًا فَهَوَ عَلَى مَا سَمِعْتُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ طلع ایک طلاق یا اس سے کم ہے مگر جب اس نے تین

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا يَأْخُذُ، الْخُلْعُ تَخْلِيْفَةٌ تَابِغَةُ إِلَّا
أَنْ يَكُونَ شَيْئًا فَلَهَا، أَوْ تَوَافَا فَيَكُونُ تَلَاقًا.

طلاق کا نام لے لیا اور دگیت کر لی تو تین ہی واقع ہو جائیں گی۔

طلاق کو نکاح کے ساتھ

مشرط کرنا

بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ إِذَا تَكَحُّثَ فَلَانَةً

فَهِيَ طَالِقٌ

563۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُعَيْزٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: إِذَا تَكَحُّثَ فَلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ، فَهِيَ كَذَلِكَ إِذَا تَكَحُّثَهَا، وَإِنْ كَانَ طَلَّقَهَا وَاجِدَةً أَوْ اِئْتَمَنَ أَوْ فَلَانًا فَهِيَ كَمَا قَالَ۔

563۔ حضرت بخر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں طلاق عورت سے نکاح کروں تو وہ طلاق والی ہے جب اس نے نکاح کیا تو وہ ایسی ہی ہوگی (طلاق والی ہو جائے گی) اور اگر اس نے ایک دو یا تین طلاقیں دی ہوں تو اتنی ہی واقع ہوگی جتنی اس نے کہی تھیں۔

فَالْ مُحْصَنَةُ: وَهَذَا نَاعِدٌ، وَلَهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُطَابِقٌ لَهُ كَرْتِے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے قول پر۔

564۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ شَلَيْمٍ الزُّوْلَجِيِّ، عَنِ الْقَدِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ إِنْ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةً فَهِيَ عَلَيَّ كَمَا ظَهَرَ لِي، قَالَ: إِنْ تَزَوَّجْتَهَا فَلَا تَقْرَنْهَا حَتَّى تَكْفُرَ۔

564۔ حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں نے کہا اگر میں طلاق عورت سے نکاح کروں تو وہ میرے لیے میری ماں کی بیٹہ کی طرح ہے انہوں نے جواب فرمایا اگر تم نے اس سے نکاح کر لیا ہے تو پھر کفارہ ادا کرنے تک اس کے قریب نہ جاؤ۔

فَالْ مُحْصَنَةُ: وَهَذَا نَاعِدٌ، وَلَهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ يَتَكُونُ مُطَابِقاً لَهَا إِذَا تَزَوَّجَهَا فَلَا تَقْرَنْهَا حَتَّى تَكْفُرَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جب وہ اس سے نکاح کرے گا تو وہ اس کے ساتھ کھد کرنے والا ہوگا پس کفارہ دینے تک اس کے قریب نہ جائے۔

مطلقہ عورت کا دوسرے خاوند کے بعد پہلے خاوند

سے نکاح

565۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی عورت کو ایک بار دو طلاقیں دے دے اور اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ عدت گزارے اور پھر دوسرے خاوند سے نکاح کر لے وہ خاوند مر جائے یا اس کو طلاق دے دے اور وہ پہلے خاوند سے شادی کر لے تو وہ کتنی طلاقیں کا حقدار ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کی (تین میں سے) جتنی طلاقیں باقی ہوں گی ان کا وہ حقدار ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب وہ عورت دوسرے خاوند سے محبت کے بعد پہلے خاوند کے پاس لوٹ آئے تو وہ تین نئی طلاقیں کے ساتھ واپس لوٹی ہے (پہلا خاوند تین طلاقیں کا مالک ہوگا) اور ان میں ازواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصل میں بھی یہی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے۔

بیوی یا کسی دوسرے شخص کو طلاق کا

اختیار دے دینا

566۔ حضرت خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ قبیلہ بنو اہل حقیق کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے آپ نے اس سے فرمایا تجھے کیا ہوا اس نے کہا کہ میں نے طلاق کا معاملہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دے دیا تھا اور اس

بَابُ: الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقًا أَوْ

تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوِّجُ زَوْجًا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ

565۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ بَسَّارٍ وَنَجِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَةَ عُمَرَ بِنْتِ الْغَطَّابِ فِي زَوْجٍ طَلَّقَ ابْنَتَهُ تَطْلِيقًا أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى تَحِلَّ ثُمَّ تَنْكِحُ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَهَبْتُ أَوْ يُطَلِّقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ عَلَى نَحْمٍ مِنْ؟ قَالَ عُمَرُ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ حُلَّتِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ، فَقَالَ: إِذَا عَادَتْ إِلَى الْأَوَّلِ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ عَادَتْ عَلَى حُلَّتِهَا جَدِيدًا فَلَا تَبْقَى تَطْلِيقَاتٌ مُسْتَقْبَلَةٌ، وَفِي أَصْلِ ابْنِ الْقَوَّامِ: وَهُوَ لَزَلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.

بَابُ: الرَّجُلُ يُعْضِلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ

بِبَيْعِهَا أَوْ غَيْرِهَا.

566۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَانَ بْنِ زَيْدٍ بِنْتِ لَبَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ عَمَّانَ جَالِسًا جَدَّةً، فَأَتَاهَا بَعْضُ بَنِي أَبِي غَبِيْبٍ وَهَمِيْنَةُ تَلَمَّعَانِ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: مَلِكْتُ امْرَأَتِي أَمْرًا بِبَيْعِهَا فَتَارَ قَسِي، فَقَالَ لَهُ: مَا

خَمَلَكَ عَلَى ذَٰلِكَ؟ قَالَ: أَلْفَدْتُ، فَإِنَّ لَهُ زَهْدًا مِنْ قَابِإٍ إِذْ تَجَنَّبَهَا إِنْ جِئْتُ فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ وَأَنْتَ أَمْلَكُ بِهَا.

نے مجھ سے ہدائی اختیار کر لی ہے آپ نے فرمایا اگر تم چاہے ہو تو اس سے رجوع کر لو یہ تو صرف ایک طلاق ہے اور تم اس کے حقدار ہو۔

فَلَا مُخْمَلٌ: هَذَا جُنْدًا عَلَى مَا نَوَى الزَّوْجُ، فَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَابِنَةٍ، وَهُوَ خَابِطٌ مِنْ الْخَطَابِ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَلَّامَةِ مِنْ لَفْظِهَا. وَقَالَ عُفَّانُ بْنُ عُفَّانٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَلْفَضَاءُ مَا لَفَضْتُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک یہ شوہر کی نیت کے مطابق ہے اگر وہ ایک طلاق کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق پائے ہوگی وہ بیضام دینے والوں میں سے ایک ہے اگر اس نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تین طلاقیں ہی ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء و کرام کا یہی قول ہے حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ فیصلہ وہ جو عورت کرے۔

567- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا خَبَّرَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قُرْبَةَ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَرَزَجَتْ ثُمَّ إِنَّهُمْ عَصَوْا عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ. وَقَالُوا: مَا زَوْجُنَا إِلَّا عَائِشَةُ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَجَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمْرَ قُرْبَةَ بَيْنَهُمَا فَاحْتَارَتْ، وَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَعْتَازَ عَلَيْكَ أَخْدَاءَ، فَلَقَرْتُ تَحْتَهُ، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ حَلَالًا.

567- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت قریبہ بنت ابی امیہ کے پاس (اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن ابی بکر رضی اللہ عنہما (کے کاح) کیلئے بیضام بھیجا۔ اور ان کا کاح ہو گیا۔ پھر وہ لوگ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے رنجیدہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر کاح کر دیا آپ نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور ان کو اس بارے میں آگاہ کیا تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے طلاق کا اختیار قریبہ کے ہاتھ میں دے دیا تو حضرت قریبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں تم پر کسی کو اختیار نہیں کرتی (تمہارے مقابلہ میں کسی کو ترجیح نہیں دیتی) وہ آپ کے کاح ہی میں رہیں اور یہ طلاق نہ ہوئی۔

568- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا زَوَّجَتْ خُضَّةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْغَلْبِيَّ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

568- حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنی بیٹی) حضرت خضہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا کاح حضرت منذر بن زبیر سے کر دیا جبکہ حضرت عبدالرحمن رضی

قَالَ: وَيُطْلِقُ يُضَنِّعُ بِهِ هَذَا وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ يَبْنِيهِ؟
فَكَتَمْتُ عَابِدَةَ الْخَلِيزِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: لِيَأْنِ
ذَلِكَ لِي يَنْدِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ:
مَالِي رَغْبَةٌ عَنْهُ وَلَكِنْ يَطْلِقُ لَيْسَ يَفْتَاتُ عَلَيْهِ
بِنَايِهِ، وَمَا كُنْتُ لِأَزِيدُ أَمْرًا لَضِيئِهِ، فَفَرِثَ بِفَرَاتِهِ
نَحْصَةً وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ حَلَالًا.

اللہ عز و شام گئے ہوئے تھے جب حضرت عبدالرحمن رضی اللہ
عندہ اہلس آئے تو انہوں نے کہا مجھ سے ایسا سلوک کیا گیا ہے
کہ مجھ سے بیٹیوں کے سلسلہ میں پوچھا تک نہیں گیا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت منذر سے بات کی تو انہوں
نے کہا کہ یہ تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں
ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں اس
سے انکار نہیں کرتا لیکن مجھ سے ایسا سلوک کیا گیا کہ مجھ سے
بیٹیوں کے سلسلہ میں رائے تک نہیں لی گئی اور آپ جو فیصلہ
فرما چکی ہیں اس کو میں رد نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ ان کے نکاح
میں رہیں اور یہ طلاق واقع نہ ہوئی۔

569۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفَيْرٍ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ بِمِرْثَاةٍ أَمْرَهَا
فَالْقَضَاءُ مَا فَضَّتْ إِلَّا أَنْ يُكْرَ عَليْهَا، فَيَقُولُ: لَمْ
أُرِدْ إِلَّا تَكْلِيفًا وَاجِدَةً فَيَخْلُفُ عَلَى ذَلِكَ،
وَيَكُونُ أَمْلَكَ بِهَا مِنْ جَلْبَتِهَا.

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ
عندہ فرماتے تھے جب آدمی عورت کو طلاق کے امر میں مالک
ملا دے تو فیصلہ وہ ہے جو عورت کرے مگر جب شوہر انکار کر
دے اور کہے کہ میں نے تو صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا
اس سے اس بات کی قسم لی جائے گی اور وہ عدت میں اس کا
مالک رہے گا۔

570۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ
بِمِرْثَاةٍ فَلَمْ تَعْدِلْهُ وَلَقِثَتْ جَنْدَةً فَلَيْسَ ذَلِكَ
بِطَلَاقٍ.

570۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جب آدمی اپنی عورت کو
طلاق کا اختیار دے دے وہ اس سے جہاد نہ ہو تو وہ اس کے
نکاح میں رہتی ہے اور یہ (اختیار دینا) طلاق نہیں ہوتی۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے
ہیں کہ جب خاوند اس کو اختیار دے دے تو یہ طلاق نہیں اگر
اس نے اس اختیار کو استعمال کیا تو وہ خاوند کی نیت پر منحصر ہوگا
اگر اس نے ایک طلاق کی نیت کی ہے تو ایک بائعہ واقع ہوگی
اور اگر تینوں کی نیت کی ہے تو تین واقع ہوگی۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا بھی قول ہے۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْتِيهِ، إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا
فَلَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَاقٍ وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ عَلَى
مَا نَوَى الزَّوْجَ، لِأَنَّ نَوَى وَاجِدَةً فَهِيَ وَاجِدَةٌ بِإِثْنَةٍ
وَإِنْ نَوَى تَلَاثًا فَتَلَاثٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامِئَةِ مِنْ فَهْمِهِ.

بَاب: الرَّجُلُ يَكُونُ تَحْتَ أَمَةٍ

قَبِلَهَا ثُمَّ يَشْتَرِيَهَا

اپنی ملکود کو طلاق

کے بعد خرید لینا

571- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابٍ: أَنَّهُ سَبَلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَلَيْدَةً، فَلَانَتْ حُلَاهَا، ثُمَّ افْتَرَاهَا، أَجْعَلُ لَهُ أَنْ يَمْسُهَا؟ فَقَالَ: لَا يَجْعَلُ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

571- حضرت ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس کے نکاح میں لوطی ہو وہ اس کو طلاق دے دے پھر اس کو خرید لے تو کیا اس کیلئے ایسا۔ صحیح کہ طلال ہے آپ نے فرمایا وہ اس کیلئے طلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے شادی کرے۔

فَالَمْ يَمْسُهَا: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قُلُوبِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ای پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اکبر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَاب: الْأَمَةُ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُفْتَقِ

غلام کی ملکود لوطی کو آزاد کرنا

572- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُفْتَقِ: إِنْ لَهَا الْبَيْتَارُ مَا لَمْ يَمْسُهَا.

572- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسی لوطی کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی غلام کے نکاح میں ہو اور وہ آزاد کر دی جائے تو جب تک اس سے صحبت نہ کی ہو اس لوطی کو اختیار ہے۔

573- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ غُرُوفَةَ بِنِ الرَّبِيعِ: أَنَّ زَوْجَاءَ مَوْلَاةٍ لِبْنِ عَبْدِ بْنِ مَخْبُطٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ، وَكَانَتْ أَمَةً، فَأُفْتُقَتْ، فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهَا خُلُصَةٌ وَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكَ خَبْرًا، وَمَا أَحَبُّ أَنْ تَضَعِي خَيْمًا، إِنَّ أَمْرَكَ بِبَيْتِكَ مَا لَمْ يَمْسُكَ، فَإِذَا مَسَكَ فَلَيْسَ لَكَ مِنْ أَمْرِكَ خَيْمًا، قَالَتْ: وَفَارَقَتْ.

573- حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی ہدی بن کعب کی لوطی زہراء نے بتایا ہے کہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی اور وہ ایک کنیز تھی پس انہیں آزاد کر دیا گیا۔ حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بلا بھیجا اور انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات بتاتی ہوں کہ میں یہ پسند نہیں کرتی کہ تم اس میں سے کچھ اختیار کرو۔ (وہ بات یہ ہے) کہ جب تک تمہارے ساتھ ہم بستی نہ کرے اس وقت تک تمہیں اپنے معاملہ میں اختیار ہے اگر معاشرت کرے تو تمہیں کوئی اختیار نہیں وہ کہتی ہیں کہ میں اس سے جدا ہو گئی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب اس کو علم ہو جائے کہ اسے اختیار ہے تو اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے جب تک وہ اس مجلس میں ہے اور اس مجلس میں یا کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوئی یا اس کے شوہر نے اس سے مباشرت نہیں کی جب ان امور میں سے کوئی ایک کام ہو جائے تو اس کا اختیار باطل ہو جاتا ہے اگر خاوند نے اس سے صحبت کر لی ہے اور وہ اپنی آزادی سے لطم ہے یا اسے علم تو ہے لیکن وہ جانتی نہیں کہ اسے اختیار حاصل ہے تو اس سے بھی اس کا اختیار باطل نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

مریض کی طلاق

574۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب کہ آپ بیمار تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (اگلی صحت کو) عدت گزارنے کے بعد ان کی وراثت میں حقدار ضمہ پایا۔

575۔ حضرت ابرہہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان مکمل کی ان عورتوں کو وراثت میں حصہ دار ضمہ پایا جن عورتوں کو انہوں نے علیلہ مرض میں طلاق دی تھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تک وہ عدت میں ہوگی وہ وراثت میں ہے اور جب خاوند کی موت سے قبل ان کی عدت ختم ہو جائے تو ان کیلئے کوئی میراث نہیں اسی طرح قسطنطین بن بشر نے سفیرہ فہس سے انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی سے انہوں نے حضرت شریح سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں ان کی طرف تحریر کیا جس نے علیلہ مرض میں اپنی بیوی کو تین

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا غَلِثَتْ أُنْثَى لَهَا جَبَارَةٌ، فَأَمَرَهَا بِبَيْعِهَا مَا دَامَتْ فِي مَنْجَلِهَا مَا لَمْ تَقْلَمْ مِنْهُ أَوْ تَأْخُذْ فِي عَمَلٍ آخَرَ أَوْ تَمْسُكَهَا، فَإِذَا كَانَ خُصْمٌ مِنْ هَذَا بَطَلَ جَبَارَتُهَا، فَأَمَّا إِنْ مَسَّهَا وَلَمْ تَقْلَمْ بِالْبَيْتِ أَوْ غَلِثَتْ بِهِ وَلَمْ تَقْلَمْ أُنْثَى لَهَا الْجَبَارَةُ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَبْطُلُ جَبَارَتُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قُفَيْلٍ جَا.

بَابُ: طَلَاَقِ الْمَرِيضِ

574۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُوفٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُوفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ، فَقُلْتُ جَدَّيْهَا.

575۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ: أَنَّ اللَّهَ وَرَّثَ بِنَاءَ ابْنِ مُكْعَلٍ مِنْ كَانَ طَلَّقَ بِنَاءً وَهُوَ مَرِيضٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَرْتَفَعُ مَا دُعِيَ فِي الْعِلَّةِ فَإِذَا انْقَضَتْ الْعِلَّةُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلَا مِيرَاثَ لَهُمْ وَتَحْدِيكُ دَعَا حُشَيْنَ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ شَرِيحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ لَمَّا وَهُوَ مَرِيضٌ: أَنَّ وَرَثَتَهَا مَا دَامَتْ فِي جَدَّتِهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ الْعِلَّةُ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَنَّةُ اللَّهِ

تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ لُقْهَاتِنَا.

طلاق دے دیں اگر تو وہ عدت میں ہو تو اسے ترکہ میں وارث بناؤ اور اگر عدت ختم ہو چکی ہو تو اس کیلئے میراث نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

حاملہ کا مطلقہ یا بیوہ

ہو جاتا

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَطْلُقُ أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا

زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

576۔ حضرت ذہیری سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے حلق سوال کیا گیا جس کا خاوند فوت ہو جائے آپ نے فرمایا جب اس کے پاس بچہ کی ولادت ہو جائے تو اس کی عدت گذر جاتی ہے ایک انصاری آدمی نے کہا جو آپ کے پاس بیٹے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اگر وہ بچہ کو جنم دے اور وہ (اس کا خاوند) ابھی زندہ ہو اس کو دفن نہ کیا گیا ہو تو اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

577۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب حاملہ عورت بچہ کو جنم دے دے تو اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم طلاق اور موت دونوں صورتوں میں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ ولادت کے ساتھ ہی اس عورت کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ایلاء کا بیان

بَابُ: الْإِلَاءِ

578۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے آپ نے

576۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ يَقُولُ عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ: إِذَا وَضَعَتْ فَلَمْ تَخْلُتْ، قَالَ وَجَلَّ مِنَ الْإِنْصَادِ كَانَ عِنْدَهُ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوْ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَهُوَ عَلَى سَرْبِهِ لَمْ يَلْزَمَنَّ بَعْدَ خُلَّتْ.

فَالْ مُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لُقْهَاتِنَا.

577۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا خُلَّتْ.

فَالْ مُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. فِي الطَّلَاقِ وَالْمَوْتِ جَمِيعًا، تَنْقَضِي عِدَّتُهَا بِالْوِلَادَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

578۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

بَنِ السَّيِّبِ قَالَ: إِذَا آتَى الرَّجُلُ مِنْ إِمْرَأَتِهِ، ثُمَّ لَمَّ قَتَلَ أَنْ تَمُوتَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ إِمْرَأَتُهُ لَمْ يَنْلُحْ مِنْ طَلَاقِهَا شَيْءٌ، فَإِنْ مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ قَتَلَ أَنْ يَلْقَى فَهِيَ تَطْلِقُهُ وَهُوَ أَمْلَكَ بِالرَّجْعَةِ مَا لَمْ تَنْقَضِ جِدَّتُهَا، قَالَ: وَكَانَ مِرْوَانَ يُلْقِي بِهِ.

فرمایا کہ جب خاوند اپنی عورت سے ایلا کرے (ہم ہسٹری نہ کرنے کی قسم کھائے) پھر چار ماہ گزر جانے سے قبل ہی وہ اپنی قسم سے رجوع کرے تو وہ بدستور انکی عورت ہے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی اگر قسم سے رجوع کرنے سے قبل چار مہینے گزر گئے تو یہ ایک طلاق ہے اور وہ رجوع کرنے کا مستحق ہے جب تک اس کی عدت نہ گزری ہو۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت مروان رضی اللہ عنہ اس کے مطابق ہی فیصلہ کیا کرتے تھے۔

579۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَيْتُمَا رَجُلًا آتَى مِنْ إِمْرَأَتِهِ فَإِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ وَلَقِيَ خَتَى تَطْلُقُ أَوْ بَيْعًا، وَلَا يَنْقُضُ عَلَيْهَا طَلَاقُ زَوَّانٍ مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرَ حَتَّى يُؤَلَّفَ.

579۔ حضرت ثالیف سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے ایلا کرے جب چار ماہ گزر جائیں تو اس کو مجبور کیا جائے یہاں تک کہ وہ طلاق دے یا رجوع کرے اور اس کو طلاق نہیں ہوگی اگرچہ چار ماہ گزر جائیں یہاں تک کہ اس کو مجبور کیا جائے گا۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: بَلَّغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَغَفَمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَغُبَادَةَ بْنِ سَعْدٍ وَزَيْدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ قَالُوا إِذَا آتَى الرَّجُلُ مِنْ إِمْرَأَتِهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَتَلَ أَنْ يَلْقَى لَقَدْ بَأَسَتْ بِطَلِيقَةٍ بَائِبَةٍ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَكَانُوا لَا يَرَوْنَ أَنْ يُؤَلَّفَ نَقْدَ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيرِهِ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَلَّذِينَ يُؤَلُّونَ مِنْ بَيْنِهِمْ تَرْثُصَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ قَالَ: الْفَرَى الْجَمَاعُ فِي الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ، وَغَرِيْمَةُ الطَّلَاقِ الْبَيْضَاءُ الْأَرْبَعَةُ فَإِذَا مَضَتْ بَأَسَتْ بِطَلِيقَةٍ وَلَا يُؤَلَّفُ تَفْضَعًا، وَكَانَ عُبَادَةُ بْنُ عَبَّاسٍ أَعْلَمَ بِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ مِنْ غَيْرِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْثَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے یہ روایت پہنچی ہے انہوں نے فرمایا جب آدمی اپنی عورت سے ایلا کرے اور اس کے رجوع کرنے سے قبل چار ماہ گزر جائیں تو اس عورت کو ایک طلاق یا نہ ہو جاتی ہے اور وہ شخص شادی کا بیٹھام دینے والوں کی مانند ہوگا۔ اور یہ سب حضرات چار ماہ گزرنے کے بعد اسے مجبور کرنا درست نہیں سمجھتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت للذین یؤلون من بینہم ترثص اربعۃ اشھر سے مراد چار ماہ کے دوران جماع کرنا ہے اور عزما بیت طلاق سے مراد چار ماہ کی مدت گزر جاتا ہے جب یہ گزر جائیں تو ایک طلاق یا نہ ہوگی۔ اور اس کے بعد اسے مجبور نہیں کیا جائے گا اور

(ظاہر ہے کہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوسروں کے مقابلہ میں قرآن پاک کی تفسیر زیادہ جانتے تھے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

جماع سے قبل عورت کو تمین

طلاقیں دینا

580۔ حضرت محمد ابن یاس بن کثیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو جماع سے قبل تین طلاقیں دے دیں پھر اس نے اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور مسئلہ پوچھنے آیا راوی کا بیان ہے کہ میں بھی اس کے ساتھ گیا اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ وہ اس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کر لے۔ اس نے عرض کی کہ میری تو صرف ایک ہی طلاق تھی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو نے خود اس اختیار کو کھو دیا ہے جو اختیار تمہیں تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے کیونکہ اس نے تین طلاقیں ایک ساتھ ہی دیں اور وہ تینوں اکٹھی واقع ہو جائیں گی اگر وہ ان میں فرق کرتا تو صرف پہلی ہی واقع ہوتی کیونکہ دوسری طلاق بولنے سے قبل وہ طلاق بائنہ ہے اور اس پر عدت بھی لازم نہیں اور جب تک وہ عدت میں ہے تو اس پر دوسری اور تیسری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا

قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

580۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَكْحَنَ، قَالَ: عَلَّقَ وَخِلَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ نَدَاهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَبَجَاءَ يَسْتَقِظُ، قَالَ: فَلَمْ يَنْسَ نَعْمَ، فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا لَا يَنْكِحُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ عَلَّاهُ بِإِثْمَا وَاجِدَةً، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ سَلْتُكَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا لِأَنَّهُ عَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعَةً، فَوُفِّقَ عَلَيْهَا جَمِيعَةً نَعْمًا وَلَوْ فَرَّقْنَاهُنَّ وَقَعَتِ الْأُولَى خَاصَّةً لِأَنَّهُمَا بَانَتْ بِهَا قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهُمَا بِالثَّانِيَةِ وَلَا جِدَّةَ عَلَيْهَا فَتَقَعَّ عَلَيْهَا الثَّانِيَةُ وَالثَّلَاثَةُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

بَاب: الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَزُوجُ رَجُلًا قَبْلَ الدَّخُولِ
مطلقہ عورت کا دوسرا خاوند جماع سے قبل طلاق دے دے

581- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمُورٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَبِيْعَةَ بَيْتٍ وَهَبَ فِي غَيْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلْبًا، فَتَكَهَّنَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّهْرِيِّ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُنْسِئَهَا، فَفَارَقَهَا وَلَمْ يُنْسِئَهَا، فَلَزَّادَ رِفَاعَةَ أَنْ يَتَكَهَّنَهَا، وَهُوَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ الَّذِي طَلَّقَهَا، فَلَعَنَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَهَا عَنْ تَزْوِجِهَا، وَقَالَ: لَا تَجُلْ لَكَ حَتَّى تَلْزُقَ الْقَسِيلَةَ.

581- حضرت زہری بن عبد الرحمن بن زہری سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن سمور رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت تہیمہ بے اختیار اپنے گھر میں تھیں طلاق دے دیں ان سے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کر لیا انہوں نے اس سے اعراض کیا وہ ہم بستی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے انہوں نے مہارت سے قبل ہی طلاق دے دی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ وہ ان سے نکاح کر لیں آپ ان کے پہلے خاوند تھے جنہوں نے ان کو طلاق دی تھی نبی کریم ﷺ سے انہوں نے ذکر کیا تو ان کو آپ نے ان سے نکاح کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ تم پر حلال نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ جماع نہ کرے۔

فَالْمَرْأَةُ تُسَافِرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عَدَّتِهَا
582- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حَمْدُ بْنُ لَبِيبٍ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ غَمْرٍدِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ سَجْدَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَزُودُ الْمُتَوَلَّى عَنْهُنَّ أَرْوَاجَهُنَّ مِنَ التَّبَدُّعِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ قَوْلِهِمَا لِأَنَّ الثَّانِي لَمْ يَجَامِعْهَا فَلَا يَجُلُ أَنْ تَزُوجَ إِلَى الْأَوَّلِ حَتَّى يَجَامِعَهَا الثَّانِي.

582- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ من خطاب مقام بیداء سے ان عورتوں کو واپس کر دیتے تھے جن کے خاوند فوت ہو چکے ہوتے تھے اور ان کو حج کرنے سے منع فرماتے تھے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور

بَاب: الْمَرْأَةُ تُسَافِرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عَدَّتِهَا
582- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حَمْدُ بْنُ لَبِيبٍ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ غَمْرٍدِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ سَجْدَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَزُودُ الْمُتَوَلَّى عَنْهُنَّ أَرْوَاجَهُنَّ مِنَ التَّبَدُّعِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ قَوْلِهِمَا لِأَنَّ الثَّانِي لَمْ يَجَامِعْهَا فَلَا يَجُلُ أَنْ تَزُوجَ إِلَى الْأَوَّلِ حَتَّى يَجَامِعَهَا الثَّانِي.

582- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ من خطاب مقام بیداء سے ان عورتوں کو واپس کر دیتے تھے جن کے خاوند فوت ہو چکے ہوتے تھے اور ان کو حج کرنے سے منع فرماتے تھے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور

حاملہ ہوگئی ہے یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبراہٹ کی حالت میں اپنی چادر کھینچے ہوئے نکلے اور فرمایا کہ یہ حد ہے اگر میں

(چراغ ساہ) امام مسلم روایت فرماتے ہیں:

عن ابنی بن سلمۃ عن ابیہ قال وخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام أو طاس فی المصۃ لئلا تم یحیی عنہا
”حضرت ابنی بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ ادواس (غزوہ ح) کے سال میں یمن میں حد کی رخصت دلی بکرا آپ نے اس سے منع فرمادیا۔“

عن الربیع بن سیرۃ الجعفی عن ابیہ انہ قال ان لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمصۃ فاطظقت انا
ورجل الی امرأۃ من بنی عامر کانہا بکفرۃ عطاء فمر حنا علیہا الفساق فقاتل ما لعلنی فقلت ردائی وقال صاحبی
ردائی وکتب الشب منہ فاذا نظرت الی رداء صاحبی اصعبها ولذا نظرت الی اصعبها ثم قالت انت ورداء ک
یکلمنی فمکت معها لئلا تم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کان عہدہ شیء من ہذہ النساء الی
یجمع فلیخل سبیلہا۔

”حضرت ربیع بن سیرہ نقل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن میں حد کی رخصت دلی بکرا آپ کو پیش کیا۔ وہ کہنے لگا کہ اگر وہ؟ میں نے کہا کہ میری چادر حاضر
ہے اور میرے ساتھی نے بھی کیا کہ میری چادر حاضر ہے اور میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے کچھ جچی اور میں اپنے ساتھی سے زیادہ جڑا ہوا تھا۔ وہ
مرگت جب میرے ساتھی کی چادر کو کھینچ کر اس کو پھینک کر پانی اور سب کچھ پھینک کر پانی پھر اس نے کچھ کہہ کر پھر میری چادر میرے لئے
کالی ہے۔ چنانچہ میں اس کے پاس یمن میں انھیں لے آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا جس کے پاس حد دلی اور تو میں سے کوئی مرگت ہو
وہ ان کو چھوڑ دے۔“

حدثنی الربیع بن سیرۃ الجعفی ان ابیہ حدثہ ان کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا ایہا الناس الی
فد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ فمن کان عہدہ منہن شیء
فلیخل سبیلہا ولا تداخلوا معا الی یومہن شیئا

”حضرت ربیع بن سیرہ نقل فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اب
شک میں سے تمہیں مردوں سے حد کرنے کی اجازت دلی جی، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک حد کو حرام کر دیا ہے، یہی جس شخص کے پاس حد دلی
کوئی مرگت ہو وہ اسے چھوڑ دے اور جو بیکوتم نے انھیں دیا ہے وہ ان سے واپس نہ لے۔“

عن الربیع بن سیرۃ عن ابیہ وحی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم الفتح عن مصۃ
النساء

”حضرت ربیع بن سیرہ اپنے والد حضرت سیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے روزہ مردوں سے حد کرنے
سے منع فرمادیا۔“ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، جلد ۱، صفحہ 451-52؛ مطبوعہ مدنی کتب خانہ کراچی)

ماخوذ از ابن ابی بکر کجی روایت کرتے ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال خرجنا معا النساء اللاتی اسمعننا یہن حتی اتوا لیثۃ الرکاب فقلنا یا رسول
اللہ هؤلاء النساء اللاتی اسمعننا یہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن حرم الی یوم القیامۃ
لو دعنا حد ذلک لمسمیت بذلک لیثۃ الرداع وما کانت قبل ذلک الا لیثۃ الرکاب۔ رواء الطبرانی فی الاوسط
وفیہ مستلفہ بن عبد اللہ، ولفہ ابو حاتم وغیرہ، وفیہ روحہ رجال الصحیح. (چراغ ساہ)

إِنَّمَا نَضَعُهُ مِنْ عَمَرٍ عَلَى التَّهْدِيدِ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي
اس کو ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ڈرانے پر محمول
کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ
فَيُؤْتِرُ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى
تفضیل و بیانا

585۔ اَعْبَرْنَا مَا بَيْنَكَ، اَعْبَرْنَا ابْنُ خُبَابٍ، عَنْ
زَالِقِ بْنِ خُبَيْجٍ: أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً مُخْتَبِدِ بْنِ سَلَمَةَ،
فَكَانَتْ تَحْتَهُ، فَتَزَوَّجَ عَلَيَّهَا ابْنَ أُمِّ شَابَةَ فَكَانَ الشَّابَةُ
عَلَيْهَا، فَمَا خَلَّفَهُ الْفُلَاقُ فَطَلَّقَهَا وَاجِدَةً، ثُمَّ ائْتَاهَا
585۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت زافع
بن خدیج: اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً مُخْتَبِدِ بْنِ سَلَمَةَ،
کیا وہ ان کے نکاح میں ہی تھیں کہ انہوں نے ایک نوجوان
عورت سے نکاح کر لیا اور انہوں نے جوان عورت کو ان پر

(جسے صاحب) اور صاحبہ فقہاء کا قول: (طاسا بن قدامہ مثلی کہتے ہیں:

وَمَنْ رَوَى عَنْ تَحْرِيمِهَا عَمْرٍ وَعَلَى وَابْنِ عَمْرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ الْزُبَيْرِ، قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَعَلَى تَحْرِيمِ الْمَتْعَةِ
صَالِحٌ وَأَعْلَى الْمَطْلُوعَةِ وَفِي حَبْلَةٍ فِي أَعْلَى الْكُفَّةِ وَالْأَوَّلِي فِي أَعْلَى الشَّامِ وَاللَّيْثُ فِي أَعْلَى مِصْرَ وَالشَّافِعِيُّ وَمَنْ
أَصْحَابُ الْأَوَّلِ (الْمُتْلَى) ابْنُ قَدَامَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ جُلْد 7، صُفْحَة 138، طَبْعُ مَدِينَةِ الْمَكِّيَّةِ رَوَيْتُ)

”میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث کی ترمیم کر رہی ہے ان میں سے چند یہ ہیں: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن
مسعود اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم۔ حضرت ابن عبد البر فرماتے ہیں حضرت امام مالک اور اہل مدینہ کی کوفہ میں حضرت امام ابو حنیفہ، اہل شام میں
حضرت ابو زہری، اہل مصر میں حضرت ابو یزید، حضرت امام شافعی اور اہل صحابہ آج کل کے کرام و ائمہ اہل حدیث ہیں۔

شیوخ کی احادیث سے حرمت حد پر اختلاف: شیخ الحدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کرتے ہیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَحْوَمَ
الْحِمْرِ الْأَحْمَرِ وَنِكَاحَ الْمَتْعَةِ

”زید بن علی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فلوگوں کو جس کے گوشت اور نکاح
حد کو حرام کر دیا۔“ (الاستبصار جلد 3، صفحہ 142، مطبوعہ دارالکتب الاسلامیہ، قم ایران)

شیخ ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے جان پھرانے کے لئے لکھ دیا ہے کہ یہ حدیث شیعہ حضرات کے اجماعی موقف کے خلاف ہے اس لئے اس
روایت کا عمل ہے کہ یہ کھانا یا ان کی کچی ہے۔ یہ شیعہ حضرات کا یہ طریقہ ہے کہ ان کی کتابوں میں جو چیز ان کے اپنے موقف کے خلاف ہے اسے تفسیر پر محمول
کر دیتے ہیں۔ حالانکہ روایت بیان کرنے میں تفسیر کا یہ عمل درست ہے اگر جان جانے کے لئے حق چھاننا ہے تو جان جانے کے لئے سناؤں رہنا سہنا سہا
ہے تفسیر بات پر ان کی کچی شہادت ہے کہ زید بن علی نے یہ روایت کھانا یا ان کی کچی ہے اور اگر تفسیر میں کا صبر ہے تو یہ بیان کہ ان میں حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہ و ان کے رفقاء نے تفسیر اختیار کرتے ہوئے عید اللہ بن زیاد کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہ کر لی؟ ان میں سے جس نے یہ تفسیر کو ترک کیا تو انہیں کیا کہا جائے گا؟
تفسیر کا حصول تو شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ساری محنتوں کو ناک میں ڈال کر اسے بے نتیجہ ہی سے بدل دیتا ہے۔ علیہ السلام۔

حَتَّىٰ إِذَا كَانَتْ تُغْلِبُ إِزْنَهَا، ثُمَّ عَادَ، فَأَنْزَلَ الشَّابَّةَ، فَمَا حَدَّثَهُ الطَّلَاقَ، لَطَلَفَهَا وَاجِدَةً، ثُمَّ أَتَاهَا حَتَّىٰ كَانَتْ أَنْ تُغْلِبَ إِزْنُهَا، ثُمَّ عَادَ فَأَنْزَلَ الشَّابَّةَ، فَمَا حَدَّثَهُ الطَّلَاقَ، فَقَالَ مَا جِئْتُ بِإِنْمَا بَيْتٍ وَاجِدَةٍ، فَإِنْ جِئْتُ بِسُقْرَازٍ عَلَىٰ مَا تَرْتَبِنَ مِنَ الْأَنْزَةِ وَإِنْ جِئْتُ بِطَلْفَتِكَ، قَالَ: بَلَىٰ أَسْتَفِرُّ عَلَى الْأَنْزَةِ فَأَسْتَسْكِنُهَا عَلَىٰ ذَلِكِ، وَلَمْ يَزَلْ رَافِعٌ أَنْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكِ إِنَّمَا جِئْتُ بِرَجِيئَةٍ أَنْ تَسْتَفِرُّ عَلَى الْأَنْزَةِ.

ترجیح دی انہوں نے آپ سے طلاق طلب کی اور آپ نے ایک طلاق دے دی اور انہیں مہلت دے دی حتیٰ کہ جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو ان سے رجوع کر لیا پھر وہ جوان عورت کی طرف زیادہ مائل ہوئے انہوں نے آپ سے طلاق مانگی آپ نے ان کو طلاق دی اور انہیں مہلت دے دی حتیٰ کہ جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجوع کر لیا آپ پھر جوان عورت کو ترجیح دینے لگے تو انہوں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا آپ نے فرمایا تو جیسا چاہے (تجھے اپنے معاملہ میں اختیار ہے) اب صرف ایک طلاق باقی ہے اگر تم چاہتی ہو تو اس ترجیح کو قبول کر کے برقرار ہو ورنہ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں انہوں نے کہا کہ میں اس ترجیح کے باوجود اسی طرح برقرار رہوں گی آپ نے انہیں اس پر روک رکھا اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں کوئی ممانہ خیال نہیں کیا جبکہ وہ خود ترجیح پر راضی ہو گئیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عورت اس پر راضی ہو جائے پھر اس میں کوئی حرج نہیں اور اس کو اختیار ہے کہ جب اس کو بچہ چلے تو اس (رضاعت) کو رجوع کر لے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

باب اللعان

586۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک آدمی نے اپنی عورت سے لعان کیا اور اس کے بچہ کی لٹی کر دی تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کی مابین تفریق کر دی اور بچہ عورت کے پر کر دیا۔

بَابُ: اللَّعَانِ

586۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا لَا عَنْ إِسْرَافِهِ فِي زَوَانٍ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاغْتَضَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَالْحَقُّ بِالْوَلَدِ بِالْمَرْءِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے

لَا نَ شُكَّ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا نَفَى الرَّجُلُ وَلَدَ

إِمْرَأَتِهِ وَلَا عَنْ فَرْقٍ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ يَزَلْ يَزْنِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ قَهْقَرَاتِ رَجْمَتِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى.

مطابق عمل کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی سے ہونے والے بچے کی لٹی کر دے اور لعان کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور بچہ کی نسبت اس کی ماں سے کر دی جائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

طلاق میں تعدد

بَابُ: مُنْعَةُ الطَّلَاقِ

587۔ اُنْصَرْنَا مَا لَيْكَ، خُلِقْنَا نَافِعًا، غَيَّ ابْنُ عُمَرَ لَنَا: بِكُلِّ مُنْعَةٍ مُنْعَةٍ إِلَّا الَّتِي تُطْلَقُ وَلَمْ يَرْضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُنْفَسْ فَحَسَنَهَا بِصَفِّ مَا لَمْ يَرْضَ لَهَا.

587۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہر مطلقہ عورت کیلئے حد ہے (دو چیز جو عورت کو طلاق کے وقت استفادہ کیلئے مرد دیتا ہے) سوائے اس کے کہ اسے طلاق دی جائے اور اس کا مهر مقرر ہو چکا ہو اور اس سے ہم بستری نہ کی گئی ہو تو اس کیلئے مقرر کیے ہوئے مهر کا نصف کافی ہے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَكَانَتْ الْمُنْعَةُ الَّتِي يُخْصَرُ عَلَيْهَا صَاحِبَتُهَا إِلَّا مُنْعَةً وَاحِدَةً، هِيَ مُنْعَةُ اللَّبَنِ يُعَلِّقُ إِمْرَأَتُهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، وَلَمْ يَرْضَ لَهَا، فَهَدِيَتْ لَهَا الْمُنْعَةُ وَاجِبَةٌ، يُؤْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَاءِ وَأَفْزَى الْمُنْعَةِ لِبَاسُهَا فِي بَيْتِهَا: الْبِرْزُ وَالْمَلْحَفَةُ وَالْبِعْضَارُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْثَمَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ قَهْقَرَاتِ رَجْمَتِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جس کا یہی نسخہ نکس کر جس پر اس کے خاوند کو مجبور کیا جائے سوائے ایک حد کے جس نے اپنی عورت کو اس سے محبت کرنے سے قبل طلاق دے دی ہو اور اس کا مهر بھی مقرر نہ کیا ہو پس یہ حد اس کیلئے واجب ہے اور عدالت کے ذریعے یہ لیا جائے گا کم سے کم حد مگر میں استعمال کیا جائے والا لباس، اور زین، کرت اور تاجہ بندہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

دورانِ عدت عورت کا زین و زینت کرنا

588۔ اُنْصَرْنَا مَا لَيْكَ، اُنْصَرْنَا نَافِعًا، أَنْ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ اِسْتَحْكَتْ عَلَيْهَا وَهِيَ خَادَةٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ نَعْدَ وَلَدَيْهِ، فَلَمْ تَكُنْ جِلَّ حَتَّى كَادَتْ غِنَاها أَنْ تَرْضَا.

588۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید کی آنکھوں میں تکلیف تھی وہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد سوگ والی تھیں انہوں نے سر نہیں اگایا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں گندے ہو گئیں۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُنْ جِلَّ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل

بِخُجْلٍ لِّلزَّيْنَةِ وَلَا تَلْعَجْنَ وَلَا تَتَكَبَّيْنِ، فَأَمَّا الْمَرْؤُورُ
وَنَحْوُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ، لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ لِّلزَّيْنَةِ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَبِيَّةٍ وَالْعَامَةِ مِنْ فُقْهَانَا.

اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

589۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ضَبِيَّةَ
بِنْتِ أَبِي خَبِيَّةٍ، عَنْ خَفْصَةَ أَوْ عَالِشَةَ أَوْ عَنْهَا
جَبِينَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْعَلُ لِمَرْأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ عَلَى مَتَبٍ فَوْقَ
ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ عورت کو اپنے خاوند کی وفات پر عدت گزرنے
تک سوگ مٹانا چاہیے زینت کیلئے نہ خوشبو لگائے، نہ نعل
لگائے اور نہ ہی سر نہ لگائے حتیٰ کہ اس کی عدت گزر جائے
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
یہی قول ہے۔

فَإِنْ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَنْهَى لِّلْمَرْأَةِ أَنْ تُجِدَ
عَلَى زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَلَا تَتَكَبَّيْنِ وَلَا
تَلْعَجْنَ لِرِزْنَةٍ، وَلَا تَكْجُلَ لِرِزْنَةٍ حَتَّى تَنْقَضِيَ
عِدَّتُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ وَالْعَامَةِ مِنْ فُقْهَانَا.

بَابُ: الْمَرْأَةِ تَنْتَقِلُ مِنْ مَنْزِلِهَا قَبْلَ

إِنْقِضَاءِ عِدَّتِهَا مِنْ مَوْتٍ أَوْ طَلَاقٍ

590۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَجِيدٍ،
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ
سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَجِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ بَشَّ عُبَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَكَمِ الثَّقَفِيُّ، فَإِنْ تَطَلَّعَتْ
عُبْدَةُ الرَّحْمَنِ، فَأَرْسَلَتْ عَالِشَةَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ
أُمَيْرُ الْمَدِينَةِ: إِنَِّّي اللَّهُ وَأَرْسَلْتُ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا،
فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: إِنَّ عُبْدَةَ الرَّحْمَنِ
عَلَيْنِي، وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ: أَوْ مَا تَلْفَكِ شَأْنٌ

حضرت قاسم بن محمد اور حضرت سلیمان بن یسار سے
روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے
حضرت عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دے دی حضرت
عبدالرحمن نے ان کو (اپنے گھر) منتقل کر لیا۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے مروان رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا وہ
مدینہ طیبہ کے حاکم تھے (پیغام یہ تھا) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور
عورت کو اس کے گھر واپس بھیجو۔ حضرت سلیمان کی بیان
کردہ حدیث میں ہے کہ انہوں نے (مروان) نے کہا

فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ؟ قَالَتْ غَابِثَةٌ: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ، فَإِنَّ مَرْوَانَ: إِنْ كَانَ بِكَ الشَّرُّ لَمَحْشَبُكَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

عبدالرحمن مجھ پر غالب آگئے۔ اور قاسم کی حدیث میں ہے کیا آپ کو حضرت فاطمہ بنت قیس کے بارے میں پتہ نہیں (یہ جھگڑا کی وجہ سے مکر سے بخل ہو گئی تھیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم حضرت فاطمہ کی بات ذکر نہ کرتے تو تمہارا کوئی نقصان نہیں تھا۔ مروان رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تمہارے نزدیک (بخل ہونے کا) سبب جھگڑا ہے تو یہاں بھی وہی سبب ہے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْوَانِ أَنْ تَنْقَلِبَ مِنْ مَرْوَانَ الْبَيْتِ حُلُقًا فِيهِ زَوْجُهَا طَلَقًا بَدِيًّا أَوْ غَيْرَهُ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ عَمَى تَقْفِيٍّ جُلُثًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَقَائِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ عورت کو اس مکر سے بخل نہیں ہونا چاہیے جس میں اس کے خاوند نے طلاق بائو کوئی اور طلاق دی ہو یا اس کا خاوند اس مکر میں فوت ہوا ہو۔ حتیٰ کہ اس کی عدت گزر جائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

591- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، أَنَّ ابْنَ سَعْدٍ نَزَلَ مِنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ حُلُقًا أَلْفَةً، فَانْقَلَبَتْ، فَانْكَرَ دَابِكُ عَلَيْهَا ابْنُ عَمْرٍ.

591- حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن اہل کی بیٹی کو طلاق ہو گئی اور وہ اس مکر سے جہاں طلاق ہوئی حتیٰ بخل ہو گئیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پسند نہ فرمایا۔

592- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ غَيْرَةَ، عَنْ عَمِيهِ زَيْدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ غَيْرَةَ، أَنَّ الْفَرَقَةَ بَنَتْ مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ وَهِيَ أُمُّ أَبِي سَعْدٍ بِالْخَلَوِيِّ أَخْبَرَتْ: أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَغْلِيهَا فَيُنْكِحَ حُلْمَةً، فَإِنْ زَوَّجَ خَرَجَ فِي حُلْمٍ أَغْلِيهَا فَيُنْكِحَ حُلْمَةً، فَإِنْ كَانَ بِطَرْفِ الْفَلَوْمِ أَفْرَحَهُمْ فَلَقَلْوَهُ، فَقَالَتْ: كَسَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَنِي أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَغْلِيهَا فَيُنْكِحَ حُلْمَةً فَإِنْ زَوَّجَ لَمْ

592- حضرت فرید بنت مالک بن سنان نے جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اپنے خاوندان بنی خدرہ میں واپس جانے کے بارے میں پوچھنے لگیں کہ میرے شوہر اپنے بھائے کے ہاں غلاموں کی تلاش میں لگے اور جب وہ قدم (مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے) میں تھے تو انہیں وہ غلام مل گئے انہوں نے آپ کو لے کر دیا آپ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اپنے خاوندان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي اتَّبَعُوا فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ ۚ

عظمیٰ رہو یہاں تک کہ حدت فحتم ہو جائے آپ فرماتی ہیں میں نے اس میں چار ماہوں دن گزارے آپ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غلیظہ بنے گئے تو آپ نے مجھے بلا بھیجا اور مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا اور میں نے انہیں یہ بتایا آپ نے اسی کی اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

593- اَمْرًا مَالِكًا، اَمْرًا نَخَسًا مِّنْ سَعِيدٍ، عَنِ
بَنِي الْمُصَنَّبِ: اِنَّهُ سَيْلٌ عَنِ الْمَرْأَةِ يَخْلُقُهَا رَوْجَهَا
وَيُؤَيِّنُ فِيْهَا اَمْتًا نَّكَرًا، عَلٰى غَيْرِ الْكَرَاءَةِ؟ قَالَ: عَلٰى
رَوْجِهَا، قَالُوا: لَئِنْ لَّمْ يَكُنْ جَنْدٌ رَّوْجِهَا؟ قَالَ:
لَعَلَّيْهَا، قَالُوا: لَئِنْ لَّمْ يَكُنْ جَنْدُهَا؟ قَالَ: لَعَلِّي
الْاَمِيرَ۔

593- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعید
بن مسیب سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس
کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہوا رو کر اسے کس مکان
میں ہو کر کرایہ کس کلتے ہے آپ نے فرمایا اس کے خاوند
پر لوگوں نے عرض کی اگر اس کے خاوند کے پاس کوئی شے نہ
ہو تو آپ نے فرمایا کہ اس عورت پر واجب ہے لوگوں نے
عرض کی اگر اس عورت کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو آپ نے فرمایا
یا کہ حاکم وقت پر واجب ہے۔

594- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَسْكَنٍ خَفَضَ زَوْجُ الثَّيْبِ رَأْسَهُ وَكَانَ طَرِيقُهُ فِي خَجَرِيهَا، فَكَانَ يَنْسَلُكُ الطَّرِيقَ

594- أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَنْسَكٍ خَفِضَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ طَرِيقُهُ إِلَى خَجَرِيهَا، فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ

الْأُخْرَى مِنْ أَفْهَامِ التَّبَوُّتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، كَمَا هُوَ أَنْ يُسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا.

سے تھا (وہ اسی راستے سے مسجد میں آتے تھے) آپ مسجد کیلئے گھروں کے پچھاڑے سے دوسرا راستہ اختیار فرماتے مطلقہ عورت سے (داخلہ کیلئے) اجازت لینا مکروہ ہے یہاں تک اس سے رجوع کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلْعَمْرُو أَنْ تَسْتَقِلَّ مِنْ مَرْئِيهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فِيهِ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقَضِيَ جِلَّتُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامِئَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت کو اس گھر سے نہیں لٹکانا چاہیے جس گھر میں اس کے خاوند نے اسے طلاق دی ہو اگر وہ طلاق بائند ہو یا غیر بائند یا جس میں خاوند فوت ہو گیا ہو حتیٰ کہ اس کی عدت گزر جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: جِلَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ أُمِّ وَلَدِ كِي عَدَّتْ

595۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقْنَا نَافِعَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: جِلَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تَوَلَّى عَنْهَا سِتْلَهَا خِصْفَةً.

595۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ام ولد کی عدت جب اس کا آقا فوت ہو جائے تو ایک خِصْفِ ہے۔

596۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَزَّمَهُ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ: جِلَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ ثَلَاثٌ خِصْفٍ.

596۔ حضرت یحییٰ بن عمر ازہری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام ولد کی عدت تین خِصْفِ ہے۔

597۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ يَرْبُودَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ خَيْثَمَةَ، أَنَّ عَمْرُوَ بْنَ الْعَاصِ سَبَّلَ عَنْ جِلَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ؟ فَقَالَ: لَا تَلْبِسُوا عَلَيْهَا فِي ذِيْنَا إِنْ تَكُنْ أَمَةً فَإِنْ جِلَّتْهَا جِلَّةُ حُرَّةٍ.

597۔ حضرت رجاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ام ولد کی عدت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہمیں شریعت کے بارے میں شک و شبہ میں نہ ڈالو اگرچہ وہ لونڈی ہو اس کی عدت آزاد عورت کی مانند ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالْعَامِئَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نخعی اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

حلیہ، برتہ اور طلاق کے مشابہ الفاظ

598۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے ظلیہ اور برتہ میں سے ہر لفظ سے تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں۔

599۔ حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے نکاح میں لوطی تھی اس نے اس کے مالک سے کہا کہ اس کے معاملہ سے تم تک، حضرت قاسم نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کو طلاق سمجھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی آدمی ظلیہ اور برتہ کے الفاظ سے تین طلاقوں کی نیت کرے تو یہ تین طلاقیں ہی ہیں، اگر وہ ایک طلاق کا ارادہ کرے تو یہ ایک طلاق ہائے ہے اس نے اپنی عورت سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بچہ کے نسب میں شک

600۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ بچہ کو جنم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا ان کا کیا رنگ ہے؟ اس نے عرض کی سرخ رنگ کے ہیں آپ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی گندری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا ایسا کیوں ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا خیال ہے کہ کسی رنگ سے یہ رنگ نکلا ہوگا آپ نے فرمایا کہ حیرے بچے کا رنگ کسی رنگ نے نکالا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو ایسے

بَابُ: الْخَلْبَةِ وَالْبَرْتَةِ وَمَا يَنْشَبُ الطَّلَاقِ

598۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْخَلْبَةُ وَالْبَرْتَةُ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

599۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ تَخَفَهُ وَلَيْلَةً فَقَالَ لِأَخِيهَا: خَاتَمَكُمْ بِهَا؟ قَالَ الْقَاسِمُ فَرَأَى النَّاسَ أَنَّهَا تَطْلِيقَةٌ.

فَالِ مُحَمَّدٌ: إِذَا نَوَى الرَّجُلُ بِالْخَلْبَةِ وَالْبَرْتَةِ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَهُنَّ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَإِذَا أَرَادَ بِهَا وَاحِدَةً فَهُنَّ وَاحِدَةٌ بَلَاءٌ، دَخَلَ بِإِزْوَجِهِ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَاسِمِ مِنْ فَهْمِهِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يُؤَلِّدُ لَهُ فَيُغْلِبُ عَلَيْهِ الشَّكَّةَ

600۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ إِفْرَئِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا الْوَأْنُهَا؟ قَالَ: خُمْرٌ، قَالَ: فَبَلِّ فِيهَا مِثْرَ أُوزُقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِمَا كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ نَزْعَهُ عِزْقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَلَقُلْ إِنَّكَ نَزَعْتَ عِزْقِي.

فَالِ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْتَعِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْتَعِي مِنْ وَلَدِهِ

بِهَذَا وَنَحْوِهِ.

شہادت وغیرہ کی بناء پر اپنے بچے کی نفی نہیں کرنی چاہیے۔

عورت اپنے خاوند سے پہلے مسلمان ہو جائے

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا

601۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حکیم بنت عمارؓ بن ہشام حضرت عمرؓ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں وہ حج مکہ کے دن مسلمان ہو گئیں حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے ہی کہہ دیں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا اور وہ نبی کریم ﷺ کی اہانت سے (سڑ پر روانہ ہوئیں) کہ وہ ان تک پہنچ گئیں اور انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ غشی کے ساتھ میری سے اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے اپنی چادر ان پر ڈال دی یہاں تک کہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیٹھ کی۔

601۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ عِمَارٍ بِنْتِ هِشَامٍ كَانَتْ تَحْتُ جُكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ فَلَمَّا لَمَسَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَخَرَجَ جُكْرَمَةُ خَارِبًا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى لَقِئَهُ النَّبِيُّ، فَلَا تَحِلُّكَ أُمَّ حَكِيمٍ حَتَّى لَمَسَتْ عَلَيْهِ لَذَعَتُهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمَّا سَلِمَ، لَقِئَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ وَتَبَّ إِلَيْهِ فَرَحًا وَمَا عَلَيْهِ رِذَاوَةٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند وہ اسلام میں ہی ہو تو ان دونوں کے درمیان تفریق نہ کی جائے حتیٰ کہ خاوند پر اسلام پیش کیا جائے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو وہ انکی بیوی ہوگی اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دے تو ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور یہ فرقت ایک طلاق مانند ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ لَمْ يَنْفَرِقْ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَخْرُجَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامَ، فَإِنْ أَسْلَمَ لَهَا بِمِرَاتِهِ وَإِنْ أُمِّي أَنْ يُسْلِمَ لَمْ يَنْفَرِقْ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ لَمْ يَنْفَرِقْ بَيْنَهُمَا تَغْلِيظُهُ بِأَجَلِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ.

عدت گزر جاتا

بَابُ: انْقِضَاءُ الْحَيْضِ

602۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم (انکی بیٹی) کو جب تیسرا حیض شروع ہوا تو وہ عدت کے گھر سے نکل ہو گئیں (راوی ابن شہاب نے کہا) میں نے حضرت

602۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: انْقَضَتْ حَيْضَةُ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ دَخَلَتْ لِي الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ، فَلَمْ تَخْرُثْ ذَلِكَ بِغَفْرَةٍ

بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: صَدَقَ عَزُوزٌ، وَقَدْ
جَادَلَهَا فِيهِ نَاسٌ وَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:
﴿ثَلَاثَةٌ قُرُوبٌ﴾ فَقَالَتْ: صَدَقْتُمْ وَتَلَوْنِ مَا
الْأَفْرَاءُ؟ إِنَّمَا الْأَفْرَاءُ الْأَعْلَاهُ.

عروہ بنت مہدائض (ان کی بیٹی) سے اس کا ذکر کیا کہ
حضرت عروہ رضی اللہ عنہ (روایت کرنے والے ایک راوی)
نے حج کہا ہے اس بارے میں لوگوں نے ان سے (حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے) اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا ہے
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لفظ قروہ آپ فرمائے گئیں تم حج
کہتے ہو کیا تم جانتے ہو القراء سے کیا مراد ہے القراء
مراد کبر ہے۔

603- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ
بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ
بَقْلًا مَقْلًا ذَلِكُمْ.

603- حضرت ابو بکر بن مہدائض بن حارث بن ہشام
روایت کرتے ہوئے ایسے ہی فرماتے ہیں۔

604- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ،
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ زَيْدًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يَقَالُ
لَهُ الْأَخْوَصُ مَقْلًا بِمَوَاتِهِ، ثُمَّ مَاتَ جَبْنٌ دَخَلَ فِي
الْذَمِّ مِنَ الْخَبْثَةِ النَّابِلَةِ، فَقَالَتْ أُمُّ وَارِثَةَ، وَقَالَتْ
بَنُو: لَا تَرِيْنَهُ، فَاحْضَرُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ فَنَسَأَلُ مُعَاوِيَةَ فَصَالَةً بَيْنَ غَبِيَّةٍ وَنَاسٍ مِنْ
أَهْلِ الشَّامِ، فَلَمْ يَجِدْ جَنَعَهُمْ جُلْعًا فِيهِ، فَكَتَبَ إِلَى
زَيْدٍ بَنٍ لَثْبِتٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ بَنٍ لَثْبِتٍ أَنَّهَا إِذَا
دَخَلَ فِي الذَّمِّ مِنَ الْخَبْثَةِ النَّابِلَةِ لِأَنَّهَا لَا تَرْتَقِي
وَلَا تَبْرُئُهَا، وَقَدْ تَرَأَتْ مِنْهُ وَتَرَى مِنْهَا.

604- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک
شامی آدمی جس کو اخوص کہا جاتا ہے اس نے اپنی عورت کو
طلاق دے دی پھر وفات ہو گیا جب اس عورت کو تیسرا جنس
شروع ہوا اور اس عورت نے کہا کہ میں اس کی وارث ہوں۔
اس کے بیٹوں نے کہا تم اس کی وارث نہیں ہو۔ وہ یہ جھگڑا
حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس لائے
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت فضال بن عید اور دیگر
شامی لوگوں سے پوچھا انہیں ان کے حلق لاطم پایا آپ نے
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت زید بن
ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب تحریر کیا کہ جب اس کو تیسرا جنس
شروع ہو گیا تو (خاندان کے مرنے کی صورت میں) وہ وارث
نہیں بنتی اور زید اس کا خاندان وارث بنتا ہے وہ اس سے
لا حلق ہو گئی اور وہ (خاندان) اس سے لا حلق ہو گیا۔

605- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ
عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَقْلًا ذَلِكُمْ.

605- حضرت مہدائض بن عمر رضی اللہ عنہما کے آ زاد کردہ غلام
حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
ایسی ہی ایک روایت کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: ابْقِضَاءُ الْبَلَدِ عِنْدَنَا الطَّهَارَةُ مِنَ الْمَم
مِنَ الْخَبْثَةِ النَّافِلَةِ إِذَا اغْتَسَلْتَ بِهَا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک
دھرتی تپ پوری ہوتی ہے جب وہ تیرے حیض سے پاک
ہو جائے اور غسل کر لے۔

606- أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّ رَجُلًا عَلَّقَ إِسْرَاقَهُ تَطْلِيفَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ثُمَّ
فَرَعَهَا حَتَّى انْقَطَعَ دَمُهَا مِنَ الْخَبْثَةِ النَّافِلَةِ
وَدَخَلَتْ مُغْتَسِلَهَا وَأَذْنَتْ مَاءَ هَاهُ، فَتَوَافَا فَقَالَ لَهَا:
لَقَدْ رَاجَعْتُكَ، فَتَأْتَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ
ذَلِكَ وَعِنْدَهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ عُمَرُ: قُلْ
بِهَا بَرَأَيْتُكَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَخُو
بِرٍّ خَبِثَتِ مَائِمَةٌ تَقْبِلُ مِنْ خَبْثَتِهَا النَّافِلَةِ فَقَالَ عُمَرُ
رَجَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: كُنْثِيَتْ مُلِيَّةٌ عَلِمًا.

606- حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے
اپنی عورت کو ایسی عطا دی جس میں رجعت کی حکایت رکھتا
تھا پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس کے تیرے حیض کا خون ختم
ہو گیا وہ اپنے غسل خانہ میں گئی پانی کے قریب ہی پہنچی حتیٰ کہ وہ
(مرد) اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میں نے تیرے
ساتھ رجوع کر لیا ہے اس عورت نے حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے اس کے حلق مسئلہ پوچھا آپ کے پاس
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اس بارے میں اپنی
راے بتائیں انہوں نے عرض کی اے امیر المؤمنین میری
راے کے مطابق اس وقت تک وہ رجوع کرنے کا زیادہ
حقدار ہے۔ جب تک وہ تیرے حیض سے فراغت کے بعد
غسل نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری راے
بھی یہی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم علم سے بھری ہوئی
مجھ پر بیڑی ہو یعنی علم سے مسورا ستار ہو۔

607- أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُثَيْمَةَ، عَنْ إِبْنِ قَهَابٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ رَجَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هُوَ أَخُو بَهَا حَتَّى تَقْبِلُ مِنْ
خَبْثَتِهَا النَّافِلَةِ.

607- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ (مرد) اس عورت کا زیادہ
حقدار ہے یہاں تک کہ وہ تیرے حیض سے فراغت کے بعد
غسل کر لے۔

608- حضرت فضی نے حیرہ اصحاب رسول ﷺ سے
روایت کی ہے۔ وہ سب فرماتے ہیں کہ مرد اپنی عورت کا
زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ وہ تیرے حیض سے فراغت

608- أَخْبَرَنَا جُنَيْسُ بْنُ أَبِي جُنَيْسٍ الْخَطَّابُ الْمَنْصُورِيُّ
عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ثَلَاثَةِ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوا: الرَّجُلُ أَخُو بَهَا بِإِسْرَاقِهِ حَتَّى

تَغْتَسِلُ مِنْ خَيْضِهَا النَّابِلَةُ، قَالَ جَنَسِي: وَسَجِفْتُ
سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: الرَّجُلُ أَخْبَى بِإِمْرَأَتِهِ عَنِّي
تَغْتَسِلُ مِنْ خَيْضِهَا النَّابِلَةُ.

فَالِ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَدَنِيِّ مِنْ قَهْرَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمَرْأَةُ يُطْلِقُهَا زَوْجُهَا طَلَاً
يَمْلِكُ الرَّجُلُ أَنْ يَجْبِضَ خَيْضَةً أَوْ
خَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْفَعُ خَيْضَتَهَا

مطلقہ رجسی کو ایک یا دو
حیض آنے کے بعد
خون نہانا

609۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَبَّانٍ: أَنَّ كَانَ جَنْدَ جَدِّهِ
إِمْرَأَتَانِ هَاجِسَتَيْنِ وَتَنَاضَرَتَا لِفُطُلُقِ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ
تُرْجِعُ، وَخَفَاتِ لَا تَجْبِضُ وَهِيَ تُرْجِعُ لَمَرْبُهَا
فَرُبَّتْ مِنْ سَنَةٍ، ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا خَبَّانٌ جَنْدَ رَأْسِ
السَّنَةِ، أَوْ فَرُبَّتْ مِنْ ذَلِكَ لَمْ تَجْبِضْ، فَقَالَتْ: أَنَا
أَرَقُّ مَالِكُ أَجْبِضْ، فَأَخْتَصَمُوا إِلَى غَفَّانِ بْنِ غَفَّانٍ
وَجَسَى اللَّهِ غَنَةً فَقَضَى لَهَا بِالْعِزَّاتِ فَلَا تَبِ
الْهَاجِسَةُ غَفَّانُ فَقَالَ: هَذَا غَضَلُ ابْنِ غَبَبِكَ هُوَ
أَشَارَ عَلَيْنَا بِذَلِكَ، يَحْيَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَزَّوَجَلَّ
اللَّهُ وَجْهَهُ.

609۔ حضرت محمد بن یحییٰ بن خبان سے روایت ہے کہ ان
کے دادا محترم کے پاس دو بیویاں تھیں ایک باہمی اور ایک
انصاری۔ آپ نے انصاری بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ
(بچے کو) دودھ پلاتی تھیں اور حاجتِ رضا میں ان کو
حیض نہیں آتا تھا اس حالت میں تقریباً ایک سال گزر گیا ایک
سال کے قریب یا پورا سال گزرنے کے بعد ان کے شوہر
خبان کا انتقال ہو گیا لیکن انہیں (اس مرحلہ میں) حیض نہ آیا۔
تو وہ کہنے لگیں کہ میں وارث ہوں کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا۔ وہ
سب (دو تاء) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس یہ جھگڑا
لے گئے آپ نے اس کے حق میں میراث کا فیصلہ فرمایا تو
باہمی بیوی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طاعت کرنے لگی آپ
نے فرمایا کہ یہ تمہارے چچا زاد بھائی کا ہی عمل ہے (فیصلہ
ہے) انہوں نے اس بات سے ہماری طرف یعنی حضرت علی
بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی جانب اشارہ کیا۔

610۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
قُسَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْبُوحٍ سَعِيدِ بْنِ مَسْبُوحٍ سَعِيدِ بْنِ مَسْبُوحٍ سَعِيدِ بْنِ مَسْبُوحٍ

610۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس عورت کو طلاق ہو جائے

اِنَّهٗ لَاقِلٌّ�ۗ قَالَ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَكْبَهَا
 اِسْرَافًا عَلَّقْتُ لِمَا حَصَتْ خَيْضَةً اَوْ خَيْضَتَيْنِ ثُمَّ
 رُبِمَتْ خَيْضَتُهَا لِاِنَّهَا تَنْتَبِهُ بِسُغَةِ اُخْهَرٍ لِانِ اسْتَبَانَ
 بِهَا حَمَلٌ فَلَذِيكَ وَالْاُ اِعْدَلْتُ بَعْدَ الْيَسْغَةِ ثَلَاثَةً
 اُخْهَرٍ ثُمَّ خَلْتُ.

اسے ایک یا دو حیض آئے ہوں پھر خون بند ہو جائے تو وہ
 عورت نو ماہ تک انتظار کرے اگر حمل ظاہر ہو جائے تو پھر اس کا
 حکم ہے (اس کی عدت وضع صل ہے) اور نو ماہ کے بعد تین
 ماہ حریدت گزارے پھر محال ہوگی۔

611- قَالَ مُحَمَّدٌ: اُخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَمَّادٍ
 عَنْ اِبْنِ اَبِيهِمْ: اَنْ عَلَّقَمَةُ بْنُ لَيْسٍ عَلَّقِيَ اِسْرَافًا كَلَاثًا
 يَنْبَلِكُ الرَّجُلُ لِمَا حَصَتْ خَيْضَةً اَوْ خَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ
 اِزْلَفَعَ خَيْضَتُهَا عَنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ مَاتَتْ
 لَسَالٍ عَلَّقَمَةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذِيكَ، فَقَالَ
 عَلَيْهِ اِسْرَافًا حَسَنَ اللّٰهِ عَلَيْكَ بَيْرَافَتَا لِكُلِّهِ

611- حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ
 بن قیس نے اپنی عورت کو طلاق دی جس میں دو رجوع کی
 کلیت رکھتے تھے ان کا ایک یا دو حیض آئے پھر انھوں نے نو ماہ تک
 حیض کا خون بند رہا اور ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علقمہ نے
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اس کے حلق
 دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ عورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 اس کے ترک کرنا ہمارے لیے روک رکھا ہے پس تم اسے کماؤ۔

612- حضرت فضیٰل سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس
 رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 پوچھا تو آپ نے اس کی ہر اس سے انہیں کمانے کا حکم دیا۔

612- اُخْبَرَنَا جُنَيْسٌ بْنُ اَبِي جُنَيْسٍ الْخَطَّابُ عَنْ
 الشَّعْبِيِّ: اَنْ عَلَّقَمَةُ بْنُ لَيْسٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ
 ذِيكَ فَأَمَرَهُ بِاَكْلِهِ بَيْرَافَتَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لِهَذَا اُكْتَفِرَ مِنْ بِسْغَةِ اُخْهَرٍ وَثَلَاثَةِ
 اُخْهَرٍ بَعْدَهَا، لِهَذَا نَأْخُلُ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِي خَيْثَمَةَ
 وَالْعَمَامَةِ مِنْ قُلُوبَانَا، لِأَنَّ الْجِلْدَةَ فِي بَعْضِ اللّٰهِ
 غُرُوجًا عَلَى اُزْبَعِهِ اَوْ جَوَ لَا خَابِسٍ لَهَا: لِلْخَامِلِ
 حَتَّى تَضَعَ، وَالْحَيِّ لَمْ يَكُلَعْ الْخَيْضَةَ ثَلَاثَةً اُخْهَرٍ
 وَالْحَيِّ لَمْ يَنْسُتْ مِنَ الْمَجْنُبِ ثَلَاثَةً اُخْهَرٍ، وَالْحَيِّ
 تَجْنُبُ ثَلَاثَ خَيْضٍ، لِهَذَا الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَيْسَ
 بِعِدَّةٍ الْخَابِسِ وَلَا غَيْرِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ عدت نو ماہ ہے
 اس کے بعد حریدتین ماہ ہے۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔
 حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام
 کا یہی قول ہے کیونکہ کتاب اللہ میں عدت کی چار صورتیں
 مذکور ہیں پانچویں صورت نہیں (۱) حاملہ کیلئے وضع حمل تک
 (۲) جو حیض کی مرکز نہ پہنچی ہو اس کی عدت تین ماہ تک (۳)
 جو نہ ایسا کو کچھ گئی ہو اس کی عدت تین ماہ تک (۴) جسے حیض
 آتا ہو اس کی عدت تین حیض تک ہے اور جو تم نے ذکر کیا ہے
 (نو ماہ کے انتظار کے بعد تین ماہ حریدت گزارے) یہ
 حاملہ یا غیر حاملہ کی عدت نہیں۔

بَابُ: جِلْدَةُ الْمُسْتَحَاذَةِ

مستحاضہ کی حدت

613۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: جِلْدَةُ الْمُسْتَحَاذَةِ سَنَةٌ.
613۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ مستحاضہ کی حدت ایک سال ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْخَمْرُ وَفِ جِلْدَتَا أَنْ جِلْدَتَهَا عَلَى أَفْرَاقِهَا أَلْيَى ثَمَّاتٍ تَجْلِسُ فِيمَا مَضَى، وَتَجْلِبُكَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَبَةَ وَغَيْرُهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ تَأَخُّدٌ وَغَرُّ قَوْلِ أَبِي عَتَبَةَ وَالْقَادِي مِنْ لَفْظِهَا، أَلَا تَرَى أَنَّهَا تَتَرَكُ الصَّلَاةَ أَهْمَ أَفْرَاقِهَا أَلْيَى ثَمَّاتٍ تَجْلِسُ بِأُفْرَاقِهَا بَيْنَهُنَّ خَابِطٌ؟ فَتَجْلِبُكَ تَقَعُّدُ بَيْنَ، فَإِنَّا نَحْضُكَ ثَلَاثَةَ لُرُؤٍ بَيْنَهُنَّ بَأْتُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ أَلْفُ مِنْ سَنَةٍ أَوْ أَكْثَرَ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک معروف یہ ہے کہ اس کی حدت اس کے جیس کے اقرار سے ہوگی جس میں وہ گذشتہ دنوں بیٹھی تھی اسی طرح ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دیگر فقہاء کرام نے فرمایا ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا بھی قول ہے کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ جس جیس میں وہ بیٹھی ہے وہ ان ایام کی نمازیں ترک کر دیتی ہے کیونکہ ان ایام میں وہ جیس سے ہوتی ہے لہذا اسی طرح وہ حدت بھی گذارے جب تین جیس کے ایام گذر جائیں گے تو حدت گذر جائے گی اگرچہ یہ ایک سال سے کم یا زیادہ ہو۔

بَابُ: الرِّضَاعُ

رضاعت کا بیان

614۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْمَرٍ كَانَ يَقُولُ: لَا رِضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أَرْضَعَ لِي الصُّغُرِ.
614۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رضاعت اس کے بعد لیے ثابت ہے جس کو حضرت میں دودھ پلایا جائے۔

615۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، عَنْ غِفْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْلِسُ وَأَمَّا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْأَلُ ابْنَ أَبِي تَيْبٍ خَطْبَةً، فَقَالَ عَائِشَةُ: لَقَلَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْأَلُ ابْنَ تَيْبٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ لَلَّامًا يَغْمُ بِخَفْضَةٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَقَالَ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ غَمِي لَقَدْ بَيْنَ الرِّضَاعَةِ حَيْثُ دَخَلَ عَلَيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ.

615۔ حضرت عروہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے انہوں نے سنا کہ کوئی آدمی حضرت حمیرہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخلہ کے لئے اجازت طلب کر رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ آدمی آپ کے گھر میں داخلہ کی اجازت مانگ رہا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ حضرت

حصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح رضائی چاہا جس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میرے نکاح رضائی چھڑا دے رہے تو کیا وہ میرے ہاں آ سکتے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

616۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْوَلَدِ۔
616۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رضاعت کی وجہ سے دوج حرام ہو جاتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہے۔
617۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہ شخص (باجواب) داخل ہوتا جس کو آپ کی بہنوں اور بھتیجیوں نے دودھ پلایا ہوتا اور وہ آپ کے ہاں (باجواب) نہ آتا جس کو انگی بھائیوں نے دودھ پلایا ہوتا۔

616۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ غَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثَّانٍ لَمَّا إِتْرَأَتَانِ، فَأَرْحَضَتْ إِحْدَهُمَا غَلَامًا، وَالْأُخْرَى جَارِيَةً، فَمَسَّحَ عَلَى يَتْرُوجِ الْغَلَامِ الْبَجَارَةَ؟ قَالَ: لَا، الْفُلْفَاعُ وَاجِدٌ۔
616۔ حضرت عمرو بن شریف سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس کی دودھ پلایا جس ان میں سے ایک نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا آپ سے پوچھا کیا کیا وہ لڑکا اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہے آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ نکاح (یعنی جس کی وجہ سے دودھ اترتا ہے) ایک ہے۔

619۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا إِسْرَاطُ بْنُ غَفْبَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرِّضَاعِ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الْخَوْلِيِّ وَإِنْ كَانَ مَصَّةً وَاجِدَةً فَهِيَ تُحْرَمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْخَوْلِيِّ فَإِنَّمَا طَعَامٌ بِالْكَلَّةِ۔
619۔ حضرت اسماعیل بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے رضاعت کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا جو دو سالوں کے اندر ہو وہ اگرچہ دودھ کا ایک قطرہ چمے تو حرمت کا باعث بن جاتا ہے اور جو دو سالوں کے بعد ہو وہ محض ایک کھانا ہے جس نے کھالیا۔

620۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا إِسْرَاطُ بْنُ غَفْبَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ غُرُوفِ بْنِ الزُّهَيْرِ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: لَا، الْفُلْفَاعُ وَاجِدٌ۔
620۔ حضرت عمرو بن زہیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے دی

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

فرمایا جو حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا تھا۔

621- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُوزُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: مَا كَانَ فِي الْحَوَلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ نَفْثَةٌ وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ.

621- حضرت قوز بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو دو سالوں کے دوران ہو اگرچہ دو دودھ کا ایک قطرہ چھ سے دو حرمت کا باعث بن جاتا ہے۔

622- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ لَمْ تَلِدْ وَلَدًا حَتَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرْسَلَتْ بِهِ وَهَوَ يُرْضَعُ إِلَى أُخِيصَا أُمِّ كَلْبُومَ بِنْتُ أَبِي نَجْمٍ، فَقَالَتْ: أَرْضِعِيهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيَّ، فَأَرْضِعِي أُمَّ كَلْبُومَ بِنْتُ أَبِي نَجْمٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ مَرَضَتْ، فَلَمْ تُرْضِعِيهِ عَشْرَ ثَلَاثَ مِرَالٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كَلْبُومَ لَمْ يُعَيَّمْ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ.

622- حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں امی بنیں حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا جب کہ وہ ابھی دودھ پیتے تھے آپ نے فرمایا کہ انہیں دس دودھ پلائیں تاکہ وہ میرے پاس (بلا حجاب) آسکیں۔ حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے مجھے تین دودھ دودھ پلایا مگر آپ تیار ہو گئیں میں انہوں نے تین دودھ کے علاوہ مجھے دودھ نہ پلایا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بلا حجاب نہ آسکا تھا کیونکہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما نے مجھے مکمل دس دودھ نہیں پلایا۔

623- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ خَفْصَةَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى قَابِطَةَ بِنْتُ عُمَرَ تُرْضَعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: لَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهِيَ يَوْمَ أَرْضَعُهُ صَبِيرًا يُرْضَعُ.

623- حضرت نافع سے روایت ہے کہ انہیں حضرت صفیہ بنت ابی عبید نے آگاہ کیا کہ حضرت عاصم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی بہن) کے پاس بھیجا انہیں دس دودھ پلائیں کہ وہ (بے حجاب) آسکیں انہوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ وہ آپ کے پاس (بلا حجاب) آجاتے تھے جس وقت انہوں نے ان کو دودھ پلایا تو وہ اس وقت چھوٹے تھے کہ وہ شیر خوار تھے۔

624- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ: كَانَ لِي مَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرَ رَضَعَاتٍ، مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمُنَّ،

624- حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دس بار دودھ پلانے کا حکم نازل فرمایا جس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے

ثُمَّ نَسِخْنَ بِخَمْسٍ مَغْلُوبَاتٍ، فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔
پھر یہ حکم پانچ بار دودھ پلانے (والی آیت) سے منسوخ ہو گیا
جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت قرآن کریم
میں ان کی قرأت کی جاتی تھی۔

625۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَايَهَ،
قَالَ: سَجَّاءُ زَجَلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَنَا مَعَهُ جُنْدٌ
ذَاوِ الْقَضَاءِ، يَسْأَلُهُ عَنْ رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ، فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: سَجَّاءُ زَجَلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،
فَقَالَ: كُنْتُ لِي وَلَدَةً فَكُنْتُ أُبَسِّمُهَا، لَعَنَ ذَلِكَ
إِسْرَائِيلُ إِلَهِهَا، فَلَوْ رَضَعْتُهَا، لَعَنَ ذَلِكَ
إِسْرَائِيلُ: فَوَيْلٌكَ وَاللَّهِ لَوْ رَضَعْتُهَا، قَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْجَعُهَا وَابْتَ بَخَارِ نَفْسِكَ فَإِنَّمَا
الرِّضَاعَةُ رِضَاعَةُ الصَّغِيرِ۔
625۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک
آدی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوا اس وقت میں بھی ذرا القضاء کے نزدیک آپ کے
ساتھ تھا وہ شخص بڑے آدی کی رضاعت کے بارے میں
پوچھنے لگا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک
آدی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر
ہوا اس نے عرض کی کہ میری ایک لونپی تھی جس سے میں ہم
بستری کرتا تھا میری بیوی نے اس کو دودھ پلا دیا جب میں اس
کے پاس گیا تو میری عورت نے کہا کہ اس سے دور رہو میں
نے اس کو دودھ پلایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی
بیوی کو سزا دو اور اپنی کنیز سے ہم بستری کرلو۔ رضاعت تو
صرف کم سن کی ہوتی ہے۔

626۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، وَسَمِعْتُ
عَنْ رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي غُرُودُ بْنُ الزُّهَيْرِ
أَنَّ أَبَا خَلِيفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَدَّ بِلَرَاءٍ وَكَانَ تَبْنَى سَالِمًا
بِالْبَيْتِ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى أَبِي خَلِيفَةَ كَمَا كَانَ تَبْنَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَارِثَةَ، فَاتَّخَذَ أَبُو خَلِيفَةَ سَالِمًا
وَعَمْرُو بْنُ أَبِي هِنَةَ اتَّخَذَهُ ابْنَةُ أَبِيهِ فَابْتَدَأَ بِنَتِ
الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهِيَ مِنَ الشَّهَابِ جَزَاءِ
الْأَوَّلِ وَهِيَ يُؤْمَلُ مِنَ الْفَضْلِ ابْنِ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا
أَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي زَيْدٍ مَا أَنزَلَ: ﴿ أَدْخُلُوهُمْ
إِلَّا بِإِذْنِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ﴾ رَدُّ كُلِّ أَحَدِهِمْ إِلَى

626۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے بڑی عمر
والے کی رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرما
یا کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت
ابو خلیفہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے
صحابہ میں سے تھے آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے انہوں
نے حضرت سالم کو اپنا حقیقی بالیا تھا جنہیں مولیٰ ابی خلیفہ کہا
جاتا ہے جیسے نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی
اللہ عنہ کو اپنا حقیقی بالیا تھا حضرت عذیر رضی اللہ عنہ نے
حضرت سالم کا نکاح کیا تو وہ ان کو بیٹا تصور کرتے تھے انہوں
نے ان کا نکاح اپنی بیٹی حضرت فاطمہ بنت ولیدہ بن حبیب
رضیہ رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ آپ سب سے پہلے ہجرت

اُنہیہ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَتْلُمُ الْبُؤْرَةَ إِلَى مَوَالِيهِ، فَخَضَعَتْ
 سَهْلَةً بَنَتْ سَهْلًا بِمَرْأَةِ ابْنِ خَلْتَفَةٍ وَهِيَ بِنْتُ نُبَيٍّ
 غَابِرِ بْنِ لُؤَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَلَغَا
 لِفَالِكٍ: مِمَّا تَرَى سَالِحًا وَلَدًا وَكَانَ يَدْخُلُ غُلًى
 وَفَمَا فَضَّلَ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ، فَمَا تَرَى فِي
 شَأْنِهِ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِيمَا بَلَغَا
 أَرْجِيهِ غَفَسَ وَضَعَابٌ، فَحَرَمَ بَيْنَكَ أَوْ بَيْنَهَا،
 وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَأَعْلَتْ بِذَلِكَ
 غَائِبَةً فَيَمْنُ نَجِبٌ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ،
 لَكَانَتْ تَأْمُرُ أُمَّ كَلْفُومٍ وَبَنَاتِ ابْنِهَا يَرْجِعْنَ مِنْ
 أَحْسَنَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، وَلَهُنَّ سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
 ﷺ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِذَلِكَ الرِّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنْ
 النَّاسِ، وَلَكِنْ بِغَائِبَةٍ: وَاللَّهِ مَا تَرَى الْبَدَنَ فَتَرَى بِهِ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَهْلَةً بَنَتْ سَهْلًا إِلَّا رُخْصَةً لَهَا
 فِي رِضَاعَةِ سَالِحٍ وَخُذْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَا
 يَدْخُلُ عَلَيْهَا بِهَذِهِ الرِّضَاعَةِ أَحَدٌ فَهَلْ هَذَا كَانَ
 زَانِيًا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ.

کرنے والی عورتوں میں سے ایک تھیں اور ان دونوں قریش کی
 افضل عورتوں میں سے تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت زید
 کے بارے میں حکم نازل فرمایا ادعوہم لا ہاتھم را تو ہر
 حقیقی اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جائے گا اگر اس کا باپ
 معلوم نہ ہو تو اس کو اس کے آقا کی طرف منسوب کیا جائے گا۔
 حضرت سہلہ بنت کبیل رضی اللہ عنہا جو حضرت عذہ جسد رضی
 اللہ عنہا کی بیوی تھیں اور قبیلہ جو عامر بن لوی سے تھیں نبی کریم
 ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جیسا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے
 انہوں نے عرض کی کہ ہم حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا
 سمجھتے تھے وہ میرے پاس آ جاتے تھے جبکہ میں مکمل لباس
 میں ہوتی تھی۔ ہمارے پاس ایک ہی گھر ہے آپ ان کے
 بارے میں کیا فرماتے ہیں جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے نبی کریم
 ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو باپ بارودھ ملاؤ جس سے
 حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور وہ تہا اور رضی بیٹا بن جائے گا
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو دلیل بتایا آپ کو
 مردوں میں سے جس کا گھر میں داخل ہوتا تھا لگتا آپ
 حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور امی بنتیوں کو حکم دیتیں کہ وہ
 جس کے داخلہ کو چھوڑتی ہیں اسے دودھ پلا دیں ہاتی تمام
 ازواج رسول ﷺ نے انکار کر دیا کہ لوگوں میں سے کوئی
 اس رضاعت کی وجہ سے ان کے پاس آئے اور سب نے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے
 حضرت سہلہ بنت کبیل رضی اللہ عنہا کو حکم دیا ہے اس کے
 بارے میں بخدا ہم خیال کرتی ہیں کہ یہ صرف حضرت سالم
 رضی اللہ عنہ کی رضاعت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی
 طرف سے رخصت تھی اس رضاعت کی وجہ سے کوئی ان کے
 پاس (یا احباب) داخل نہیں ہوگا۔ بڑی عروا لے کی رضاعت

کے بارے میں ازواج رسول ﷺ کی یہی رائے تھی۔

627۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رضاعت وہی ہے جو گھبراہ میں ہو اور رضاعت وہی جس نے گوشت اور خون نکالیا ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے حرمت اسی رضاعت سے ہے جو دو سالوں کے اندر ہو اور جو رضاعت اس عرصہ میں ہو باعث حرمت ہے اگرچہ ایک دفعہ دودھ چوسا ہو۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت سعید بن مسیب اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے۔ جو دو سالوں کے بعد دودھ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اُولَ الْوَالِدَاتِ يَرْضَعْنَ اُولَ الْاَحْلَانِ رضاعت کی مکمل مدت دو سال ہے اس کے مکمل ہونے کے بعد کوئی رضاعت نہیں۔ جو کسی کو حرام کر دے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دو سال کے بعد چھ ماہ احتیاطاً بڑھادیجئے آپ فرماتے تھے یہ دو سال اور چھ مہینے جن کا مجموعہ تیس ماہ ہے ان میں حرمت ثابت ہوتی ہے اور ان کے بعد ہمارے نزدیک یہ حرام نہیں کرتی ہمارے نزدیک دو سال کے بعد کسی قسم کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ ہمارے نزدیک جس عرصے سے دودھ اتر احرام کو ثابت کر دیتا ہے اور ہمارے نزدیک رضاعت سے بھی وہ سب کچھ حرام ہو جاتا ہے جو سب سے حرام ہو جاتا ہے۔ باپ سے رضاعت بھائی پر وہ رضاعت بہن جو باپ کی طرف سے ہے حرام ہے اگرچہ بائیس دوئوں علیحدہ علیحدہ ہوں بشرطیکہ ان دوئوں کا دودھ ایک ہی عرصے سے ہو۔ جیسا کہ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قلاح (جس عرصے سے دودھ اترتا ہے)

627۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَا رَضَاعَةَ إِلَّا فِي الْمَتْنَةِ، وَلَا رَضَاعَةَ إِلَّا مَا أَثَبَتَ اللَّحْمَ وَالْعَمَلُ.

فَالْأَمْرُ مُتَّفَقٌ: لَا يُحَرِّمُ الرِّضَاعُ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ، فَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنَ الرِّضَاعِ وَإِنْ كَانَ مَضَّةً وَاجِدَةً لَمْ يَحَرِّمْ حَتَّىٰ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لَمْ يُحَرِّمْ حَتَّىٰ لَأَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لَعَلَّ أَوْدَ أَنْ يُمْرُ الرِّضَاعُ﴾ فَتَمَامُ الرِّضَاعَةِ الْحَوْلَانِ، فَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ تَمَامِهَا فَحَرِّمُ حَتَّىٰ. وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ بِخَصَاطٍ بِسَبْعَةِ أَشْهُرٍ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ، فَيَقُولُ: يُحَرِّمُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَتَعْلُفُهُمَا إِلَى تَمَامِ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ، وَذَلِكَ فَلَا يُحَرِّمُ شَهْرًا، وَلَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ وَنَحْنُ لَا نَرَى أَنَّهُ يُحَرِّمُ، وَنَرَى أَنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ. وَأَمَّا لَيْسَ الْقَحْلُ فَإِنَّا نَرَاهُ يُحَرِّمُ، وَنَرَى أَنَّهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ السَّبَبِ، فَلَا يَخُورُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مِنَ الْآبِ تُحَرِّمُ عَلَيْهِ أُمَّتُهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مِنَ الْآبِ وَإِنْ كَانَتِ الْأُمُّانِ مُخْتَلِفَتَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّهُمَا مِنْ زَوْجٍ وَاجِدٍ، حَتَّىٰ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلْقَاخُ وَاجِدٌ، فَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَّةُ اللَّهِ.

ایک ہی ہوا سی پر ہم مل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

کتاب الضحایا

قربانی کیلئے جو جانور جائز ہوتا ہے

626۔ حضرت باقر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانیوں میں مٹی (ایک سال کی بکری، تین سال کی گائے، چھ سال کا اونٹ) اور اس سے بڑا جانور ہے۔

629۔ حضرت باقر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان قربانیوں سے منع فرماتے تھے جو سب نہ ہوں اور اس سے بھی منع فرماتے جن کے اعضا میں پیدائشی نقص ہو۔

630۔ حضرت باقر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دودھ دینے والے بکری کی آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے ایک موٹا جازہ بیگ والا میٹھا مرغیوں پر آپ کی طرف سے مید گاہ میں ذبح کروں میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یہ جانور آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اپنا سر اس وقت منڈایا جس وقت یہ میٹھا ذبح ہوا آپ تیار تھے لوگوں کے ساتھ مید کیلئے نہ گئے تھے۔ حضرت باقر نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جس نے قربانی کی اور حج نہیں کیا تو اس پر سر کا منڈانا واجب نہیں حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طرح کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس تمام حدیث پر عمل کرتے ہیں بجز ایک بات کے کہ بیکر کا چمہ، کچھ جب بڑا دکھائی دے تو بطور ہدیہ قربانی جائز ہے اس

کتاب الضحایا

وَمَا يُجْزَى مِنْهَا

626۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الضَّحَايَا وَالْبِلْدَنِ النَّحْيِ فَمَا لَوْ قَدْ

629۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَمَّا لَمْ يُبَيِّنْ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبِلْدَنِ وَعَنِ النَّحْيِ يُقَيِّضُ مِنْ غُلْبَتِهَا.

630۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ضَحَّى مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَرْفَى أَنْ لُفَّتْ رِجْلُهُ لَمْ تَكُنْ لِحَيْتًا أَقْرَنَ ثُمَّ أَذْبَحَهُ لَمْ يَوْمِ الْأَضْحَى فَمِنْ مَضَى النَّاسِ لَفَعْلَتْ، ثُمَّ حَبِلَ إِلَيْهِ، فَخَلَقَ رَأْسَهُ جَمْرًا فَبَيْعَ كُتْبَهُ وَكَانَ مَرِيضًا لَمْ يَشْهَدْ الْعِيْدَ مَعَ النَّاسِ، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَيْسَ جِلَاقِي الرَّأْسِ بِوَاجِبٍ عَلَيَّ مِنْ ضَحْيٍ إِذَا لَمْ يَخْرُجْ وَقَدْ فَعَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا عَلَيْهِ نَافِعٌ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاجِبَةٍ، الْبِلْدَعُ مِنَ الضَّحَايَا إِذَا كَانَ عَظِيمًا أَجْزَاءً، فِي الْهَدْيِ وَالْأَضْحِيَّةِ، بِذَلِكَ جَاءَتْ الْآيَاتُ:

وَالْحَصْبَىٰ مِنَ الْأَضْحَىٰ بُخَيْرِيَّةٌ بِمَا بُخَيْرِيَّةٌ مِنْهُ
 الْقَحْلُ، وَأُمُّ الْجَلَالِ قُتَيْلُ بْنُ يَقُولَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُثْمَرَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَى مَنْ لَمْ يُبْعَ فِي يَوْمِ
 النُّحْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِيَّةُ مِنْ قُلُوبِهِ جَدًّا
 بَيْتُ الْقَوْلِ بِهِ -
 حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
 یہی قول ہے۔

631۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عُثْمَرَ لَمْ يَكُنْ يُبْعِي عَمَّا فِي بَيْتِهِ الْمَرْأَةِ.
 قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يُبْعِي عَمَّا فِي بَيْتِهِ
 الْمَرْأَةِ.
 حضرت تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف سے قربانی نہیں
 کرتے تھے جو بھی عورت کے پیٹ میں ہو۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
 کرتے ہیں جو یہ بھی عورت کے پیٹ میں ہو اس کی طرف
 سے قربانی نہیں۔

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

632۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا عُثْمَرُ بْنُ الْخَارِثِ،
 أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ اُخْبَرَهُ أَنَّ النَّوَّاسَ بْنَ عَازِبٍ سَأَلَ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَاذَا يُبْعِي مِنَ الضَّحَايَا؟ فَأُجِبَ
 بِبَيْدٍ، وَقَالَ: أَرْنَعُ وَحَمَانَ النَّوَّاسِ بْنَ عَازِبٍ يَبْشُرُ
 بِبَيْدٍ وَيَقُولُ: يَدْعَى الْقَصْرَ مِنْ بَيْدٍ وَهِيَ الْغُرْجَاءُ
 الْبَيْتِ كُلُّهَا، وَالْغُرْزَاءُ الْبَيْتِ غُرْزَاءُ، وَالْمَرْغُوعَةُ
 الْبَيْتِ مَرْغُوعُهَا، وَالْمَرْغُوعَةُ الْبَيْتِ لَا تَقْبَلُ.
 حضرت عید بن خیرود سے روایت ہے کہ حضرت ہرہ
 بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ
 قربانی میں کن جانوروں سے اجتناب کیا جائے آپ نے
 اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور کہا کہ چار جانوروں سے
 (روایت کرتے ہوئے) حضرت ہرہ بن عازب رضی اللہ
 عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا
 ہاتھ آپ کے دست مبارک کی نسبت چھوٹا ہے۔ وہ یہ ہیں
 (۱) انگڑی قربانی جس کا انگڑا پن واضح ہو (جو مل نہ سکے)
 (۲) ایسی کائی قربانی جس کا کانا پن واضح ہو (۳) ایسی پیار
 قربانی جس کا مرض واضح ہو (۴) ایسی کزور قربانی جس میں
 چرلہ نہ ہو۔

فَالْقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، فَأَمَّا الْغُرْجَاءُ فَلَمَّا مَشَتْ
 عَلَى رِجْلَيْهَا فَهِيَ بُخَيْرِيَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَمْسِي لَمْ
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
 مطابق عمل کرتے ہیں انگڑی قربانی اگر اپنے پاؤں پر چل سکے

تُجْزَى، وَأَمَّا الْعَزَاءُ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنَ الْبَصَرِ الْأَكْثَرِ مِنْ نِصْفِ الْبَصَرِ أُجْزَأَتْ، وَإِنْ ذَهَبَ الْبَصَرُ فَصَاعِدًا لَمْ تُجْزَى، وَأَمَّا الْمَرِيضَةُ الَّتِي فَسَدَتْ لِمَرَضِهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقَى فَإِنَّهُمَا لَا يُجْزَيَانِ۔

توبہ جائز ہے اگر نہ چل سکے تو یہ ناجائز ہے اور اگر کافی قربانی کی نصف سے زیادہ بیٹائی باقی ہو تو جائز ہے اگر نصف یا اس سے زیادہ بیٹائی ختم ہو چکی ہے تو ناجائز ہے ایسی بیمار جس کی بیماری کی وجہ سے حالت بگڑ چکی ہو اور ایسی کمزور جس میں چربی تک نہ ہو تو یہ ناجائز ہیں۔

قربانی کا گوشت

بَابُ: لَحُومُ الْأَضَاحِيِّ

633۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے کیا تو آپ نے کہا انہوں نے سچ فرمایا ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے دیہاتوں میں سے کچھ لوگ حید الامحی کے روز نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں آئے آپ نے ارشاد فرمایا تین دن کیلئے گوشت ذخیرہ کر لو جو باقی ہے اسے صدقہ کرو۔ اس کے بعد آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانوں سے فائدہ اٹھاتے تھے ان کی چربی جمع کرتے تھے اور اس (کی کھال) سے ٹھکیں بناتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کیا بات ہے یا جیسا بھی آپ نے فرمایا (یہ شک راوی کا ہے) آپ سے لوگوں نے عرض کی آپ نے ہمیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت روکنے سے منع فرمایا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جھمیں میں نے اس آنے والی جماعت کی وجہ سے روکا تھا جو قربانی کے روز آئی تھی تم کھاد صدقہ کرو اور جمع کرو۔

633 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَالِدٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْأَضَاحِيَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ: صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ: ذَاتَ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ خَضِرَةُ الْأَضْحَى لِي زَمَانٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِذْجُرُوا ثَلَاثَ وَتَصَلُّوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ فِي ضَحَائِهِمْ، يُجْعِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَجْعَلُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا ذَاكَ؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالُوا: نَهَيْتَ عَنْ امْسَاكِ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَكْلِ الذَّائِفَةِ الَّتِي كَانَتْ ذَلِكُ خَضِرَةِ الْأَضْحَى، فَكُلُوا وَتَصَلُّوا وَادْجُرُوا۔

634۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت

634 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمٍ الضَّحَا بِغَدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بِغَدَ ذَلِكَ: كُلُوا وَتَزَوُّنُوا وَادْعُوا. (ابو داؤد اور ذخیرہ کرد۔)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ تین دن کے بعد کھانے اور خوراک بنانے میں کوئی حرج نہیں نبی کریم ﷺ نے منع فرمانے کے بعد اس کی اجازت فرمادی ہے آپ کا دوسرا فرمان پہلے فرمان کا ناخ ہے اسی لیے اس کو ذخیرہ بنانے اور خوراک بنانے میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ہمارے فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

635۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ السَّجَوِيُّ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَهْيُ عَنْ أَكْلِ لَحْمٍ الضَّحَا بِغَدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بِغَدَ ذَلِكَ: كُلُوا وَدَعُوا وَتَصَلُّوا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی قربانی کے گوشت کو کھائے، ذخیرہ کرے اور صدقہ کرے۔ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ وہ خیرے حصے سے کم صدقہ کرے اگرچہ تہائی سے کم صدقہ کرنا جائز ہے۔

بَابُ: الرَّجُلِ يَذْبَحُ أَضْحِيَّةَ قَبْلِ
أَنْ يَغْدُوَ يَوْمَ الْأَضْحَى

مید گاہ کی طرف جانے سے
قبل قربانی کرنا

636۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ نُمَيْرٍ: أَنَّ عَوْنَمَ بْنَ أَطْفَرٍ ذَبَحَ أَضْحِيَّةَ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ يَوْمَ الْأَضْحَى وَأَنَّهُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْدُوَ بِأَضْحِيَّةٍ أُخْرَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے

فَالنَّاسُ مَحْمُودٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي مَضَرٍ

يُصَلِّي الْعَبْدُ فِيهِ، فَلَنَنْجَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْإِيمَانُ فَلَنَسْأَلُ
 حَى شَأْنِ لَحْمٍ، وَلَا يُجْزَى مِنَ الْأَضْجِيَةِ، وَمَنْ لَمْ
 يَكُنْ فِي مَضْرٍ وَكَانَ فِي بَادِيَةِ أَوْ نَحْوَهَا مِنَ الْفَرَى
 الدَّيْنَةِ غِي الْمَضْرٍ فَإِذَا ذُنُحَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَضْرُ
 وَحِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ أَجْزَاءَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِفَةَ
 رَحِمَهُ اللَّهُ.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہ قول ہے۔

ایک قربانی میں کئی آدمیوں

کا شریک ہونا

بَابُ: مَا يُجْزَى مِنَ الضَّحَايَا

عَنْ أَكْثَرِ مَنْ وَاحِدٍ

637۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُذْرَةُ بْنُ صَبَّادٍ، أَنَّ
 عطاء بن يسار، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْيُؤُبَ صَاحِبَ رَسُولٍ
 اللَّهُ ﷺ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نَضَعِي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ
 يَلْتَمِعُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ تَيْبَةٍ، ثُمَّ نَبَاهِي النَّاسَ
 يَنْتَظِرُ ذَلِكَ، فَصَارَتْ مَبَاهِلًا.

فَإِنْ مُخَمَّدٌ: كَانَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُخْتَارًا فَلْيَنْجِ
 الشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَضْحِي بِهَا عَنْ نَفْسِهِ، فَلْيَكُلْ
 وَيَضْعُمُ أَهْلَهُ، فَأَمَّا شَأْنُ وَاحِدَةٍ تَذْبُحُ عَنْ بَشَرٍ أَوْ
 ثَلَاثَةِ أَضْجِيَةٍ فَلَهَا لَا يُجْزَى، وَلَا يُجْزَى شَأْنُ الْإِغْنِ
 الْوَاحِدَةِ.

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِفَةَ وَالْعَلَاءِ بْنِ قُفَيْلَةَ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آدمی فریب ہوتا

تھا تو ایک بکری ذبح کرتا تھا اپنی طرف سے قربانی دیتا اس کو

ٹو بھی کھاتا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھاتا ایک بکری اگر دو یا

تین افراد کی طرف سے (واجب) قربانی میں ذبح کی جائے

تو یہ ناجائز ہے بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز

ہوتی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر

نفساء کرام کا یہی قول ہے۔

638۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَيْثِيِّ الشَّعْبِيُّ

عَنْ حَبَسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحْنُ نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

سے ذبح کیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں بدشاہ اور گائے قربانی میں سات آدمیوں کی طرف سے جائز ہیں خواہ وہ علیحدہ علیحدہ گھروں کے ہوں یا سب ایک ہی گھر کے ہوں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

کتاب الذبائح

بَاب: الذَّبَائِح

639۔ حضرت عطاء بن یار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آدمی اپنی اونٹنی چار ہاتھوں سے لگا کر اس نے حیر و عار والی لکڑی سے اس کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے نبی کریم ﷺ سے اس کے کھانے کے بارے میں پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اسے کھاؤ۔

640۔ حضرت داؤد سے روایت ہے کہ ان سے ایک انصاری آدمی نے حضرت عطاء بن یار سے اس حدیث سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی چھیڑو مقام سلع میں ان کی بکریاں چرا رہی تھیں ان میں سے ایک بکری بیمار ہوئی اس کو ذبح کرنے میں پابا تو ایک حجر کے ساتھ اس کو ذبح کر دیا۔ نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اس کو کھاؤ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہر وہ شے جو گیس کاٹ دے اور خون بہا دے ہم اس کے ساتھ ذبح کر دیا اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں مگر دانت، داخن اور ہڈی سے کوئی چیز ذبح کی جائے تو مکروہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْبَدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ تُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأَضْحِيَّةِ وَالْهَدْيِ مُنْقَرَفَتَيْنِ كَانُوا أَوْ مُتَجَمِعَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ تَبَتٍ وَاحِدٍ قَوْ غَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا وَرَجَحْنَاهُمُ اللَّهُ

639۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعَى لِقَحْةً لَهُ بِأَعْدٍ، فَجَاءَهَا هَا السُّوْتُ فَلَدَّكَهَا بِشِبْكَاهِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِهَا، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا تَكُلُوهَا.

640۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَنْصَارِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ سَعْدٍ أَوْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لِكُفَيْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِسَلْعٍ فَأَصَابَتْ مِنْهَا ضَاةً، فَأَذْرَتْهَا ثُمَّ ذَبَحْتُهَا بِخَصْرِ، فَسَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا تَكُلُوهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، كُلُّ شَيْءٍ يَنْزِي الْأَوْزَاجَ وَالْهَزَّ لَمْ يَلْبَسَتْ بِهِ قَلْبًا بَأْسَ بِذَلِكَ إِلَّا الشَّنُّ وَالْقَطْرُ وَالنَّظْمُ فَإِنَّهُ مُكَرَّوَةٌ أَنْ تُلْبَسَ بِشَيْءٍ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

841- اَخْبِرْنَا يَا اَبَاكَ، اَخْبِرْنَا بِمَنْ سَعِدَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ: اِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا دُفِعَ بِهِ اِلَّا
نَقَعَ فَلَا نَاسَ بِهِ اِلَّا اَعْكَرُوتُ الْيَدِ

فَالْمُحْسِنُ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِذَلِكَ عُجْلِهِ عَلَى
مَا قُسِّرَتْ لَكَ، وَإِنْ لَبِيعَ بَسْبٍ أَوْ خُفِيَ مَنَزُوعُهُ
فَلْيُزَيِّ الْأَوْدَاجِ وَاتَّهَزَ الدَّمُ أَجْلُ أَهْجَا، وَذَلِكَ
مَنْكُورَةٌ، فَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَنَزُوعٍ فَإِنَّمَا قَلَّلَهَا قَلِيلًا
لَهَا مَنَعَةً لَا تُؤْخَلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
نَعَالِي۔

نے قتل کیا ہے (اڑخ نہیں کیا) یہ مردار ہے اس کو نہ کھایا جائے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ثَابِتُ: الصُّبْدُ وَمَا يُكْرَهُ أَكْلُهُ مِنَ
الْبَنَاءِ وَغَيْرِهَا .

642- أَخْبَرَنَا يَالِكَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي لَيْسَى، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْعُشَيْمِيِّ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ ثَمَلٍ دُونَ نَابٍ مِنْ
الْبَنَانِ.

843- أَفْهَرْنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي
خَكِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي
مَرْثُومَةَ، عَنْ وَثُولِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَكْثَلُ عُثْلٍ دِفْءٍ
نَابٍ مِنَ الشَّبَاعِ حَرَامٌ.

فَالَّذِي مُعْتَمِدًا وَبِهَذَا نَأْمُرُكَ، يَنْزِعُكَ أَهْلُكَ كُلَّهُ دُونَ نَابِ
مِنْ الشَّيْءِ وَكُلِّ دَعْوَى مُعْتَمِدٍ مِنَ الْعُلُوفِ، وَيَنْزِعُكَ مِنْ
الْعُلُوفِ أَيْضًا مَا يَأْكُلُ الْجَنَّةَ يَمَالُهُ مُعْتَمِدٌ أَوْ لَيْسَ

لَهُ مِخْلَبٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْلَةَ وَالْعَابَةِ مِنْ قُلُوبِهَا بِنَا
وَأَبْرَاجِهِمُ النَّعْبِيَّةُ۔
پرنہ مردار کھاتا ہے خواہ کچھ والا ہو یا کچھ والا نہ ہو اس
کھانا بھی کھو جو کچھ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ،
ہمارے اضرغیاء کرام اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ
کیقول ہے۔

گوہ کا کھانا

بَابُ: أَكْلُ الطَّبِّ

644۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے
کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ
حضرت یسودہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے (حضرت یسودہ رضی
اللہ عنہا، حضرت ابن عباس اور حضرت خالد رضی اللہ عنہم کی
خالد ہیں) ایک بھوتی ہوئی بکری لائی گئی۔ نبی کریم ﷺ
نے کھانے کی غرض سے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت یسودہ رضی اللہ
عنہا کے گھر میں موجود عورتوں میں سے کسی ایک عورت نے
کہا کہ نبی کریم ﷺ کو اس کے بارے میں بتاؤ جس کے
کھانے کا آپ ارادہ رکھتے ہیں ان عورتوں نے عرض کی کہ
یہ گوہ ہے آپ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ اور میں نے
عرض کی کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ ہماری سر
زمین میں نہیں ہوتی مجھے اس سے کراہت آتی ہے۔ میں نے
اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا جب کہ نبی کریم ﷺ
دیکھ رہے تھے۔

644۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ، عَنْ أَبِي
ثُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو،
عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ،
فَأَتَى بِصَبٍّ مَخْشُودٍ فَأَغْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِذِهِ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الْأَحْمَرِ: كُنْ فَيُتَبِّ
مَيْمُونَةَ: أَخْبَرُونَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ
يَأْكُلَ مِنْهُ، فَقُلْنَا: هُوَ صَبٌّ، فَرَفَعَ بِذِهِ، فَقُلْنَا:
أَحْرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي،
فَأَجِدُنِي أَغْلَهُ، قَالَ: فَأَجِزْهُ لَأَكُلَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَنْظُرُ۔

645۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو کھادی اور اس نے عرض کی کہ
رسول اللہ ﷺ گوہ کے کھانے کے بارے میں آپ کیا
ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اسے میں کھاتا ہوں اور نہ
ی حرام ہیں ہوں۔

645۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي
أَكْلِ الطَّبِّ؟ قَالَ: لَسْتُ بِأَكْلِيهِ وَلَا مَحْرَمُهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کے کھانے میں
اشکاف ہے۔ ہمارے نزدیک اس کو نہیں کھانا چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: فَلَا جَاءَ فِي أَكْلِهِ بِإِحْلَافٍ، فَأَنَا نَهَى
فَلَا تَرَى أَنَّ يَأْكُلُ۔

646۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَبِيبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ
السَّخَعِيِّ عَنْ غَالِبَةَ: أَنَّ أَبِیْنِ لَهَا ضَبَّ فَأَتَاهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنْ أَكْلِهِ فَقَالَتْهَا عَنْهُ، فَجَاءَهُ
ثَ سَائِلَةٌ فَأَرَادَتْ أَنْ تَطْعَمَهَا بِهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: تَطْعَمُهَا مِمَّا لَا تَأْكُلِينَ؟

646۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک گدھ بیٹھی تھی ان کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے انہوں نے آپ سے اس کے کھانے کے بارے میں پوچھا آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا۔ اسے میں ایک سالہ آگئی انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو وہی کھلانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم اسے وہ کھانا چاہتی ہو جو تم خود نہیں کھاتیں۔

647۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ غَزِيْرٍ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْخَدِثِ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَزَّمَهُ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّ نَهَى عَنْ
أَكْلِ الضَّبِّ وَالضَّبُعِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: فَتَرَكْنَاهُ أَحَبَّ إِلَيْنَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

647۔ حضرت عمارت سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے گدھ اور بکھو کھانے سے منع فرمایا ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کو نہ کھانا
بکس زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
یہی قول ہے۔

باب: مَا لَفِظَةُ الْبُخْرُ مِنَ السَّنْبَكِ
الطَّالِبِيِّ وَغَيْرِهِ

648۔ أَخْبَرَنَا عَالِبُكَ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو
عَنْ لَفِظَةِ الْبُخْرِ؟ فَقَالَ عَنْهُ، ثُمَّ انْقَلَبَ فَنَدَّاهُ
بِمُصْخَفٍ فَقَرَأَ: «أَجَلٌ لَكُمْ صَبَدُ الْبُخْرِ وَطِفَانُهُ»
فَالِ نَافِعٌ: فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهِ أَنْ لَيْسَ بِهِ نَاسٌ فَكَلَّمَهُ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِقَوْلِ ابْنِ عَمْرٍو الْآخِرِ نَافِعٌ، لَا نَاسٌ
بَيْنَا لَفِظَةُ الْبُخْرِ وَبَيْنَا خَسَرَتْ عَنْهُ الْمَاءُ إِنَّمَا يُخْرَجُ مِنْ
ذَلِكَ الطَّالِبِيُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَالْعَامِلَةُ مِنْ

648۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا جسے سمندر بھیک دے۔ آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا پھر گھر واپس آ گئے۔ اور قرآن کریم تلاوت کر کے پڑھا احل لکم صید البحر و طعمہ۔ حضرت نافع نے فرمایا کہ مجھے آپ نے ان کی طرف بھیجا کہ اس میں کوئی حرج نہیں تھا اس کو کھاؤ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر ہم عمل کرتے ہیں جس کو سمندر بھیک دے پانی کم ہونے کی بناء پر انک جائے لیکن جو خود کسی

قال مُحَمَّدٌ: وَبِقَوْلِ ابْنِ عَمْرٍو الْآخِرِ نَافِعٌ، لَا نَاسٌ
بَيْنَا لَفِظَةُ الْبُخْرِ وَبَيْنَا خَسَرَتْ عَنْهُ الْمَاءُ إِنَّمَا يُخْرَجُ مِنْ
ذَلِكَ الطَّالِبِيُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَالْعَامِلَةُ مِنْ

فَلَهَا جَا وَجَعَهُمُ اللَّهُ

وجہ سے مر جائے ان کو کھانا کھرو ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔

جو چھل پانی میں مر جائے

بَابُ: أَلَسْمُكُ يَمُوتُ فِي الْمَاءِ

649۔ حضرت سعید جاری بن ہار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان پھلیوں کے بارے میں پوچھا جو ایک دوسرے کو مار دیتی ہیں یا ٹھنک کی وجہ سے مر جاتی ہیں۔ انہی سوال کے لحاظ میں ہوتی ہو رہا ہے آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

649۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَيْشَانِ يَتَقَلُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا، وَيَمُوتُ ضَرْفًا وَهِيَ أَضَلُّ ابْنِ الصُّوَابِ: وَيَمُوتُ تَرْدًا قَالَ: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ بِذَلِكَ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب پھلیاں سردی یا گرمی کی وجہ سے مر جائیں یا ایک دوسرے کو مار کر دی تو ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن جو خود بخود مر جائیں اور مردہ ہو کر پانی پر تیرنے لگیں تو یہ پھلیاں مکروہ ہیں اور جو اس کے علاوہ ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا مَاتَتِ الْجَيْشَانِ مِنْ خَرٍّ أَوْ تَرْدٍ أَوْ قُلِّي تَعْجِيهَا بَعْضُهَا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا، فَإِنَّمَا إِذَا مَاتَتْ مِنْ قَلْبِهَا لَطَفَتْ لَهَا نَكْرَهُ مِنْ السَّمَكِ فَإِنَّمَا يَسُوءُ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

ماں کو ذبح کرنا ہی جنین (پیدل والا بچہ)

بَابُ: ذِكَاةُ الْجَيْشَيْنِ

کا ذبح کرنا ہے

ذِكَاةُ أُمِّهِ

650۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب اونٹنی کو ذبح کیا جائے تو اس کو ذبح کرنا اس کے پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا ہے۔ جب کہ اس کے اعضا مکمل ہو چکے ہوں اور اس کے بال آگ آئے ہوں اور اس کے پیٹ سے نکلے تو اس کو ذبح کیا جائے تاکہ اس کے پیٹ سے خون خارج ہو جائے۔

650۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا نُجِرَتْ الْأَمَةُ فَلَا ذِكَاةَ مَا فِي بَطْنِهَا ذِكَاةُهَا إِذَا كَانَ قَلْبُهَا خَلْفَهُ وَكَتِفُهَا خُفْرُهُ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِهَا دُبْحٌ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ خُفْرِهِ.

651۔ حضرت یزید بن عبداللہ بن علیہ سے روایت ہے کہ

651۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

فَسَبَّحْ عَنْ مَغِيْبِهِ نَبِيُّ الْمُنْتَهَى إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ذِكْرُكَ
مَا كَانَ فِي يَدَيْكَ الْوَيْبَةُ ذِكْرُكَ أَيُّهُ إِذَا كَانَ لَكَ نَيْتٌ
خَيْرُهُ وَتَمَّ خَلْقُهُ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا تَمَّ خَلْقُهُ، فَلَمْ يَكُنْ فِي
ذِكْرِكَ أَيُّهُ فَلَا يَأْسُ بِأَمْرِهِ لَأَنَّ أَمْرَ خَلْقِهِ لَكُنْ بِمَكْرَمَةِ
أَمَلِهِ حَتَّى يَخْرُجَ حَيًّا قَلْبُهُ، وَكَانَ يَزِيدُ عَنْ
عَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ: لَا تَكُونُ ذِكْرُكَ نَفْسِ
ذِكْرُكَ نَفْسَيْنِ.

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ذبیحہ کے چھتھ میں جو کچھ ہے اس کی زکاة اس کی ماں کی زکاة ہے جب کہ اس کے ہاں لاک آئے ہوں اور اس کے اصضاء مکمل ہو چکے ہوں۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ جب اس کے اصضاء مکمل ہو جائیں تو انکی ماں کو ذبح کرنا ہی اس کو ذبح کرنے کے برابر ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ زائد نکلے تو اس کو ذبح کیا جائے۔ آپ حضرت حماد سے روایت کرتے تھے کہ حضرت امیر ابیہم غسانی نے فرمایا کہ ایک ذبح کرنا وہ کو ذبح کرنا نہیں ہو جاتا۔

مکزی کا کہنا

بَابُ: أَشْكَلُ الْجَرَادِ

852۔ حضرت مہدئؑ بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کھڑکی کے کمانے کے
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ
میرے پاس کھڑکی کی زنجیل (ٹھیلی) ہو اور میں اس میں
سے کھاتا ہوں۔

652- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سِئِلَ عَنِ الْخَزَادِ؟ فَقَالَ: وَذِكْ أَنْ عِنْدِي قِطْعَةٌ مِنْ خَزَادٍ فَأَكُلُ مِنْهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ بخاری مذہب کے حکم میں ہے اس کے کسانے کوئی حرج نہیں خواہ زندہ بخاری جائے یا مردود ہر حال میں مذہب ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبے کا کفر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْتِيهِ، فَجَزَاءُ ذِكِّي حُكْمُهُ لَا يَأْسُ بِأَكْبَرِهِ إِنْ أُعِيدَ حَتَّى أَوْفَيْتَهَا، وَهُوَ ذِكِّي عَلَى كُلِّ خَالٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَلَاءِ مِنْ فَهْمِهِمَا.

عربی نصاری کا ذبیحہ

بَابُ: ذَبَائِحُ نَصَارَى الْعَرَبِ

653۔ حضرت ثور بن زیاد دہلی سے روایت ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عربی نصاریٰ کے نبیوں

653- أَخْبَرَنَا قَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قُوزُ بْنُ زَيْدٍ «الْبَلْخِيُّ»
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَسَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ ذُهَالِجٍ نَضَارَى

الْغَرْبِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَقَالَ هَلْ لَكَ الْآيَةُ؟ وَوَعَنَ
يَتَوَلَّيْهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ﴿
”وَمَنْ يَتَوَلَّيْهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ“

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَامِثَةِ.
حضرت ام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء
کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا قُتِلَ الْحَجَرُ

654۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَالَ: وَتَمَّتْ
طَائِفَتَيْنِ بِخَضِرٍ وَأَنَا بِالْغَرْبِ، فَأَضْمَنْهُمَا، فَأَنَا
أَخْلَصْتُمَا فَمَاتَ، فَطَرَحَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَزْوَةَ، وَأَنَا
الْآخَرُ فَلَغَبَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذُجَيْجٍ بِقُلُوبِهِمَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ
يُذْخِبَهُ لَطَرُخُهُ أَهْضًا.
حضرت ام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے
مطابق عمل کرتے ہیں کہ جس پرندہ کو نکلانہ لگایا جائے اور وہ
ذبح کیے جانے سے قتل ہی مر جائے اس کو نہ کھایا جائے۔ بجز
اس کے کہ اس کو زخمی کیا جائے یا اس کا کوئی حصہ کٹ جائے
جب اس کو زخمی کیا جائے یا اس کا کوئی حصہ کٹ جائے تو اس
کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، عَزَّيْمٌ بِهِ الْعُتْرُ، فَلَقِبَ
بِهِ قَتْلُ أَنْ تُلَوِّكَ ذَاكُمَا لَمْ يُوَكَّلْ، إِلَّا أَنْ يَخْرُقَ لَوْ
يَنْتَضِعُ فَإِذَا خَرِقَ وَنَضَعَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِثَةِ مِنْ قَوْلِهِمَا.

بَابُ: الشَّافِعِ وَغَيْرِ ذَلِكَ تَذْخِي

قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ
بکری کے مرنے سے پہلے
ذبح کرنا

655۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
أَبِي مَرْثَدَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا حَنِيفَةَ عَنْ شَاةٍ ذَبَحَهَا
فَتَخَرَّكَ بَعْضُهَا؟ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا، ثُمَّ سَأَلَ زَيْدَ ابْنِ
655۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں
نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بکری کے کھانے
کے بارے میں پوچھا جو ذبح کی گئی تو اس کے کسی عضو نے

ثَابِتٌ فَقَالَ: إِنَّ الْخَيْفَةَ لَبَشَرٌ وَهَذَا.

حکمت نہ کی آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا مرد بھی حرکت کرتا ہے اور آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: إِذَا نَحَرْتُ نَحَرْتُكَ. أَكْبَرُ الرَّأْيِ فِيهِ وَالظَّنُّ أَنَّهَا عَيْتٌ أَجَلَتْ، وَإِذَا كَانَ نَحَرْتُهَا حَبِئَهَا بِالْأَخْبِلَاجِ، وَأَكْبَرُ الرَّأْيِ وَالظَّنُّ فِي ذَلِكَ أَنَّهَا مَيْتَةٌ لَمْ تُوْثَّقْ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب وہ ایسی حرکت کرے جس سے یہ رائے اور عن غائب ہو کر وہ زندہ ہے اس کو کھالیا جائے اگر اس کی حرکت، اعضاء ہلکنے کے مشابہ ہو اور اس کے بارے میں غائب رائے اور گمان یہ ہو کہ یہ مرد ہے تو اسے نہ کھالیا جائے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي اللَّحْمَ فَلَا يَذْوِي أَذْيَكِي هُوَ أَمْ غَيْرُ ذِكِّي

آؤں گوشت خریدے اور اسے پخت نہ ہو کہ یہ ذبح کیا ہوا ہے یا نہیں

656۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نَاسًا مِنْ أَهْلِ التَّوْبَةِ يَأْتُونَ بِلَحْمَيْنِ فَلَا يَذْوِي هَلْ سَمَوْا عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمَوْا اللَّهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ كَلَّوْهَا قَالَ: وَذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ.

656۔ حضرت ہشام بن غروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ دیہات سے کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں پخت نہیں ہوتا کہ انہوں نے (ذبح کرتے وقت) تکبیر پڑھی ہے یا نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھالیا کرو۔ راوی (حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا (اب اس سے استدلال نہیں)۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا كَانَ الْبَدْنُ يَأْتِي بِهَا مُسْلِمًا أَوْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ أَتَى بِذَلِكَ مَجْرُوسٍ، وَذَكَرَ أَنَّ مُسْلِمًا فَتَبَعَهُ أَوْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمْ يُضْذَقْ وَلَمْ يُوْثَّقْ بِقَوْلِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے بشرطیکہ اس کو کوئی مسلمان یا کوئی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ میں سے) لائے اگر کوئی کبوتر لائے اور کہے کہ اس کو کسی مسلمان یا کسی کتابی شخص نے ذبح کیا ہے تو اس

کی تصدیق نہ کی جائے اور اس کے کہنے پر نہ کھایا جائے۔

ترتیب یافتہ کئے کا شمار

657۔ حضرت باقر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ترتیب یافتہ کئے کے شمار کے بارے میں فرماتے ہیں وہ چہارے لیے پکڑے اسے کھاؤ خواہ اس نے شمار مارا والا ہو یا نہ مارا ہو (اگر زندہ ہو تو اس کو ذبح کرنا ضروری ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ اس نے مارا والا ہو یا نہ مارا ہو۔ جب تم اس کو ذبح کر لو تو کھالو (اور یہ حکم اس صورت میں ہے) جب اس نے اس (شمار) میں سے کھایا نہیں اگر اس نے کچھ کھایا ہے تو اسے نہ کھاؤ اس نے یہ اپنے لیے پکڑا ہے اسی طرح ہی ہم تک حضرت ابی جہاں رضی اللہ عنہما سے روایت پہنچی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

باب الحقیقہ

658۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے جو ضررہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے جنہوں نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ پیلے سے حقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس حق (والدین کی نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا گویا آپ نے اس نام کو پسند نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جس کے ہاں بچہ کی پیدائش ہو میں پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرے۔

659۔ حضرت باقر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اہل خانہ سے جو کوئی حقیقہ کرنے کے بارے میں آپ سے کہتا تو آپ حقیقہ ضرور فرماتے۔ آپ

باب: حَبْلُ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ

657۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: هِيَ الْكَلْبُ الْمُعْلَمُ: كُلُّ مَا أَتَيْتُكَ عَلَيْهِ، إِنْ قُلْتُ أَوْ لَمْ يَقُلْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَائِلٌ، كُلُّ مَا قُلْتُ وَمَا لَمْ يَقُلْ إِذَا ذُكِرَتْ مَالِكٌ يَأْكُلُ مِنْهُ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلُ فَإِنَّمَا أَتَيْتُكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَكَلْبُكَ يَتَلَقَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِبِ مِنْ لَفْظَانَا وَجَمْعُهُمُ اللَّهُ.

باب: الْحَقِيقَةُ

658۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ، عَنْ زَيْلِ بْنِ بَنِي حَضْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَلَ عَنْ الْحَقِيقَةِ قَالَ: لَا أَجِبُ الْعَرُوقَ، فَكَأَنَّهُ إِذَا عَزَاةَ الْإِسْمِ، وَقَالَ: مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَاعْبُدْ أَنْ يَنْشَكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ.

659۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ حَقِيقَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ يَقُولُ عَنْ وَلَدِهِ بِشَاوٍ خَاوٍ عَنْ

اللَّحْمِ وَالْأَنْفِ

بچوں کی طرف نشے ایک ایک بکری دیتے خواہ وہ بچہ مذکر
ہو یا مؤنث۔

660۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: وَرَزَتْ فَايْمَةُ بَنَتْ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ خَيْرَ حَسَنٍ وَحَسَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَرَزَتْ وَأُمُّ كُلثُومٍ فَتَصَلَّتْ بِوَرْدٍ ذَلِكَ يَوْمَهُ.

660۔ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم
سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت
رسول ﷺ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت زینب
وام کلثوم رضی اللہ عنہما کے بالوں کا وزن کیا اور اس وزن کے
برابر چاندی صدقہ کر دی۔

661۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي وَبْنَةُ بْنُ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ
قَالَ: وَرَزَتْ فَايْمَةُ بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ
حَسَنٍ وَحَسَنٍ فَتَصَلَّتْ بِوَرْدٍ يَوْمَهُ.

661۔ حضرت محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے روایت
ہے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
نے حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے بالوں کا
وزن کیا اور اس وزن کے برابر چاندی صدقہ کر دی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عیسٰی یہ پتہ چلا
ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت میں تھا۔ پھر ابتدائے اسلام میں بھی کیا
گیا۔ پھر قرطانی نے اپنے سے نقل کیے جانے والے ذرا کو
منسوخ کر دیا اور رمضان شریف کے روزوں نے اپنے سے
نقل کے روزوں کو منسوخ کر دیا اور فصلِ جاتبت نے اپنے
سے پہلے ہر قسم کے فصل کو منسوخ کر دیا اور ذکوۃ نے اپنے
سے نقل کیے جانے والے ہر صدقہ کو منسوخ کر دیا۔ ہمیں ایسا
یہ پتہ چلا ہے۔

نوٹ: حقیقہ وغیرہ کی منسوخی کا مطلب ایامِ جاہلیت کی غلط
رسوم کا خاتمہ ہے ورنہ حقیقہ جائز ہے۔

وایت (خون بہا) کا بیان

662۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ ان کے والد محترم نے انہیں اس خط کے بارے میں
بتایا جو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ کو
لکھا تھا آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ جان سے مار ڈالنے کی وایت

کِتَابُ الدِّيَاتِ

662۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ كَتَبَهُ لِعُمَرَ بْنِ حَزْمٍ فِي الْقَتْلِ، فَكَتَبَ أَنَّ
فِي النَّفْسِ مِائَةً بَيْنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أَوْعِثَ

خَدْعًا مَالَةً بَيْنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْخَاطِفَةِ ثَلَاثُ النَّفْسِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ مِثْلُهَا، وَفِي الْعَنْبِ حُمْبِينَ، وَفِي الْيَدِ حُمْبِينَ، وَفِي الزَّجَلِ حُمْبِينَ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِثْلُ هَذَلِكَ عَشْرَ بَيْنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْبَسِ حُمْسٌ بَيْنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْمَوْضِعَةِ حُمْسٌ بَيْنَ الْإِبِلِ۔

سواوت ہیں۔ تاک جب پوری کٹ جائے تو اس کی دیت سواوت ہیں۔ جائد رقم (جو پیٹ تک بچے جائے) کی دیت نرس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔ ماسور رقم (سرکار رقم جو پیچھے کمال تک بچے جائے) کی دیت اسی کی مثل ہے۔ آگھ کی دیت پچاس اونٹ ہیں۔ ہاتھ کی دیت پچاس اور پاؤں کی دیت بھی پچاس اونٹ ہیں۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں۔ دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور موصوہ رقم (جس سے بڑی ظاہر ہو جائے) کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كَلَّمَهُ نَأْخُذُ، وَغَرَزَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْبَيْتَةِ فِي الشَّفَتَيْنِ

663۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ أَنَّهُ قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الْبَيْتَةُ، فَإِذَا قُطِعَتِ الشَّفَتَى، فَلَيْسَ بِتِلْكَ الْبَيْتَةِ۔

663۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن شیبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور اگر نیچے والا ہونٹ کاٹ دیا گیا تو اس کی دیت کل دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا، الشَّفَتَانِ سَوَاءٌ، فَيُنْكَرُ وَاجِدُهُ مِنْهُمَا بَضْعُ الذِّبَّةِ، أَلَا نَرَى أَنَّ الْأَنْصَرُ وَالْإِنْهَامَ سَوَاءٌ وَمَنْعَتُهُمَا مُخْتَلِفَةٌ، وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ رَاجِهِمُ النَّحْبِيِّ وَابْنِ حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہونٹ دونوں برابر ہیں۔ ہر ایک میں نصف دیت ہے۔ آپ غور نہیں کرتے کہ غصہ آگاہی اور انگوٹھا برابر ہیں۔ حالانکہ آگاہی مختلف مختلف ہے حضرت امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: دِيَةِ الْعَمْدِ

664۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: مِثْلُ الشُّعْبَةِ أَوْ الْعَاقِلَةِ لَا نَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ۔

664۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سبت یہ ہے قتل عمد میں قتل کے وارث کے ہر کسی (جس کا نام ہے)۔

خوشی سے دیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

665۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ کل ممکی دیت، صلح کرنے کی صورت میں دیت اور قاتل کے اعتراف کرنے کی وجہ سے دیت قاتل کے عاقلہ (وراثہ) پر عائد نہیں ہوتی اور نہ ہی غلام کے جناحہ کرنے کی دیت عائد ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امامے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قتل خطا کی دیت

666۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قتل خطا کی دیت میں بت کاٹا (اوت) کے جس موت پچہ کو دوسرا سال شروع ہو جائے) میں بت لیون (جس کاٹ پچہ کو تیسرا سال شروع ہو جائے) میں بت لیون (تذکرہ پچہ جس کو تیسرا سال شروع ہو جائے) میں جے (جس کو چوتھا سال شروع ہو جائے) میں جڈے (جس کو پانچواں سال شروع ہو) ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہم حضرت محمد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا قتل خطا کی دیت کے پانچ حصے ہیں میں بت کاٹا، میں بت لیون، میں بت لیون، میں جے

قال مُحمَّد: وبهذا نأخذ.

665۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَعْلَى الْعَاقِلَةُ عَمْدًا، وَلَا ضَلَحًا، وَلَا بَغِيرَ الْفَأْ وَلَا مَا جَنَى الْمَمْلُوكُ.

قال مُحمَّد: وبهذا نأخذ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ فَطْهَاتِهِ.

باب: دِيَّةُ الْخَطَا

666۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ شَلْحَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فِي دِيَّةِ الْخَطَا عَشْرُونَ بَنَتٍ مَخَاضٍ، وَعَشْرُونَ بَنَتٍ لَبُونٍ، وَعَشْرُونَ ابْنٍ لَبُونٍ، وَعَشْرُونَ جَفَّةً، وَعَشْرُونَ خِلْعَةً.

قال مُحمَّد: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا، وَلَكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ: دِيَّةُ الْخَطَا أَعْمَاسٌ، عَشْرُونَ بَنَتٍ مَخَاضٍ، وَعَشْرُونَ ابْنٍ مَخَاضٍ، وَعَشْرُونَ بَنَتٍ لَبُونٍ، وَعَشْرُونَ جَفَّةً، وَعَشْرُونَ خِلْعَةً أَعْمَاسٌ. إِنَّمَا خِلْعَتَا شَلْحَانَ بَنَتٌ وَجَدٌ.

اللُّكُورِ فَجَعَلَهَا مِنْ بَنِي اللَّيْلُونِ، وَجَعَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ بَنِي مَخَاضٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔
 حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ ذکر
 میں اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے ابن لیون کہا ہے اور ابن
 مسعود رضی اللہ عنہ نے بن مخاض کہا ہے حضرت امام ابوحنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ کا قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق ہے۔

دانتوں کی دیت

667۔ حضرت ابو عطفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 مروان بن حکم رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابن عباس رضی
 اللہ عنہما کی خدمت میں داڑھ کی دیت کے بارے میں
 دریافت کرنے کی غرض سے بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس
 کی دیت پانچ انت ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مروان
 رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس
 واپس بھیجا اور کہا کہ آپ منہ کے اگلے دانتوں کو داڑھ کی مثل
 کیوں خیال کرتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن
 عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دانتوں کو اگلیوں پر قیاس
 کرتے ہو تو تمہارے لیے کافی ہوتا ہے ان (اگلیوں) کی
 دیت برابر ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن
 عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ دانتوں کی
 دیت ایک جیسی ہے اور اگلیوں کی دیت برابر ہے ہر انگلی میں
 دیت کا عشر ہے اور دانت میں دیت کا نصف عشر ہے۔
 حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا
 یہی قول ہے۔

زخمی کر دینے سے دانت سیاہ ہو جائے

اور آنکھ باقی رہے اسکی دیت

668۔ حضرت یحییٰ بن معیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بَابُ: دِيَةُ الْأَسْنَانِ

667۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ
 أَنَّ أَبَا عَظْفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ
 إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَا فِي الضُّرْسِ؟ فَقَالَ: إِنْ فِيهِ
 عَمَسًا مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَرَدْنِي مَرْوَانَ إِلَى ابْنِ
 عَبَّاسٍ، فَقَالَ: فَلِمَ تَجْعَلُ مُقَدِّمَ الْقِمِّ مِثْلَ
 الْأَضْرَاسِ؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلَا أَنَّكَ لَا
 تَغْتَبِرُ إِلَّا بِالْأَصَابِعِ غَفَلْنَا سَوَاءَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ، عَقْلَ الْأَسْنَانِ
 سَوَاءَ، وَعَقْلَ الْأَصَابِعِ سَوَاءَ، فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ
 مِنَ الدِّيَةِ وَلِي كُلِّ سِنٍّ بِضْعُ عَشْرِ الدِّيَةِ، وَهُوَ
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

بَابُ: أَرْضُ السِّنِّ السَّوْدَاءِ

وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ

668۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ

سَجِدَ بِنِ الْمُسْتَبِ كَانَ يَقُولُ: إِذَا أُسْبِتَ الْبَيْتُ
فَأَسْوَدَتْ لَيْلِيهَا عَقْلَهَا نَارًا.

(دانت کو نقصان پہنچے اور سیاہ ہو جائے تو اس کی پارسی دیت ہے)

فَالَمْ تُحْمَلْ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا أُسْبِتَ الْبَيْتُ
فَأَسْوَدَتْ أَوْ إِخْمَرَتْ أَوْ إِخْضَرَتْ، فَلَمْ تَمْ عَقْلَهَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ.

رحمۃ اللہ علیہ کا کیا قول۔

669۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
شَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: لَيْ
الْعَيْنِ الْقَدِيمَةِ إِذَا لَفِثَتْ بِأَثَرِ دِيَارٍ.

آگہ پھوڑ دی جائے (بے نور ہو جائے) اور وہ اپنی جگہ پر قائم

رہے تو اس کی دیت سودیہ رہے گی۔
فَالَمْ تُحْمَلْ: لَيْسَ جَلَدًا فِيهَا أَرْضٌ مَقْلُومَةٌ، لَيْلِيهَا
عَكُومَةٌ عِلَلِي، فَإِنْ تَلَفَتْ الْعَكُومَةُ بِأَثَرِ دِيَارٍ أَوْ
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، كَانَتْ الْعَكُومَةُ فِيهَا، وَهِيَ تَنْعُ
هَذَا بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لِأَنَّهُ عَكَمَ بِذَلِكَ.

سودیہ پر حمل کرتے ہیں جو انہوں نے کہا تھا۔

بَابُ: النَّفَرِ يَجْتَمِعُونَ عَلَى قَتْلِ وَاحِدٍ
670۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ تَقْرَأَ
خَمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ بَرَجِلٍ مَقْلُومَةٍ قَتَلَ جَبَلَةً وَقَالَ: لَوْ
تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَفْعَلُ قَتَلْتَهُمْ بِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے

مطابق عمل کرتے ہیں۔ اگر سات یا اس سے زیادہ افراد جان
بوجہ کسی آدمی کو کھیرے طور پر یا اسی طرح قتل کریں اس پر وہ
اپنی کھواریں چلائیں حتیٰ کہ وہ اسے قتل کر دیں تو ان سب کو

کلی آدمیوں کا ایک آدمی کو قتل کر دینا
670۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا جنہوں نے
ایک آدمی کو کھیرے طور پر قتل کیا تھا آپ نے فرمایا کہ اگر تمام اہل
منہاء نے اس کے قتل میں تعاون کیا ہوتا تو میں سب کو قتل کرتا۔

فَالَمْ تُحْمَلْ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنْ قَتَلَ سِتَّةَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ رَجُلًا عَمْدًا قَتَلَ جَبَلَةً أَوْ خَمْرَ جَبَلَةٍ مَسْرُومَةٍ
بِأَسْبَابِهِمْ عَنِ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
خَبِيَّةٍ وَالْقَائِدِ بْنِ لَهْيَانَ رَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

خاندان اور بیوی کا ایک دوسرے کی

دیت کا وارث ہونا

671۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقام مکی میں ان لوگوں کو طلب فرمایا جن کو دیت (اور وراثت) کے مسائل کا علم ہو۔ تاکہ وہ مجھے اس کے بارے میں آگاہ کریں حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اشیم ضہالی کے حلقہ تحریر فرمایا کہ تم اس کی بیوی کو دیت میں جاؤ، پھر اسی کا دیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم غیر میں جاؤ یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں۔ جب آپ نے غیر میں نزول فرمایا تو حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ہر وارث کا دیت اور خون بہا (قصاص) میں حصہ ہے خواہ وہ قرث و قرث عورت ہو یا کاوند یا کوئی اور۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

زخم اور ان میں لازم ہونے والی دیت

672۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر زخم جو کسی عضو کے آر پار ہو جائے تو اس پر رے عضو کی دیت کا تیسرا حصہ لازم ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں بھی کسی

بَابُ: الرَّجُلُ يَرِثُ مِنْ دِيَّةِ امْرَأَتِهِ

وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا

671۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمَنْ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فِي الدِّيَّةِ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِ، فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سَفْيَانَ، فَقَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَهْلِ الْقِيَابِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَتَهُ مِنْ دِيَّتِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَذْخُلُ الْعِبَادَةَ عَنِّي أَتَيْكَ، فَلَمَّا نَزَلَ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ سَفْيَانَ بِذَلِكَ، فَقَضَى بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

فَالْمُحْتَمَلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِكُلِّ وَارِثٍ فِي الدِّيَّةِ وَاللَّمْ نَصِبْتُ، امْرَأَةً كَانَ الزَّوْرُثُ أَوْ زَوْجًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

بَابُ: الْجُرُوحُ وَمَا فِيهَا مِنَ الْأَرْشِ

672۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْبُوتٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمَنْ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فِي الدِّيَّةِ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِ، فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سَفْيَانَ، فَقَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَهْلِ الْقِيَابِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَتَهُ مِنْ دِيَّتِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَذْخُلُ الْعِبَادَةَ عَنِّي أَتَيْكَ، فَلَمَّا نَزَلَ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ سَفْيَانَ بِذَلِكَ، فَقَضَى بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

فَالْمُحْتَمَلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِكُلِّ وَارِثٍ فِي الدِّيَّةِ وَاللَّمْ نَصِبْتُ، امْرَأَةً كَانَ الزَّوْرُثُ أَوْ زَوْجًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ وَالْعَامِئَةِ مِنْ لَفْظِهَا.

عادل آدمی کا فیصلہ قابل اعتبار ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

جنین (پیت کے بچے) کی دیت

بَابُ: دِيَّةُ الْجَنِينِ

673۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جنین جس کو ماں کے پیٹ میں قتل کر دیا جائے تو ۸۰ یا ۷۰ ایک غلام یا لوطی ہے اس شخص نے کہا جس کے خلاف فیصلہ دیا گیا تو کہ میں اس کا تادان کیسے دوں جس نے قتل جو علیحدہ بیانہ بولا اور نہ روایا اور اس جیسے کی دیت لگو ہے۔ روای نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ شخص کا خون کا بہاؤ ہے۔

673۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خَبَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ غُرَّةً أَوْ وَلِيدَةً، فَقَالَ الْبَدِيُّ قَضَى عَلَيْهِ: عُثْفٌ أَكْرَمُ مَنْ لَا حَرْبَ وَلَا أَكْمَلُ، وَلَا تَلَقُ، وَلَا اسْتَهْلُ، وَيُقْتَلُ ذَلِكَ يُقْتَلُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ أَهْوَانِ الْكُفَّانِ.

674۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ بن عبد الوحشی، عن ابی ہریرۃ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ قَلْبَلِ اسْتَمْتَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُرَّةٍ غُرَّةً أَوْ وَلِيدَةً.

674۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خَبَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ قَلْبَلِ اسْتَمْتَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُرَّةٍ غُرَّةً أَوْ وَلِيدَةً.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کسی آزاد و مورت کے پیٹ پر ضرب لگائی ہو اور مرے ہوئے جنین کا اسقاط ہوا تو اس کی دیت ایک غلام یا ایک لوطی ہے یا بکاس یا بنار یا پانچ سو درہم ہیں جو کہ دیت کا بیسواں حصہ ہے اگر انہوں کا مالک ہوا تو اس سے پانچ اونٹ لینے جائیں گے اگر بکریوں کا مالک ہے تو اس سے سو بکریاں لی جائیں گی یہ نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا حُرِبَ بَطْنُ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ فَلَا تَكُتُ جَنِينًا مَيِّتًا، فَبِهِ غُرَّةٌ غُرَّةً أَوْ أَمِيَّةٌ أَوْ عَشْمُونٌ وَيَنَارٌ أَوْ عَشْمٌ يَمَانِيَّةٌ وَزُهْمٌ يَصْفُ عَشْرِ الْبَيْتَةِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِبِلِ أُبْعِدَ مِنْهُ عَشْمٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْفَرَسِ أُبْعِدَ مِنْهُ مَيِّتَةٌ مِّنَ الشَّاهِ يَصْفُ عَشْرِ الْبَيْتَةِ.

چہرہ اور سر میں موشحہ زخم کا بیان

بَابُ: الْمَوْضِحَةُ فِي الْوُجْهِ وَالرُّأْسِ

675۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے چہرہ کے موشحہ

675۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى: قَالَ فِي الْمَوْضِحَةِ فِي الْوُجْهِ:

إِنْ لَمْ تَجِبِ الزَّوْجَةَ بِفُلٍ مَا لِيَ الْمُتَوَجِّعَةُ لِي الرَّأْسِ۔ (جس رٹم سے ہڈی ظاہر ہو جائے) (رٹم کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ اگر صیب دار نہ ہو تو اس کی دیت سر کے موٹھو رٹم کی شکل ہے) (پانچ اونٹ ہیں)۔

قَالَ مُعَمَّلٌ: الْمُتَوَجِّعَةُ لِي الزَّوْجَةِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ لِي كُتْلَى وَاجِدَةٍ بِضَفِّ عَشْرِ الْبَيْتَةِ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ وَابْنِ خَبِيْفَةَ وَالْقَاسِمَةُ مِنْ لَفْظِهَا۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چہرہ اور سر کا موٹھو رٹم برابر ہیں ہر ایک میں نصف مشرعت ہے۔ حضرت ابراہیم قمی رضی اللہ عنہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور اہل ائمہ کا لفظ تھا کہ رٹم کا بیک قول ہے۔

بَابُ: الْبَيْتُ جَبَّارٌ

876۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَلَفًا ابْنُ خَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَرَجَ الْمُجَنَّبَاءُ جَبَّارَ، وَالْبَيْتُ جَبَّارٌ، وَالْمُتَغَيَّبُ جَبَّارٌ، وَلَهُ الرِّكَازُ الْمُخْتَصَرُ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جانوروں کے ڈنگی کر دینے کو اس کو دتے ہوئے مر جانے والے کان کو دتے ہوئے مر جانے والے کی دیت محال ہے اور دین شدہ غزائے کسی کو مل جائے تو اس میں پانچواں حصہ لیا جائے گا۔

قَالَ مُعَمَّلٌ: وَبِهَذَا قَالَهُ، وَالْجَبَّارُ الْهَلْزُورُ وَالْمُجَنَّبَاءُ الدَّائِمَةُ الْمُتَغَيَّبَةُ تَخْرُجُ الْإِنْسَانُ أَوْ تَقْفَرُهُ، وَالْبَيْتُ وَالْمُتَغَيَّبُ، الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ يَخْطُرُ لَهُ يَفْرَأُ وَمُتَغَيَّبًا، فَهَسَطَ عَلَيْهِ، فَهَبِلَهُ فَلَذِيكَ خَدْرٌ، وَلَهُ الرِّكَازُ الْمُخْتَصَرُ، وَالرِّكَازُ مَا انْشَخَرَخَ مِنَ الْمُتَغَيَّبِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَبْعَثَ أَوْ رِصَاصٍ أَوْ نَحَاصٍ أَوْ خَبِيْدٍ أَوْ ذِيْقِي، فَبِهِ الْمُخْتَصَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْفَةَ وَالْقَاسِمَةُ مِنْ لَفْظِهَا۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جہاں کا مطلب باطل (محال) ہے اور مجاہدہ جانور جس کو چرنے کیلئے چھوڑا ہوا ہو وہ کسی انسان کو ڈنگی کرے یا اس کو لکڑیاں کر زمین پر بیچ دے کوئی آدمی کو نہیں اور کان کی کھدائی کیلئے آدمی کو حذر دینی پر لگانے اور وہ اس کے اوپر گر پڑے اور وہ دپ کر مر جائے تو محال ہے اور رکا ز میں پانچواں حصہ ہے رکا ز وہ جو کان سے سونے، چاندی، سیسے، تانبے، لوہے یا پارے کی صورت میں نکلے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور اہل ائمہ کا بیک قول ہے۔

877۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَلَفًا ابْنُ خَهَابٍ، عَنْ خُزَّامِ بْنِ سَعِيدٍ بَنِ مُعَمَّلَةٍ: أَنَّ نَافِلَةَ ابْنِ أَبِي عَازِبٍ دَخَلَ حَبَاكًا يَرْجُلُ فَانْتَدَتْ بِهِ، فَقَطَعُوا وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْخَالِيطِ جَفْلُهَا۔ حضرت حزام بن سعید بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی جس کو ایک آدمی کے بارگ میں چلی گئی اس نے اس کو غراب کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے

بِالْفَهْمِ، وَأَنْ مَا أَكْثَرَتْ الْمَوَاجِئُ بِاللَّيْلِ فَالْعَصَاةُ عَلَى أَغْلِقِهَا.

وقت ہمارے کی حفاظت ہمارے کے مالک کے ذمے ہے۔ جو ہاں اور رات کے وقت نقصان کر دیں تو ان کے مالک کی ذمہ داری ہے۔

بَاب: مَنْ قَتَلَ غَطًا وَلَمْ تَعْرِفْ لَهُ عَابِلَةً 678۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُكَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَتَلَ غَطًا وَلَمْ تَعْرِفْ لَهُ عَابِلَةً، لَمْ يَكُنْ يَتَحَرَّجُ، لَكِنْ يَتَلَقَّبُ مَعَ ابْنِ رَجُلٍ بَيْنَ يَدَيْ عَابِدٍ، لَقُلَّ الشَّيْءُ ابْنِ التَّائِبِ، لَجَدَ التَّائِبِ أَبُو التَّقْوَى إِلَى عَمْرِو بْنِ الْمُسْطَافِ، فَكَلَبَ وَجْهَ ابْنِهِ، فَأَبَى عَمْرُو أَنْ يَبْتِئَهُ، وَقَالَ: لَيْسَ لَهُ مَوْلَى، لَقُلَّ التَّائِبِ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ ابْنَ لَقُلَّ؟ قَالَ: بَلَى، إِذْ تَعْرِجُوا وَجْهَهُ، قَالَ التَّائِبِ: هُوَ إِذْ كَانَ زَلَمَ إِنْ تَعْرِكَ يَتْلَمُ وَإِنْ يَتْلَمُ يَتْلَمُ.

نظام کتل کرنے والے کے مالک کا معلوم نہ ہونا

678۔ حضرت سلیمان بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسافر (جس کو آزاد کرتے ہوئے آکا کر دے کہیں اس کا وارث ہوں) کو کسی مادی نے آزاد کیا اور وہی مادی کے کسی شخص کے بیٹے کے ساتھ کھیل رہا تھا مسافر نے مادی کے بیٹے کو لڑکھائی کا باپ مادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے کی صحت کا مطالبہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت دلائے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس کا کوئی آکا نہیں مادی نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ میرا بیٹا اس کو لڑکھائی کا باپ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تم سب اس کی دیت ادا کرتے مادی نے کہا کہ تو مجھے چکبرے ساپ کی طرح ہوا کہ اس سے گھوڑا اچانے تو اس نے اور اگر کتل کر دیا جائے تو اس کا بدلہ لیا جائے۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا تَزِي بَلَا عَمْرُو أَنْ يَكُلَ وَجْهَهُ عَنِ الْفَجْلِ وَلَا تَزِيدُ أَنْ يَكُلَ ذَلِكَ لَأَنْ لَهُ عَابِلَةً، وَلَكِنْ عَمْرُو لَمْ يَتَرَفَّحْ لِقَبْلِ الْبَيْتِ عَلَى التَّائِبِ، وَلَوْ أَنَّ عَمْرُو لَمْ يَزَلْ مَوْلَى، وَلَا أَنْ لَهُ عَابِلَةً لَتَحْتَلَّ وَجْهَهُ مِنْ لَيْلٍ فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى تَبِ الثَّالِ، وَلَكِنَّهُ رَأَى لَهُ عَابِلَةً وَلَمْ يَتَرَفَّحْ لَأَنْ يَتَحَرَّجُ الشُّبَّاحُ أَغْضَقَ وَلَمْ يَتَرَفَّحْ الشُّبَّاحُ وَلَا عَابِلَةً، فَتَبْكَلَ ذَلِكَ عَمْرُو عَمْرُو يَتَرَفَّحْ، وَلَوْ كَانَ لَا يَزِي لَهُ عَابِلَةً لَتَحْتَلَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى التَّائِبِ فِي تَبِ مَالِهِمْ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے مطابق عمل کرتے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قاتل سے دیت صاف کر دی اور نہ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس کو باطل قرار دیا کیونکہ اس کا مالک ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے بدرفتار تھے کہ وہ مالک پر دیت لازم کرتے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خیال میں اس کا کوئی آکا نہ ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی مالک ہوتا تو دیت قاتل کے مال سے دلائے یا (تک دست ہونے کی صورت میں) بیت المال سے دلائے لیکن آپ کو معلوم ہوا کہ اس کا کوئی مالک ہے اور وہ اس سے بدرفتار نہیں ہے کیونکہ کسی مادی

نے اسے آزاد کیا تھا اور آزاد کرنے والے کے بارے میں
 پتہ نہ چل سکا اور نہ ہی اس کے عاقلہ کی پہچان ہوئی حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے اس دیت کو باطل کر دیا حتیٰ کہ اس کا پتہ چل
 جائے اگر آپ اس کے عاقلہ ہونے کے بارے میں رائے
 نہ رکھتے ہوتے تو آپ اس (غلام) کے مال میں سے یا
 مسلمانوں کے بیت المال میں سے دیت دلاتے۔

قسامہ کا بیان

بَابُ: الْقَسَامَةُ

679- حضرت سلمان بن یزید اور حضرت عمار بن یاسر
 غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سہد بن ایفہ کے
 ایک آدمی نے گھوڑا اور ڈیرا اس نے بنو نجیدہ کے ایک آدمی کی
 انگلی کو کھل ڈالا۔ اس سے خون بہنے لگا۔ اور وہ غصہ فوت ہو گیا
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا جن کے
 خلاف دعویٰ کیا گیا تھا کہ تم یہ اس آدمی قسم کھاتے ہو کہ وہ اس
 وجہ سے نہیں مرا انہوں نے انکار کر دیا اور قسم اٹھانے سے باز
 رہے آپ نے دوسروں سے فرمایا کہ تم قسم اٹھاؤ تو انہوں نے
 بھی انکار کر دیا۔ تو آپ نے بنو سہد پر نصف دیت دینے کا
 فیصلہ فرمادیا۔

679- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ
 سَلْمَانَ بْنِ يَزِيدٍ وَعِمَارِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ بْنِ
 الْغِفَارِيِّ أَنَّهُمَا خَلَّفَا أَنْ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَهْدٍ بَنِي
 لَيْثٍ أَجْرِي لَوْ سَأَ فَوَطِئَهُ عَلَى إِصْبَعٍ وَجَلِي مِنْ بَنِي
 جُهَيْنَةَ فَزَفَّ مِنْهَا الدَّمُ فَمَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 لِلْبَلَدِيِّ الْأَعْمَى عَلَيْهِمُ: أَتَخْلِفُونَ عَسْبَيْنِ نَجِيًّا مَا
 مَاتَ مِنْهَا؟ فَأَبَوْا وَتَخَوَّعُوا مِنَ الْإِيمَانِ، فَقَالَ
 لِلْعَجْرِيِّ: اخْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا فَقَضَى بِنِصْفِ الدِّيَةِ
 عَلَى الشَّعْبِيِّينَ.

نوٹ: قسامہ سے مراد اگر کسی جگہ کوئی آدمی قتل ہو جائے اہل
 محلہ اور قرب و جوار کے رہنے والے قسم کھائیں کہ نہ ہی
 انہوں نے قتل کیا ہے اور نہ ہی انہیں اس قتل کے بارے میں
 علم ہے۔

680- حضرت کحل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ ان کی قوم کے بزرگ لوگوں نے انہیں بتایا کہ حضرت
 عبداللہ بن کحل اور خبیہ رضی اللہ عنہما پیش آنے والی غزوت
 کی وجہ سے خبر کی طرف روانہ ہوئے عہدہ کو اطلاع دی گئی
 کہ حضرت عبداللہ بن کحل رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے ہیں

680- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَفَهُ أَبُو لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خَصْمَةَ، أَنَّ أَخْبَرَ
 رَجُلًا مِنْ ثَمَرِ بْنِ قُوَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ
 مَخْبِصَةَ خَرَجَا إِلَى خَبِيرٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أَصَابَهُمَا، فَأَتَى
 مَخْبِصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ لَقِيَ الْقَيْلَ، وَطُغِرَ

ہیں فقیہ، اَوْ عَنِ، فَاتَى يَهُوذَا، فَقَالَ: أَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ؟ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى لَقِيَ بَعِمَ عَلَى قَوْمِهِ، فَلَذَخِرَ ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَخَوِصَتُهُ، وَهُوَ أَخُوهُ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَلَقَّبَ بِتَكْلَمٍ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْبَرٌ خَيْرٌ، ثُمَّ لَقِيَ الْبَيْنَ فَتَكَلَّمَ خَوِصَتُهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُخِصَتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنْ يُلْزَمُوا ضَاجِبُهُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُلْزَمُوا بِخَرْبٍ، فَلَقَّبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ: إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِعَوِصَّةٍ وَمُخِصَّةٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: تَخْلِفُونَ وَتَسْتَجِفُّونَ دِمَ ضَاجِبِكُمْ، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَتَخْلِفُ لَكُمْ يَهُوذَا، قَالُوا: لَا، لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَيْنِهِ، فَفَتَّ إِلَيْهِمْ بِمَاءٍ نَاقَةٍ حَتَّى أَذْجَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارُ، قَالَ سَهْلُ بْنُ أَبِي خُثَمَةَ: لَقَدْ رَحِمْتَنِي مِنْهَا نَاقَةُ خُمَرَاءَ.

اور انہیں کسی چشمہ یا کنوئیں میں پھینک دیا گیا ہے وہ (حضرت حمید رضی اللہ عنہ) یہود کے پاس آئے اور کہا کہ تم نے ان کو قتل کیا ہے؟ وہ کہنے لگے بخدا ہم نے ان کو قتل نہیں کیا پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بات کا ذکر کیا پھر وہ (حمید رضی اللہ عنہ) ان کے بڑے بھائی حمیرہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ (مقتول کے بھائی) روانہ ہوئے اور (حمیرہ رضی اللہ عنہ خود) منگھو کرنے کیلئے (حضور ﷺ کے پاس) آئے آپ وہیں جو خیربرگے تھے (واقعہ کو جانتے تھے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہودی بات کرے اس سے آپ کی مراد عرض ہوا تھا تو حمیرہ سے بات چیت کی پھر حمیرہ نے منگھو کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا اعلان جنگ کر دیں نبی کریم ﷺ نے ان (خیربر کے یہودیوں) کی طرف تحریر فرمایا انہوں نے جواب تحریر کیا کہ اللہ کی قسم ہم نے ان کو قتل نہیں کیا تو نبی کریم ﷺ حمیرہ، حمیرہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم کھاد اور اپنے ساتھی کے خون بہا کے مالک بن جاؤ وہ کہنے لگے کہ نہیں آپ نے فرمایا یہودی تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے انہوں نے عرض کی نہیں وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اپنی طرف سے دیت و عطا فرمائی اور ان کی طرف سے روایاں روانہ فرمائیں یہاں تک کہ ان کے گھروں میں داخل کر دی گئیں۔ حضرت سہل بن حرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

فَالْمُحَمَّدُ: إِنَّمَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ؟ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى لَقِيَ بَعِمَ عَلَى قَوْمِهِ، فَلَذَخِرَ ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَخَوِصَتُهُ، وَهُوَ أَخُوهُ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَلَقَّبَ بِتَكْلَمٍ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْبَرٌ خَيْرٌ، ثُمَّ لَقِيَ الْبَيْنَ فَتَكَلَّمَ خَوِصَتُهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُخِصَتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنْ يُلْزَمُوا ضَاجِبُهُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُلْزَمُوا بِخَرْبٍ، فَلَقَّبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ: إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِعَوِصَّةٍ وَمُخِصَّةٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: تَخْلِفُونَ وَتَسْتَجِفُّونَ دِمَ ضَاجِبِكُمْ، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَتَخْلِفُ لَكُمْ يَهُوذَا، قَالُوا: لَا، لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَيْنِهِ، فَفَتَّ إِلَيْهِمْ بِمَاءٍ نَاقَةٍ حَتَّى أَذْجَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارُ، قَالَ سَهْلُ بْنُ أَبِي خُثَمَةَ: لَقَدْ رَحِمْتَنِي مِنْهَا نَاقَةُ خُمَرَاءَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم کھاد اور اپنے ساتھی کے خون بہا کے مالک بن جاؤ۔ یعنی کہ دیت کے اس سے مراد قصاص

البَيْتَةِ فَوْنِ الْقَوْدِ قَوْلُهُ فَيَنْ أَوَّلَ الْخَبِيثِ بِمَا أَنْ تَلَوْا
صَاحِبَكُمْ، وَأَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا بِحَرْبٍ، فَبِهَذَا يَنْبَغُ عَلَى
آخِرِ الْخَبِيثِ، وَغَرِ قَوْلُهُ: تَخْلِفُونَ وَتَسْتَعْبِقُونَ فَمَ
صَاحِبَكُمْ، لِأَنَّ اللَّحْمَ لَمْ يُسْتَحَقَّ بِالْبَيْتَةِ كَمَا
يُسْتَحَقُّ بِالْقَوْدِ، لِأَنَّ الشَّيْءَ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لَهُمْ
تَخْلِفُونَ وَتَسْتَعْبِقُونَ فَمَ مِنَ الْأَعْيُنِ لَمْ يَكُنْ حَلًا
عَلَى الْقَوْدِ، وَأَمَّا فَإِنَّ لَهُمْ: تَخْلِفُونَ وَتَسْتَعْبِقُونَ
فَمَ صَاحِبَكُمْ، فَإِنَّمَا عَنِ يَدِ تَسْتَعْبِقُونَ فَمَ
صَاحِبَكُمْ بِالْبَيْتَةِ، لِأَنَّ أَوَّلَ الْخَبِيثِ يَنْبَغُ عَلَى
ذَلِكَ، وَغَرِ قَوْلُهُ: بِمَا أَنْ تَلَوْا صَاحِبَكُمْ، وَأَمَّا أَنْ
تَوَلَّوْا بِحَرْبٍ، وَلَمْ فَإِنَّ عَمَرُ بْنُ الْعَطَابِ:
الْفَسَادُ تَوَجَّبَ النُّفْلَ، وَلَا تَجِبُ اللَّحْمَ فِي
أَعْيُنِهِمْ عَجِيزًا، فَبِهَذَا نَأْخُذُ وَغَرِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامِيَةِ مِنْ لَفْظِهِمَا.

نہیں۔ اس پر آپ کا قول دلائل کرتا ہے کہ آپ نے اس
سے مراد دیت لی ہے قصاص نہیں اور آپ کا قول ابتداء
حدیث میں ہے وہ قول یہ ہے اما ان تلووا صاحبکم ان
توللوا بحرب یہ فرمان حدیث کے آخر میں آئے ہوئے
فرمان تملفون و تستعقبون دم صاحبکم پر دلائل
کرتا ہے کیونکہ خون بہا کا احتیاط کسی دیت کے ذریعے بھی
ہوتا ہے۔ جس طرح اس کا احتیاط قصاص کے ذریعے ہوتا
ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یہ نہیں فرمایا کہ تم
الٹائیں اور اس کے خون کے ستن بن جائیں جس کے قتل کا
تم نے دعویٰ کیا ہے (آپ اگر ایسے فرماتے تو) یہ ہوتا آپ
نے انہیں فرمایا تملفون و تستعقبون دم صاحبکم تو
اس سے مراد آپ نے یہ لیا کہ تم حم کا اور اپنے بھائی کی
دیت کے ستن بن جاؤ کیونکہ حدیث کی ابتداء میں آپ کا یہ
ارشاد: اما ان تلووا صاحبکم و اما توللوا بحرب
اس پر دلائل کرتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ سارہ دیت کو واجب کرتی ہے اور خون کو ہاتل
نہیں کرتی بہت سی احادیث میں یہی بات آئی ہے ہم اسی پر
عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

كِتَابُ الْحُدُودِ فِي السَّرْقَةِ

بَابُ: التَّبَعُ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلَاهُ

چوری کی سزا اور اپنے آقا کا مال چرائنا

681۔ حضرت سائب بن جری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت محمد اللہ بن حنظل رضی اللہ عنہ اپنے قلام کو لے کر
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور عرض کی کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیجئے کیونکہ اس نے

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَطَابِ، عَنْ
أَبِي حَنِيفَةَ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَطَابِ جَاءَهُ إِلَى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجِىءَ إِلَيْهِ بِتَبَعٍ لَهُ، فَقَالَ:
بَطْعُكَ هَذَا فَإِنَّهُ سَرَقَ، فَقَالَ: وَمَاذَا سَرَقَ؟ فَقَالَ:

سَرَقَ بِرْأَةً لَا مَرْغَبَ فِيهَا سَوْنٌ بَرُوحَةً، لَأَنْ
عَمْرُو: أَوْ بِلَا لَيْسَ عَلَيْهِ لَطْعٌ، خَابَكُمْ سَرَقٌ
مَتَاعَكُمْ

چوری کی ہے آپ نے فرمایا اس نے کیا چرا ہے انہوں نے
عرض کی کہ اس نے میری ہی کا آئینہ چرا ہے جس کی
مالیت ماثورہ ہم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو
چھوڑو اس کا چھوٹا نہیں کاہ جائے گا یہ تمہارا خادم ہے اور اس
نے تمہاری ہی چیز چرائی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ طبع نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ جس آدمی کا کوئی نظام اس کے رشتہ داروں
میں سے کسی کی یا اپنے آقا کی ہی کی یا اپنی مالک کے خادم کی
چوری کرے تو اس کا چھوٹا نہیں کاہ جائے گا کیسے اس کا چھوٹا
ہاں سنا ہے جس نے اپنی بہن، بہن، بھائی، بھائی اور خادمہ کی
چوری کی ہو اور وہ صاحب اور افتادہ ہو یا چھوٹا ہو یا چھوٹی ہو
اور اس (صاحب وغیرہ) کو پر خرچ کرنے کیلئے مدد پہنچائی ہو
تو ان کا اس کے مال میں حصہ ہوتا ہے مگر طرح اس کا
چھوٹا ہونا جائے جس نے اس شخص کے مال میں چوری کی ہے
جس میں اس کا اپنا حصہ ہے۔ یہ تمام امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
طبع اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا بھی قول ہے۔

پہل یا غیر محفوظ چیز

کو چرا

882۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی حسین سے روایت ہے کہ
میرے کریم علیہ السلام نے فرمایا اور تمہیں پر گئے ہوئے پہل چمانے
میں قطع نہیں کیا یا پھر پھر کاٹھ کے پھر نے دلی تیری چمانے
میں قطع نہیں اور جب وہ اپنے ٹھکانے پر پتہ لے لے یا
پہل تنگ کرنے کی جگہ رکھا گیا ہو اور اس کی قیمت داخل
کے مال میں ہو تو اس کا چھوٹا ہونا جائے گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ طبع نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل

لَأَنْ مَخْشَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنَّمَا زَجَلَ لَهُ عِنْدَ سَرَقٍ
مِنْ دُونِ رَحِمٍ مَخْرُومٍ بَيْنَهُ أَوْ مِنْ مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ بِنْتِ
مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ زَوْجٍ مَوْلَاةٍ فَلَا لَطْعَ عَلَيْهِ فِي مَا سَرَقَ
وَتَكُنْتُ يَكُونُ عَلَيْهِ لَطْعٌ لِمَا سَرَقَ مِنْ أَصْبِهِ أَوْ
أَصْبِهِ أَوْ عَمِيهِ أَوْ خَالِيهِ، وَهُوَ لَوْ كَانَ مُخْتَاباً رِبَاً
أَوْ مَخْبُوراً أَوْ كَانَتْ مُخْتَابَةً أُجْبِرَ عَلَى تَلْقِيهِمْ
فَكَانَ لَهُمْ فِي مَالِهِ نَيْبٌ، فَكُنْتُ يَطْلَعُ عَنْ سَرَقٍ
مَعْنَى لَهُ فِي مَالِهِ نَيْبٌ ۝ وَهَذَا كَلْمٌ لَوْلَ أَنِ
خَيْفَةُ وَالْقَائِدُ مِنْ لَفْظِهِ ۝

بَابُ: مَنْ سَرَقَ فَعَرَا أَوْ خَوَّرَ

ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُخْرَزْ

882۔ اَمْرًا مَالِكًا خَلَقًا عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ عَمِيٍّ وَخَمِيٍّ
بَيْنَ ابْنِ خَسْفٍ أَوْ زَوْجٍ أَوْ مَوْلَاةٍ لَأَنْ لَا لَطْعَ فِي
قَمَرٍ مَخْلُوقٍ، وَلَا فِي خَرَسَةِ جَبَلٍ، لَقَدْ آوَاهُ الْفَرَاخُ فَوَ
الْبَحْرَيْنِ فَالْقَطْعُ فِي مَا بَلَغَ تَمَنُّ الْبَحْرَيْنِ

لَأَنْ مَخْشَدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ سَرَقَ فَعَرَا فِي زَائِسٍ

کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھل اور پودے (کی چوری) میں قطع یہ نہیں مردوان رضی اللہ عنہ نے غلام کے ہارے میں حکم دیا تو اسے آزاد کر دیا گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ درخت سے لگے ہوئے پھل اور کنز میں قطع یہ نہیں کنز سے مراد بھجور کی شاخ ہے پودے اور درخت میں قطع یہ نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قطع یہ لازم ہو جانے اور امام کے پاس

مقدمہ لے جانے کے بعد مال

چور کو ہبہ کر دینا

684۔ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا انہوں نے اپنی سواری منگولی اور اس پر سوار ہوئے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے کہا گیا ہے جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابو وہب چھر جلی سرزمین مکہ کی طرف واپس ہو جاؤ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا کچھ بٹا کر مسجد میں سو گئے ان کے پاس ایک چور آیا اس نے آپ کی چادر اٹھالی انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے نبی کریم ﷺ نے چور کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا یہ ارادہ نہ تھا یہ (چادر) اس پر صدقہ ہے نبی کریم

فَالْمُحْتَمِلُ وَبِهَذَا تَأْخُذُ، لَا يَفْعَلُ فِي قَمَرٍ مُّغْلَقٍ فِي خَشَبٍ وَلَا فِي حُمْقٍ وَالْخَشَبُ الْجُمْرُ، وَلَا فِي وَدِيعٍ وَلَا فِي خَشَبٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَسْرِقُ مِنْهُ الشَّيْءُ

يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ فَتَهْنَةُ السَّارِقِ

بَعْدَ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى الْإِمَامِ

684۔ أَخْبَرَنَا هَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ: قَالَ: قِيلَ لَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَهَاجِرْ خَلْكَ، فَذَعَا بَرًّا جَلِيلَهُ، فَرَكِبَهَا حَتَّى قَبِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ قِيلَ لِي: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَهَاجِرْ خَلْكَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ جِئْتُ أَبَا وَهَبٍ إِلَى أَهْلِ بَلْعَنَ مَكَّةَ فَذَمَّ صَفْوَانَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِجْلَهُ لِمَجْدَةِ سَارِقٍ فَأَخَذَ رِجْلَهُ، فَأَخَذَ السَّارِقَ فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسَّارِقِ أَنْ يَفْعَلَ بِهِ، فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَرِدْ هَذَا هُوَ عَلَيْهِ صَلَافَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَهَلَا قَبِلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے میرے پاس لانے سے قلم تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب چوریازنا کی تہمت لگانے والا امام کے سامنے پیش کر دیا جائے تو سزا دلانے والا دعویٰ سزا سے دستبردار ہو جائے تو امام کیلئے سزا کو معطل کرنا جائز نہیں بلکہ وہ سزا نافذ کرے گا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

جتنی مقدار پر قطع یہ لازم ہوتی ہے

885۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر احمو کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

886۔ حضرت عمرہ بنت مہد الرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت مائکہ رضی اللہ عنہا مکہ کی طرف روانہ ہوئیں آپ کے ساتھ دو آزاد کردہ لوطیاں اور حضرت مہد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی اولاد کا ایک غلام تھا ان دو عورتوں کے ہاتھ ایک نقش و نگار والی بنی چادر بھی گئی جس پر سبز رنگ کا کپڑا سی دیا گیا تھا راوی کا بیان ہے کہ غلام نے چادر لی اور اس پر سے (سبز کپڑا) پھاڑا اور (چادر) اس سے نکال لی اور اس کی جگہ نمہ یا چڑے کی پرتیں رکھ کر اسے سی دیا۔ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ان دونوں (لوطیوں) نے یہ چادر اس کے مالک تک پہنچا دی جب ان لوگوں نے چادر کو کھولا تو انہیں یہ نمہ ملا اور چادر نبلی انہوں نے دونوں عورتوں سے بات کی تو ان دونوں نے حضرت مائکہ رضی اللہ عنہا کو بتایا، یا ان کی طرف تحریر کر بھیجا اور ان دونوں نے غلام کو مرد و انرا مٹھ دیا اس سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا حضرت مائکہ رضی اللہ عنہا نے اس

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا رُفِعَ الشَّادِقُ إِلَى الْإِمَامِ أَوْ الْقَادِفِ، قَوَّهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ حَلَّةً لَمْ يَنْتَهِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُعْطِلَ الْحَدَّ، وَلَكِنَّهُ يُنْجِبُهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا.

بَابُ: مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

885۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ فِي بَيْعَتِهِ لِمَنْعَةٍ ثَلَاثَةَ فَرَاقِمٍ.

886۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَرَجَتْ إِلَى مَكَّةَ، وَمَعَهَا مَوْلَا تَانِ لَهَا وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَالْقَبِيلِيِّ، وَأَنَّهُ بَعِثَ مَعَ تَبَكِّ الْمَرْأَتَيْنِ بَرْزَ مَرَا جِلٍ قَدْ خَبِطَتْ عَلَيْهِ عِزَّةٌ خَضِرَاءُ، قَالَتْ: فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبَرْزَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاخْتَصَرَ جَعَهُ، وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبَدًا أَوْ قُرْوَةً، وَخَاطَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَلِمْنَا الْمَدِينَةَ دَفَعْنَا ذَلِكَ الْبَرْزَ إِلَى أَهْلِيهِ، فَلَمَّا لَفَقُوا عَنْهُ وَجَلُّوا ذَلِكَ اللَّيْلَةَ وَلَمْ يَجْلِسُوا الْبَرْزَ، فَكَلَّمُوا الْمَرْأَتَيْنِ فَكَلَّمْنَا عَائِشَةَ رَجَى هَلْكَ عَنْهَا أَوْ كَتَبْنَا إِلَيْهَا وَاتَّهَمْنَا الْبَتَّةَ، فَمَسِيلَ عَنْ ذَلِكَ، فَاصْغَرَتْ فَأَمَرَتْ بِهَ عَائِشَةَ فَفَطَقَتْ بَلَدَهُ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: الْقَطْعُ فِي حُجَّتِ دِينَارٍ لَهَا جَدًّا.

کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قطع یہ رطل دینا یا اس سے زیادہ مقدار میں ہے۔

687۔ حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں ایک چور نے اترج (لیموں کی مشابہت کا پھل) چرا لیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگانے کا حکم دیا تو اسکی قیمت باہر درہم کے بدلے ایک دینار کے اعتبار سے تین درہم لگائی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں نے اس مقدار کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اہل مدینہ نے (وہ مقدار) رطل دینار بتائی ہے اور (تائید میں) انہوں نے یہ احادیث روایت کی ہیں اور اہل عراق نے فرمایا ہے کہ دس درہموں سے کم مقدار میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں جب حدود (سزاؤں) میں اختلاف پایا گیا تو ثقہ روایات پر عمل کیا گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

ہاتھ پاؤں کٹا چور پھر

چوری کرے

688۔ حضرت عبداللہ بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ایک یمن کا رہنے والا شخص تھا اس کا ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا تھا وہ (مدینہ طیبہ) آیا، وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اس نے آپ سے شکایت کی

687۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ لِيْ عَهْدَ عُثْمَانَ اثْرُوجَةً فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ أَنْ تَقْوَمَ فَفَوِّتَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ مِنْ صَرْفِ النَّيِّ عَشْرَ دِرْهَمًا بِدَيْنَارٍ، لَفَّقَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَقَدْ اِخْتَلَفَ النَّاسُ لِمَا يَطْلَعُ فِيهِ الْيَدُ: فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ: رُتْعُ دَيْنَارٍ، وَزَوْوَا هَذِهِ الْأَحَادِيثِ، وَقَالَ أَهْلُ الْبَصَرِ: لَا تَقْلَعُ الْيَدُ فِي أَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ، وَزَوْوَا ذَلِكَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنْ عُمَرَ، وَعَنْ عُثْمَانَ، وَعَنْ عَلِيٍّ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، فَإِذَا جَاءَ الْأَخْيَارُ فِي الْحُلُودِ أَخَذَ فِيهَا بِالْيَقَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ لَفَقَعْنَا.

بَابُ: السَّارِقُ يَسْرِقُ وَقَدْ قَطِعَتْ

يَدُهُ أَوْ يَدُهُ وَرَجُلُهُ

688۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْلَعَ الْيَدَ وَالرَّجْلَ قَدِيمًا، فَتَزَوَّلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصَّلَافِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَشَهِدَا إِلَيْهِ أَنَّ غَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ،

وَقَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَيَقُولُ أُوْهُوَ بَكْرٍ وَأَبْنَيْكَ مَا لَيْلُكَ بِبَيْتِ سَادِقٍ، ثُمَّ انْقَضُوا خَلِيًّا بِأَسْمَاءَ بِنْتِ عَمَيْسٍ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ مَعَهُمْ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَيْنُ بَيْتِ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ، لَوْ جَلَوُا عَنْهُ صَاحِبُ زَعْمٍ أَنْ الْأَفْطَحَ جَاءَهُ بِهِ، فَاعْتَرَفَ بِهِ الْأَفْطَحُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَفُطِنَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى، فَإِنْ أُوْهُوَ بَكْرٍ: وَاللَّهِ لِدَعَاؤِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي عَلَيْهِ مِنْ سِرِّهِ.

کہ جس کے عامل نے اس کے ساتھ حکم کیا ہے۔ راوی نے کہا دو نماز تہجد ادا کر رہا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ تیرے باپ کے پروردگار کی قسم تیری رات چور کی رات نہیں (تہجد کی نماز چوری کے معانی ہے، تہجد گزار چور نہیں ہو سکتا) پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا زیور انہیں نہلا یہ آدمی لوگوں کے ساتھ محکم رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دے جس نے اس صاحب آدمی کے گمراہوں کی چوری کی ہے لوگوں کو یہ زیور ستار کے ہاں سے مل گیا اور اس نے کہا یہ ایک ہاتھ کا شخص اس کے پاس لایا ہے۔ پھر اس ہاتھ کے شخص نے اس کا اعتراف کر لیا یا اس کے خلاف گواہی ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اس کی اپنے حق میں بددعا میرے نزدیک اس کی چوری سے زیادہ سخت ثابت ہوئی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ الرَّضَمِيُّ: يَزِيدُ ذَلِكَ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ الْيَدِيُّ سَرَقَ خَلِيًّا أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ، فَفُطِنَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى، وَكَانَتْ تَكْبُرُ أَنْ يَكُونُ لَفُطِنَ الْيَدِيُّ وَالرَّجُلُ، وَكَانَ ابْنُ شَهَابٍ أَهْلَمَ مِنْ غَيْرِهِ بِهَذَا وَنَحْوِهِ مِنْ أَهْلِ بَلَادِهِ، وَلَقَدْ تَلَقَّاهُ عَنْ غَيْرِ بْنِ الصَّخَّاطِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَوْا فِي الْقَطْعِ عَلَى قَطْعِ الْيَدِ الْيُسْرَى أَوْ الرَّجُلِ الْيُسْرَى، فَإِنْ أُنِيَ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَنْقَطِعْهُ وَحُشْنَاهُ، وَغَرَّ قَوْلُ أَبِي حَبِشَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ لُقْطَانَ وَجَنَاحِ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابن شہاب زہری نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی جاتی ہے آپ فرماتی ہیں کہ جس نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا زیور چایا تھا اس کا بایاں ہاتھ کاٹا ہوا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں پاؤں کاٹا آپ اس بات سے انکار فرماتی ہیں کہ اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا ہوا تھا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ اپنے شہر کے دوسرے افراد کے مقابلہ میں اس خبر کو یاں بھی دوسری روایتوں کو زیادہ جانتے تھے ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ ان دونوں نے چور کے دائمی

ہاتھ اور پائیں پاؤں کے کٹ جانے پر حریص قطع کا ارادہ نہیں فرمایا اگر اس کے بعد وہ اس اہرام میں بڑھ کر لایا جاتا تو قطع نہ فرماتے اس سے تاوان لینے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بھاگا ہوا غلام چوری کرے

6889۔ حضرت تابعی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام جو مفروء تھا اس نے چوری کر لی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس اسے بھیجا تاکہ آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ مفروء غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے فرمایا کہ کیا آپ کو کتاب اللہ میں یہ حکم ملا ہے؟ کہ مفروء غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مفروء یا غیر مفروء غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس امام کے سوا جو کہ فیصلہ کرتا ہے کسی کو چور پر قطع کی سزا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ حد ہے اور اسے امام ہی نافذ کرتا ہے یا وہ شخص جس کو امام نے مقرر کیا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

اُچکے کا بیان

6890۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک آدمی نے کوئی چیز اچک لی۔ حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا لیکن اس کے پاس حضرت زید بن ثابت رضی

باب: الْعَبْدُ يَأْبِقُ ثُمَّ يَسْرِقُ

6889۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا تَالِقُ، أَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آتِيٌّ، فَبُيْتُ بِهِ ابْنُ عُمَرَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمَخْصَمِ لِيَقْطَعَ يَدَهُ، فَأَبَى سَعِيدٌ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ، قَالَ: لَا تَقْطَعْ يَدَ الْآبِقِ إِذَا سَرَقَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَيْبَى بِحَسَابِ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا: إِنَّ الْعَبْدَ الْآبِقِ لَا يَقْطَعُ يَدَهُ؛ فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَلْيُقْطَعْ يَدُهُ.

فَالْأَمْرُ: يَقْطَعُ يَدَ الْآبِقِ وَغَيْرِ الْآبِقِ إِذَا سَرَقَ وَلَكِنْ لَا يَنْتَبِهُ أَنْ يَقْطَعَ السَّارِقَ أَحَدٌ إِلَّا الْإِمَامُ أَلَيْسَ بِحُكْمِهِ، لِأَنَّهُ حَدٌّ لَا يَقُومُ بِهِ إِلَّا الْإِمَامُ أَوْ مَنْ وَلاَهُ الْإِمَامُ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَلْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

باب: الْمَخْتَلِسُ

6890۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ زَيْدًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ فِي زَمَنِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَأَرَادَ مَرْوَانُ قَطْعَ يَدِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ زَيْدٌ بْنُ قَابِطٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ.

اللہ عز و شریف نے گئے اور انہیں بتایا کہ اس پر قطع نہیں ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس پر ہم عمل
کرتے ہیں کہ اچکے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا قَطْعَ فِي الْمُغْتَلِسِ،
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

زنا کی حدود

أَبْوَابُ الْحُدُودِ فِي الزِّنَاءِ

رجم کا بیان

بَابُ: الرُّجْمِ

691۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا کہ کتاب اللہ میں شادی شدہ زانی مرد و
زن کے بارے میں رجم کا حکم ہے جب اس کے خلاف
شہادت مل جائے یا حمل ہو جائے یا دہ اعتراف کر لے۔

691۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: الرُّجْمُ
فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُخْبِنَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ
الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ.

692۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منیٰ سے واپس لپٹے (۲۳
ع) میں یہ آپ کا آخری حج تھا) آپ نے اپنا اونٹ اٹھ
(مکہ اور منیٰ کا درمیان ایک وادی ہے اس کو حصب کہا جاتا
ہے) پر بٹھایا۔ آپ نے ننگریاں جمع فرمائیں پھر اس
(ڈھیر) پر اپنا کپڑا پھیلا دیا اور اس پر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ
آسمان کی طرف پھیلا کر کہا ”اے اللہ میں بڑھا ہوا گیا ہوں،
میری قوت کمزور ہو گئی ہے۔ میری رعیت ادھر ادھر پھیل گئی
ہے مجھے اپنے پاس اس حالت میں بلانا کہ میں نے (اسلام
میں) کوئی کمی بیشی نہ کی ہو۔“ پھر آپ مدینہ تشریف لائے تو
لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اے لوگو! تم پر سنتوں کے احکام
عائد کیے گئے ہیں اور فرضوں کے احکام مقرر کر دیے گئے ہیں
اور تمہیں ایک واضح راستہ (مراہم مستقیم) پر ڈالا گیا ہے آپ

692۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ
سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَمَّا صَلَّى عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ مِنْ مَنَى أَنَاخَ بِالْأَنْطَحِ ثُمَّ حَوَّمَ حَوْمَةً مِنْ
بَطْحَاءِ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهِ قُبَّةً، ثُمَّ اسْتَلْقَى وَمَدَّ يَدَيْهِ
إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ كَبِّرْ سِنِي، وَخَفِّضْ
قُوَّتِي، وَانْتَشِرْ رِعْيَتِي، فَالْقَبِيضُ إِلَيْكَ خَيْرٌ
مُنْصَبٍ وَلَا مُفْرِطٍ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ سُنْتُ لَكُمْ السَّنَ، وَلَفَرَحْتُ
لَكُمْ الْفَرَاغِ، وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ وَصَفَّقُ
بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُغْرَى إِلَّا أَنْ لَا تَعْبَلُوا بِالنَّاسِ
يَجِينَا وَهَمَالًا، ثُمَّ إِنَّا نَحْمُ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرُّجْمِ،
أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ خَلْفَيْنِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، لَقَدْ
رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا، وَإِنِّي وَاللَّيْلِ
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ

الخطاب فی کتاب اللہ لکھنؤ: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ
 إِذَا زَنَى فَلَزِمَتْهُمَا التَّيَّةُ، فَإِنَّا قَدْ فَرَّانَاهَا، فَإِن
 سَعِدَ بِنِ الْمُنْثَبِ: لَمَّا بَسَلَتْ ذُو الْعَجْبَةِ حَتَّى
 قِيلَ عَمْرُ.

نے ہاتھ پر ہاتھ داتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو دانیں ہائیں
 گمراہ نہ کرنا۔ پھر آیت رجم کے بارے میں (مائل ہو
 کر) ہلاکت میں پڑنے سے بچنا کہ تم سے کوئی کہنے والا کہے
 ہمیں کتاب اللہ میں دونوں سزا میں (کوڑے مارنا، رجم
 کرنا) نہیں ملیں۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے
 بھی رجم کیا۔ تم ہے اس ذات کی جس کے بعد قدرت میں
 میری جان ہے تاکہ یہاں نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے عمر بن خطاب
 رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا ہے تو (ترغیب و
 ترہیب کی فرض سے) میں اس میں لکھ دیتا کہ اگر بڑھا اور
 بڑھا زنا کے مرتکب ہوں تو ان دونوں کو بھی رجم کرو۔ چنانچہ
 ہم نے اس کو پڑھا ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا کہ ذوالجبر کا مہینہ ابھی ختم بھی ہوا تھا کہ حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے۔

693۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ: أَنَّ التَّيَّةَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
 وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنَى، فَقَالَ لَهُمْ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا تَجْعَلُونَ فِي التَّيَّةِ فِي خَاتَمِ
 الرُّجْمِ؟ فَقَالُوا: نُلْصِقُهَا وَنُجْلِدَانِ، فَقَالَ لَهُمْ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَلْبَتُمْ إِنْ فِيهَا الرُّجْمُ، فَأَتُوا
 بِالتَّيَّةِ، فَخَشَرُوها، فَجَعَلَ أَخْلَعُهَا يَدَهُ عَلَى آتَةِ
 الرُّجْمِ، ثُمَّ قَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 سَلَامٍ: يُرْفَعُ يَدُكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَإِذَا فِيهَا آتَةُ
 الرُّجْمِ، فَقَالَ صَلَفَتْ بَا شَعْمًا، فِيهَا آتَةُ الرُّجْمِ،
 فَأَمَرُ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ:
 فَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجْعَلُ عَلَى الْمَرْأَةِ بَيْنَهُمَا الْجَحَازَةَ.

693۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
 کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ یہودی آئے اور آپ کو بتایا
 کہ ان میں سے ایک آدمی اور عورت نے زنا کیا ہے۔ نبی
 کریم ﷺ نے ان سے فرمایا رجم کے بارے میں تمہیں
 قورات میں کیا حکم ملا ہے انہوں نے کہا کہ ان دونوں کو رسوا
 کیا جائے۔ اور کوڑے لگائے جائیں حضرت عبداللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا۔ اس میں تو رجم کا حکم
 ہے وہ (یہودی) قورات لے آئے انہوں نے اسے کھولا ان
 میں سے ایک آدمی رجم والی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کے
 مائل اور بائیں کو پڑھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھاؤ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت
 رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگا اے محمد ﷺ آپ نے سچ فرمایا
 ہے اس میں آیت رجم موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا

تو ان دونوں کو سگسار کر دیا گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی اس عورت کو بچانے کیلئے اس کے اوپر جھک جاتا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب باتوں پر عمل کرتے ہیں اگر کوئی آزاد مسلمان کسی عورت سے زنا کرے جبکہ وہ پہلے کسی مسلمان آزاد عورت سے نکاح کر چکا ہو اور اس سے اس نے ہم بستری بھی کر لی ہو اس صورت میں درج کا حکم ہے کیونکہ وہ محسن ہے ہمارے اس نے ہمارے مذکورہ نکاح کو ختم کر دیا اور ہم بستری نہ کی ہو اس کے نکاح میں یہودی یا نصرانی ہو تو وہ محسن نہیں اس کو سگسار نہ کیا جائے گا اس کو سوکڑے لگائے جائیں گے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

زنا کا اقرار کرنا

694۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما در حضرت زید بن خالد جلیلی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ آدمی بھگوتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے ان میں سے ایک نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے دوسرا جحان دونوں میں سے زیادہ بھگوتھا کہا تمہیک ہے یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے لیکن مجھے ہات کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تم بات کرو اس نے کہا میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ میرے بیٹے پر سوکڑے سزا ہے میں نے اس کی طرف سو بکریاں اور اپنی ایک کبوتر لپیٹ دے دی۔ پھر میں نے اہل طم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سوکڑے سزا اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اس

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كَلِمَةً نَأْخُذُ، إِنَّمَا زَجَلِي خَيْرٌ مُسْلِمٍ زَانِي بِامْرَأَةٍ وَقَدْ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ قَبْلَ ذَلِكَ خُرُوفٌ مُسْلِمَةٌ وَجَانَعَهَا فَلَيْبِهِ الرُّجْمُ، وَهَذَا هُوَ الْمُخَصَّنُ فَإِنْ كَانَ لَمْ يُجَانِعْهَا إِنَّمَا تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا أَوْ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةً يَهْزِيئَةً أَوْ نَضْرِيئَةً لَمْ يَكُنْ بِهَا مُخَصَّنًا، وَلَمْ يُرْجَمْ وَضُرِبَ مِائَةً، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَجَمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَهْمَانَا.

بَابُ: الْإِقْرَارُ بِالزَّانَاءِ

694۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُفَّاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَن زَجَلِي أَخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَخْلَعْنَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْبُصْبُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُمَا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَقْبَضَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَآلَيْنَا لِي يَأْتِي أَنَّا أَكْتَلَمَ، قَالَ تَكْتَلَمُ، قَالَ إِنْ بَيْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا بَتْنِي أَجْرًا قَوْلِي بِامْرَأَةٍ فَأَخْبَرُونِي أَنِّي عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ، فَأَقْبَضْتُ بَيْنَهُ بِيَابَةِ شَاةٍ وَخَادِيَةِ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَقْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَقْرُبُ عَامٌ، وَإِنَّمَا الرُّجْمُ عَلَى ابْنَتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا لَعْنَتُ

يَتَنَكَّمُ بِكَتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: اَنَا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ
فَرَدَّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ اِسْتِ بَاغَةً وَغَرَبَةً غَامَةً، وَافْتَرَى
اَلْاِسْتِ بِاَلْاِسْلَمِ اَنْ يَأْتِيَ اِمْرَاةً اَلْاُخْرَى، فَاِنْ اِغْتَرَفْتَ
وَجَمَعَهَا، فَاغْتَرَفْتَ فَرَجَمَهَا.

کی بیوی پر رحم کی سزا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس
ذات کی قسم جس کے بعد قدرت میں میری جان ہے میں تم
دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔
تمہاری بکریاں اور تمہاری اونٹنی تمہیں واپس کی جاتی ہے اور
اس کے بچے کو سو کوڑے مارے اور ایک سال کیلے جلاوطن کر
دیا آپ نے حضرت انس اسی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ
دوسرے آدمی کی عورت کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کر
لے تو اس کو رحم کی سزا دے اس نے اعتراف کر لیا تو وہ
سنگسار کر دی گئی۔

695۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ، عَنْ
اَبِيهِ زَيْدٍ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّهُ
اُخْبِرَ: اَنْ اِمْرَاةً اَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَاُخْبِرَتْ اَنَّهَا زَانَتْ
وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِلْخَبِي
حَتَّى نَضِيحَ، فَلَمَّا وَضَعَتْ اَمْنَهُ، فَقَالَ لَهَا: اِلْخَبِي
حَتَّى تَرْضِيحِي، فَلَمَّا اَرْضَحَتْ اَمْنَهُ فَقَالَ لَهَا: اِلْخَبِي
حَتَّى تَسْتَوْدِعِيهِ فَاَسْتَوْدِعْتَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَافْتَرَى بِهَا
فَلَايِمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

695۔ حضرت محمد اللہ بن ابی ثعلبہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی اس نے آپ
ﷺ کو بتایا کہ اس نے بکری کی ہے اور وہ حاملہ ہے۔ نبی
کریم ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا پہلی جاہیں تک کہ وضع
محل (بچہ پیدا) ہو جائے۔ جب وہ بچے کو جنم دے چکی تو
آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ نے فرمایا پہلی جاہیں تک
کہ تو دودھ پلائے۔ جب دودھ پلا چکی (دودھ پلانے کی
مدت ختم ہو گئی) تو آپ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے
ارشاد فرمایا پہلی جاہ اور بچے کو کسی محافظ کے سپرد کر دے وہ بچے
کو محافظ کے سپرد کر کے آئی تو آپ نے حکم دیا تو اس پر (رحم
کی) حد جاری کر دی گئی۔

696۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: اَنْ
رَجُلًا اِغْتَرَفَ بِالزَّوْنِ عَلَى نَفْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ اَنْزَعَ شَهَادَاتٍ فَاُتِيَ بِهِ
فَحَدُّهُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَمِنْ اَجْلِ ذَلِكَ يُؤْخَذُ
اَلْمَرْءُ بِاِغْتِرَافِهِ عَلَى نَفْسِهِ.

696۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے ہارے میں زنا
کا اعتراف کر لیا اور اپنے خلاف چار گواہ بھی پیش کر دیے نبی
کریم ﷺ نے حکم دیا تو اس کو سزا دی گئی حضرت ابن
شہاب نے فرمایا خود اعتراف کر لینے کی وجہ سے سزا دی گئی۔

697۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ: اَنْ

697۔ حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم

بالغیر الہ بالزنی حتی یفرّز أرنع مرّات فی أرنع
مخالیس مختلفہ، ومکذّک جادات السنۃ: لا
یؤخذ الرّجل بالغیر الہ علی نقبہ بالزنی حتی یفرّز
أرنع مرّات وهو قول أبی خنیفۃ والغامیہ من
لفظہا، وإن أقرّ أرنع مرّات ثم رجع قبل رجوعہ
وعلیٰ سبیلہ.

ہے اگر وہ چار بار اقرار کرے اور پھر وہ رجوع کر لے تو اس
کے رجوع کو قبول کر لیا جائے گا اور اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

جبر آزاد کرنا

701۔ حضرت یافع سے روایت ہے کہ ایک غلام تھا جس
میں آنے والی لوطیوں اور غلاموں پر بطور مگرہن مقرر تھا۔
اس نے ان غلاموں میں سے ایک کثیر کے ساتھ زبردستی کی
اور اس کے ساتھ زنا کر لیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنه نے اس کو کوڑے لگائے اور اس کو جلا وطن کر دیا اور لوطی
کو کوڑے لگائے کیونکہ اس نے اس کے ساتھ جبر کیا تھا۔

702۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مروان نے ایک عورت کے بارے میں فیصلہ
کیا جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا تھا کہ اس کا سر اس پر
ہے جس نے اس کے ساتھ یہ فعل کیا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب عورت پر
جبر کیا جائے تو اس پر کوئی حد نہیں اور جس نے اس کے ساتھ
زبردستی کی ہے اس حد ہے جب اس پر حد واجب ہو جائے تو
مہر ساقط ہو جاتا ہے حد اور مہر ایک جہاں میں ایک ساتھ
واجب نہیں ہو سکتے اگر اس سے حد شہ کی وجہ سے ہٹا دی
جائے تو اس پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر

بَاب: اَلَا تُسَجَّرُ فِي الزَّانِمِ

701۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا يَافِعُ: أَنَّ عُبَيْدَ كَانَ
يَقْرُمُ عَلَى رَقَبَتِي الْعُنُسُ، وَأَنَّهُ اسْتَكْرَهَ جَارِيَةً مِنْ
ذَلِكَ الرِّقَبَتِي، فَوَلَّعَ بِهَا، فَخَلَّدَهُ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ، وَنَفَّاهُ، وَلَمْ يُجَلِّدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ
اسْتَكْرَهَهَا.

702۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّفًا ابْنَ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ
الْفَيْلَكِ بَنَ مَرْوَانَ لَقَضَى فِي إِمْرَأَةٍ أُصِيبَتْ
مُسْتَكْرَهَةً بِصَدَّقِهَا عَلَى مَنْ قَعَلَ ذَلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا،
وَعَلَى مَنْ اسْتَكْرَهَهَا الْحَدُّ، فَإِذَا وَجِبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ
بِكُلِّ الصَّدَاقِ، وَلَا يَجِبُ الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِي
جَمَاعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّ قُرْبَى عَنْهُ الْحَدُّ بِشَهْبَةٍ وَجِبَ
عَلَيْهِ الصَّدَاقُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ
الْشَّعْبِيِّ وَالْغَامِيَّةِ مِنْ لَفْظِهَا.

فتحا، کرام کا یہی قول ہے۔

زنا اور شراب میں غلاموں کی سزا

703۔ حضرت عبداللہ بن عباس بن ابی رہبہ مخزومی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے اور چند قریشی نوجوانوں کو حکم دیا تو ہم نے سرکاری لوٹریوں کو زنا کے جرم میں پچاس پچاس کوڑے مارے۔

704۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک ایسی لوٹری کے بارے میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا ہو اور وہ غیر شرابی شدہ ہو آپ نے فرمایا جب وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اگر وہ پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ تو پھر اسے سچا اور خواہ ایک طعیر کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے پانچوں کے (یہ فریخت کا حکم) تیسری مرتبہ کے بعد ہے یا چوتھی مرتبہ کے بعد اور طعیر سے مراد سچی ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ لوٹری اور غلام کو زنا کی وجہ سے آزاد کی سزا سے نصف سزا یعنی پچاس کوڑے لگائے جائیں گے نقد شراب اور نشہ کی سزا کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فتحا، کرام کا یہی قول ہے۔

705۔ حضرت ابو زناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کو الخراء کے جرم میں اسی کوڑے مارے۔ حضرت ابو زناد نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن رہبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ

بَاب: حَدُّ الْمَمَالِكِ فِي الزِّنَا وَالشُّكْرِ

703۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَلَمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمُخَزُومِيِّ قَالَ: أَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي بَيْتِهِ بَيْنَ فَرَسَيْهِ، لِنَحْلِلَنَّهُ وَلَاجِدَ بَيْنَ وَلَاجِدِ الْإِمَارَةِ عَشْرِينَ عَشْرِينَ فِي الزِّنَا.

704۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِالضَّهْنِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَلَلَ عَنِ الْأَمَةِ، إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْبَسْ قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ يَتَوَخَّاهَا وَلَوْ بِضَيْقٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: لَا أَذَرُ أَتَمَلَّ الْغَالِيَةَ، أَوْ الرَّاهِمَةَ وَالضَّغِيرَ: الْخَلْلُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَاسِخٌ، يُحْلَلُ الْمُتَمَلِّكُ وَالْمُتَمَلِّكَةُ فِي عَذَابِ الزِّنَا بِضَفِّ عَذَابِ الْخُرَةِ عَشْرِينَ جَلْدَةً، وَكَذَلِكَ الْفُلَّاحُ وَشَرِبَ الْخَمْرَ وَالشُّكْرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَحَائِدِ.

705۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَنَّهُ جَلَدَ عَبْدًا فِي فَرَسَيْنِ ثَمَانِينَ، قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَ: أَمَرْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْعُتْقَةَ حَلَمَ جَزَاءً، لَمَّا زَانَتْ أَعْدَا حَرَبَ عَبْدًا فِي فَرَسَيْنِ أَتَمَلَّ

بْنِ الْأَنْبِيَاءِ

عز اور دیگر خلفاء کا دور پایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے تہمت کی وجہ سے کسی قلام کو چالیس سے زیادہ کوڑے لگائے ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تہمت کی وجہ سے قلام کو آزاد کی نصف حد یعنی چالیس کوڑے لگائے جائیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

708- حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شراب پینے کی وجہ سے قلام پر عام سزا کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ہمیں روایت ملی ہے کہ اس کی سزا آزاد کی سزائے نصف ہے حضرت علی، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم اپنے قلاموں کو شراب پینے کے جرم میں آزاد کی سزائے نصف سزا دیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب باتوں پر عمل کرتے ہیں شراب اور نشہ میں آتی کوڑے ہیں اس سلسلہ میں قلام کیلئے چالیس کوڑے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

اشارہ وغیرہ سے تہمت لگانا

707- حضرت حمزہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں ان میں سے ایک نے کہا کہ نہ میرا باپ زانی ہے نہ میری ماں زانیہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا کسی نے کہا کہ اس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے (اس پر حد نہیں) دوسروں نے کہا کہ اس کے ماں باپ میں اس کے سوا بھی تو خوبیاں موجود ہیں (اگر تعریف مقصود ہوتی تو ان خوبیوں کے

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَخْرُجُ الْقَلَمُ فِي الْحَرْفِ إِلَّا أَنْ يَنْصِفَ جِلْدَهُ بِضَفِّ خَيْلِ الْحَرْفِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِلِ بْنِ لُقْطَةَ

708- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا ابْنُ شَهَابٍ وَ سُبَيْلٌ عَنْ عَبْدِ الْقَدِيدِ فِي الْخَمْرِ؟ فَقَالَ: بَلَقْنَا أَنَّ عَلَيْهِ بِضَفِّ خَيْلِ الْحَرْفِ، وَأَنَّ عَلَيْهِ وَغَمْرًا وَغَمْرَانِ وَيَنْ غَابِرٍ رَجَى اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَدُوا غَيْرَهُمْ بِضَفِّ خَيْلِ الْحَرْفِ فِي الْخَمْرِ

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَخَذَ فِي الْخَمْرِ وَالشُّحْرِ لَمَّا بَوْنُ، وَخَذَ الْقَدِيدُ ابْنُ ذَكِّفٍ الْأَنْبِيَاءِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِلِ بْنِ لُقْطَةَ

بَابُ: أَخَذَ فِي التَّغْرِيبِ

707- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرَةُ بَنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَجُلَيْنِ فِي زَمَانِ عُمَرَ ابْتِغَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: مَا أَبِي بَرَّانٍ وَلَا أَبِي بَرَّانِيَّةٍ، فَاسْتَقَرَّ ابْنُ ذَكِّفٍ عَمْرُ بْنُ الْعَطَّابِ، فَقَالَ قَائِلٌ: مَذْحِ أَهْلًا وَأَهْلًا، وَقَالَ آخَرُونَ: وَلَقَدْ كَانَ لِأَبِيهِ وَأَبِيهِ مَذْحِ بَوِي هَذَا، نَرَى أَنَّ تَجِلْدَةَ الْخَلْدِ، فَجِلْدَةُ عَمْرٍ الْقَدِيدِ لَمَّا بَوْنُ

اتحاد کے ذریعے بھی ہو سکتی تھی (اماری رائے یہ ہے کہ اس پر حد جاری کریں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے لگائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اصحاب رسول ﷺ نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں سے کسی نے کہا اماری رائے میں اس پر حد نہیں ہے اس نے اپنے ماں باپ کی طرف کی ہے اور ہم حد کی ٹہنی کرنے والوں کے قول پر عمل کرتے ہیں اور جنہوں نے حد کی ٹہنی کی ہے اور کہا ہے کہ اشارہ میں حد نہیں ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں (کیونکہ اشارہ وغیرہ شبہات پر مشتمل ہے اور شبہ کی وجہ سے حد و ساقہ ہو جاتی ہیں) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

شراب پینے کی حد

708۔ حضرت صاحب بن عبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا فلاں شخص (عبدالرحمن اوسط بن راوی المدکور) کے پاس سے مجھے شراب کی بو آئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا میں نے غلام بی ہے (انگور کا نشا در شربت) میں اس کے بارے میں پوچھا ہوں اگر یہ نشا لاتی ہے تو میں اسے کوڑے مارنے کی سزا دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو کوڑے مارے۔

709۔ حضرت ثور بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدمی کے شراب پینے کی سزا کے حلق مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ آپ اسے اسی کوڑے ماریں۔ کیونکہ جب وہ

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ اِخْتَلَفَ فِيْ هَذَا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ يَنْصَحُهُمْ: لَا تَرَى عَلَيْهِ حَدًا، مَدَحَ اَهْلَاهُ وَآلَتَهُ، فَاَعْلَنَّا بِقَوْلِيْ مَنْ قَرَأَ الْحَدَّ مِنْهُمْ وَيَمْنَنُ قَرَأَ الْحَدَّ وَقَالَ: لَيْسَ فِيِ الصُّبْرِ بَعْدُ عَلٰى مَنْ اَبَى طَابَ وَحَسْبُ اللّٰهُ عَنَّا، وَيَهْدُنَا نَاعِلُ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ خَيْفَةَ وَالْعَلَمَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

بَابُ: الْحَدُّ فِي الشَّرْبِ

708۔ اُخْبَرْنَا مَا لَكَ، اُخْبَرْنَا اَنْ خُفَّابَ، اَنَّ السَّابَّ بْنَ يَزِيْدَ اُخْبِرَهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا وَيْ وَيَعْدُكَ مِنْ قَلَانِ دَفْعِ شَرَابٍ، فَنَسَأَلُهُ، فَرَزَعَهُ اَنَّهُ شَرِبَ جَلَاءً، وَآنَا سَاجِلٌ عَنْهُ لَآنَ كَمَا نُسَكِّرُ جَلْدَهُ الْحَدَّ، فَعَلَدَهُ الْحَدَّ۔

709۔ اُخْبَرْنَا مَا لَكَ، اُخْبَرْنَا قَوْلَ مَنْ زَيَّنَا الْبَيْهَقِيُّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِسْتَأْذَنَ فِيِ الصُّبْرِ بِشُرْبِهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ عَلِيٌّ بْنُ اَبِي طَابٍ: اَرَى اَنْ تُعْزِمَهُ قَتْلًا، اِنْ اِذَا شَرِبَهَا سَكِرَ، وَاِذَا سَكِرَ هَذِي،

وَأَذَا هَذِي الْفَرَى، أَوْ كُنَّا قَالٍ لَجَلَدٍ عَمْرُ لِي
الْخَمْرُ لَمَّا بَيْنَ.

شراب نوشی کرے گا تو شر ہوگا۔ جب شر ہوگا تو لا یعنی بک
بک کرے گا اور جب وہ بے ہودہ کوئی کرے گا تو تہمت بھی
لگائے گا یا جیسے بھی آپ نے فرمایا (یہ راوی کا شک ہے) تو
حضرت مرضی اللہ عنہ نے اس کو شراب نوشی کے جرم میں اسی
کوڑے مارے۔

بَابُ: شُرْبِ الْبَيْعِ وَالْفَيْزِ وَغَيْرِ ذَلِكَ
710- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ ابْنِ
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَبَّلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ؟ فَقَالَ: كُلُّ شُرَابٍ
أَشْكُرُ لَهُوَ حَرَامٌ.

بدیودار شہد اور جوار کی شراب وغیرہ کا پینا
710- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ سے بدیودار شہد کے پینے کے بارے میں پوچھا
گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو شر اور ہودہ حرام
ہے۔

711- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّلَ عَنِ الْفَيْزِ؟
فَقَالَ: لَا عَمْرٍَ لَهَا، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا، فَسَأَلْتُ زَيْدًا مَا
الْفَيْزُ؟ فَقَالَ: الْكُفْرُ تَحَدُّ.

711- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ سے جوار کی شراب کے حلق پوچھا گیا آپ
نے فرمایا اس میں کوئی بھڑی نہیں ہے۔ آپ نے اس سے منع
فرمایا میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا (حضرت
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے راوی حضرت زید بن اسلم رضی
اللہ عنہ سے دریافت کیا) فہرہ کیا ہوتا آپ نے فرمایا یہ
جوار ہوتی ہے۔

بَابُ: تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَمَا يُكْرَهُ
مِنَ الْأَشْرِبَةِ

شراب کی حرمت اور
مکروہ مشروبات

712- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
ابْنِ وَغَلَةَ الْبُصْرِيِّ، أَنَّهُ سَبَّلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَمَّا يَنْصُرُ
مِنَ الْخَمْرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَعْدَى وَجَلُّ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَأَبْدَنُ عَمْرٍَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَلْ
عَلَيْكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا؟ قَالَ: لَا، فَسَأَلَهُ
إِنْسَانٌ إِلَى خَبِيءٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: بِمَ سَأَلْتَهُ؟

712- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انکار کیا کہ وہ شراب
(پانی) کے حلق اور پالت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کسی آدمی نے
شراب کی ایک ٹھک بھری ہوئی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے
اسے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار

قَالَ: أَمَرْتُهُ بِتَبْعِهَا، فَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ خَرُومٌ خَرْنَهَا خَرُومٌ بِتَبْعِهَا، قَالَ: فَفَتَحَ الْمَوَاقِيتَ حَتَّى دَخَلَ مَا بَيْنَهُمَا.

دیا ہے اس نے عرض کی نہیں اس کے پہلو میں موجود ایک آدمی نے اس کے ساتھ سرگوشی کی مگر یہ سنا کہ اس نے عرض سے فرمایا کہ تم نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں نے اسے یہ فروخت کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا جس نے اس کا بیٹا حرام کر دیا ہے اس نے اس کو بیٹا بھی حرام کر دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے ملک کا منہ کھول دیا حتیٰ کہ جو کچھ اس میں تھا بہہ گیا۔

713- أَمَرْتَنَا مَالِكُ، أَمَرْتَنَا نَأْفِقَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: إِنَّا كُنَّا عَمَلٌ بَيْنَ قَتَرِ النُّعْلِ وَالْجَبِّ وَالْقَضْبِ، فَتَعَصَّرُوا خَمْرًا قَبِيحَةً؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتَهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ أَتَى لَا أَمْرُكُمْ أَنْ تَكْثُرُوا، فَلَا تَكْثُرُوا، وَلَا تَعَصِّرُوا، وَلَا تَسْفُحُوا فَإِنَّهَا رَجَسٌ بَيْنَ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

713- حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک عراقی آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم مجھ کے بھلے، اگور اور گنا خریٹے ہیں پھر اس نے شراب پھرتے ہیں اور اسے فروخت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تم پر اللہ تعالیٰ نفرشتوں اور جن و انس میں سے جو بھی سنا ہے گواہ بنا تا ہوں کہ میں تمہیں خریٹے کے حکم نہیں دیتا۔ تم اسے نہ خریدو، نہ بیچو، نہ پھرتو اور نہ ہی اسے پکڑو یہ ناپاک اور شیطان کا کام ہے۔

قَالَ مُعَمِّلٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَا خَرْنَا خَرْنَةً مِنْ الْأَخْرِبَةِ الْخَمْرِ وَالسُّمْرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ فَلَا خَيْرَ فِي تَبْعِهِ وَلَا أَكْلِ نَتَبِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں شراب اور دیگر نشا آور مشروبات وغیرہ جن کو بیٹا ہم برا سمجھتے ہیں ان کے فروخت کرنے اور ان کی قیمت کمانے میں بھی کوئی بھری نہیں۔

714- أَمَرْتَنَا مَالِكُ، أَمَرْتَنَا نَأْفِقَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ بِهَا خَرْمَهَا إِلَى الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَ.

714- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا کے اندر شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا اور اسے نہیں پیئے گا۔

715- أَمَرْتَنَا مَالِكُ، أَمَرْتَنَا بِسَخَاةِ بْنِ غَبِيْلَةَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي نَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَنَا مَلْخَةٌ.

715- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو طلحہ انصاری اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو تنگ و تر کجوروں کی

الْأَنْصَارِيُّ وَالَّذِينَ مِنْ خَلْفِهِمْ فَزَارَبَهُمْ فَصَبَحَ وَقَتْلَهُ
فَلَمَّا عَلِمَ آبَاؤُهُمْ أَنَّ الْمَقْتُلَ كَانَ خَرَجَتْهُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ
الْحُكْمَةُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَمْ يَلِدْ إِلَى هَذِهِ الْخَزَارِ، فَاصْبِرُوا
فَقُتِلَ إِلَى يَوْمِئِذٍ لَنَا فَضْرَتُهَا بِأَنْفُسِهِ خَلَى
تَكْثُرَتْ.

قَالَ مُعْتَمِدٌ: أَلَيْسَ جَنْدًا مَكْرُوزًا وَلَا يَنْبَغِي أَنْ
يُشْرَبَ مِنَ الْبَشَرِ وَالزُّبَيْبِ وَالشَّعْرِ جَمِيعًا، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ كَانَ حَبِيبًا مُسْجُورًا.

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ جانت کی
بنائی ہوئی شراب ہمارے نزدیک چھینچا ہوا ہے اور شک و
کجیروں اور انہوں کی بنائی شراب نہیں چلی جائے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جبکہ بہت
نشانے والی ہو (اور جب نشا ورت ہو تو کوئی حرج نہیں)۔

دو چیزوں کی ملی ہوئی شراب

716- حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے کجیروں اور انہوں کی بنائی شراب اور شک و
کجیروں کا ملا ہوا شراب پینے سے منع فرمایا ہے۔

717- حضرت عطاء بن یربوع سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے شک و کجیروں اور انہوں کی بنائی شراب کا ملا ہوا شراب پینے سے منع
فرمایا ہے۔

کدو اور روغن برتن میں شراب پانا

718- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے کسی غزوہ میں خطبہ ارشاد فرمایا (راوی)
ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آپ کی طرف چلے گا
اس سے پہلے کہ میں آپ کی خدمت میں پہنچتا آپ خطبہ
سے فارغ ہو گئے میں نے کہا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا ہے
تو انہوں نے کہا کہ کدو اور روغن برتن میں غنیمت پانے سے روکا

بَابُ: التَّحْلِيلُ

716- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الْيَقُوتُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ
بُخَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حُبَابٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي قَلَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ شُرْبِ الشَّعْرِ وَالزُّبَيْبِ جَمِيعًا،
وَالزُّهْرِ وَالرُّطَبِ جَمِيعًا.

717- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبَشَرُ
وَالشَّعْرُ جَمِيعًا، وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا.

بَابُ: نَبِيذُ اللَّبَاءِ وَالْمَرْقَبِ

718- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَلَ فِي بَعْضِ مَقَائِدِهِ، قَالَ ابْنُ
عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَلَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَتْلِفَهُ فَقُلْتُ:
مَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي اللَّبَاءِ وَالْمَرْقَبِ.

میا ہے۔

719۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ لِي الثَّيَابِ وَالْمَرْقَبِ.

719۔ حضرت علاء بن عبد الرحمن نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کدو اور دھنئی برتن میں شراب پانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ: نَبِيذِ الْعَلَاءِ

بَابُ: نَبِيذِ الْعَلَاءِ

720۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ لِي الثَّيَابِ وَالْمَرْقَبِ.

720۔ حضرت محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب شام کی طرف گئے تو اہل شام نے آپ سے دہا اور اس کی بوجھل آب و ہوا کی شکایت کی اور انہوں نے عرض کی کہ اس شراب کے بغیر ہم سہرست نہیں رہ سکتے آپ نے فرمایا کہ تم شہد بی لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ شہد ہمیں دس نہیں آتا اہل ارض شام میں سے ایک آدمی نے آپ سے عرض کی کیا آپ اپنے لئے اس شراب سے کوئی ایسی چیز پانے کی اجازت دیں گے جو نشہ آور نہ ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے اس کو پکایا حتیٰ کہ اس کا دھنیا لقم ہو گیا اور ایک تھالی ہاتی کچا میا دے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ نے اپنی اہلی اس میں داخل کی پھر اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا تو اس کا تار بندھ گیا آپ نے فرمایا یہ لونت کے علاء کی مانند ایک علاء ہے آپ نے انہیں یہ پینے کی اجازت دے دی۔ حضرت عمارہ بن سامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی واللہ! آپ نے اسے حلال قرار دیا ہے آپ نے فرمایا ہرگز نہیں واللہ میں نے اسے حلال قرار نہیں دیا۔ اے اللہ میں نے ان کے لئے کوئی ایسی چیز حلال نہیں کی جو تو نے ان پر حرام کی ہے اور میں نے ان پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں کی جو تو نے ان کیلئے حلال کی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ایسی علاء کے پینے میں کوئی حرج نہیں جس کا

دو تہائی ختم ہو جائے اور باقی ایک تہائی کا جائے جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو لیکن ہر وہ پانی شراب جراثیم آور ہو اس میں کوئی بہلائی نہیں (دو حلال نہیں ہے)۔

کتاب الفرائض

721۔ حضرت قہصہ بن ذکریا سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کیلئے (ترک میں سے) ایک حصہ مقرر فرمایا جتنا آج کل لوگ اسے دیتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم دادا کے بارے میں اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دادا کے حصہ کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عمل کرتے تھے وہ دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو کسی شے کا وارث نہیں دیتے تھے۔

722۔ حضرت قہصہ بن ذکریا سے روایت ہے کہ کسی کی جہدہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں وہ آپ سے (مروم کے ترک میں سے) اپنے ورثہ کا حصہ پوچھ رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں تمہارا کوئی حصہ ذکر نہیں ہوا اور سنت رسول ﷺ سے بھی تمہارے حصہ کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوا تم واپس چلی جاؤ میں لوگوں سے دریافت کرتا ہوں (راوی کا بیان ہے) آپ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جہدہ حاضر ہوئیں تو آپ نے اسے چھنا حصہ عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے

کتاب الفرائض

721۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ ذُوَيْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَرَضَ لِلْجَدِّ الَّذِي يَفْرَضُ لَهُ النَّاسُ الْيَوْمَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأَخَّلَ فِي الْجَدِّ، وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ وَبِهِ يَقُولُ الْعَامَّةُ، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ يَقُولُ ابْنُ بَكْرٍ الصَّبِيحِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَا يُوَرِّثُ الْأَخَوَةَ نَفَقَةً شَيْئًا.

722۔ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُفَيْنَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَزْرَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ ذُوَيْبٍ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بِنْتُ الْجَدِّ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ بِمِيرَاثِهَا، فَقَالَ: مَا لَكَ فِي جَدِّكَ اللَّهُ مِنْ حَقٍّ؟ وَفَا عَظَمْنَا لَكَ فِي شَيْءٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، قَالَ: فَسَأَلْتُ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: عَصَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانَا السُّدُسَ، فَقَالَ: هَلْ مَنَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ، فَقَالَ بِغُلِّ ذِكِّكَ، فَاتَّقَلَّدَهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَتْ بِنْتُ الْجَدِّ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ

الْخَطَابُ تَسَالَهُ مِيرَاتُهَا، فَقَالَ: مَا لَكَ مِنْ خَطَابٍ
اللَّهُ مِنْ خَيْرٍ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي لَجِئْتُ بِهِ إِلَّا
بِغَيْرِكَ وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ عَلَى الْفَرَائِضِ مِنْ خَيْرٍ وَلَكِنْ
هُوَ ذَلِكَ السُّلُوسُ، فَإِنْ اجْتَمَعْنَا فِيهِ فَهُوَ يَتَنَكَّمُ
وَأَتَمُّنَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

ساتھ کوئی اور بھی گواہ ہے تو حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ
اللہ کمرے ہوئے آپ نے بھی اسی طرح ہی کہا پس آپ
نے اس کو نافذ فرمایا پھر ایک اور جہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں آئیں اور وہ آپ سے میراث کے بارے
میں پوچھ رہی تھیں آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارا کوئی
حصہ ذکر نہیں ہوا (یعنی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی طرف سے جہد کے حق میں) جو فیصلہ کیا گیا وہ
تمہارے عائد دوسری جہد کے حق میں تھا (تو داوی ہے اور وہ
ثانی تھی) اور میں فراتل (مقرر کردہ حصوں) میں اضافہ
کرنے والا نہیں وہ (مقرر حصہ) سبس ہے۔ اگر تم دونوں
(داوی اور ثانی) موجود ہوتو یہ حصہ دونوں کے درمیان
نصف نصف ہے اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک تھا موجود
ہو تو وہ اس کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَاعِلٌ، إِذَا اجْتَمَعَتِ الْجُلُوسُ أُمَّ
الْأُمِّ، وَأُمُّ الْآبِ لَالسُّلُوسِ يَنْتَهِنَا وَإِنْ خَلَّتْ بِهِ
إِشْدَانًا فَهُوَ لَهَا، وَلَا تَرِثُ مَعَهَا جِلْدَةً لَوْفُهَا، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي خَبِيلَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَلْبَانٍ وَجَنَّتَهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے
ہیں کہ جب ثانی اور داوی دونوں موجود ہوں تو چھٹا حصہ ان
دونوں کے درمیان (نصف نصف) ہوگا۔ اگر کوئی ایک تھا
ہوگی تو یہ مکمل حصہ اس کا ہی ہوگا اسکی موجودگی میں اوپر والی پر
داوی یا پر ثانی وارث نہیں ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مِيرَاثُ الْعَمَةِ

پھوپھی کی میراث

723۔ أَخْبَرَنَا مَا لِكَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْرٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ خَزْمٍ: أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَبَاهُ يُخْبِرُ
بِقَوْلٍ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: غَضِبَ بِالْعَمَةِ
تُورِثُ وَلَا تَرِثُ.

723۔ حضرت محمد بن ابوبکر بن عمرو بن خزم سے روایت ہے
کہ وہ اکثر اپنے والد محترم کو یہ فرماتے ہوئے سنتے تھے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عیب بات یہ ہے
کہ پھوپھی کا بھتیجا وارث بنتا ہے اور وہ وارث نہیں بن سکتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا يَتَنَبَّأُ عَمْرُوٌ هَذَا بِمَا نَرَى أَنَّ
تُورِثُ لِأَنَّ ابْنَ الْأَخِ دُونَهُمْ، وَلَا تَرِثُ لِأَنَّهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر نے جو
یہ فرمایا ہے کہ پھوپھی کا بھتیجا وارث ہوتا ہے ہمارے خیال

لَيْسَتْ بِذَاتٍ مِنْهُمْ، وَتَحَرُّنَ تَرْوِي عَنْ غَمَزِ بْنِ
الْخَطَّابِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْقُودٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا لِيِ النَّمِيَّةِ وَالْخَالِدِ يَدَا لَمْ يَكُنْ
ذُوهُمْ وَلَا عَصِيَّةٌ: فَلِلْخَالِدِ الثَّلَاثُ، وَلِلنَّمِيَّةِ
الثَّلَاثُ، وَعَبِيَّتُ تَرْوِيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا يَسْتَجِبُونَ
رَدًّا أَنْ تَأْتِيَنَّ مِنَ الْخُلَاحِ مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَهُ،
لَأَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا لِبَنَاتِهِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْظِرِ،
وَكَانَ ابْنُ أُخْبِيهِ، بِمِثَالِهِ، وَكَانَ ابْنُ شَهَابٍ يُؤَوِّثُ
النَّمِيَّةَ وَالْخَالِدَ وَذَوِي الْقُرْبَاتِ بِقُرْبَانِهِمْ، وَكَانَ مِنْ
أَهْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِهِمْ بِالرَّوَابِغَةِ.

میں بھائی کا بیٹا دو سہم (حصہ دار) ہے اور جو فرمایا ہے کہ وہ
وارث نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دو سہم نہیں۔ ہم
حضرت مرضی اللہ عنہ، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے پھر بھی
اور خالد کے بارے میں فرمایا جب کوئی اور دو سہم اور حصہ
موجود نہ ہو تو خالد کو ایک تہائی اور پھر بھی کہ وہ تہائی حصہ ملے
گا اور وہ حدیث جرحی مدینہ روایت کرتے ہیں لوگ اس کو
رد نہیں کر سکتے۔ حضرت ثابت بن وداہ رضی اللہ عنہ کا
انتقال ہو گیا اور ان کا کوئی وارث نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے
حضرت ابیہاب بن مہاجر رضی اللہ عنہ جو ان کے بھائی
تھے میراث عطا فرمائی اور حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ
پھر بھی، خالد اور تمام ذوی القربی کو ان کی قرابت کی وجہ سے
وارث قرار دیتے تھے۔ آپ اہل مدینہ میں سے سب سے
بڑے فقیہ اور دولہج حدیث کے بڑے عالم تھے۔

724۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْمٍ،
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَلَةَ بْنِ عُبَيْلَانَ الزُّوْلِيِّ أَنَّهُ
أَخْبَرَهُ، عَنْ مَوْلَى بَقْرَتَيْشٍ كَانَ قَبِينَعًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ
مَرْزَبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا جُنْدَ غَمَزِ بْنِ الْخَطَّابِ،
فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ قَالَ: يَا بَرَقًا خَلِّمْ ذَلِكَ
الْكِتَابَ، يَكْتَابُ حَتَّى حَتَمَ فِي خَاتَمِ النَّمِيَّةِ يُسْأَلُ
عَنْهُ وَتَسْتَعْبِرُ اللَّهُ خَلِّ لَهَا مِنْ خَيْرٍ؟ فَأَنَّى بِهِ تَرْفَأُ،
ثُمَّ دَعَا بِتَوْدٍ فِيهِ مَاتَ أَوْ فُلِحَ، فَنَحَا ذَلِكَ الْكِتَابَ
فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ وَجَبَكَ اللَّهُ الْبُرُكُ، لَوْ وَجَبَكَ
اللَّهُ الْبُرُكُ.

724۔ قریش کے ایک مہر سیدہ آزاد کردہ غلام جنہیں ابن
مرزب کہا جاتا ہے انہوں نے بتایا کہ میں حضرت مرضی اللہ
عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب آپ عمر کی نماز پڑھ چکے تو
آپ نے فرمایا اے برقا (یہ آپ کا خادم تھا) وہ مکتوب لے
آئیے آپ نے پھر بھی (کی دریافت) کے بارے میں تحریر
فرمایا تھا کہ وہ اس کے بارے میں دریافت کریں اور اللہ
تعالیٰ سے اس بارے میں استخارہ کریں کہ آیا اس کے لیے
کوئی حصہ ہے۔ برقا وہ مکتوب لے آئے پھر آپ نے پالی
کاٹت یا پیرا نکولیا اور اس میں وہ مکتوب دھو ڈالا پھر فرمایا
اگر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی تو تیسرا حصہ برقرار رہتا اگر خدا کی
رضا ہوتی تو تیسرا حصہ برقرار رہتا۔

بَاب: النَّبِيُّ ﷺ هَلْ يُورَثُ؟

نبی کریم ﷺ کی وراثت

725- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری وراثت ویتاروں کی صورت میں تقسیم نہ ہوگی۔ جو کچھ میں نے چھوڑا ہے میری اذوائں کو قطع دینے اور عالموں کا تحفہ دینے کے بعد وہ سب صدقہ ہے۔

726- نبی کریم ﷺ کی زوجہ منہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو ازواج رسول ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے پاس بھیجے کہ ارادہ کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے مال سے ملنے والی میراث کے حلقہ پر چسبے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا

727- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا اور نہ ہی کا فر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔ کھر ایک ملت ہے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اگر ان کی امتیں علیحدہ علیحدہ ہوں تو یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا وارث ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

725- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقْسِمُ وَرَثَتِي وَبَنَاتِي، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفْقَةِ بَنَاتِي وَمَوْتِ غَابِلِي لَهُوَ صَدَقَةٌ.

726- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ غُرُورَةَ بِنِ الزُّرَّائِرِ، عَنْ غَابِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ بِنَاءَ النَّبِيِّ ﷺ جِئْنَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْدَى أَنْ يَتَخَنَ غُفَّانُ بْنُ عُفَّانٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُنَ مِيرَاثَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ لَهُمْ غَابِشَةُ: أَلَيْسَ لَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً.

بَاب: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

727- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غُفَّانٍ بْنِ عُفَّانٍ، عَنْ أَسْمَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

فَالْمُشْرِكُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَالْمُخْرَجُ جِلَّةٌ وَاحِدَةٌ، يَتَوَارَثُونَ بِهِ، وَإِنْ اِخْتَلَفَتْ مِلَّتُهُمْ، يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ وَالنَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ وَمَوْهُ لَوْلَا أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَدَابَةُ مِنْ لَفْقَهَا.

728۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ
 بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: وَرِثَ أَبَا عَالِبٍ عَقِيلٌ وَعَالِبٌ، وَلَمْ
 يَرَوْهُ عَلِيٌّ.
 حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 جناب ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہونے تھے اور
 حضرت علی رضی اللہ عنہ وارث نہیں بنے تھے۔

ولاء کی میراث

باب: مِيرَاثُ الْوِلَاةِ

729۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن عمارت
 بن ہشام سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے بتایا
 کہ حضرت عاص بن ہشام (فروہ بدر میں) شہید ہو گئے اور
 تین بیٹے چھوڑ گئے۔ ان میں سے دو ماں کے تھے اور
 ایک سوچا تھا ان دو کے بھائیوں میں سے ایک فوت ہو گیا۔
 اس نے کچھ مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے۔ ماں باپ سے
 سب بھائی اس کے مال و لاء اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کا
 وارث بن گیا پھر اس کا بھائی فوت ہو گیا اس نے ایک بیٹا اور
 سوچا بھائی چھوڑا اس (مرنے والے) کے بیٹے نے کہا کہ
 میں اپنے باپ کی ملکیت کا مالک ہوں خواہ وہ مال ہو یا آزاد
 کردہ غلاموں کی ولاء ہو۔ اس کے بھائی نے کہا کہ سب کچھ
 میرے لئے نہیں تو مال کا مالک ہے مگر غلاموں کی ولاء کا نہیں
 مجھے بتا کر اگر آج میرا بھائی فوت ہوتا تو کیا میں اس کا وارث
 نہ ہوتا پس وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت عثمان بن عفان رضی
 اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو آپ نے فیصلہ کر دیا کہ
 موالی کی ولاء اس کے بھائی کیلئے ہے۔

729۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
 بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَزْمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
 أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ
 وَتَرَكَ بَيْنَ لَهُ ثَلَاثَةَ: ابْنَيْنِ لِأُمِّهِ وَوَجُلًا لَعَلَّةً،
 فَهَلَكَ أَحَدُ الْإِبْنَيْنِ اللَّذَيْنِ مَعَهُمَا لِأُمِّهِ، وَتَرَكَ مَالًا
 وَغَوَالِي، فَوَرِثَهُ أَخُوهُ لِأُمِّهِ وَأَبِيهِ، وَوَرِثَ غَلَّةُ
 وَوَلَاةُ مَوَالِيهِ، ثُمَّ هَلَكَ أَخُوهُ وَتَرَكَ ابْنَةً وَأَخَاهُ
 لِأُمِّهِ، فَقَالَ ابْنَةُ: لَقَدْ أَخْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَخْرَزَ مِنْ
 الْمَالِ وَوَلَاةُ الْمَوَالِي، وَقَالَ أَخُوهُ: لَيْسَ كُلُّهُ
 لَكَ، إِنَّمَا أَخْرَزْتُ الْمَالِ، فَأَمَّا وَلَاةُ الْمَوَالِي فَلَاةُ
 إِرَائَتِكَ لَوْ هَلَكَ أَبِي لَيَزِمَ أَلْسُ لَوْثُهُ أَمَا
 فَاغْتَصَمْنَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاةِ
 الْمَوَالِي.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
 کرتے ہیں کہ ولاء اس بھائی کیلئے ہے جو باپ سے سگ ہے۔
 بچیوں کیلئے نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی
 قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْوَلَاةُ لِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ
 فَوْنِ بَنِي الْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ وَجَمَّةَ اللَّهِ.

730۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر نے روایت کی ہے کہ ان
 کے والد محترم نے بتایا کہ وہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ

730۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
 أَنَّ عَمَّانَ جَالِسًا جَدَّ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ،

عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس قبیلہ حمیرہ اور بنو حارث بن خزرج کے کچھ افراد بھڑکے کر آئے (وجہ نزاع یہ تھی) کہ قبیلہ حمیرہ کی ایک عورت بنو حارث بن خزرج کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی جس کا نام ابراہیم بن کعب تھا اس عورت کا انتقال ہو گیا تو اس کا بیٹا اور خالو اس کے وارث بنے اس عورت نے کچھ مال اور آ زاد کردہ غلام چھوڑے پھر اس کا بیٹا فوت ہو گیا اس کے درجہ سے کہا کہ غلاموں کی دوا ہمیں ملے گی کیونکہ اس کا بیٹا اس (دوا) کا مالک تھا صحیحوں نے کہا کہ ایسا نہیں یہ ہماری عورت کے سوالی ہیں۔ جب اس کا بیٹا فوت ہو گیا ہے تو ان کی دوا ہمارے لیے ہے ہم ان کے وارث ہوں گے تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے دوا سوالی کا فیصلہ صحیحوں کے حق میں فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب عورت کا بیٹا فوت ہو جائے تو دوا اور میراث مصبات کی طرف لوٹ جائے گی جو بھی ان غلاموں سے فوت ہوا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

731۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ان سے ایک غلام کے بارے میں پوچھا گیا جس کا نکاح آزاد عورت کے بطن سے ہوا اس کی دوا کس کیلئے ہوگی آپ نے فرمایا کہ اگر باپ اس حال میں فوت ہو جائے کہ وہ آزاد نہیں ہوا تھا تو دوا اس کی ماں کے سوالی کو ملے گی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اگر ان کا باپ فوت ہونے سے قبل آزاد ہو جائے تو دوا باپ کے سوالی کے لیے ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

فَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِّنْ نَّبِيِ الْخَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ إِمْرَأَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ زَيْلٍ مِّنْ نَّبِيِ الْخَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ. يُقَالُ لَهُ إِمْرَأَتُهُمْ يُنْ كَتِّيبٍ. لَمَاتَتْ فَوَدَّعَهَا إِثْنَا وَرَوْعِيهَا. وَتَرَكَتْ مَالًا وَمَوَالِي. ثُمَّ مَاتَ إِثْنَا. فَقَالَ وَرَقَةُ: لَنَا وَلَاءُ الْمَوَالِي. وَقَدْ كَانَ إِثْنَا أَخْرَجَهُ. وَقَالَ الْجُهَيْنِيُّونَ: لَيْسَ خَدْلُكَ. إِنَّمَا هُوَ مَوَالِي صَاحِبِيهَا. لِذَا مَاتَ وَلِلْعَدَا. لَكَا وَلَاؤُهُمْ وَنَحْنُ نَرَفُّهُمْ. فَقَضَى أُنْهَانُ مِّنْ عَفْمَانَ لِلْجُهَيْنِيِّينَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي.

فَالْ مُخْتَمَدُ. وَبِهَذَا نَأْخُذُ. إِذَا بَقِيَ مَالٌ وَلِلْعَدَا الدُّخُورُ وَبَعِثَ الْوَلَاءُ وَبِزَوَاتٍ مِّنْ مَّاتَ بَعْدَ ذَلِكَ مِّنْ مَّوَالِيهَا إِلَى عَصِيْبَتِهَا. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْقَائِمَةُ مِّنْ فَفَهَا جَاءَ.

731۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُعْبَرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ شَيْلَ عَنْ عُبَيْدٍ لَهُ وَلَدٌ مِّنْ إِمْرَأَةٍ خُرُوجَ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ؟ قَالَ: إِنْ مَاتَ أَبُوهُمْ وَهُوَ عِنْدَ لَمْ يُعْتَقَ، فَوَلَّوْهُمْ لِمَوَالِي أُنْهَيْهِمْ.

فَالْ مُخْتَمَدُ. وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَإِنْ أَمْتَقَ أَبُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ جَرَّ وَلَاؤُهُمْ، فَصَارَ وَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أُنْهَيْهِمْ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَائِمَةُ مِّنْ فَفَهَا جَاءَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

میراث جمیل

732- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی عجمی کو وارث بنانے سے انکار کر دیا مگر جب وہ عرب میں پیدہ ہوا (تو اس کو ورثے کا)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جمیل وارث نہیں ہوگا جو گرفتار کر کے (دارالحرب سے) لایا جائے۔ اور اس کے ساتھ کسی عورت کو بھی گرفتار کیا گیا ہو اور وہ عورت کہتی ہو کہ یہ میرا لڑکا ہے یا کہتی ہو کہ یہ میرا بھائی ہے یا وہ کہتا ہو کہ یہ میری بہن ہے سوائے والد اور بیٹے کے کوئی نسب بغیر گواہی کے وارث نہیں بن سکتا کیونکہ جب باپ دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے اور وہ بھی اس کی تصدیق کر دے تو وہ اس کا بیٹا ہوگا اس کیلئے کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہوتی مگر جب لڑکا نکلام ہو اور اس کا آقا اس کی تکذیب کر دے تو وہ باپ کا بیٹا نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس کا مولیٰ اس کی تصدیق کر دے عورت جب کسی بچے کا دعویٰ کرے اور ایک آزاد مسلمان عورت گواہی دے کہ اس کو اس عورت نے ہی جنم دیا ہے لڑکا بھی اس کی تصدیق کرے اور وہ آزاد بھی ہے تو وہ اس عورت کا بیٹا ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

وصیت کا بیان

733- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہے

باب: میراث الخبیث

732- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: أَمَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُورَثَ أَحَدًا مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَّا مَا وَلَدَ فِي الْغَرْبِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَافِعٌ، لَا يُورَثُ الْخَبِيثُ الْبَلَدِيُّ يُسْنِي وَيُسْنِي مَعَهُ إِثْرًا، فَقَوْلُ هُوَ وَلَدِي، أَوْ تَقُولُ هُوَ أُمِّي، أَوْ تَقُولُ هِيَ أُخِي، وَلَا نَسَبَ مِنَ الْأَنْسَابِ يُورَثُ إِلَّا بِتَبَيُّنٍ أَوْ الْوَالِدِ وَالْوَلَدُ فَإِنَّهُ إِذَا ادَّعَى الْوَالِدُ أَنَّهُ ابْنُهُ، وَصَلَفَهُ فَهُوَ ابْنُهُ، وَلَا يَخْتَصُّ فِي هَذَا إِلَى تَبَيُّنٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَدُ عَبْدًا فَلِكُلِّبَةٍ مَوْلَاةً بِذَلِكَ، فَلَا يَكُونُ ابْنُ الْأَبِ مَا دَامَ عَبْدًا حَتَّى يُصْلِفَهُ الْمَوْلَى، وَالْمَرْأَةُ إِذَا ادَّعَتْ الْوَلَدَ وَخَبَرَتْ إِثْرًا حُرَّةً مُسْلِمَةً عَلَى ابْنِهَا وَلَدَتْهُ، وَهُوَ يُصْلِفُهَا، وَهُوَ حُرٌّ، فَهُوَ ابْنُهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَجَمْعِهِمُ اللَّهُ.

فصل: الوصية

733- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا عَلَى إِمْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ لَهْ خَشَاءٌ يَوْحِي بِهَا بَيْتٌ لِبَلَدٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ

فِي إِيمَانِكَ، قَالَ: لَكَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،
 أُخِلْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلِّفَ
 فَتَمُوتَ غَمَلًا ضَالِمًا تَكْفِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا
 إِذْ ذُكِرَتْ بِهِ فَزَجَّةٌ وَدِفْعَةٌ، وَلَقَدْ لَكَ أَنْ تُخَلِّفَ حَتَّى
 يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُخْزِيكَ آخِرُونَ، أَلَلَّهُمْ
 إِنْصِبْ لِأَصْحَابِي جِزْرَتَهُمْ وَلَا تَرْفُضْهُمْ عَلَيَّ
 أَغْفَابِهِمْ، لَكِنَّ النَّبِيَّ سَقَلَ بِنُ حَوْلَةٍ، يَوْمَئِذٍ لَه
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

انہیں تک دست بچھڑا اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے
 رہیں۔ جو کچھ تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خرچ کرو گے
 تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ حتیٰ کہ اس کا بھی جو لقمہ اپنی بیوی
 کے منہ میں دیتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی
 یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا
 (بیماری کی وجہ سے کہ میں رہ جاؤں گا اور دیگر ساتھی آپ
 کے ساتھ مدینہ طیبہ روانہ ہو جائیں گے) آپ نے ارشاد فرما
 یا تم پیچھے نہیں رہو گے تم جو عمل صالح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل
 کرنے کیلئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارے
 درجے اور رفعت میں اضافہ فرما دے گا ہو سکتا ہے کہ آپ
 پیچھے رہ جائیں گے (کدہ کر میں تمہارا وصال نہ ہو) حتیٰ کہ
 تمہاری ذات سے کئی لوگوں کو طبع پہنچے اور دیگر لوگوں کو تمہاری
 ذات کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑے۔ اے اللہ میرے صحابہ
 کی ہجرت کامل فرما دے اور انہیں پچھلے پاؤں واپس نہ لوٹا
 لیکن مصیبت زدہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کیلئے نبی
 کریم ﷺ دکھ کا اظہار فرماتے تھے کہ ان کا مکہ میں انتقال
 ہوا تھا۔

نوٹ: مذکورہ حدیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
 عنہ کو نبی کریم ﷺ نے زندہ رہنے کی خوشخبری دینے کے
 ساتھ ساتھ آپ کے ہاتھوں مسلمانوں کو طبع پہنچنے اور غیر
 مسلموں کی نقصان پہنچنے کے متعلق بھی واضح اعلان فرما دیا
 آپ اس کے بعد زندہ رہے کئی فتوحات آپ کے ہاتھوں
 سے ہوئیں اور کفار کو نقصان پہنچا اس بیماری کے بعد آپ
 45 برس تک باقی حیات رہے صاحب بصیرت اس زبان
 مبارک کی برکت کا بخوبی اعجاز کر سکتے ہیں جس کو کن کی کجی
 کہا جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے میت کا قرض ادا کرنے کے بعد اس کے مال کے ٹکٹ میں دس تیس جائز ہیں اس کیلئے اس سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں اگر اس نے اس سے زیادہ وصیت کی ہو اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء اس کی اجازت دے دیں تو یہ جائز ہے اجازت دینے کے بعد ان کیلئے رجوع کرنا جائز نہیں اگر وہ (ابتداء میں ہی) ادا کر دیں تو یہ (وصیت) تیسرے حصے میں جاری ہوگی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا نبی ﷺ میں وصیت کرو اور یہ تہائی بہت ہے۔ تہائی سے زیادہ وصیت کرنا کسی کیلئے جائز نہیں ہوتا۔ مگر یہ کہ ورثاء اس کی اجازت دے دیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْوَصِيَّةُ جَائِزَةٌ فِي قَلْبِ مَالِ الْمَيِّتِ بَعْدَ قَضَاءِ ذَمِّهِ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرِ مَنَّهُ، فَإِنْ أَوْصَى بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَأَجْزَاءُ الْوَرِثَةِ بَعْدَ مَوْتِهِ لَهُوَ جَائِزٌ، وَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا بَعْدَ اجْتِزَائِهِمْ، وَإِنْ رَدُّوا، وَبَعِثَ ذَلِكَ إِلَى الْقَلْبِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَلْتَكُ وَالْتَكُ عَجَبٌ، فَلَا يَخُورُ بِأَخِيذٍ وَصِيَّةٌ بِأَكْثَرِ مِنَ الْقَلْبِ إِلَّا أَنْ يُجْزَى الْوَرِثَةُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا رَجَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

کتاب الایمان والاندور
قسم کا کم سے کم کفارہ

کتاب الایمان والاندور واذنی ما یجزی
فی مکاراة التیجین

736- حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے قسم کے کفارہ میں دس مساکین کو کھانا کلاتے ہوئے آدی کو گندم کا ایک مد دیا کرتے تھے اور جب قسم کو پارہا دہراتے تو پانی لوٹ لیاں آؤا کرتے تھے۔

736- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يُكْفِّرُ عَنْ نَيْمِهِ بِأَطْعَامِ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ، لِكُلِّ إِنْسَانٍ مَدٌّ مِنْ جَنْبَلٍ، وَكَانَ يَقْبِضُ الْجَوْلَ إِذَا وَخَذَ فِي النَّيْمِ.

737- حضرت سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کفارہ یحییٰ مساکین کو دیتے تو ان کو گندم کا ایک مد چھوٹے سے دیتے اور اس کو اپنی طرف سے کافی خیال کرتے تھے۔

737- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَفْرَحْتُ النَّاسَ وَهُمْ إِذَا أُعْطُوا الْمَسْكِينِ فِي مَكَارَةِ النَّيْمِ أَفْطَرُوا مَدًّا مِنْ جَنْبَلٍ بِالْمَدِّ الْأَخْصَرِ وَزَأَوْ أَنْ ذَلِكَ يُجْزَى عَنْهُمْ.

738- حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور اسے سوکہ کر دیا پھر اسے قورڈا الا تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا یا دس مساکین کو

738- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ غُبَّانَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ بَيْنِي فَوَخَّخَهَا ثُمَّ خَسَتْ، فَعَلَيْهِ جَفَى وَلَقِيَ أَوْ بِسَوْفَةِ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ، وَمَنْ

خلف بَيْنِي وَلَمْ يُوْخَلِّعَا فَعَسَتْ، فَعَلَيْهِ الْإِطْلَامُ عَشْرَةَ مَسَاجِينَ، لِكُلِّ مَسْكِينٍ مَدٌّ مِنْ جَنْطِهِ، لَمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔
 کپڑے پہنانا لازم ہے اور جس نے قسم کھائی اور اسے سوکند کیا پھر اسے توڑ ڈالا تو اس پر دس مسکینوں کا کھانا فی مسکین گندم کا ایک مد لازم ہے جس کے پاس نہ ہو تو تین دن کے روزے اس پر واجب ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دس مسکین کو صبح و شام کھانا کھلائے یا نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہے۔
 قَالَ مُحَمَّدٌ: الْإِطْلَامُ عَشْرَةَ مَسَاجِينَ عِدَّةً وَجَعَاءً أَوْ بَصْفَ صَاعٍ مِنْ جَنْطِهِ أَوْ صَاعٍ مِنْ نَمْرِ أَوْ خَبِيرٍ۔

739۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا سَلَامٌ بْنُ سَلِيمٍ الْخَلْفِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يَزَافَةَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، يَا يَزَافَةُ إِنِّي أَمَرْتُكَ مَا لَ اللَّهِ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ مَالِ الْيَتِيمِ إِنْ اخْتَبَعْتُ أَخَذْتُ مِنْهُ، فَإِذَا أُنْسِرْتُ زِدْهُ زَائٍ بِسِتْفَتْ مُتَخَفَفٍ، وَإِنِّي قَدْ وَكَيْتُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ أَمْرًا عَظِيمًا، فَإِذَا أَتَيْتُ مَسْكِينًا أَخْلَفْتُ عَلَى يَمِينِي، فَلَمْ أَطْعَمْهُ عَنِّي عَشْرَةَ مَسَاجِينَ خَفِضَ أَصْرُ عِزِّي كُلَّ مَسْكِينٍ صَاعٍ۔
 739۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت یزافہ رضی اللہ عنہ سے روایات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے یزافہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں اللہ کے مال (بیت المال کے خزانے) کو یتیم کے مال کے قائم مقام سمجھتا ہوں۔ اگر مجھے ضرورت ہو تو میں اس میں سے لے لیتا ہوں جب میں خوشحال ہو جاتا ہوں تو واپس کر دیتا ہوں اگر میں غنی ہو جاتا ہوں تو اس سے بچنے کی تمنا کرتا ہوں۔ مسلمانوں کی عظیم ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے اگر تم مجھے قسم کھاتے ہوئے سنو جس کو میں پورا نہ کروں تو تم میری طرف سے دس مسکین کو پانچ صاع گندم دس مسکینوں کو ایک صاع گندم کے حساب سے کھلا دینا۔

740۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ يَسَادِ بْنِ نُمَيْرٍ، عَنْ يَزَافَةَ غَلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لَه: إِنْ عَلَى أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ جَبِينًا فَإِذَا رَأَيْتُنِي قَدْ خَلَفْتُ عَلَى خَدِّي فَأَطْعَمْ عَنِّي عَشْرَةَ مَسَاجِينَ، كُلُّ مَسْكِينٍ بِصَفِ صَاعٍ مِنْ نَمْرٍ۔
 740۔ حضرت یزافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا مجھ پر لوگوں کی بھاری بھر کم ذمہ داری عائد ہے جب تم مجھے دیکھو کہ میں نے کسی شے کے بارے میں قسم اٹھائی ہے تو دس مسکین کو فی صاع نصف صاع گندم کے حساب سے کھانا کھلا دینا کرو۔

741۔ أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَشْتَنَةَ، عَنْ مَنصُورٍ بْنِ الْمُثَنَّمِ، عَنْ شُعْبَانَ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَسَادِ بْنِ نُمَيْرٍ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی قسم کا کفارہ ہر

اِنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمْرٌ اَنْ يَخْطُبَ عَنْ يَمِينِهِ يَتَضَفَّ
صَاعٌ لِكُلِّ مَسْكِينٍ.

742- أَهْبَرْنَا شَقِيحَ بْنَ عَيْتَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، 742- حضرت مجاہد سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہرج
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي عَمَلٍ خَيْرٌ مِنَ الْكَفَّارَاتِ فِيهِ اے کفارہ میں سائیں کو کھانا کھانا ہے ہر مسکین کیلئے نصف
إِطْعَامُ الْمَسْكِينِ يَصِفُ ضَاعَ لِكُلِّ بَشَرٍ صاع۔

بَابُ: اَلرَّجُلُ يَخْلِفُ بِالْمَشْيِ
اِلَى يَتِّبِ اللّٰهُ

743- أَحْمَرْنَا مَالِكًا، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
بَكْرٍ، عَنْ عَمِيهِ أَنَّهُ خَلَفَهُ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهَا كَانَتْ
يَجْعَلُهَا غُلَبًا مَشْبُوعًا إِلَى مَسْجِدِ لَبَّاءَ لَمَانَتْ، وَلَمْ
تَقْبِضْهُ، فَأُلْفَى ابْنُ عَبَّاسٍ إِسْتِثْنَاءُ أَنْ تَقْبِضَ عَنْهَا.

743- حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنی
پہچان سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی دادی کے بارے
میں بتایا۔ انہوں نے مسجد تہامک پیدل چلنے کی نذر مانی تھی
لیکن ان کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے اپنی نذر پوری نہیں کی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی بی بی کو کھڑکی دیا وہ
ان کی طرف سے پیدل چلیں۔

744- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ، قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَأَنَا حَدِيثُ النَّبِيِّ، لِمَسَّ عَلَى الرَّجُلِ، يَقُولُ: عَلَى الْمَشْيِ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَا يَسْتَجِبُ نَلَاءُ حُجَّتِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: خَلَّ لَكَ إِلَى أَنْ تُعْطِيَكَ هَذَا الْخَبْرُ بِخَيْرٍ وَفَاءٍ فِي بَيْتِهِ، وَيَقُولُ: عَلَى مَشْيٍ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقُلْتُ: لِمَ كُنْتُ جِنًّا حَتَّى عَقَلْتُ، فَيَقِيلُ لِي: إِنْ عَلِمْتُكَ شَيْئًا، فَبَعَثْتُ سَجِيذَةً مِنَ الْمُنْسِبِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: عَلَيْكَ مَشْيٌ، فَمَشَيْتُ.

قال محمد: وبهذا نأخذ، من جعل عليه الفسنى
 لم يثبت الله لزمه الفسنى إن جعله نكراً أو غير
 حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
 کرتے ہیں جس نے اپنے اوپر بیت اللہ تک پھیل جانے والا نام

نَلَرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِئَةِ مِنْ فَفْهَائِنَا
بِإِذْنِ مَالِي وَهُوَ حَضَرْتُ إِمَامَ ابْنِ حَفِظَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْثَرُ فَتَاهُ كَرَامَ كَالْحَيِّ قَوْلَ بِهِ۔

اپنے اوپر پیدل چلنا لازم کر لینا لیکن

پورا کرنے سے عاجز رہنا

بَابُ: مَنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ

النَّشْيُ ثُمَّ عَجَزَ

745۔ حضرت عمرو بن الدین سے روایت ہے کہ میں اپنی
داوی محترمہ کے ہمراہ روانہ ہوا ان پر بیت اللہ تک پیدل جانا
(نذر کی وجہ سے) واجب تھا ہم راستہ میں کسی جگہ تھے کہ وہ
چلنے سے عاجز آ گئیں انہوں نے اپنا آزار کردہ غلام حضرت
عبد اللہ بن مرضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے
کے لیے بھیجا میں بھی اس غلام کے ساتھ گیا اس نے آپ سے
پوچھا تو حضرت عبد اللہ بن مرضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ان سے کہو
کہ وہ سوار ہو جائیں (قدرت ہونے پر) پھر اس جگہ سے
پیدل چل کر جائیں جس جگہ سے وہ عاجز آئی تھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بات بعض
افراد نے کہی ہے۔ ہمارے نزدیک اس قول سے زیادہ وہ
روایت پسندیدہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی
گئی ہے۔

746۔ حضرت شعبہ بن حجاج نے عجم بن حبیہ سے روایت کی
ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی
طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو پیدل حج کرنے کی نذر مانے
پھر ایسا کرنے سے عاجز آجائے تو چاہے کہ سوار ہو جائے اور
حج کرے اور ایک دنہ قربانی کر دے۔ آپ سے ایک اور
مروی حدیث میں ہے کہ وہ ایک ہدیٰ بھیج دے۔

745۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الدِّينِ قَالَ:
عَزَجْتُ مَعَ جَدِّ لِي عَلَيْهِمَا نَشْيٌ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ
خَفِي إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَجَزْتُ فَأَرْسَلْتُ مَوْلِي
لَهَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو لِيَسْأَلَهُ، وَعَزَجْتُ مَعَ
الْمَوْلَى، فَسَأَلَهُ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: مُرَّهَا
فَلْتَرْجِعْ ثُمَّ لَتَمْعِ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَدْ قَالَ هَذَا قَوْمٌ، وَأَعْبُ إِلَيْنَا مِنْ هَذَا
الْقَوْلِ مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ.

746۔ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَزَّمَهُ اللَّهُ وَجْهَهُ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا،
ثُمَّ عَجَزَ فَلْيَرْجِعْ وَلْيَحُجَّ لِنَفْسِهِ بَذَنَةً، وَجَاءَ عَنْهُ
فِي خَبَرٍ آخَرَ: وَيَهْدِي هَدْيًا، فَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَكُونُ
الْهَدْيُ مَكَانَ النَّشْيِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِئَةِ
مِنْ فَفْهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہدی پیدل چلنے کے قائم مقام ہو جائے گی۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

747۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مجھ پر (غزوہ) کی وجہ سے (پیدل چلنا واجب تھا میری کمر میں درد ہو گیا اور میں سوار ہو گیا حتیٰ کہ میں کہ کمر میں پہنچا اور میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہم وغیرہ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ تم پر ایک ہدی دینا لازم ہے۔ جب میں مدینہ طیبہ آیا میں نے مسئلہ پوچھا تو لوگوں نے مجھے کہا کہ تم جس جگہ سے عاجز آئے تھے اس جگہ سے پیدل چل کر ایک مرتبہ پھر جاؤ چنانچہ میں پیدل چل کر گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ عاجز سوار ہو جائے تو اس پر ہدی واجب ہے۔ اس پر دوبارہ پیدل چلنا لازم نہیں۔

حکم میں استثناء کرنا

748۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جس نے کہا اللہ کی قسم پھر انشاء اللہ کہا اور وہ کام نہ کر سکا جس کی اس نے قسم کھائی تھی تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب اس نے انشاء اللہ اپنی قسم کے ساتھ متصل کہہ دیا تو اس پر کوئی شے واجب نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

747۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ مَسْئَةَ، فَأَمَّا يَحْيَى خَاصِرَةً، فَرَجَعْتُ حَتَّى أَتَيْتُكَ فَسَأَلْتُكَ عَنْهُ، فَنَاحَ وَخَبَّرَهُ، فَقَالُوا: عَلَيْكَ خَلْعِي، فَلَمَّا قُبِلْتُكَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتُ فَأَمَرُونِي أَنْ أَتَيْتُ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ مَرَّةً أُخْرَى، فَمَشَيْتُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ عَطَاءٌ نَأْخُذُ، يَرْجِعُ وَعَلَيْهِ خَلْعِي يُرْكَو بِهِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَتَوَدَّ.

بَابُ: الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْجَمْعِ

748۔ أَخْبَرَنَا عَالِيكَ، خَلْعًا نَأْفَعُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو قَالَ: مَنْ قَالَ: وَاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَفْعَلْ الَّذِي خَلْفَ عَلَيْهِ لَمْ يَخْشُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَوَضَعَهَا بِنَجْوَاهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

بَابُ: اَلرَّجُلُ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

آدمی فوت ہو جائے اور اس پر نذر لازم ہو

749- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ شُهَابٍ، عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ غُنَيْمَةَ بْنِ شَمْغُوذٍ، عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي مَاتَ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْبِضْهُ، قَالَ: وَالْعَجَبُ عَنْهَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ أَوْ صَلَافَةٍ تَوْخِجُ فُضَاهَا عَنْهَا أَجْزَاءُ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَيْثَمَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ قُلُوبِنَا رَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

749- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ دو سال فراموشی ہیں آپ پر نذر واجب تھی جسے انہوں نے پورا نہیں کیا آپ نے فرمایا آپ ان کی طرف سے پورا کر دیں۔

فَالْمُحَمَّدُ: مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ أَوْ صَلَافَةٍ تَوْخِجُ فُضَاهَا عَنْهَا أَجْزَاءُ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَيْثَمَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ قُلُوبِنَا رَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس کے ذمے کوئی نذر محمد یا حج واجب ہو اس کی طرف سے کوئی دوسرا اسے پورا کر دے تو یہ ابتداء اللہ انکی طرف سے ہو جائے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کی طرف سے۔

بَابُ: مَنْ خَلَفَ أَوْ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ

گناہ کی قسم اٹھانا یا نذر ماننا

750- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ غُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غَابِثَةَ وَوَجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيَهُ.

750- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو وہ نافرمانی نہ کرے۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَمْ يَسْمَعْ فَلْيُطِيعِ اللَّهَ وَلْيُكْفِرْ عَنْ نَيْبِهِ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَيْثَمَةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے کوئی گناہ کرنے کی نذر مانی لیکن گناہ کا نام نہیں لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

751- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: أَتَيْتُ إِسْرَافَةَ ابْنِي ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَتُخَرَّجَ ابْنِي.

751- حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے اپنے

فَقَالَ: لَا تَخْشَوْنِي يَا بَنِيكَ، وَتَخْشَوْنِي عَنْ بَنِيكَ، فَقَالَ خُشِعَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسٌ: خَشِعْتُ يَخُونُ فِي هَذَا كَلَامُهُ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَرَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ بَنِيكُمْ﴾ ثُمَّ جَعَلَ فِيهِ مِنْ الْكُفَارَةِ مَا لَمْ يَأْتِ؟

بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مالی ہے آپ نے فرمایا تم اپنے بیٹے کو ذبح نہ کرو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے شخص نے کہا اس کا کفارہ کیسے ہوگا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ نے غور نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ بَنِيكُمْ پھر اس میں کفارہ مقرر فرمایا۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ وَهَذَا بِمَا وَصَفْتُ لَكَ أَنَّكَ مِنْ خَلْفِ أَوْ نَلَزْنَا فِي مَغْصِبِهِ، فَلَا تَغْصِنُ، وَكَتُفِرُّ، عَنْ بَنِيهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں اور یہ (جزوی حکم) میں نے تمہارے قاعدے کے لیے (حکم کلی سے) ذکر کر دیا ہے جس نے کوئی گناہ کرنے کی قسم کھائی یا نذر مالی تو وہ ہرگز گناہ نہ کرے اور اپنی قسم کی طرف سے کفارہ دوا کر دے۔

752- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ سَهْلٍ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى نَجَسٍ فَرَأَى غَيْرَهَا غَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفِرْ عَنْ نَجَسِهِ وَلْيَغْلُ.

752- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کام پر قسم کھائے پھر اسے کوئی دوسرا کام پھر دکھائی دے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اس کام کو کرے۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَنْ خَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

غیر اللہ کی قسم کھانا

753- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهَ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَخْلُقُوا بِأَهْلِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلُفْ بِاللَّهِ ثُمَّ لِيَسْزَأْ وَيَضْمُتْ.

753- حضرت مہدیہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا ہے لا واهی (میں اپنے والد کی قسم کھاتا ہوں) کہہ رہے تھے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جو قسم کھانا چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے پھر اسے سزا کرو کھائے یا ناسوس رہے۔

فَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِأَعْدَانِ يَخْلُفَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی کے

بَابِهِ: فَمَنْ كَانَ خَائِبًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ ثُمَّ يَسْتَوِزْ أَوْ
 بِأَبِيهِ جِزْمَ الْهَامَا جَاهِتَا هُوَ وَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى كِي حَمَّ الْهَامَى بِمَرَّاسٍ
 كَوْنِي كَرْدُكَائِي يَا خَاوَشِي رَهْ-
 کعبہ کے دروازے پر اپنا مال قربان
 کرنے کی نذر ماننا

بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ: مَا لَهُ فِينِ
 رِقَاجِ الْكُفَّةِ
 754- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو ثَابِتٍ بْنُ مَوْسَى
 مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ الْقَاصِ، عَنْ مَنُصُورِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَبِيبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَابِثَةَ زَوْجِ
 النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ فِينِ فَاثِلٌ: خَالِي فِينِ رِقَاجِ
 الْكُفَّةِ بِحَقِّكَ بِمَا يَحْفَرُ التَّيْبَنَ-
 754- حضرت منصور بن عبد الرحمن قحی نے اپنے والد محترم
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص کہے کہ میرا مال کعبہ کے
 دروازے پر وقف ہے تو اس صورت میں اس کا کفارہ دے
 جس طرح حرم کا کفارہ دیا جاتا ہے۔

754- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي أَبُو ثَابِتٍ بْنُ مَوْسَى
 مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ الْقَاصِ، عَنْ مَنُصُورِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَبِيبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَابِثَةَ زَوْجِ
 النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ فِينِ فَاثِلٌ: خَالِي فِينِ رِقَاجِ
 الْكُفَّةِ بِحَقِّكَ بِمَا يَحْفَرُ التَّيْبَنَ-
 قَالَ مُعَمَّدٌ: قَدْ بَلَغَا هَذَا عَنْ عَابِثَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
 عَنْهَا، وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يَكُنِيَ بِمَا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ،
 فَيَضَلُّ بِذَلِكَ وَيُتَبَكِّكُ مَا يَتَوَقَّعُ، فَإِذَا أَفْلَحَ
 مَا لَا تَضَلُّ بِجَهْلِ مَا كَانَ أَفْسَكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَاتِنَا-
 حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت پسند کی ہے ہمارے نزدیک
 پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے اس کو
 پورا کرے۔ اس سلسلہ میں وہ اپنا مال صدقہ کر دے اور اپنی
 گزشتہ روایات کیلئے کچھ مال بچالے جب اسے کچھ اور مال مل
 جائے تو بچائے ہوئے مال کے برابر صدقہ کر دے۔ حضرت
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی
 قول ہے۔

بَابُ: أَلْفَوْ مِنْ الْإِيمَانِ
 755- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوفَةَ، عَنْ
 أَبِيهِ، عَنْ عَابِثَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: لَفَوْ
 التَّيْبَنَ: قَوْلُ الْإِنْسَانِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَنَى وَاللَّهِ-
 755- حضرت ہشام بن غروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد
 محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 ارشاد فرمایا تو حرم انسان کا یہ کہتا ہے کہ لا واللہ نہیں۔ حرم
 بخدا اور بنی واللہ ہاں حرم بخدا ہے۔

755- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوفَةَ، عَنْ
 أَبِيهِ، عَنْ عَابِثَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: لَفَوْ
 التَّيْبَنَ: قَوْلُ الْإِنْسَانِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَنَى وَاللَّهِ-
 قَالَ مُعَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَلْفَوْ مَا خَلَفَ عَلَيْهِ
 الرَّجُلُ، وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ خَلَفَ، فَاسْتَكَانَ لَهُ نَعْدَةُ اللَّهِ عَلَى
 حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
 کرتے ہیں۔ لٹو یہ ہے کہ آدمی جو حرم اٹھائے اور اس کو حق

غیر ذلک، فہذا من اللغو عندنا۔

خیال کرے۔ اس کے بعد اس پر واضح ہو کہ حقیقت اس کے
سوا ہے تو ہمارے نزدیک یہ لغو ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ پہلے "نہیں" کو صحیح خیال کیا پھر "ہاں" کو حق
سمجھا تو لغو ہے اگر کسی کام پر قسم اٹھائی پھر کوئی کام درست
معلوم ہوا تو اس میں کفارہ ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے)۔

کِتَابُ الْبُيُوعِ فِي التَّجَارَاتِ وَالسَّلَمِ

بَابُ: بَيْعُ الْغَرَاةِ

کتاب البیوع فی التجارات والسلم

بیع غریا

756- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْغَرْمَةِ أَنْ يَبْتَاعَهَا بِغَرْمِهَا.
757- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا قَاسِمُ بْنُ الْغَضَنِ، أَنَّ
أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْغَرَاةِ
بِمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ
قَاسِمٌ لَا يَدْرِي أَفَلَا خَمْسَةَ أَوْ بِمَا دُونَ خَمْسَةِ؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا ہے کہ مرہ، یہ ہوتی ہے کہ آدی کے پاس ایک بارغ ہوا
وہ کسی آدی کو ایک یا دو کھجور کے درختوں کا پھل دے دے اور
وہ اس کا پھل اپنی اولاد کیلئے لے جاتا ہو یحییٰ اس (مالک)
کو اس شخص کا بارغ میں بار بار پھل ہوتا تا مگر گذرے اور وہ
اس سے کہے کہ تم احمر ش آیا کر میں تمہیں پھل کاتے کے
وقت اس کے برابر وزن کر کے کھجور دے دوں گا ان سب

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَذَكَرَ مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ
أَنَّ الْغَرْمَةَ إِنَّمَا تَكُونُ أَنَّ الرَّجُلَ يَخُونُ لَهُ الشَّعْلُ،
فَيَطْعِمُ الرَّجُلَ مِنْهَا تَمْرَةً تَعْلِبُهُ أَوْ تَخْلُقُنِي تَلْفَعُهَا
لِغَيْرِهِ ثُمَّ يَنْظُرُ عَلَيْهِ دُخُولَهُ خَاطِبَةً، فَيَسْأَلُهُ أَنْ
يَتَنَاوَزَ لَهُ عَنْهَا عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ بِمِجْزَلِهَا تَمْرًا جَدًّا
جَزَامَ الشَّعْلِ، فَبِذَا تَمَلَّكَ لَا تَأْسَ بِهِ جَدًّا، لِأَنَّ
الْفَرَمَ تَمَلَّكَ كَانَ لِلْأَوَّلِ وَهُوَ يُعْطِي مِنْهُ مَا شَاءَ فَإِنْ
شَاءَ سَلَّمَ لَهُ تَمْرَ الشَّعْلِ وَإِنْ شَاءَ أَطْعَمَهَا بِمِجْزَلِهَا

مِنْ الشَّمْرِ، لِأَنَّ هَذَا لَا يُبْعَلُ بَتَعَا، وَلَوْ جُعِلَ بَتَعَا مَا خَلَّ نَفَرٌ بِشَمْرِ إِلَى أَجَلٍ۔
 صورتوں میں ہمارے نزدیک کوئی حرج نہیں کیونکہ تمام بھجوریں پہلے شخص کی ملکیت ہیں۔

ان میں سے جسکی چاہے دے اور چاہے تو اسے اسی درخت کا پھل پر درخت اور چاہے تو اس کے برابر وزن کر کے بھجوریں دے دے کیونکہ وہ اس کو بطور بیچ نہیں دے گا۔ اگر بیچ کر کے دے تو بھجور کی بھجور کے عوض مہلت والی بیچ حرام ہے۔

پھل پکے سے پہلے
 فروخت کرنا

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الْبَقَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا صَلَاحَهَا

758۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھل پکے سے قبل ان کی فروخت سے منع فرمایا آپ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

759۔ حضرت ابوالرحمان محمد بن عبدالرحمن نے امی والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ آفت سے بچ جائیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ کچھ پھل فروخت کر دیے جائیں پھر پکے تک ان کو درخت پر ہی رہنے دیا جائے مگر جب سرخ یا زرد ہو جائیں یا بعض پھل پک چکے ہوں شرط پر انہیں فروخت کر دیئے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ پکے تک درختوں پر ہی رہیں گے اور اگر سرخ یا زرد نہ ہوئے ہوں اور سبز ہوں یا ابھی نلکے ہوں تو ان کو اس شرط پر خریدنے میں کوئی بھلائی نہیں کہ پکے تک وہ درختوں پر ہی گئے رہیں گے اور اس شرط پر خریدنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ ابھی توڑ لیے جائیں گے اور انہیں فروخت کر دیا جائے گا۔ ہمیں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ہی روایت ملی ہے اور ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔

758۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَقَارِ حَتَّى يَبْلُغُوا صَلَاحَهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَعْرِضَ۔

759۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَقَارِ حَتَّى يَبْلُغُوا صَلَاحَهَا، لَا يَبْلُغُ أَنْ يَبَاغَ حَتَّى مِنَ الْبَقَارِ عَلَى أَنْ يَتَرَكَّ فِي الشَّعْلِ حَتَّى يَبْلُغَ، إِلَّا أَنْ يَخْضُرَ أَوْ يَضْفَرُ أَوْ يَبْلُغَ نَعْتَهُ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِتَبِعِهِ عَلَى أَنْ يَتَرَكَّ حَتَّى يَبْلُغَ، فَإِذَا لَمْ يَخْضُرَ أَوْ يَضْفَرُ أَوْ كَانَ أَخْضَرَ أَوْ كَانَ كُفْرَى فَلَا خَيْرَ فِي جِزَائِهِ عَلَى أَنْ يَتَرَكَّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِ عَلَى أَنْ يَفْطَعَ وَيَبَاغَ، وَكَذَلِكَ بَلَفَاغُ عَنِ الْحَسَنِ التَّصْرِيحِ أَنَّهُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْكُفْرَى عَلَى أَنْ يَفْطَعَ، فَبِهَذَا نَأْخُذُ۔

760۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّيْنِ، عَنْ عَارِجَةَ

بني زَيْد بن قَابِث، عَنْ زَيْد بن قَابِث: أَنَّهُ كَانَ لَا يَبِيعُ
بِمَازَةٍ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَرَسَانِ يَتَّبِعُ تَبِعَ النَّخْلِ۔
روایت ہے کہ حضرت زید بن قابت رضی اللہ عنہ اپنی کھجوروں
کے بھل فروخت نہیں فرماتے تھے حتیٰ کہ شیا ستارہ طلوع
ہو جاتا (شیا ستارہ موسم گرما کے ابتدائی حصہ میں صبح کے وقت
طلوع ہوتا ہے) اور اس کے ساتھ ہی کھجور کے بھل کے پکنے
کی ابتدا ہو جاتی ہے۔

استثناء کر کے بھل

فروخت کرتا

761۔ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد
محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ
بن حزم نے اپنا افراتی نامی باغ چار ہزار درہم میں فروخت
کیا اور اس میں سے آٹھ سو درہم کی کھجوریں مستثنیٰ کر لیں۔

762۔ حضرت ابو ابراہیم سے روایت ہے کہ ان کی والدہ
محترمہ حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا بھلوں کو
فروخت کر دیتی تھیں اور ان میں سے کچھ مستثنیٰ کر لیتی تھیں۔

763۔ حضرت ربیعہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے بھل فروخت
فرماتے تھے اور ان میں سے کچھ مستثنیٰ کر لیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی بھل فروخت کرے اور
کچھ مستثنیٰ کرے بشرطیکہ کل بھلوں کا چوتھا یا پانچواں یا چھٹا
حصہ مستثنیٰ کرے۔

شک کھجور، تر کھجور کے عوض فروخت کرتا

764۔ بخاری میں ہے کہ ابو ہریرہؓ کے آقا کریمؐ نے فرمایا کہ اگر وہ قحط
روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنہ سے جو کھجوریں (ایک قلعے کا نام ہے) کے عوض فروخت

بَابُ: الرَّجُلُ يَبِيعُ بَعْضَ الثَّمَرِ

وَيَسْتَسْقِي بَعْضَهُ

761۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ،
عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ خَائِلًا لَهُ
يُقَالُ لَهُ الْأَفْرَاتِيُّ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ، وَاسْتَسْقَى مِنْهُ
بِخَمَلَيْنِ مِائَةَ دِرْهَمٍ ثَمَرًا۔

762۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّحْبِیُّ، عَنْ أَبِيهِ
عُمَرَةُ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهَا كَانَتْ تَبِيعُ بِمَازَاهَا
وَتَسْقِي مِنْهَا۔

763۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا وَبِقَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ وَيَسْقِي مِنْهَا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ
ثَمَرًا، وَيَسْقِي بَعْضَهُ إِذَا اسْتَسْقَى خَبَأً مِنْ جُمْلَتِهِ
رُبْعًا أَوْ خُمْسًا أَوْ سُلْماً۔

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنْ تَبِيعِ الثَّمَرِ بِالرُّطْبِ

764۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَزَةَ
مَوْلَى الْأَسَدِ بْنِ سَفْيَانَ، أَنَّ زَيْدًا أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى
بَنِي زُهْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي وَاقِصٍ

عَمَّنْ بِشَرِّهِ الْبَيْضَاءُ بِالسُّلْبِ؟ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ: كَرْنِي كَيْهَارِي مِثْلَ مَا تَحْتَرِضُ سَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْبَيْضَاءُ. قَالَ: فَتَهَانِي عَنْهُ. وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: شَيْءٌ عَمَّنْ بِشَرِّهِ
 التَّمَرُ بِالرُّعْبِ؟ فَقَالَ: أُنْقَضُ الرُّعْبُ إِذَا قَبَسَ قَالُوا: نَعَمْ، فَتَهَانِي عَنْهُ

کرنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ان سے فرمایا ان میں سے کون سا بھرا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ بیضا اور ادنیٰ کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مجھ کے عوض خشک بھجور خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تر بھجور خشک ہو جائے پر کم ہو جاتی ہے تو لوگوں نے عرض کی کہ ہاں آپ نے اسے منع فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اس میں کوئی بھری نہیں کہ کوئی ادنیٰ ایک تھیر تر بھجور ایک تھیر خشک بھجور کے عوض دست بدست خرید لے کیونکہ تر بھجور جب خشک ہو جائے تو کم ہو جاتی ہے اور ایک تھیر سے تھوڑی رہ جاتی ہے اس لئے اس میں سے حق کا سد ہے (تھیر وہ پکانہ ہے جس میں بارہ صاع کی گنجائش ہوتی ہے)۔

باب: مَا لَمْ يَنْقُضْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ
 765- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ حَبِيبَ بْنَ خَزَامٍ إِنْتَابَعَ طَعَامًا أَتَوْهُ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ، فَتَابَعَ حَبِيبٌ الطَّعَامَ قَبْلَ أَنْ يُسَوِّفَهُ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجِىءَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَدٌ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا تَبِعْ طَعَامًا يَسْتَوْفِي حَتَّى تُسَوِّفَهُ.
 766- حضرت عائشہ سے نقل ہے فروخت کرو یا
 765- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن ۱۶ رضی اللہ عنہ نے غلہ خریدا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کیلئے خریدنے کا حکم دیا تھا حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے غلہ پر قبضہ کرنے سے قبل ہی اسے فروخت کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں سنا تو اس (کے) کو روک دیا اور فرمایا جب غلہ خریدو اس کو فروخت نہ کرو حتیٰ کہ تم اس پر قابض نہ کرو۔

766- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ خریدے اس کو فروخت نہ کرے حتیٰ کہ اس پر قبضہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اسی طرح ہر چیز خواہ وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری شے اس کیلئے

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا خَيْرَ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَنْقُضَ رُغْبَ بَقِيَّتِهِ مِنْ تَمَرٍ، نَدَا بَنِيهِ، لِأَنَّ الرُّغْبَ يَنْقُضُ إِذَا جَفَتْ قَبِيَّةُ بَرِّ الْفُلِ مِنْ قَبِيَّتِهِ، فَلِلذَلِكَ لَسَدُ الشَّيْءِ قَبِيَّةً.

765- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ حَبِيبَ بْنَ خَزَامٍ إِنْتَابَعَ طَعَامًا أَتَوْهُ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ، فَتَابَعَ حَبِيبٌ الطَّعَامَ قَبْلَ أَنْ يُسَوِّفَهُ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجِىءَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَدٌ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا تَبِعْ طَعَامًا يَسْتَوْفِي حَتَّى تُسَوِّفَهُ.

766- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ إِنْتَابَعَ طَعَامًا فَلَا يَبِغُهُ حَتَّى يَنْقُضَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَحَذَّائِكَ كُلُّ شَيْءٍ يَبِغُ مِنْ طَعَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَنْتَبِغِي أَنْ يَبِغَهُ الْبَيْتُ بِشَرِّهِ

حَتَّى يَبْقِيَ، وَكَذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَأَنَا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَبْقِيَ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا أُحِبُّ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا بِمِثْلِ ذَلِكَ، لِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ، الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا بِمِثْلِ الطَّعَامِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُبَاعَ الْمُشْتَرَى حَتَّى يَفْتَرَاهُ حَتَّى يَبْقِيَ، وَكَذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ خَلْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنَّهُ زَخَصَ فِي الثَّوْبِ وَالْعَقَارِ وَالْأَرْجَاحِ النَّحْيُ لَا يُعَوَّلُ أَنْ يُبَاعَ قَبْلَ أَنْ يَبْقِيَ، أَنَا نَحْنُ فَلَا نُجِزُ حَتَّى يَنْزِلَ ذَلِكَ حَتَّى يَبْقِيَ.

فروخت کرنا جائز نہیں جس نے اسے خریدا ہے یہاں تک کہ وہ قبضہ کرے اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے۔ صاحب کتاب نے فرمایا ہے نبی کریم ﷺ نے جس چیز کو قبضے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے وہ غلہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ہر چیز کو کسی کی مانند ہی تصور کرتا ہوں ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق اس سے جس چیز کا شائبہ ملے گا کی مانند ہی اسے مشتری کو بیچ دیتے ہیں کی خریدی ہے قبضہ کرنے تک فروخت نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے لیکن آپ نے مکانات، جائیداد اور زمین وغیرہ جو عقل نہیں سمجھیں ان کو قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ہم قبضہ تک کسی چیز کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

767۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نَبْنِي الطَّعَامَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَكَثُرَ غَلَبًا مَن يَأْتِرُنَا بِأَشْيَاءِهِ مِنَ الْمَنَاجِنِ الَّتِي نَبْنَعُ فِيهِ إِلَى مَنَاجِنِ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ يَبْقِيَ.

767۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں غلہ خریدتے تھے تو آپ نے ہماری طرف تنبیہ کی کہ آؤں گے بجا جس نے ہمیں کہا کہ ہم فروخت کر کے سے قبل غلہ کو اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیں جس جگہ ہم نے اس کو خریدا ہے۔

768۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّيْنَادِ، عَنْ بُشَيْرٍ: أَنَّهُ جُلَّ يَبْنِي الْمَتَاعَ أَوْ غَيْرَهُ نَبِيئَةً ثُمَّ يَقُولُ: أَتَقْلِبُنِي وَأَضْعُ عَنْكَ

768۔ حضرت ساجد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صالح

بن سَعْدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ بْنِ عَبْدِ مَوْلَى الشَّفَاحِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاعَ بَرَاءً مِنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ لَزِمُواهُمُ الْخُرُوجَ إِلَى خَوْفَةٍ فَسَالُواهُ أَنْ يَنْقَلِبَ، وَيَضَعَ عَنْهُمْ، فَسَأَلَ زَيْدُ بْنُ قَابَتٍ، فَقَالَ: لَا أَمْرَكَ أَنْ تَأْكُلَ ذَلِكَ وَلَا تُؤْكَلَهُ.

بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اہل دار نخلہ کے ہاتھ ایک مدت سعید پر (ادھار) کپڑا فروخت کیا پھر انہوں نے کوئی طرف جانے کا ارادہ کیا اور ان سے کہا کہ وہ نقد رقم دے دیتے ہیں اگر تم قیمت میں کچھ کی کرو۔ انہوں نے (راوی نے) حضرت زید بن قابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اس کے کھانے کی اجازت دیتا ہوں اور نہ ہی کسی کو کھانے کی۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، مَنْ وَجِبَ لَهُ ذَنْبٌ عَلَى إِنْسَانٍ إِلَى أَجَلٍ، فَسَأَلَ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ، وَيُعْجَلَ لَهُ مَا يَقْبَلُ لَمْ يَنْتَعِ ذَلِكَ لِأَنَّهُ يُعْجَلُ قَبْلَ أَنْ يَكْفِيَ ذَنْبَهُ، فَكَانَ يَنْتَعِ قَبْلَ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ، وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَزَيْدِ بْنِ قَابَتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس ہم یہ عقد کرتے ہیں کہ جس آدمی پر مدت سعید کیلئے قرض لازم ہو اور وہ اس کے کچھ کی کرو تو باقی وہ ابھی ادا کرتا ہے یہ جائز نہیں کیونکہ وہ کثیر قرض کے بدلے فی الفور قرض وصول کرے گا۔ گویا اس نے کثیر قرض کے عوض قرض ادا نہ کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن قابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی فرمان ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّجِيرَ بِالْجَنْطَةِ

769- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقًا نَالِقًا، أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَهُوثَ قَتَلَ غُلَافَةَ فَذَبَّهَ فَقَالَ لِعَلَّامِهِ: خُذْ مِنْ جَنْطَةِ أَغْلِيكَ فَاشْتَرِ بِهِ شَجِيرًا وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا بِمَنْعَلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ.

769- حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یہوث رضی اللہ عنہ کی سواری کا چارہ ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے لڑکے سے کہا کہ اپنے گھر سے گندم لے لو اور اس کے بدلے خرید لے گا کم یا زیادہ نہ لینا (مبارکینا)۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَلَسْنَا نَرَى بَأْسًا بِأَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَنْتَعِ مِنْ شَجِيرٍ بِقَبْلِهِ مِنْ جَنْطَةٍ بَدَأَ بِهِ، وَالْحَبِيبُ الْمَعْرُوفُ فِي ذَلِكَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْغَبَ بِاللَّغَبِ غَفْلًا بِمَنْعَلٍ، وَالْبَيْضَةُ بِالْبَيْضَةِ غَفْلًا بِمَنْعَلٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے کہ آدمی ایک قبیلہ گندم کے بدلے دو قبیلہ دھت پرست دست (نقد) خریدے اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ایک مشہور حدیث مروی ہے آپ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

وَالْجَنْطَةُ بِالْجَنْطَةِ مَقْلًا بِمَقْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ
مَقْلًا بِمَقْلٍ۔
وَلَا تَأْسُ بِأَنْ تَأْخُذَ الذَّهَبَ بِالْقَبْضَةِ وَالْقَبْضَةُ الْكُفْرُ،
وَلَا تَأْسُ بِأَنْ تَأْخُذَ الْجَنْطَةَ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ الْكُفْرُ
يَدًا بِيَدٍ، فِي ذَلِكَ أَحَادِيثٌ عَجِيزَةٌ مَعْرُوفَةٌ، وَهَوُ
قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَانَا۔

بَابُ: الرُّجُلُ يَبِيعُ الطَّعَامَ تَبِيعَةً ثُمَّ
يَشْتَرِي بِذَلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا آخَرَ

770۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقَ أَبُو الزَّيَادِ، أَنَّ سَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ وَشَلَيْمَانَ بْنَ نَسَارٍ: كَانَا يَخْرُجَانِ أَنْ
يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ يَلْبَغُ ثُمَّ يَشْتَرِي
بِذَلِكَ اللَّعْبِ ثَمَرًا أَوْ قَبْلَ أَنْ يَبْغِيَهَا۔
770۔ حضرت ابو الزناد سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن
مسیب رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان بن یاررضی اللہ عنہ
دونوں یہ بات نامہند کرتے تھے کہ آدمی مدت سعید پر سونے
کے بدلے لافروخت کرے پھر سونے پر قبضہ کرنے سے قبل
اس کے بدلے بکھور خریدے۔

قَالَ مُعَمَّدٌ: وَنَحْنُ لَا نَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا
ثَمَرًا أَوْ قَبْلَ أَنْ يَبْغِيَهَا إِذَا كَانَ الثَّمَرُ بِغْيِهِ، وَلَمْ يَكُنْ
فِيهَا، وَلَقَدْ ذُكِرَ هَذَا الْقَوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَهُ
شَيْئًا وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَهَوُ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَانَا۔

فَالْمُحَمَّدُ: وَنَحْنُ لَا نَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا
ثَمَرًا أَوْ قَبْلَ أَنْ يَبْغِيَهَا إِذَا كَانَ الثَّمَرُ بِغْيِهِ، وَلَمْ يَكُنْ
فِيهَا، وَلَقَدْ ذُكِرَ هَذَا الْقَوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَهُ
شَيْئًا وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَهَوُ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ
وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظَانَا۔

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّحْسِ وَتَلْقَى السَّلْعَ
771۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَلْقَى السَّلْعِ
حَتَّى تَهْبِطَ الْأَسْوَاقُ، وَنَهَى عَنِ النَّحْسِ۔

771۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے سوا بیچنے والوں کو (شہر سے باہر جا کر)
ملاقات سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ وہ سامان بازار میں اتار دیا
جائے آپ نے نمس سے منع فرمایا (خریدنے کے ارادے
کے بغیر قیمت بڑھانے کی غرض سے بولی دینا نمس کہلاتا ہے)

نقد اودھار فروخت کر کے کوئی
اور چیز خریدنا

770۔ حضرت ابو الزناد سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن
مسیب رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان بن یاررضی اللہ عنہ
دونوں یہ بات نامہند کرتے تھے کہ آدمی مدت سعید پر سونے
کے بدلے لافروخت کرے پھر سونے پر قبضہ کرنے سے قبل
اس کے بدلے بکھور خریدے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس میں کوئی
حرج نہیں سمجھتے کہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کے بدلے
بکھور خریدے بشرطیکہ بکھور مسمن ہو اور ہمارے ہو۔ یہ قول
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ہے انہوں نے اس میں
کوئی حرج نہیں پایا اور فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں حضرت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

نمیس اور تلقی السلع کی ممانعت
771۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے سوا بیچنے والوں کو (شہر سے باہر جا کر)
ملاقات سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ وہ سامان بازار میں اتار دیا
جائے آپ نے نمس سے منع فرمایا (خریدنے کے ارادے
کے بغیر قیمت بڑھانے کی غرض سے بولی دینا نمس کہلاتا ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ: كُلُّ ذَلِكَ مَكْرُوءَةٌ، فَأَمَّا
الْفَحْشُ فَالرَّجُلُ يَحْضُرُ قَبْلَهُ فِي الْفَنَنِ وَيَغْطِي فِيهِ
مَا لَا يُرِيدُ أَنْ يُشْفِرَ بِهِ يَسْجَعُ بِذَلِكَ غَيْرُهُ
فَيُشْفِرُ عَلَى سَوِيهِ، فَبِهَذَا لَا يَنْبَغِي، وَأَمَّا تَلْقَى
الْبَيْعَ فَكُلُّ أَرْضٍ كَانَ ذَلِكُ بَعْثٍ بِأَهْلِهَا فَلَيْسَ
يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكُ بِهَا، لِأَنَّا نَحْزَبُ الْأَخْيَارَ بِهَا
حَتَّى صَارَ ذَلِكُ لَا يَبْعُثُ بِأَهْلِهَا فَلَا نَأْسُ بِذَلِكَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
کرتے ہیں اور یہ سب باتیں مکروہ ہیں فحش یہ ہے کہ آدمی
آئے اور (مکروہ) قیمت میں اضافہ کر دے اور اس کی قیمت
دینے کا اظہار کرے جس کو وہ خریدنا نہیں چاہتا تاکہ وہ
دوسرے کو ترغیب دے کہ وہ اس کے بتائے ہوئے نرخ پر
خریدے۔ باقی رہا فروخت کرنے والوں کی شہر سے باہر
خلافت کا معاملہ تو جہد ہر جگہ جہاں ایسا کرنے سے اس شہر
والوں کو نقصان پہنچتا ہو تو وہاں ایسا کرنا ناجائز ہے اگر اشیاء
مکروت سے ہوں کہ شہر والوں کا نقصان نہ ہوتا ہو اگر اللہ نے
چاہا تو اس میں مضائقہ نہیں۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُسَلِّمُ فِيمَا يَنْحَالُ مَابِ تَوَلَّى كِي چیزوں میں سلام کرنا

772- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: خَلَقًا نَافِعٌ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ
عُمَرَ: كَانَ يَقُولُ: لَا نَأْسُ بِأَنْ يَتَعَ الرَّجُلُ حَقًّا.
إِلَى أَجَلٍ مَغْلُومٍ بِسُغَرٍ مَغْلُومٍ إِنْ كَانَ لِصَاحِبِهِ حَقًّا
أَوْ لَمْ يَكُنْ، فَإِنَّهُ يَكُنْ فِي ذَرْعٍ لَمْ يَتَلَّ صَلَاحُهَا أَوْ
فِي تَمَرٍ لَمْ يَتَلَّ صَلَاحُهَا، فَإِنْ رَمَزَ اللَّهُ بِحَقِّهِ نَهَى
عَنْ تَبَعِ الْيَمَارِ وَعَنْ حِرَالِهَا حَتَّى يَتَلَّوْا صَلَاحُهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی معینہ
دست پر معلوم نرخ کے بدلے لہذا خریدے خواہ لہذا کے مالک
کے پاس لہذا ہو یا نہ ہوتا بلکہ وہ کہتی یا بیکور کی صورت میں یا
نہ ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے پہلوں کی خرید و فروخت سے
 منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ پک جائیں۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگرے نزدیک
اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ مسلم ہے جس میں آدمی دست
معلوم پر وزن معلوم کے ساتھ لہذا کی صنف معلوم کی بیع مسلم
کرتا ہے اس میں معلوم حکیت اور معلوم درخت کی شرط لگانے
میں کوئی خرابی نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی
قول ہے۔

بَابُ: بَيْعُ الْبَرَاءَةِ فِي

773- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

773- حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ بَاعَ غُلَامًا لَهُ بِثَمَانٍ
بَيَّاتٍ يَرْوَاهُ بِالنِّزَاءِ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: إِنَّمَا بَاعَ الْغُلَامَ لِعَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: بِالْغُلَامِ دَاهٍ لَمْ تُسَجِّدْ لِي، فَانْتَصَفَا
إِلَى عُفْمَانَ بْنِ عُفَانَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا عَيْبُ عَنْدًا وَبِهِ
دَاهٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَيْعُهُ بِالنِّزَاءِ، وَفَقَضَى عُفْمَانُ
عَلَى ابْنِ عُمَرَ: أَنْ يُخْلِفَ بِاللَّهِ: لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ
دَاهٍ يَغْلُمُهُ فَأَبَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يُخْلِفَ،
فَارْتَجَعَ الْغُلَامُ لَصُحْبِهِ جَنْدَةَ الْغُلَامِ، فَبَاعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْبَلْبِ وَخَمْسِ بَيَّاتٍ يَرْوَاهُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک غلام کو دواہ نہ ہونے کی
شرط کے ساتھ آٹھ سو درہموں میں فروخت کیا جس آدمی نے
یہ غلام خریدا اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا
غلام کو بیماری لاقح ہے اور آپ نے مجھ سے اس کا ذکر نہیں کیا
وہ دونوں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
جھڑالے آئے اس آدمی نے کہا کہ انہوں نے میرے ہاتھ
غلام فروخت کیا ہے اور اس کو بیماری لاقح ہے حضرت عثمان مر
رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے اسے براہہ کی شرط کے ساتھ
فروخت کیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے واپس کر لیں کہ انہوں نے اسے بچا
تو یہ بیمار نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قسم
الہامی سے انکار کر دیا آپ نے وہ غلام واپس لے لیا وہ آپ
کے پاس سدرت ہو گیا تو اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے اس کو چند سو درہم میں فروخت کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت زید
بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی ہے آپ نے فرمایا
جس نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر کوئی غلام فروخت کیا تو
وہ ہر صیب سے بری ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر فروخت کیا اور
آپ نے براہہ کو جائز سمجھا۔ ہم حضرت زید بن ثابت اور
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں
کہ جس نے کوئی غلام یا کوئی اور چیز فروخت کی اور صیب سے
براہہ کا اکتہار کر دیا اور مشتری بھی اس پر رضی ہو گیا اور اس
پر قبضہ کر لیا تو وہ (بائع) ہر صیب سے بری ہے، خواہ اسے
معلوم ہو یا نہ معلوم ہو کیونکہ اسے مشتری نے بری الذمہ کر دیا
ہے لیکن اللہ مدد دے کہ بائع ہر اس صیب سے پاک

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَعْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ
بَاعَ غُلَامًا بِالنِّزَاءِ وَفَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ
وَكُلِّ ذَلِكِ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بِالنِّزَاءِ وَوَرَّاهَا
نِزَاءً فَجَازَ، فَيَقُولُ زَيْدُ بْنُ قَابِطٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ نَأْخُذُ مَنْ بَاعَ غُلَامًا أَوْ شَيْئًا، وَتَبَرَّأَ مِنْ كُلِّ
غَيْبٍ، وَرَجَعِي بِذَلِكَ الْمُشْتَرِي وَقَضَاهُ عَلَى
ذَلِكَ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ غِلْمَةٍ أَوْ لَمْ يَغْلُمِ
لِأَنَّ الْمُشْتَرِي قَدْ تَبَرَّأَ مِنْ ذَلِكَ، فَأَمَّا أَهْلُ
الْمَدِينَةِ فَلَاؤُوا: تَبَرَّأَ الْبَائِعُ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ لَمْ يَغْلُمِ،
فَأَمَّا مَا غِلْمَهُ وَخَمَعَهُ فَإِنَّهُ لَا تَبَرُّأَ بِهِ، وَقَالُوا: إِذَا
بَاعَهُ تَبَعَ الْمُتَبَرِّأَتِ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ غِلْمَةٍ أَوْ لَمْ
يَغْلُمِ، إِذَا قَالَ: ابْتِغْنَاكَ تَبَعَ الْمُتَبَرِّأَتِ، فَالْبَيْهَقِيُّ

يَقُولُ أَتَيْرًا مِنْ كُلِّ غَيْبٍ، وَبَيْنَ ذَلِكَ أُخْرَى أَنْ يَيْرًا لِمَا اشْتَرَطَ مِنْ هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا وَالْعَامَّةِ.

ہوگا جس کے بارے میں اسے آگاہی نہ ہو لیکن جس کا اسے علم ہو اور اس نے اسے چھپایا ہو تو اس سے بری نہیں ہوگا ہمارے فقہاء نے کہا ہے جب اس نے بیع برأت کی تو وہ ہر عیب سے بری ہوگا خواہ وہ اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو بشرطیکہ وہ (مشتری) کہے کہ میں نے بیع برأت کی شرط پر تجھ سے خرید لی ہے پس وہ شخص جو ہر عیب سے برأت کا اظہار کرتا ہے اور وہ (عیب) بیان کر دیتا (کہتا ہے اس میں کوئی عیب ہے لیکن عیب کیسا ہے وضاحت نہیں کرتا) مناسب یہ ہے کہ وہ اس طرح کی شرط مقرر کر لینے کی وجہ سے بری ہو جائے گا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

دھوکے کی بیع

بَابُ: بَيْعِ الْغَرَرِ

774- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَارِثٍ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب باتوں پر عمل کرتے ہیں کہ دھوکے کے سارے سودے فاسد ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دیگر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

775- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا رِبَا فِي الْخَيْوَانِ، وَأَنَّمَا نَهَى عَنِ الْخَيْوَانِ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ الْمَضَامِينِ وَالْمَلَأَقِيعِ، وَخَبْلِ الْخَبْلَةِ، وَالْمَضَامِينِ مَا فِي بَطْنِ إِبِلٍ، وَالْمَلَأَقِيعِ مَا فِي ظَهْرِ الْجَمَالِ.

776- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ خَبْلِ

776- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع حبل الخبلہ سے منع فرمایا ہے اور یہ بیع

الْخَلَّةُ وَكَانَ تَبَعًا تَتَابَعَهُ الْخَالِيَّةُ يَبِيعُ أَخْلَعَهُمْ
الْحَزْوَزَ إِلَى أَنْ تَنْتَجِ النَّاقَةُ، ثُمَّ تَنْتَجِ الْخَيْلَ فِي تَعْلِيهَا.
کرویت۔

فَالْ مُخَمَّةٌ: وَهَذِهِ السُّوْعُ كُلُّهَا مَكْرُوهَةٌ، وَلَا
يَبِيعُ لِأَنَّهَُا غَرَزَ جَدْنًا، وَلَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ تَبِيعِ الْقَرَدِ.

بَابُ: بَيْعِ الْمَرْأَةِ

777- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الْمَرْأَةِ،
وَالْمَرْأَةِ تَبِيعَ النَّمْرِ بِالنَّمْرِ وَتَبِيعَ الْجَنْبِ بِالْجَنْبِ
كَيْلًا.

778- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خَهَّابٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
تَبِيعِ الْمَرْأَةِ، وَالْمَخَافَةِ، وَالْمَرْأَةِ بِخَيْرِهَا النَّمْرِ
بِالنَّمْرِ، وَالْمَخَافَةَ بِخَيْرِهَا الزُّزْعَ بِالْجَنْبِ،
وَأَسْكِرَاءَ الْأَرْضِ بِالْجَنْبِ، قَالَ ابْنُ خَهَّابٍ: سَأَلْتُ
عَنْ عَمْرِيٍّ بِالْخَبِّ وَالْوَزْقِ، فَقَالَ: لَا يَأْسُ بِهِ.

779- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلْقًا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الْمَرْأَةِ،
وَالْمَخَافَةِ، وَالْمَرْأَةِ بِخَيْرِهَا النَّمْرِ
بِالنَّمْرِ، وَالْمَخَافَةَ بِخَيْرِهَا الزُّزْعَ بِالْجَنْبِ،
وَأَسْكِرَاءَ الْأَرْضِ بِالْجَنْبِ، قَالَ ابْنُ خَهَّابٍ: سَأَلْتُ
عَنْ عَمْرِيٍّ بِالْخَبِّ وَالْوَزْقِ، فَقَالَ: لَا يَأْسُ بِهِ.

779- حضرت ابن امیر کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسفیان
رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نبی
کریم ﷺ نے حرام اور حاکم سے منع فرمایا ہے درخت پر
گئے ہوئے پھل کو خشک پھل کے بدلے خریدنا حرام اور
حاکم زمین کا کرایہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: الْقُرْآنَةُ جَنَدُنَا بِخَيْرِ أَلْفِ النَّفَرِ فِي زَوْجِ النَّحْلِ بِالنَّحْرِ عَجَلًا لَا يَلْمِزُ النَّفَرُ الَّذِي أَغْلَى أَكْثَرُ أَوْ أَقَلَّ، وَالزَّيْبُ بِالْعَبِّ لَا يَلْمِزُ أَهْلَهُمَا أَكْثَرُ، وَالْمَخَالِفَةُ بِخَيْرِ أَلْفِ النَّفَرِ فِي السَّبْلِ بِالْبَسْطَةِ عَجَلًا لَا يَلْمِزُ أَهْلَهُمَا أَكْثَرُ وَهَذَا كَلَّةٌ مَكْرُوزَةٌ وَلَا يَنْبَغِي مُبَازَرَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ وَقَوْلُنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک حرام یہ ہے کہ درخت پر گئے پھل کو بگور کے عوض امداز سے سے باپ کر خریدنا اور یہ معلوم نہ ہو سکے جو خشک بگور میں اس نے دی ہیں وہ زیادہ ہیں یا کم اور خشک بگور کو تر کے بدلے خریدنا اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں کون زیادہ ہے اور حاکم یہ ہے کہ خوشوں میں موجود گندم (دالوں) کو گندم کے بدلے امداز سے سے باپ کر خریدنا اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں سے کون سا زیادہ ہے اور یہ سب صورتیں مکروہ ہیں اس قسم کا لین دین جائز نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے کفر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: شِرَاءِ الْخَيْوَانِ بِاللَّحْمِ

780- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: نَهَى عَنْ تَبِعِ الْخَيْوَانِ بِاللَّحْمِ، قَالَ: فَلَكَ بِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَرَأَيْتَ وَخَلَا بِخَيْرٍ خَادِمًا بِمَشْرِ خَدَّيْهِ أَوْ قَالَ خَدَّيْهِ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنْ كَانَ بِخَيْرٍ لِمَا لِيَنْخَرُهَا فَلَا خَيْرَ لِي فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: وَكَانَ مَنْ أَخْرَجَتْ مِنْ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ تَبِعِ الْخَيْوَانِ بِاللَّحْمِ، وَكَانَ يُحْكَبُ فِي غُفُودِ الْعَمَالِ فِي زَعَانِ أَهْلَانِ وَهَشَامِ يَنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ.

780- حضرت ابو زناد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ گوشت کے بدلے حیوان کی بیچ سے منع کیا گیا ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کوئی آدمی ایک اونٹ دس بکریوں کے عوض یا فرمایا ایک بکری کے عوض خریدے تو آپ کے نزدیک کیا حکم ہے؟ حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس نے اسے ذبح کرنے کے لیے خریدا ہے تو بکریوں میں کوئی بھلائی نہیں حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے لوگوں کو گوشت کے بدلے جانور کی بیچ سے منع کرتے ہوئے دیکھا۔ ایمان اور ہشام کے زمانہ میں اہمال کے مراسلوں میں یہ تحریر کیا جاتا تھا کہ اسے منع کیا جاتا ہے۔

781- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَضَمِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: وَكَانَ مِنْ قَبْلِ أَهْلِ الْحَاوِلَةِ تَبِعِ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ.

781- حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ گوشت کی ایک بکری اور دو بکریوں کے ساتھ بیچ زمانہ

جالیٹ کی تدار بازی ہے۔

782- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ روایت ملی ہے نبی کریم ﷺ نے گوشت کے بدلے حیوان کی کھانچ کو بیع فرمایا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے بکری کا کچھ گوشت زندہ بکری کے بدلے فروخت کیا اور اسے معلوم نہیں کہ گوشت زیادہ ہے یا زائدہ بکری تو یہ بیع قاسد اور مکروہ ہے اور یہ ناجائز ہے یہ حرام اور افسانہ کی مانند ہے۔ زہن کو زہن کے حمل کے عوض اور تلوں کو حمل کے بدلے فروخت کرنے کا (محم بھی) اسی طرح ہے۔

آدی سوداے کرنے لگے اور

کوئی اس کی قیمت زیادہ لگا دے

783- حضرت مہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدی دوسرے آدی کی کھانچ پر بیع نہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب کوئی آدی کسی دوسرے کے ساتھ کسی چیز کی قیمت طے کرتا ہے تو کسی دوسرے کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ اس کی قیمت بڑھائے حتیٰ کہ وہ خریدے یا چھوڑ دے۔

پانچ اور مشتری کے مابین جو بات بیع

کولازم کرتی ہے

784- حضرت مہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو سودا کرنے والوں میں سے ہر ایک کو دوسرے پر (قول یا رد کا) اختیار ہے جب تک وہ دونوں جہانوں میں سوائے بیع خیاب کے (جس میں پانچ اور

782- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْخَيْلِ بِاللَّحْمِ.

قَالَ مُخْتَلَفٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ نَاعَ لَحْمًا مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ بِشَاةٍ غَنِيَّةٍ لَا يُلْجِزُ اللَّحْمُ أَكْثَرَ أَوْ مَا لِي الشَّاةِ أَكْثَرَ فَالْبَيْعُ قَاسِدٌ مَكْرُوهٌ لَا يَنْبَغُ، وَهَذَا يَقُولُ الْمَزَاهِدَةُ وَالْمُخَالَفَةُ، وَكَذَلِكَ بَيْعُ الزُّنُوفِ بِالزَّيْتِ وَفِيهِ التَّبَسُّعُ بِالتَّبَسُّعِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ

فَيَزِيدُ عَلَيْهِ أَحَدٌ

783- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

قَالَ مُخْتَلَفٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغُ إِذَا سَاوَمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ فِيهِ شَيْءٌ يُشْفَرُ أَوْ يَنْدَعُ.

بَابُ: مَا يُوجِبُ الْبَيْعَ بَيْنَ

الْبَّائِعِ وَالْمُشْتَرِي

784- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْبَّائِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْجَبَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَنْظُرَا، إِلَّا بَيْعٌ الْعَبَّارِ.

مشری دونوں کیلئے حق دان کے اختیار کی شرط ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی تفصیل اس روایت کے مطابق ہے جو ہمیں حضرت ابو امامہ ثمالی رضی اللہ عنہ سے پہنچی ہے آپ نے فرمایا سوا کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یعنی ایجاب و قبول کی بات سے جدا نہ ہوں۔ جب بائع نے کہا کہ میں نے تیرے ہاتھ فروخت کر دیں اس کو رجوع کا اختیار ہے جب تک دوسرا یہ نہ کہے کہ میں نے خریدا ہے جب مشری نے کہا کہ میں نے اس کو اتنی قیمت سے خریدا ہے تو اس کو رجوع کا اختیار ہے جب تک بائع یہ نہ کہے کہ میں نے بیچ دیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بائع اور مشری کے درمیان اختلاف

785- حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں سوا کرنے والے سوا کریں (تو بصورت اختلاف) بائع کا قول معتبر ہوگا یا دونوں اس کا ذکر کریں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب دونوں کا قیمت کے سلسلہ میں اختلاف ہو جائے تو دونوں قسم کھائیں اور بیچ کر دیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے بشرطیکہ فروخت کی ہوئی چیز حیدر موجود ہو اگر مشری نے اسے ضائع کر دیا تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَتَفْسِيرُهُ جَعَلْنَا عَلَى مَا بَلَغَا عَنْ ابْنِ زَيْدٍ الشَّيْءَ أَنَّهُ قَالَ: الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ مَا لَمْ يَنْفَرَا، قَالَ: مَا لَمْ يَنْفَرَا عَنْ مَنَظَرِ الْبَيْعِ إِذَا قَالَ الْبَائِعُ: لَدِي بِشْرُكَ فَلَمْ أَنْ يَرْجِعْ مَا لَمْ يَنْفَرِ الْآخَرُ: لَدِي بِشْرُكَ، فَإِذَا قَالَ الْمُشْتَرِي: لَدِي بِشْرُكَ بِحَدِّ وَحَدِّ فَلَمْ أَنْ يَرْجِعْ مَا لَمْ يَنْفَرِ الْبَائِعُ يَنْفَرُ الْآخَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَاضِي بْنِ قُتَيْبَةَ.

بَابُ: الْإِخْتِلَافُ فِي الْبَيْعِ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي

785- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَا عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَا تَبَايَعَا، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ أَوْ يَنْفَرُ الْآخَرُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا اِخْتَلَفَا فِي الشَّيْءِ تَخَالَفَا وَتَرَادَا الْبَيْعَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْقَاضِي بْنِ قُتَيْبَةَ، إِذَا كَانَ الْمُبْتَاعُ قَائِمًا بِغَيْبِهِ، فَإِنْ كَانَ الْمُشْتَرِي لَدِي بِشْرُكَ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِي فِي الشَّيْءِ يَنْفَرُ الْآخَرُ، وَابْنُ قُتَيْبَةَ، وَابْنُ قُتَيْبَةَ، فَإِنْ كَانَ الْبَائِعُ يَنْفَرُ الْآخَرُ، وَابْنُ قُتَيْبَةَ.

نزدیک وہ بات مستحرم ہوگی جو مشتری نے کئی لیکن ہمارے
نزدیک وہ دونوں قسم کمائیں کے اور قیمت لوہا دیں گے۔

ادھار خریدنے والے کا

مغلس ہو جانا

786۔ حضرت ابو بکر بن عبدالرحمن بن عمار بن حارث بن ہشام نے
روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی
کچھ سامان فروخت کرے اور جس نے اسے خریدا ہے وہ
مغلس ہو جائے اور جس نے فروخت کیا تھا اس نے قیمت
سے کچھ بھی وصول نہ کیا اور یہی اسے چیز مل گئی تو وہ اس کا
زیادہ حق دار ہے اگر مشتری فوت ہو جائے تو سامان کا مالک
قرض خواہوں کے مساوی ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب وہ (خریدار)
فوت ہو جائے جبکہ اس نے سامان پر قبضہ بھی کر لیا تھا تو اس کا
مالک (باع) قرض خواہوں کے مساوی ہوگا اگر مشتری نے
قبضہ نہیں کیا تھا تو وہ باقی قرض خواہوں کے مقابلہ میں زیادہ
حق دار ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنا حق پورا کر لے اسی طرح اگر
خریدار مغلس ہو جائے اور اس نے جو خریدا تھا اس پر قبضہ نہیں
کیا تو بائع نے جو کچھ فروخت کیا تھا اس کا زیادہ حق دار ہے
یہاں تک کہ اپنا حق پورا لے۔

خرید و فروخت میں دھوکہ کرنا اور مسلمانوں کے

لئے بھاد مقرر کرنا

787۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ اسے کچھ میں
دھوکہ دیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تم جس
سے بھی سودا کرو تو اسے کھریدا کر دھوکہ نہ دینا وہ آدمی

باب: الرَّجُلُ يَبِيعُ الْمَتَاعَ بِسِتْرَةٍ

فَيَغْلِبُ الْمُبْتَاعُ

786۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ أَبِي
بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ حَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا رَجُلٌ بَاعَ مَتَاعًا، فَأَغْلَسَ
الَّذِي اشْتَرَاهُ وَلَمْ يَتَّخِذْ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ فَتْحِهِ شَيْئًا
فَرَجَعَهُ بِغَيْرِهِ فَهُوَ أَهْلُ بِهِ، وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي
فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيهِ أَسْوَدُ بِالْفُرْقَانِ.

فَالْمُخْتَلَفُ: إِذَا مَاتَ وَلَمْ يَتَّخِذْ فَصَاحِبُهُ فِيهِ أَسْوَدُ
بِالْفُرْقَانِ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَتَّخِذْ الْمُشْتَرِي فَهُوَ أَهْلُ بِهِ
مِنْ بَقَاةِ الْفُرْقَانِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ مِنْكَ إِنْ
أَغْلَسَ الْمُشْتَرِي وَلَمْ يَتَّخِذْ مَا يَشْتَرِي، فَالْبَائِعُ
أَهْلُ بِمَا بَاعَ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ.

باب: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ أَوْ يَبِيعُهُ

فَيَغْلِبُ فِيهِ أَوْ يَسْتَعْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

787۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: أَنَّهُ يُنَادِي بِهَا السَّبْحَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
مَنْ يَنْتَهَ فَعَلًا لَا جِلَازَةً، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا

جب تک کہ تا کو کہا کہ مجھے دھوکہ نہ دینا۔

بَابُ قَالٍ: لَا جَلَاءَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَرَأْتُ أَنَّ هَذَا كَانَ لِلْبَيْتِ الرَّجُلِ
عَامَةً. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک
یہ حکم اس شخص کے لئے مخصوص تھا۔

788- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ
عَلَى خَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زُبَيْدًا لَهُ
بِالسُّوقِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّمَا أَنْ تَرْتَدَّ إِلَى الْبَيْتِ وَإِنَّمَا
أَنْ تَوَلَّعَ مِنْ سُوقِهِ. حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت خطاب بن ابی بلتعہ رضی اللہ
عنہ کے پاس سے گزرے وہ ٹنگہ انگوڑ بازار میں فروخت کر
رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ
قیمت بڑھائیں یا ہمارے بازار سے اٹھ جائیں (وہ بازار
کے ران بھادے کی قیمت پر فروخت کر رہے تھے)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، لَا يَنْبَغُ أَنْ يَسْتَعْرِ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ، قِيلَ لَهُمْ: يَبْعُوا كَذَا وَكَذَا يَكْلَأُ
وَكَمْ، وَتَبَخَّرُوا عَلَى ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَةِ مِنْ لَفْظِهِ. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ مسلمانوں کیلئے بھادے مقرر کرنا اور ان کو کہا کہ
تھیں چیز اتنی قیمت کے عوض فروخت کرو اور انھیں اس پر مجبور
کرنا چاہنا نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْأَخْبَرْتُ فِي الْبَيْعِ وَمَا يُقْبَلُ

789- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الرَّحْمِيُّ، عَنْ عَتِيدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ:
إِشْتَرَيْتُ مِنْ إِسْرَافِيَةِ الْقَلْبِيَّةِ جَارِيَةً وَاشْتَرَكْتُ عَلَيْهِ
أَنَّكَ إِنْ بَعَثْتَهَا لَهَا لِي بِالْقَنْنِ الَّذِي تَبِيعْتُهَا بِهِ،
فَلَمَّا نَفَضْتُ فِي ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: لَا
تَقْرَبْنَهَا وَبِهَا شَرْطٌ لَا أُعِيدُ. حضرت عتید بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی
زوجہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) ٹھیکہ سے ایک لوطی
خریدی اور انھوں نے آپ پر شرط لگا دی کہ اگر آپ اس کو
فروخت کریں تو جس قیمت پر بھی بیجیں یہ میری ہے پھر آپ
نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں
توئی لیا تو آپ نے فرمایا اس سے ہم ہٹیں نہ کرنا جبکہ اس
میں کسی کیلئے شرط ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، كُلُّ خَرْطٍ إِشْتَرَاكَ الْبَائِعِ
عَلَى الْمُشْتَرِي، أَوْ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ لَسَنَ مِنْ
خَرْطِ الْبَيْعِ، وَبِهِ نَتِيقَةُ الْبَائِعِ أَوْ الْمُشْتَرِي،
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ ہر دو شرط جو بائع مشتری پر یا مشتری بائع پر
لگا دے اور وہ شرط بیع (کے مابین) سے نہ ہو نیز اس میں

فَالْبَيْعُ قَاسِدٌ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

بائع یا مشتری (صرف ایک) کا قاعدہ ہو تو بیع قاسد ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

790- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَتَّكَ الرُّجُلُ وَلَيْدَةً إِلَّا وَلَيْدَتُهُ، إِنْ شَاءَ بَاعَهَا، وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا، وَإِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ.

790۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ آدمی صرف اسی لونڈی کے ساتھ ہم بستری کرے جس کو چاہے تو بیچ دے چاہے تو ہبہ کر دے اور چاہے تو اس سے اپنی مرضی کے مطابق معاملہ کرے (وہ کامل مالک ہو)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ غلام کا لونڈی سے وہی کرتا جائز نہیں کیونکہ اگر وہ اس کو ہبہ کرتا ہے تو اس کا ہبہ جائز نہیں جس طرح کہ آزاد کا ہبہ کیا ہوا جائز ہوتا ہے۔

یہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

پیوند لگا ہوا مجبور کا فروخت اور مالدار

غلام فروخت کرتا

بَابُ: مَنْ بَاعَ تَخْلًا مَوْثُورًا أَوْ

عَبْدًا، وَلَهُ مَالٌ

791- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاعَ تَخْلًا فَلَهُ أَجْرُهُ، فَفَرَّقْتُهَا لِلْبَيْعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهَا الْمُتَبَاعُ.

791۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجبور کا فروخت کیا جس کو بیچہ لگا ہوا تھا تو اس کا پھل بائع کا ہوگا مگر جب مشتری اس کی شرط کرے (تو پھر پھل خریدار کا ہوگا)۔

792- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْغَطَّابِ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، لِمَا لَهُ مِنَ الْبَيْعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُتَبَاعُ.

792۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن غطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے کوئی ایسا غلام فروخت کیا کہ اس کے پاس کچھ ملحق تھا تو اس کا مال بائع کیلئے ہوگا مگر جب مشتری اس کی شرط کرے (تو پھر خریدار کا ہوگا)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے

فَالْمُخْتَصِمُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيثَةَ.

ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

شادی شدہ لوٹری خریدنا یا اسے ہدیہ لینا یا اسکی
لوٹری کی کسی کو بطور ہدیہ ملے

793۔ حضرت ابوسلم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے ایک لوٹری خریدی پھر آپ کو پہنچا کر وہ خانوادہ والی ہے تو آپ نے اس کو لوٹا دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ اس کی بیع طلاق نہیں ہوتی۔ جب وہ شوہر وال ہے تو یہ عیب ہے اس کی وجہ بننے اسے لوٹا دیا جائے گا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

794۔ حضرت عبداللہ بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک لوٹری بطور ہدیہ پیش کی اس کا خانہ بند بھی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس سے ہرگز محتاج نہیں کروں گا حتیٰ کہ وہ (خانہ) اسے چھوڑ دے تو حضرت ابی عاصم رضی اللہ عنہ نے اس کے خانہ کو راضی کر لیا تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔

ایک سال اور تین دن کی شرط لگانا

795۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابان بن عثمان اور حضرت ہشام بن اسماعیل رضی اللہ عنہما کو ساواہ لوگوں کو تین دن اور ایک سال کے عہد کی تعلیم دے رہے تھے اور دونوں اس کے بارے میں خبر پر غلبہ دیتے تھے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَجَارِيَةَ وَلَهَا
زَوْجٌ أَوْ تُهْدَى إِلَيْهِ

793۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَشْتَرِي مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ مَجَارِيَةً، فَيُخْتَفَا ذَاتُ زَوْجٍ فَرُتِفَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَكُونُ بَيْعُهَا مَخْلَقًا، فَإِذَا كَانَتْ ذَاتُ زَوْجٍ فَلَهَا عَيْبٌ تَرُدُّهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَلَاءِ بْنِ قُفْلَةَ.

794۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ قُفْلَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَاصِمٍ أَهْدَى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ مَجَارِيَةً مِنْ الْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ، فَقَالَ عُثْمَانُ: لَنْ أَكْرِزَهَا حَتَّى يَتَّيَدَّ قَلْبُهَا زَوْجَهَا، فَأَرْضَى ابْنُ عَاصِمٍ زَوْجَهَا فَقَارَفَهَا.

بَابُ: عَهْدَةُ الْكَلَابِ وَالسَّنَةِ

795۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عَفَانَ وَهَشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عَهْدَةَ الْكَلَابِ وَالسَّنَةِ، يَخْطَبَانِ بِهِ عَلَى الْمَجْتَمِ.

فَالْمُحْتَمَلُ: لَسْنَا نَعْرِفُ عَهْدَةَ الْفَلَاكِ، وَلَا عَهْدَةَ الشَّيْءِ إِلَّا أَنْ يُشْفِطَ الرَّجُلُ جِنَازَ فَلَقَةِ الْإِمَامِ، أَوْ جِنَازَ سَنَةِ فَيَكُونُ ذَلِكَ عَلَى مَا يَشْفِطُ، وَأَمَّا هُنَا قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ فَلَا يَخْوَرُ الْجِنَازُ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم تمہیں دن کی شرط نہیں جانتے اور نہ ہی ایک سال کی شرط سے آگاہ ہیں مگر آدمی تمہیں دن یا ایک سال کے اعتبار کی شرط مانگ کر دے تو یہ (کلی) کلام کی گئی شرط کی مطابق ہوگی لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق صرف تمہیں دن کا اعتبار جائز ہے۔

ولاء کی بیعت

796- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَّابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الزَّوْءِ وَجَبِهِ.

796- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کی بیعت اور اس کے بعد سے منع فرمایا ہے۔

فَالْمُحْتَمَلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَخْوَرُ تَبِيعُ الزَّوْءِ، وَلَا جَبَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ولاء کی نہ تو بیعت جائز ہوتی ہے اور نہ ہی اس کو بہرہ کرنا درست ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

797- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: عَنْ عَابِثَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَرَادَتْ أَنْ تَشْفِطَ وَلِيدَةً فَصَفَّيْهَا، فَقَالَ أَغْلَقْهَا يُبْتَغِكَ عَلَى أَنْ وَلَاءَ مَا لَهَا، فَلَمْ تَحْزَثْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا يُمْتَعَكَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الزَّوْءُ لِمَنْ أُغْنِيَ.

797- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خریدنے اور اسے آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا اس کے مالک نے کہا کہ آپ کے پاس اسے اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی آپ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ (شرط) جس میں (حق سے) نہیں روک سکتی ولاء اس کی ہے جس نے آزاد کیا ہے۔

فَالْمُحْتَمَلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الزَّوْءُ لِمَنْ أُغْنِيَ لَا يَخْوَرُ عَنْهُ، وَهُوَ كَالنَّسَبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ولاء کا وہی مستحق ہے جس نے اسے آزاد کیا ہے یہ اس سے عقل نہیں ہو سکتی اور یہ نسب کی مانند ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا

کی قول ہے۔

امہات اولاد کی فتح

بَابُ: بَيْعُ امَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

798۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا ثَابِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَيْمَنَّا وَلَيْدَةُ وَلَدَتْ مِنْ سَبِيحَا لِإِلَهِ لَا يَبِيْغُهَا وَلَا يَبِيْغُهَا وَلَا يُؤْوِلُهَا، وَهِيَ يَسْتَمْتَعُ بِهَا لِأَنَّ مَا تَ فِيْهِ خُرْقٌ (خدمت اور ولی کی صورت میں) کا مکہ و اٹھا سکتا ہے جب وہ فوت ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

798۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس لونڈی نے اپنے آقا کے بچہ کو حتم دیا تو نہ وہ اس کو فروخت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ اس کو بیہ کر سکتا ہے نہ اس کو وارث بنا سکتا ہے وہ اس سے (خدمت اور ولی کی صورت میں) کا مکہ و اٹھا سکتا ہے جب وہ فوت ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

حیوان کی حیوان کے بدلے

بَابُ: بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

ادھار یا نقد بیع

تَبَيُّنٌ وَتَقْدَا

799۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ خُبَيْسَانَ، أَنَّ الْخَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَلِيٍّ، اُخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَاغَ بَحْمَلًا لَهُ يُدْعَى عُصْبِيًّا بِعَشْرَةِ نَجِيرًا إِلَى أَجَلٍ۔

800۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا ثَابِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ابْنِ عُمَرَ وَاجِلَةً بِأَرْبَعَةِ أُنْعَرٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ، يُؤْوِلُهَا إِثْمًا بِالْوَلَدَةِ۔

800۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک طاقتور اونٹنی چار اونٹوں کے عوض خریدی آپ پر شرط یہ عائد ہوئی کہ آپ اسے مقام ہمدہ (مدینہ کے قریب ایک گاؤں) میں پہنچا دیں گے۔

801۔ اُخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي حُوَيْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَسْبَةَ، عَنْ أَبِي حَسَنِ الزُّرَّارِ، عَنْ زُجَلِ بْنِ

801۔ حضرت ابی حسن بڑا نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک

اوت کی دواوتوں کے بدلے اوحار علی اور ایک بکری کی دو بکریوں کے عوض اوحار علی سے منع فرمایا ہے نیز ہمیں نبی کریم ﷺ سے یہ روایت ملی ہے کہ آپ نے حیوان کی حیوان کے عوض اوحار علی سے منع فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء و کرام کا یہی قول ہے۔

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَبِعِ الْبَيْعِ بِالْجُزْءِ إِلَى أَجَلٍ، وَالشَّاقِ بِالْمُشَاكَةِ إِلَى أَجَلٍ، وَتَلَقَّا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: نَهَى عَنْ تَبِعِ الْخَيْزَانِ بِالْخَيْزَانِ نَسْبَةً، لِهَذَا نَأْخُذُ، وَغَرَضُ لَوْلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ لَفْظَانَا.

بیع میں شرکت

بَابُ: الْبَيْعَةُ فِي الْبَيْعِ

802۔ حضرت علامہ ابن مہد الرحمن بن یعقوب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میرے والد (حضرت یعقوب) نے مجھے بتایا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں کپڑا فروخت کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی بھی ہمارے بازار میں فروخت نہ کرے یہ لوگ دین کی کچھ نہیں رکھتے وزن اور ماپ صحیح نہیں کرتے حضرت یعقوب نے بتایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا میں نے آپ سے عرض کی کیا آپ کا زائد منافع کی طرف رجحان ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی وہ کپڑا ہے میں اسکی (فروخت کی) جگہ جانتا ہوں اس کا مالک سستا فروخت کرتا ہے وہ (مجی ہونے کی وجہ سے بازار میں) فروخت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا کیا میں آپ کیلئے خرید لوں پھر آپ کی طرف سے فروخت کروں؟ تو آپ نے فرمایا جی ہاں۔ میں گیا اور کپڑے کا سودا کیا پھر اسے لے آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر ڈیر کر دیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے تو آپ نے اپنے گھر میں ڈیر دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کپڑا ہے جو حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ نے لے کر آئے ہیں آپ نے فرمایا ان کو جلاؤ میں حاضر ہوا تو

802۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْغَدَّاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ النَّزْلَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنَّ عُمَرَ قَالَ: لَا يَبِيعُهُ فِي سَوْقِنَا أَغْنَمِي، فَإِنَّهُمْ لَمْ يَنْفَقُوا فِي اللَّيْلِ، وَلَمْ يَتَّقُوا فِي الْبَيْزَانِ وَالْبَيْكُنَالِ، قَالَ يَعْقُوبُ: فَلَعَنْتُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي غِيْبَتِهِ بَارِدَةٌ؟ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: نَزْلٌ، قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهُ، يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ بِرُغْصٍ، لَا يَسْتَطِيعُ بَيْعُهُ، فَشَرَّهْ لَكَ ثُمَّ يَبِيعُهُ لَكَ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَعَنْتُ لَصَفْقِكَ بِالنَّزْلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ، فَطَرَحْتُ فِي دَارِ عُثْمَانَ، فَلَمَّا وَجَعَ عُثْمَانُ لَوَزَى الْعُكُومَ فِي دَارِهِ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: نَزْلٌ جَاءَ بِهِ يَبِيعُ، قَالَ: أَذْغَوْهُ لِي، فَجِئْتُ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْتُ هَذَا الْبَيْعُ لَكَ لَكَ، قَالَ: أَنْظِرْتَهُ؟ قُلْتُ: حَفَلْتُكَ وَلَكِنْ زَانَةً خَرَسَ عُمَرُ، قَالَ: نَعَمْ، فَلَعَنْتُ عُثْمَانَ إِلَى خَرَسِ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنْ يَبِيعُ يَبِيعُ بَرَزِي فَلَا تَسْتَوْفُوهُ، قَالُوا: نَعَمْ جِئْتُ بِالنَّزْلِ الشُّوْقَ، فَلَمْ يَلِكْ حَتَّى جَعَلْتُ لَمَنَةً فِي مَزُودٍ وَفَعَلْتُ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ وَبِالْبَيْعِ إِشْفَرَتْ النَّزْلُ مِنْهُ

قُلْتُ: عَذِّبَ الْبَدَنَ لَكَ فَاعْفُذْهُ وَتَقِيْ مَا لِيْ خِيَرَةٌ
 قَالَ: قُلْتُ لِيَعْتَمِدَ: هَذَا لَكَ، اَنَا اِيْنِيْ لَمْ اُحْلِمْ بِهِ
 اُخْدًا، قَالَ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، وَفَرَحَ بِذَلِكَ
 قَالَ: قُلْتُ: اَنَا اِيْنِيْ قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَ تَبِيْعِهَا بِقُلُوبِهَا
 اَوْ اَفْضَلُ، قَالَ: وَعَايِدُ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ اِنْ
 جِئْتُ، قَالَ: قَدْ جِئْتُ، قَالَ: قُلْتُ: لِيَايْنِيْ بَاغِ خَيْرًا
 فَاَنْشُرْ خَيْرِيْ، قَالَ: نَعَمْ تَبِيْعِيْ وَتَبِيْعِكَ.

آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی یہ وہی ہے جس کا
 میں نے آپ سے کہا تھا آپ نے فرمایا تم نے اسے دیکھ لیا
 ہے میں نے کہا تم ہی ہاں اور میرا دیکھنا ہی آپ کے لیے کافی
 ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پھرے داروں نے
 شک میں ڈال دیا ہے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے حضرت
 عثمان، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے پھرے داروں کے پاس
 گئے اور فرمایا کہ یحیٰی میرا کپڑا فروخت کرتے ہیں تم انہیں
 نہ روکنا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں کپڑے کر بازار آیا
 تھوڑی دیر میں میں نے (فروخت کرنے کے بعد) اس کی
 قیمت جھلی میں ڈالی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور جس سے میں نے کپڑا خریدا تھا وہ بھی ساتھ
 تھا میں نے اس سے کہا جو تمہارا ہے وہ من کر لے لو تو اس نے
 اپنا حصہ من کر لیا اور کافی مال بچ گیا۔ راوی کا بیان ہے
 کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی یہ (باقی
 مال) آپ کا ہے میں نے کسی پر علم نہیں کیا آپ نے فرمایا اللہ
 تمہیں جزائے خیر دے آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔
 راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ میں فروخت کی ایسی
 ہی جگہ یا اس سے بھر جگہ جانا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم
 دوبارہ ایسا ہی کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں اگر
 آپ چاہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے منظور
 ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا میں بھلائی کرنا چاہتا ہوں
 آپ مجھے شریک فرمائیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے یہ
 تمہارے اور میرے درمیان نصف نصف ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
 کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ آدمی اوصاف
 خریداری میں شریک ہو جائے اگرچہ ان میں سے کسی ایک

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، لَا يَأْسُ بَأَنْ يُشْتَرِكَ
 الرَّجُلَانِ فِي الشِّرَاءِ بِالسَّيْفَةِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِرَاجِدٍ
 بَيْنَهُمَا رَأْسُ مَالٍ، عَلَى أَنَّ التَّرْتِيبَ بَيْنَهُمَا، وَالْوَجِيفَةُ

عَلَى ذَلِكَ، قَالَ: وَإِنِّى الْبَرَاءُ وَالْبَتِغُ أَخْلَعْنَا
ذَوْنَ صَاحِبِهِ، وَلَا يَفْضُلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ
الزَّيْنِجِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَنْهَوْنِ أَنْ يَأْكُلَ أَخْلَعْنَا وَنَبِغِ
مَا مَضَىٰ صَاحِبَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِثَةِ مِنْ
فَتْهَانِنَا.

کے پاس اس مال نہ ہو (ان کی شراکت) اس شرط پر ہو کہ
لفظ ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا اور نقصان بھی
آپ نے فرمایا کہ اگر دونوں میں سے ایک دوسرے کے بغیر
فروخت کا معاملہ کرے تو کسی کو ان میں سے اپنے ساتھی سے
زیادہ منافع نہیں ملے گا کیونکہ یہ جائز نہیں ہوتا کہ کوئی ایک
اپنے اس ساتھی کا منافع کھائے جو اپنے شریک ساتھی کیلئے لفع
ونقصان کا ضامن ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْقَضَاءِ

باب القضاء

803۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَةً أَنْ يَغْرِبَ عَشْتُهُ فِي جَدَارِهِ،
قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي لِرَأْسِي عَنْهَا
مَغْرِبِينَ؟ وَاللَّهِ لَا زَمِينَ بَهَا بَيْنَ أَكْحَابِكُمْ.

803۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اپنے
پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے درود کے۔ رسولی کا
بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں
اس سے الٹا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں بخدا میں یہ تمہارے
دونوں کندھوں کے درمیان گاڑوں گا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک
یہ حکم لوگوں کیلئے ایک دوسرے کے واسطے سہولت اور حسن خلق
کی غرض سے ہے لیکن اگر دوسرے حکم انہیں اس پر مجبور نہیں کیا
جائے گا۔ ہمیں روایت ملی ہے کہ حضرت شریک کے پاس اس
کے بارے میں ایک جھگڑا پایا گیا تو آپ نے اس آدمی سے
فرمایا جس نے لکڑی گاڑ رکھی تھی کہ اپنا پاؤں اپنے بھائی کی
سواری سے اٹھا لو اس کے حلق میں حکم ہے اور وسعت پیدا
کرنا افضل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا جُنْدًا عَلَى وَجْهِ التَّوَسُّعِ مِنْ
النَّاسِ نَعَضُهُمْ عَلَى بَعْضِ، وَحَسَنَ الْخُلُقِ، فَأَمَّا فِي
الْحُكْمِ فَلَا يَجْزِئُونَ عَلَى ذَلِكَ، بَلَّغْنَا أَنَّ شَرِيحًا
أَخْصَصَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ لِلْبَدِيِّ وَضَعَ الْخَشْبَةَ:
إِزْطَعْ وَجْهَكَ عَنْ مِطْبَةِ أَمِيكَ، فَبَدَا لِحُكْمِهِ فِي
ذَلِكَ، وَالتَّوَسُّعُ الْفَضْلُ.

بَابُ الْهَبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

804۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَضَنِي،
عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ عَرَبَةَ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ

804۔ حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی صلہ

الحکم، اَللّٰہُ قَالَ: قَالَ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ: مَنْ وَهَبَ جَنَّةً لِصَلَیٍّ وَحِمٍ، اَوْ عَلٰی وَجْہِ صَلَافٍ، لَاقَہُ لَا یَرْجِعُ لَیْہَا، وَمَنْ وَهَبَ جَنَّةً لِّیَرْمٰی اَللّٰہُ اِنَّمَا اَرَادَ بِہَا التَّوَابَ، فَہُوَ عَلٰی جَنَّتِہِ، یرْجِعُ لَیْہَا اِنْ لَّمْ یَرْضَ مِنْہَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ وَهَبَ جَنَّةً لِذِی وَحِمٍ مُّحَرَّمٍ اَوْ عَلٰی وَجْہِ صَلَافٍ، فَلَقَبْتُہَا الْمَوْحُوبُ لَہُ، فَلَيْسَ لِلرَّاهِبِ اَنْ یَّرْجِعَ لَیْہَا، وَمَنْ وَهَبَ جَنَّةً لِغَیْرِ ذِی وَحِمٍ مُّحَرَّمٍ، وَلَقَبْتُہَا، فَلَہُ اَنْ یَّرْجِعَ لَیْہَا اِنْ لَّمْ یَنْتَ مِنْہَا، اَوْ یَزِدَّ غَیْرًا فِیْ یَدِہِ، اَوْ یَخْرُجَ مِنْ مَلِکَہِ اِلٰی مَلِکٍ غَیْرِہِ، وَہُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِیْفَةَ وَالْعَلَابِیِّ: مَنْ لَقَبْتُہَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں جس نے کسی ذورحم کو کوئی شے بطور ہبہ یا بطور صدقہ دی اور مہوب لہ (جس کیلئے ہبہ کیا ہو) نے اس پر قصد کر لیا ہو تو ہبہ کرنے والے کو رجوع کر لینا جائز نہیں اور جس نے غیر رشتہ دار کو کوئی شے ہبہ کی اور اس نے اس پر قصد کر لیا تو اس کو رجوع کرنے کا حق ہے مگر اس سے جلد نہ ملے اور اس سے بہتری نہ پائے یا اس کی ملکیت سے نکل کر غیر کی ملکیت میں چلی جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

علیہ السلام

بَابُ: الْبُخْلِ

805۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور عرض کی میں نے اپنے بیٹے کو کلام علیہ دیا ہے جو میری ملکیت تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنے بیٹے کو اس طرح علیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا اسے واپس کرلو۔

806۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مقام عالیہ پر موجود درختوں سے بیس دس ہجڑوں والے درخت علیہ کے طور پر دیے جب آپ کے وصال کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا ہم بخدا اے میری بیٹی مجھے اپنے بعد تم سے زیادہ کسی کا فتنہ

805۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْبٍ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يُخْبِرُنِي عَنْ الشَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: إِنَّ أَبَاہُ أَتٰی بِہِ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ نَخَلْتُ اَبْنٰی ہَذَا غُلَامًا كَانَ لِیْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: اَکُلْ وَلَیْسَ نَخَلْتُہُ بَقُلْ ہَذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْہُ۔

806۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ: اِنْ اُبَیَّکُمُ كَانَ نَخَلْتُہَا جَدًّا عَشْرَیْنِ وَسَعًا مِنْ نَالِیہِ بِالْعَالِیَہِ، فَلَمَّا خَضِرَتْہُ الزَّوْلَہُ، قَالَ: وَاللّٰہِ یَا بَنَّتِہُ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَبَّ اِلَیَّ غَنِیً تَقْدِیْ مِنْکَ، وَلَا اَغْرُ

ہونا محبوب نہیں اور تم سے زیادہ کسی کا عہدست ہونا میرے لیے تکلیف دہ نہیں میں نے تمہیں جس دین سمجھوں والے درخت عطیدہ دیے ہیں اگر تم ان کو کٹ لیتیں اور خزانہ کر لیتیں تو وہ تمہارے ہو جاتے اور آج تو وہ درخت کا مال ہے تمہارا ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں تم اسے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم کر لینا آپ نے عرض کیا اے جان! خدا کی قسم اگر اتنا بھی ہوتا تو میں اس کو چھوڑ دیتی۔ ایک تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں اور دوسری کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا وہ بہت خارجہ رضی اللہ عنہا کے حکم والی ہیں۔ ان کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ لڑکی ہی ہوگی چنانچہ انہوں نے (بہت خارجہ رضی اللہ عنہا نے) نبی کو حکم دیا۔

807۔ حضرت عبدالرحمن بن عباد القاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے بیٹوں کو عطیدہ دیتے ہیں پھر اسے روک لینے ہیں آپ نے فرمایا اگر کسی کا فوت ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرا مال میرے بعد جس ہے میں نے کسی کو نہیں دیا اگر وہ فوت ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ میرے بیٹے کا ہے (میں اسے بیٹے کیلئے بہرہ کر چکا ہوں) (لہذا) جو عطیدہ کے طور پر دے چکا ہو اور اس نے جسے عطیدہ دیا ہے اسے ابھی بقدر نہ دیا ہو حتیٰ کہ وہ (بہرہ کرنے والا) فوت ہو جائے تو یہ (عطیدہ) اور ثلثہ کیلئے ہے اور یہ (عطیدہ) باطل ہے۔

808۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی اپنے چھوٹے بیٹے کو عطیدہ دے جو بالغ بھی نہیں ہوا تو وہ اس عطیدہ کا بغیر دینے کا اعلان کر دے اور اس پر گواہ بھی بنالے تو یہ جائز ہے اور اس کا باپ ہی اس کا ولی ہوگا۔

عَلَى فُقْرًا مِنْكَ وَإِنِّي كُنْتُ نَحْلُفُكَ مِنْ خَالِي جَدًّا عَشْرِينَ وَسَفَا فَلَوْ كُنْتُ جَدًّا فِيهِ، وَخَيْرِيهِ كُنْتُ لَكَ، فَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالٌ وَارِثٌ، وَإِنَّمَا هُوَ أَصُوبٌ وَأَخْصَابُ، فَالْيَوْمَ عَلَى بَحَابِ اللَّهِ عَزُّو جَلُّ، قَالَتْ: يَا أَبَتِ، وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ كُنْتُ وَكُنْتُ لَقَرَكُمُ، إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ، فَفِي الْأُخْرَى؟ قَالَ: لَوْ بَلَغَتْ خَارِجَةً أَوْ زَاغَا جَارِيَةً، لَوَلَدْتُ جَارِيَةً.

807۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا بَالُ وَجَالٍ يَنْحَلُونَ أَبْنَاءَهُمْ هُمْ نَحْلُوا، ثُمَّ يُسَبِّحُونَهَا، قَالَ: لِبَنَاتِ ابْنِ أَخِيهِمْ قَالَ: خَالِي بَدِيءٌ وَلَمْ أُعْطِهِ أَهْدَاءً، وَإِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ: هُوَ لِابْنِي، قَدْ كُنْتُ أُعْطِيْتُهُ إِهَادًا مَن نَحَلُ يَحْلُو لَمْ يَخْرُهَا إِلَيْهِ لِيُحْلَهَا عَنِّي لَيَكُونَنَّ ابْنُ مَاتَ يُوْزَنُ لِيهِ لَهِيَ بِأَجْلِ.

808۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَهُ صَغِيرًا لَمْ يَتَلَفَعْ أَنْ يَخْرُجَ نَحْلَةً فَأَعْلَنَ بِهَا، وَأَشْهَدَ عَلَيْهَا، فَهِيَ حَبَائِرُهُ، وَإِنْ وَلَيْتَهَا أَبْوَةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا كَحَلِّهِ نَاحِلُهُ، يَنْبَغِي لِلرُّجُلِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ وَلَدِهِ فِي النَّحْلَةِ، وَلَا يَفْجَلُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَمَنْ نَحَلَ نَحْلَهُ وَلَدًا أَوْ غَيْرَهُ، فَلَمْ يَفْجَلْهُمَا الَّذِي يُحِلُّهَا، عَثِيَ عَثَ النَّاجِلِ وَالْمَنْحُولِ فَهِيَ مَرْذُوءَةٌ عَلَى النَّاجِلِ، وَعَلَى وَرَثَتِهِ، وَلَا يَخْوُزُ لِلْمَنْحُولِ عَثِيَ بِفَعْضِهَا، إِلَّا الْوَلَدُ الْعَجِيزُ، فَإِنْ قَبَضَ وَالِدُهُ لَهُ قَبْضًا، فَإِذَا أَغْلَتَهَا وَأَفْهَدَ بِهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ لِوَلَدِهِ، وَلَا سَبِيلَ لِلزَّوَالِدِ إِلَى الرَّجْعَةِ فِيهَا، وَلَا إِلَى إِبْطِصِهَا بَعْدَ أَنْ أَفْهَدَ غَلَّتَهَا، وَهُوَ لَوْ لِي أَبِي خَبِئَةً وَالْعَامِيَةُ مِنْ لَفْظِهَا بَيِّنَةٌ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی کو عصیات میں اپنی اولاد کے مابین مساوات قائم کرنی چاہیے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دے جس نے اپنے کسی بیٹے کو یا کسی دوسرے کو کوئی عید دیا ہو اور اس نے اس پر ابھی قبضہ نہ کیا ہو جو حکم عید دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ مر جائے جس نے عید دیا تھا اور وہ بھی جسے عید دیا گیا تھا تو یہ عید دینے والے کو اور اس کی اولاد کو واپس لوٹا دیا جائے گا جسے عید دیا گیا ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس پر قبضہ کرے سوائے چھوٹے بچے کے کہ اگر اس کا والد قبضہ کرے تو یہ اسی کا قبضہ ہے جب اس کا اعلان کر دیا اور گواہ بنالے تو یہ اس کے بیٹے کیلئے جائز ہے گواہ بنالے کے بعد والد کو واپس لینے اور قصب کرنے کا کوئی حق نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حارے اکثر فقہاء و کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الْمُغْمَرِ وَالْمُسْكِنِ

809- أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا رَجُلٌ مُغْمَرٌ لَوْ وَلَعِبَهُ فَنَهَى بِالَّذِي يُغْلَتُهُ لَا تَرْجِعْ إِلَى الَّذِي أَغْلَتَهَا، لِأَنَّهُ أَغْلَى عِصَاةً وَلَقَبَ الْمَوَارِيثُ بِهِ.

810- أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَرَثَ خَلِصَةً دَارِعًا، وَكَانَتْ خَلِصَةً لَدَى أَهْلِ مَكَّةَ بَنَتْ زَيْنَبُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ، فَلَمَّا تَوَلَّيْتُ بَنَتْ زَيْنَبُ بْنُ الْخَطَّابِ قَبَضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْمُسْكِنَ، وَزَوَّاهُ أَنَّهُ لَدَى.

تأسیات اور عارضی رہائش دینا

809- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کو یا اس کے ورثہ کو اپنی کوئی چیز زندگی بھر کیلئے دے دے تو یہ اس شخص کی ہے جس کو عطا کی گئی ہے اس کو واپس نہ لے گی جس نے عطا کی تھی کیونکہ اس نے اس کو ایسا عید دیا ہے جس میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

810- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے وارث بنے حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو (یہ گھر) تأسیات دہائش کیلئے دیا تھا جب زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی فوت ہو گئی تو حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس رہائش گاہ پر قبضہ کر لیا اور اسے اپنی ملکیت خیال کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ عمری (عمر بھر کیلئے دی ہوئی چیز) ایک ہیہ ہے جس کو کوئی چیز ہیہ کی جائے وہ اس کی ملکیت ہے اور سبکی (عارضی رہائش) اس کیلئے عاریہ ہے جس نے اس کو رہائش دی ہے (اس کی زندگی میں) اسے واپس کر دی جائے گی یا اس کی موت کے بعد اس کے وارث کو لوٹا دی جائے گی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔ عمری یہ ہے کہ اگر وہ کہے کہ یہ چیز حیرتی ہے اور حیرتی اولاد کیلئے ہے یا "اولاد کیلئے" نہ بھی کہے پھر بھی وہی حکم ہے۔

صرف اور سود کا بیان

811- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ چاندی کو سونے کے عوض نہ بیجو کہ ان میں سے ایک ادھار ہو اور دوسرا نقد ہو اگر وہ تم سے گھر میں گھسنے کی مہلت مانگے تو تم اسے اتنی مہلت بھی نہ دو میں تمہارے بارے میں زنتا سے ڈرتا ہوں اور زنتا زہرا (سود) ہی ہے۔

812- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیجو مگر برابری چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت نہ کرو مگر برابری سونے کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو کہ ان میں سے ایک ادھار ہو اور دوسرا نقد ہو اگر وہ تم سے گھر میں گھسنے کی مہلت مانگے تو تم اسے اتنی مہلت بھی نہ دو میں تمہارے بارے میں سود سے ڈرتا ہوں۔

813- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کِتَابُ الصَّرْفِ، وَأَنْبَاءُ الرِّبَا

811- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَبْيعُوا الزُّبْقَ بِاللَّحْظِ، أَخْلَعْنَا غَائِبٌ وَلَا خَيْرٌ نَاجِزٌ، فَإِنْ اسْتَظَرَّكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ نَيْتَهُ فَلَا تَنْظُرْهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ الرِّمَاءَ، وَالرِّمَاءُ هُوَ الرِّبَا.

812- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَبْيعُوا اللَّحْظَ بِاللَّحْظِ إِلَّا مَقْلًا بِمَقْلٍ، وَلَا تَبْيعُوا الزُّبْقَ بِالزُّبْقِ إِلَّا مَقْلًا بِمَقْلٍ، وَلَا تَبْيعُوا اللَّحْظَ بِالزُّبْقِ إِلَّا مَقْلًا غَائِبٌ وَلَا خَيْرٌ نَاجِزٌ، وَإِنْ اسْتَظَرَّكَ حَتَّى يَبْلُغَ نَيْتَهُ فَلَا تَنْظُرْهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ الرِّمَاءَ.

813- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

رَالْعَلَوِيَّ، اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبْتَغُوا
الْغُثَّ بِالْغُثِّ اِلَّا مَثَلًا يَمْثِلُ، وَلَا تَبْتَغُوا بَغْضَهَا
عَلَى تَبْغِيٍّ، وَلَا تَبْتَغُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ اِلَّا مَثَلًا
يَمْثِلُ، وَلَا تَبْتَغُوا بَغْضَهَا عَلَى تَبْغِيٍّ، وَلَا تَبْتَغُوا
مِنْهَا شَيْئًا غَالِيًا يَنْجِي.

814۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي نَيْمٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ
ﷺ قَالَ: اَلْيَتَارُ بِالْيَتَارِ وَالْيَرْهَمُ بِالْيَرْهَمِ لَا
فَضْلَ تَيْنَهُمَا.

815۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْمُخَدَّلَانِ، اَنَّهُ اُخْبِرَهُ: اَنَّهُ
اَلْقَمَسُ صُرْفًا بِمِثَالِهِ يَدَارُ، وَقَالَ: فَلَمَّا عَنِ طَلْحَةَ
بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: فَرَأَوْنَا حَتَّى اِسْتَوْرَفَ بَنِيَّ،
فَاَخَذَ طَلْحَةُ الْغُثَّ بِغُلَّتَيْهَا فَبَنَى بِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى
يَأْتِيَنِي حَلَاوِي مِنَ الْعَابَةِ، وَغَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ
كَلَامَهُ، فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا تَفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ بِهِ،
ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْغُثَّ بِالْبَغْضَةِ رِبَاً
اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْغَمْرُ بِالْغَمْرِ رِبَاً اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ،
وَالشَّعْبُورُ بِالشَّعْبُورِ رِبَاً اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

816۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، اَوْ عَنْ شَلَكَمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّهُ
اُخْبِرَهُ اَنْ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ نَاحَ مِثْلَانِ مِنْ وَرَقٍ
اَوْ قُثْبٍ بِالْقُثْبِ مِنْ وَرَقِيْهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو الشَّرَفَاءِ:

816۔ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت
معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے چامی یا سونے کا ایک
پانی پیئے والا برتن اس کے وزن سے زیادہ کے عوض فروخت
کیا حضرت ابو روادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں

کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے
بدلے فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ ایک کو دوسرے پر زیادہ
نہ کرو چامی کو چامی کے بدلے فروخت نہ کرو مگر برابر
برابر ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو ادھار چیز کو نقد کے بدلے
فروخت نہ کرو۔

814۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا ادھار کو ادھار کے عوض اور چامی کو
چامی کے عوض فروخت کرو اور ان دونوں میں سے کوئی بھی
زا کم نہ ہو۔

815۔ حضرت مالک بن انس بن حداد سے روایت ہے
کہ انیس سو چاروں کے صرف کی ضرورت پیش آئی راوی کا
بیان ہے کہ مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
راوی کا بیان ہے کہ ہم دونوں رضی ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے
میرے ساتھ صرف کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے سونا لیا اور
اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے پھر فرمایا کہ (میر کو)
یہاں تک کہ میر۔ خازن مقام عابد سے میرے پاس آ جائے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی بات سن رہے تھے آپ نے
فرمایا میں خدا کی قسم تم ان سے جدا نہ ہونا یہاں تک کہ تم ان
سے (سونے کا عوض) لے لو پھر فرمایا نبی کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ سونے کو چامی کے عوض چھ سو دے مگر برابر
مجھ کو مجھ کو چھ سو دے مگر برابر برابر کو نقد کے
بدلے چھ سو دے مگر برابر برابر۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ بَنِي هَذَا إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلِي، قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا تَرَى بِهِ تَأْتِي، فَقَالَ لَهُ أَبُو الزُّرَّادِ: مَنْ يَخْلُوْنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ: أَخْبِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمُعَاوِيَةَ عَنْ زَأْبِهِ، لَا أَسْتَجِبُكَ بِأَرْحَى أَنْتَ بِهَا، قَالَ: فَقَدِمَ أَبُو الزُّرَّادِ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرَهُ، فَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنْ لَا يَبِيعَ ذَلِكَ إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلِي، أَوْ زُرًّا بِوُزْنِ.

نہی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ اس قسم کی بات سے منع فرماتے ہیں مگر جبکہ برابر برابر وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے حضرت ابوذرؓ نے ان سے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں میری کون مدد کرے گا میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کی حدیث بتائی ہے اور وہ مجھے اپنی رائے سے آگاہ کر رہے ہیں میں اس جگہ نہیں رہوں گا جہاں تم ہو (شام کے علاقہ میں) راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذرؓ رضی اللہ عنہ (مدینہ پاک میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ کو یہ واقعہ بتایا تو آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تحریر کیا کہ وہ اس طرح فروخت نہ کریں مگر برابر برابر یا ہم وزن۔

817۔ حضرت یزید بن عبد اللہ بن شیبہ لیلیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا کہ آپ سونے کے بدلے وزن کرتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اپنا سونا وہ ترازو کے ایک پلڑے میں رکھتے تو دوسرے کا سونا دوسرے پلڑے میں رکھتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ اسے اٹھاتے جب ترازو کا کٹا مساوی ہو جاتا تو آپ (دوسرے کا سونا) لے لیتے اور (اپنا) اپنے ساتھی کو عطا فرما دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ان سب احادیث پر ہم عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

گیلی یا وزنی اشیاء میں سود کا بیان

818۔ حضرت ابو زناہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ سونے چاندی اور وہ اشیاء جو گیلی یا وزنی ہوں جنہیں کھایا یا پیا جائے تو صرف

817۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ لَيْلِيٍّ عَنْ رِوَايَةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسِيبٍ يَوْمَ أَطْلَى اللَّعْبَ بِاللَّعْبِ، قَالَ: فَلَمَّعَ اللَّعْبُ فِي بَيْتَةِ الْمِيزَانِ، وَتَفَرَّقَ الْآخَرُ اللَّعْبُ فِي بَيْتِهِ الْآخَرِ، قَالَ: ثُمَّ يَزْفَعُ الْمِيزَانُ، لَبَدًا يَغْتَدِلُ إِنْشَانِ الْمِيزَانِ، أَخَذَ وَأَعْطَى ضَاحِكًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَحْكُمُهُ نَأْخُذُ، عَلَى مَا جَاءَ مِنَ الْأَثَرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ لَفْظِهَا.

بَابُ: الْوَيْدَا يَمِيزُ الْوَيْدَا أَوْ يُوَزِّنُ

818۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ مَسِيبٍ يَقُولُ: لَا وَدْنَا إِلَّا فِي لَعْبٍ أَوْ لَهْجَةٍ أَوْ مَا يَمِيزُ أَوْ يُوَزِّنُ بِمَا يُؤْمَلُ أَوْ يُخْرَبُ.

ان میں سے دو ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی یا دونی ہم جنس اشیاء کو ایک دوسرے کے عوض دینا مکروہ ہے مگر جبکہ برابر اور دست بدست ہوں یہ ان اشیاء کے قائم مقام ہوتی ہیں جنہیں کھایا جاتا ہے یا پیا جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

819۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجبور کو مجبور کے عوض برابر فروخت کرو آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے مقرر کردہ خیر کے عامل جو انصار قبیلہ مدی کے ایک فرد ہیں وہ ایک صاع مجبور و دو صاع کے برابر لیتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں آپ کے پاس بلایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک صاع کو دو صاع کے عوض نہ لیا کرو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ عمدہ مجبور ہیں گھٹیا کے عوض فروخت نہیں کرتے مگر جب ایک صاع دو صاع کے عوض ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھٹیا کو دو صاع کے عوض فروخت کرو اور ان درہموں سے عمدہ مجبوریں خرید لو۔

820۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو خیر کا عامل مقرر کیا وہ عمدہ مجبور ہیں آپ کی خدمت میں لائے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا خیر کی تمام مجبوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی جہاں انہیں یا رسول اللہ ﷺ! لیکن ان مجبوروں کا ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو اپنی مجبوریں درہموں کے عوض فروخت کرو۔ ترازو میں بھی

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا كَانَ مَا يُمَكَّلُ مِنْ جَنْفٍ وَاجِدٍ، أَوْ كَانَ مَا يُؤْزَنُ مِنْ جَنْفٍ وَاجِدٍ، فَهُوَ مَكْرُوهٌ أَنْصًا، إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلٍ، يَدَا بَيْدٍ، بِمَنْزِلَةِ الْبَدَنِ يُوَاعِلُ وَيُشْرَبُ، وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ التَّخَمِيّ وَابْنِ حَنِفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فُقَهَائِهِ.

819۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْصَرَ بِالْأَمْرِ مَثَلًا بِمَثَلٍ، فَقَبِلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَابِلَكَ عَلَى خَيْرٍ وَهُوَ زَجَلٌ مِنْ بَنَى غَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا أَخِي الصَّاعُ بِالصَّاعَيْنِ، قَالَ: أَلَا غَوَةٌ لِي، لَقَدْ عَنِ لَه، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَأْخُذْ الصَّاعُ بِالصَّاعَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا يَعْطُونِي الْخَيْرَ بِالْخَمْعِ إِلَّا ضَاعًا بِضَاعَيْنِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَعِ الْخَمْعَ بِاللِّزَامِ وَاشْتَرِ بِاللِّزَامِ خَيْرًا.

820۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّغِيدِ بْنُ شَهْبَلٍ وَالزُّهْرِيُّ، عَنْ سَجْدَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَجْدَةَ بِالْعُلَلِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ وَجَلًا عَلَى خَيْرٍ، فَجَاءَ بِشَرِّ خَيْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَحُلُّ تَمْرَ خَيْرٍ هَكَذَا؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَا تَفْعَلْ، بَعِ تَمْرَكَ بِاللِّزَامِ، ثُمَّ اشْتَرِ

بالترابم خبيثة، ولان في الميزان مغل ذلك۔

فان مضمداً: وبهذا عليه تأخذ، وهو قول أبي خيفة والغامض من لفهنا۔

ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

821۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي نَجِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَمْسَكَ لِسَانَهُ وَبَدَنَهُ وَبَصْفَ دِرْهَمٍ، أَتَغَطِّيهِ دِينَارًا أَوْ بَصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ يُغَطِّيهِ دِينَارًا وَدِرْهَمًا، وَيُؤَدُّ عَلَيْهِ الْبَاقِيَ بَصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا۔

821۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن مسیب سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو مقامِ جار میں ایک دینار اور نصف درہم کا لالہ خریدتا تھا تو کیا وہ اسے ایک دینار اور نصف درہم کا لالہ دے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ اسے ایک دینار اور درہم ہی دے گا اور فروخت کرنے والا اسے نصف درہم کا لالہ واپس کر دے گا۔

فان مضمداً: هذا الوجه أحب إلينا، والوجه الآخر يجوز أيضاً إذا لم يغط به من الطعام الذي يشتريه أهل مما يصب بصف الدرهم منه في البيع الأول، فإن أعطاه منه أهل مما يصب بصف الدرهم منه في البيع الأول، لم يجز، وهو قول أبي خيفة والغامض من لفهنا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے یہ صورت ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور دوسری صورت (جس سے حضرت ابن مسیب نے منع فرمایا ہے) بھی جائز ہے بشرطیکہ پہلی بیچ میں نصف درہم کا جتنا لالہ اس نے خریدا تھا (اب بھی نصف درہم کا لالہ) اتنا ہی دے اس سے کم نہ دے اگر اس نے اس سے کم دیا تھا جتنا اس کو پہلی بیچ میں عا تھا تو جائز نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

عطیات اور دیا ہوا قرض قبضہ سے

پہلے فروخت کرنا

822۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جمیل (بن عبد الرحمن) مؤذن کو حضرت سعید بن مسیب سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ کھانے پینے کی جو اشیاء لوگوں کو مقامِ جار میں عطا کی جاتی

باب: الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْغَطَايَا أَوْ الدِّينُ

عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ

822۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعَ بْنَ جُبَيْلٍ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: إِنِّي رَجُلٌ يَشْتَرِي هَذِهِ الْأَزْوَاقَ الَّتِي يُغَطِّيَهَا النَّاسُ بِالْخَبَرِ فَلَانْتِاعَ مِنْهَا مَخاضة الله، ثُمَّ أُرِيدُ أَنْ أُبِيعَ

الطعام المنضون على ذلك الأجل، فقال له
سجدة: أتريد أن تؤذيهم من جلك الأرزاق التي
أنشئت؟ قال: نعم فتهاة عن ذلك.

سے جو تم نے خریدا ہے لوگوں کو ادا کرنا چاہتے ہو؟ تو انہوں
نے کہا جی ہاں آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔

قال محمد: لا ينبغي للرجل إذا كان له دين أن
يبيع خي يستوفيه لأنه غرر فلا يلزم أن يخرج ثم
لا يخرج وهو قول أبي خبيزة رجفة الله.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کا کسی
کے ذمے قرض ہو تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ
وہ اس سے لے لے کیونکہ یہ ایک دھوکہ ہے اسے معلوم نہیں
کہ وصول بھی ہوگا کہ نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

823- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مَسْرُورَةَ:
أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: أَيُّ
رَجُلٍ أَبِيعَ الدِّينَ، وَكَانَ لَهُ خَيْتَانِ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ
لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: لَا تَبِعْ إِلَّا مَا آوَتْ إِلَى رَجُلٍ.

823- حضرت موسیٰ بن مسرورہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
ایک آدمی کو حضرت سعید بن مسیب سے یہ پوچھتے ہوئے سنا
اس نے کہا کہ میں قرض فروخت کرتا ہوں اور اس نے اس کی
کوئی صورت آپکی خدمت میں بیان کی حضرت ابن مسیب
نے اس سے فرمایا تم فروخت نہ کیا کرو ورنہ اس کے جو تم
گھر لے آؤ۔

قال محمد: وبه نأخذ. لا ينبغي للرجل أن يبيع
دينه له على إنسان إلا من الدين هو عليه لأن تبع
الدين غرر لا يلزم أن يخرج منه ثم لا وهو قول أبي
خبيزة رجفة الله.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے
ہیں آدمی کا جو قرض کسی انسان پر ہو اسے فروخت کرنا جائز
نہیں مگر اس کو فروخت کر دے جس پر قرض ہے کیونکہ قرض
چندا دھوکہ ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسے وصول ہوگا یا نہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قرض کے بدلے بہتر

چیز دینا

بَابُ: الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الدِّينُ

فَيَقْبِضُ الْفَضْلَ بِمَا أَخَذَهُ

824- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسٍ
وَالْمُجَنَّبِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

824- حضرت مالک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی سے کچھ اور ہم بطور قرض لیے مگر ان

عَمَرَ مِنْ رَجُلٍ فَرَأَيْتُمْ، ثُمَّ لَفِىَ غَيْرَ مَبْنَاهُ، فَقَالَ
الرَّجُلُ: هَذِهِ غَيْرُ مَنْ فَرَأَيْتُمْ أَلَيْسَ مُسْلَفًا؟ قَالَ
ابْنُ عَمَرَ: قَدْ عَلِمْتُ وَلَكِنْ تَقْبِى بِذَلِكَ طَبَعٌ.
راشی ہے (میں نے اپنی خوشی سے دے دیے ہیں)۔

825- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
بَسْتَلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ ابْنُ بَيْنِ
الضُّدْقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَتَّقِي الرَّجُلَ بَكْرًا،
فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ، فَقَالَ: لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا جَمْعًا
وَنَاجِيًا جَبَّارًا، فَقَالَ: أَطْعِمَهُ إِيَّاهُ فَإِنْ جَبَّارَ النَّاسِ
أَحْسَنَهُمْ لِقَاءًا.
825- حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے ایک آدمی سے چھوٹا سا اونٹ قرض پر لیا آپ کے پاس
صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابورافع کو حکم دیا
کہ اس آدمی کو ایک چھوٹا سا اونٹ دے دو۔ حضرت ابورافع
آپ کے پاس واپس آئے اور عرض کی کہ مجھے ان میں سے
کوئی بھی نہیں ملا مگر یہ سب چھ سال کے عمدہ اونٹ ہیں
آپ نے فرمایا ان سے کسی دے دو اچھے لوگ وہ ہیں جو قرض
بہتر طور پر ادا کرتے ہیں۔

نوٹ: نبی کریم ﷺ نے صدقہ کے اونٹ کو پہلے خرید لیا
پھر قرض اتارنے کا حکم دیا تھا کیونکہ آپ کیلئے صدقہ مع ہے
اگرچہ اس روایت میں خریدنے کا ذکر نہیں البتہ مسلم شریف کی
روایت ہے "اشتروا ما عطوه اياه" تم خریدو اور پھر اسے
دے دو۔

فَإِنْ مُخْتَمَدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عَمَرَ تَأَخَّلَهُ، لَا بَأْسَ
بِذَلِكَ إِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ أَشْفَرَطَ عَلَيْهِ، وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں اس میں کوئی حرج
نہیں جبکہ شرط مقرر نہ کرے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا یہی قول ہے۔

826- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ،
قَالَ: مَنْ أَسْلَفَ سَلْفًا فَلَا يَشْفِرُطُ إِلَّا لِقَاءًا.
826- حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص قرض لے تو اس کی جگہ کے علاوہ کوئی
شرط مقرر نہ کرے۔

فَإِنْ مُخْتَمَدٌ: وَهَذَا تَأَخَّلَهُ، لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْفِرُطَ
أَفْضَلَ مِنْهُ وَلَا يَشْفِرُطَ عَلَيْهِ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَإِنْ
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں کہ یہ اس کیلئے جائز نہیں کہ اس سے بہتر یا اس سے عمدہ

الشَّرْطُ فِي جِدَا لَا يَنْتَبِي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَائِدَةُ مِنْ لِقَائِهَا.

لئے کی شرط مقرر کر دے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

درہم اور دینار کو قطع کرنا

بَاب: مَا يُمْكِرُهُ مِنْ قَطْعِ الدَّرَاهِمِ وَالْدِينَارِ
827۔ اُنْخَبَرْنَا مَالِكٌ، اُنْخَبَرْنَا بِهِيَ بِنُ سَعِيدٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ اَنَّهُ قَالَ: لَقَعَ الْوَرْدِي
وَاللَّحْبُ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ.

827۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعید
بن مسیب نے فرمایا کہ چاندی اور سونے کو کاٹنا لوگوں میں
فساد پیدا کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْتَبِي لِقَاعِ الدَّرَاهِمِ وَالْدِينَارِ لِقَاعِ
مُتَعَبَةٍ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی صنعت کے بغیر
درہم اور دیناروں کو کاٹنا جائز نہیں۔

بکجور کے درخت اور زمین میں معاملہ

بَاب: الْمُعَامَلَةُ وَالْمُزَارَعَةُ

اور مزارعت کرنا

فِي الشَّعْلِ وَالْأَرْضِ

828۔ اُنْخَبَرْنَا مَالِكٌ، اُنْخَبَرْنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّهُ خَطَلَهُ الْأَنْصَارِيُّ اُنْخَبَرَهُ اَنَّهُ سَأَلَ
رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ بِكْرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ: قَدْ نَهَى
عَنْهُ، قَالَ خَطَلَهُ: فَلَئِنْ لَزِمَ: بِاللَّحْبِ وَالْوَرْدِي؟
قَالَ رَافِعٌ: لَا تَأْسَ بِكِرَائِهَا بِاللَّحْبِ وَالْوَرْدِي.

828۔ حضرت حنظلہ انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت رافع بن خدیج سے کھیتوں کو کرایہ پر دینے کے
بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا اس سے منع کیا گیا ہے۔
حضرت حنظلہ نے کہا کہ میں نے سونے اور چاندی کے حلق
حضرت رافع سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سونے اور
چاندی کے عوض کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، لَا تَأْسَ بِكِرَائِهَا بِاللَّحْبِ
وَالْوَرْدِي بِالْحِصَّةِ كَيْفَ مَغْلُومًا وَحُرًّا مَغْلُومًا مَا لَمْ
يُشْرَطْ ذَلِكَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنْ اشْرَطَ مِمَّا
يَخْرُجُ مِنْهَا كَيْفَ مَغْلُومًا فَلَا خَيْرَ فِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَائِدَةُ مِنْ لِقَائِهَا، وَقَدْ سِيلَ عَنْ بِكْرَائِهَا
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِالْحِصَّةِ كَيْفَ مَغْلُومًا فَرُخِصَ فِي
ذَلِكَ فَقَالَ: خَلَّ ذَلِكَ إِلَّا بِغُلِّ النَّيِّبِ يَمْكُرِي.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ اس کو سونے چاندی اور گندم کے عوض کرایہ پر
دینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وزن بھی معلوم ہو اور جس بھی
معلوم ہو جب تک اس سے پیداوار کی شرط نہ کی ہو اگر اس
سے ہونے والی مخصوص وزن کی پیداوار کی شرط کر لی تو اس
میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی
قول ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے گندم کی
معلوم مقدار کے عوض زمین کرائے پر دینے کے بارے میں
پوچھا گیا تو آپ نے اس کی اجازت دے دی آپ نے فرمایا

یہاں مگر کی مانند ہے جسے کرائے پر دیا جاتا ہے۔

829۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب خیر فتح ہوا تو نبی کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا میں تمہیں اس پر برقرار رکھوں گا۔ جس کا مالک تمہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اس شرط پر کہ پھل ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے تھے تو وہ اپنے اور ان کے درمیان اٹھارے سے تقسیم فرماتے پھر کہتے جو تم چاہو لے لو اور جو چاہو بچھے دے اور راوی کا بیان ہے کہ وہ (اپنے حصے کے پھل) لے لیتے۔

830۔ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے تھے وہ اپنے اور یہود کے درمیان اٹھارے سے حصے کرتے تھے پھر راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی عورتوں کے زینہات حجب کیے اور کہا کہ یہ تمہارے لیے ہیں ہم پہنچو تحفہ کر دیں اور تقسیم سے درگزر کریں آپ نے فرمایا اے گروہ یہود تم بخیر اللہ تعالیٰ نے جو پیدا فرمایا میرے نزدیک تم سب سے زیادہ مہموز ہو مگر مجھے یہ بات نہیں اگلائی کہ میں تم پر زیادتی کروں جو رشوت تم نے پیش کی ہے یہ حرام ہے ہم اسے نہیں کھاتے اسی وجہ سے تو زمین و آسمان کا تم ہیں (اسی انصاف کی بدولت قیامت نہیں آتی)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں مجبور کے درخت کا نصف تہائی اور چوتھائی حصہ پر معاملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور خالی زمین کی نصف تہائی اور چوتھائی پر حرارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ اس کو کروہ کہتے تھے آپ بیان کرتے تھے

829۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَ قَتَحَ خَيْبَرَ، قَالَ لِلْيَهُودِ: أَفَرَأَيْتُمْ مَا أَلْفَرْتُكُمْ اللَّهُ عَلَى أَنْ أَفْعَرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَثَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَبَخَرَصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ جِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَإِنْ جِئْتُمْ لِي، قَالَ: فَكُنْتُمْ نَاخِلُونَ.

830۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَثَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَبَخَرَصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُودِ، قَالَ: فَجَمَعُوا خَيْبًا مِنْ خَلْقٍ لِبَسَاهِمٍ، فَقَالُوا: هَذَا لَكَ، وَخَفِئَ غَدَا، وَتَجَاوَزَ لِي الْبَيْتُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ لِمَنْ أَنْفَعُ خَلْقِي اللَّهُ إِلَيْنِ، وَمَا ذَاكَ بِمَعَالِي أَنْ أُجْنِفَ عَلَيْكُمْ، أَمَّا الْبَيْتُ غَرَضْتُمْ مِنَ الْخَيْبَةِ لِأَنَّهَا سَخَتْ وَأَنَا لَا نَاخِلُهَا، قَالُوا: بَهَذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ.

قَالَ مُخْتَصَرٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَأْتِي بِمَعَالِي الشُّعْلِ عَلَى الشُّعْرِ، وَالثَّلْثِ، وَالرُّبْعِ، وَبِمَزَازَةِ الْأَرْضِ الْبَيْتَاءِ عَلَى الشُّعْرِ، وَالثَّلْثِ، وَالرُّبْعِ، وَكَانَ أَبُو خَبِيْلَةَ يَكْثُرُ ذَلِكَ وَيَذْكُرُ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمُخَايَرَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

کہ عابد بھی ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

امام کی اجازت سے یا بغیر اجازت زمین کو زبر

کاشت لانا

بَاب: اخْتِيَاءُ الْأَرْضِ بِإِذْنِ الْإِمَامِ

أَوْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

831۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو غجر زمین کو زبر کاشت لایا وہ اسی کی ہے حکم کو درست وغیرہ لگائے گا کوئی حق نہیں۔

831۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَخَى أَرْضًا مَبْنَةً لَهُمْ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِزِّي عَالِمٍ حَقٌّ.

832۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس نے غجر زمین آباد کی وہ اسی کی ہے۔

832۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ أَخَى أَرْضًا مَبْنَةً لَهُمْ لَهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے غجر زمین کو امام کی اجازت سے یا اس کی اجازت کے بغیر آباد کیا تو یہ اسی کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس کا مالک نہیں ہوتا مگر جب امام اسے اس کا مالک بنادے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ امام کو چاہیے کہ جب اس شخص نے اسے آباد کیا ہے تو وہ اسی کو مالک بنادے مگر امام ایسا نہ کرے تو یہ اس کی ملکیت نہیں ہوتی۔

فَالْمُحْتَمَلُ: وَهَذَا نَأْخُذُ، عَنْ أَخِي أَوْ حَاصِ مَبْنَةٍ بِإِذْنِ الْإِمَامِ أَوْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَهُمْ لَهُ، فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ إِلَّا أَنْ يَخْتَلِفَ لَهُ الْإِمَامُ، قَالَ: وَيَسْتَكُونُ الْإِمَامُ إِنْ أَخِيَهَا أَنْ يَخْتَلِفَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَخْتَلِفْ لَمْ يَكُنْ لَهُ.

آپاشی میں یا ہم رضا مندی اور پانی کی تقسیم

833۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نالہ نبرہ اور مالہ نلہ جب کے بارے میں فرمایا ان کا پانی روکا جائے گا۔ حتیٰ کہ گٹھوں تک پہنچ جائے۔ پھر بلند جگہ والا بھی جگہ دالے کیلئے پانی چھوڑے گا۔

بَاب: الصُّلْحُ فِي الشَّرْبِ وَقِسْمَةِ الْمَاءِ

833۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ سَلَّ مَهْرُورٌ وَ مَلْغُوبٌ، يَمْسُكُ حَتَّى يَتَلَقَّ الْكُفْتَيْنِ، ثُمَّ يُرْبِئِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان اسی طرح صلح

فَالْمُحْتَمَلُ: وَهَذَا نَأْخُذُ، لِأَنَّهُ كَانَ مَحَلِّكَ الصُّلْحِ بَيْنَهُمْ: إِحْدَى قَوْمٍ مَا يَصْلَحُهُمْ وَيُصْلَحُونَ عَلَيْهِ مِنْ

ہوگی۔ ہر قوم کو اجازت ہے کہ وہ چشموں، برساتی نالوں،
نہروں اور پانی کے گھاٹوں میں صلح کر لیں اور اتفاق کر لیں۔

834۔ حضرت مردین یحییٰ نے اپنے والد محترم سے روایت
کی ہے کہ حضرت شہاک بن علیہ نے داوی مریض سے بڑی
شہر سے چھوٹی شہر نکالی اور اسے محمد بن مسلمہ کی زمین سے
گزارا چاہتا تو محمد بن مسلمہ نے انکار کر دیا (اجازت نہ دی)
حضرت شہاک نے کہا مجھے کیوں منع کرتے ہو حالانکہ اس میں
آپ کا فائدہ ہے آپ پہلے بھی پانی میں گئے اور آخر میں بھی
اور تھرا کچھ بھی نقصان نہیں انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا
آپ نے اس کے حلق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سے بات کی تو انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ کو بلایا اور انہیں
حکم دیا کہ وہ انہیں راستہ دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے بھائی کو اس کام سے نہ
روکو جو اسے بھی فائدہ دے اور تھرا ہے لیے بھی نفع بخش ہو تم
پہلے بھی پانی لو گے اور آخر میں بھی اور تھرا اور ابھی نقصان
نہیں تو حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا تم بخدا نہیں۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا یہ نہر ضرور گزاری جائے گی خواہ
تھرا سے پیٹ میں سے ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انہیں حکم دیا کہ وہ نہر نکالیں۔

835۔ حضرت مردین یحییٰ مازنی نے اپنے والد محترم سے
روایت کی ہے کہ ان کے دادا کے بارغ میں حضرت عبدالرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی ٹالی گزرتی تھی۔
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ وہ
اسے بارغ کے دوسری طرف منتقل کر دیں۔ حضرت عبدالرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ کیلئے (دوسری طرف) زیادہ آسان
تھی اور ان کی زمین سے زیادہ قریب تھی لیکن بارغ کے مالک

غزوہ بنہم و متولہم و انہارہم و شربہم۔

834۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ نَخْعٍ،
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الصَّخَاكَ بْنَ عَلِيٍّ سَأَلَ غَلِيظَةَ لَهَ
عَنِ النَّهْرِ الصَّغِيرِ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَرَادَ أَنْ يُعْرِثَهُ فِي
أَرْضِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مُسْلِمَةَ، فَأَبَى مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ،
فَقَالَ الصَّخَاكُ: لِمَ تَمْنَعُنِي وَهَوَ لَكَ مَنَافَعَةٌ
تَشْرَبُ بِهَ أَوْلَا وَأَجْرًا، وَلَا يَضُرُّكَ، فَأَبَى، فَكَلَّمَ
فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجِىَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَذَعَا
مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ فَأَبَى،
فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهَوَ لَكَ
نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهَ أَوْلَا وَأَجْرًا وَلَا يَضُرُّكَ؟ قَالَ
مُحَمَّدٌ: لَا وَاللَّهِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَيُتْرَكَنَّ بِهَ وَلَوْ
عَلَى نَبْطِكَ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ يُعْرِثَهُ.

835۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ نَخْعٍ،
الْمَازِنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ كَانَ فِي خَالِيطٍ جَدِيهِ زَبْنَعٍ
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَأَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ
يُخَوِّلَهُ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنَ الْخَالِيطِ هِيَ أَوْقَى لِعَبْدِ
الرَّحْمَنِ وَاقْرَبُ إِلَى أَرْضِهِ، فَسَمِعَتْ صَاحِبَةُ
الْخَالِيطِ، فَكَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَجِىَّ اللَّهُ عَنْهُ لَفَضَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنَخْوِيلِهِ.

نے اس سے انہیں روکا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات کی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حق میں مداخلت کرنے کا فیصلہ دیا۔

836۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّيْنَبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْتَعِ نَفْعٌ بِغَيْرِ

836۔ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کنوئیں کے قاتلوں کو پانی سے (کسی کو استعمال کرنے سے) منہ دھو کا جائے۔

قَالَ مُخْتَصِدٌ، وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنَّمَا زَجَلِي كَانَتْ لَهُ بَغْرٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَعِ النَّاسُ مِنْهَا أَنْ يَسْتَقُوا مِنْهَا لِبُخْبَابِهِمْ وَبِلَبِيبِهِمْ وَغَيْبِهِمْ، وَأَمَّا لِيُزْجِعَهُمْ وَنَحْلِبَهُمْ فَلَهُ أَنْ يَنْتَعِ ذَلِكَ وَهُوَ لَوْلَى أَبِي خَبِيفَةَ وَالْعَامِلَةَ مِنْ قُلُوبِهِمَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جس آدمی کا کنواں ہو اس کیلئے جائز نہیں کہ لوگوں کو پینے کیلئے پانی لینے، دھوئیں اور دیکریوں کو پانی پلانے سے روکے لیکن زراعت اور کھجور کے درختوں کے لیے اسے اختیار ہے کہ وہ روک دے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُغْنِي نَصَبًا لَهُ مِنْ مَسْلُوكٍ أَوْ يُسَيِّبُ سَائِبَةً أَوْ يُوجِبُ بَعْضِي

837۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حِشَامُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَيَّبَ سَائِبَةً.

غلام میں سے اپنا حصہ چھوڑ دینا یا اسے سائبہ بنادینا یا اس کی آزادی کی وصیت کرنا

837۔ حضرت حشام بن عمرو نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کو سائبہ بنایا (سائبہ وہ غلام ہوتا ہے جسے آقا آزاد کرتے وقت کہہ دے کہ میں تیرا وارث نہیں ہوں)۔

قَالَ مُخْتَصِدٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَبِيثِ الْمَشْهُورِ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَا سَائِبَةَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَوْ اسْتَقَامَ أَنْ يُغْنِيَ الرَّجُلُ سَائِبَةً فَلَا يَكُونُ لِمَنْ أَحَقُّهُ وَلَا وَهْ لَا يَنْتَعِ لِمَنْ حَلَبَ مِنْ غَائِبَةٍ أَنْ يُغْنِيَ، وَكَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَحَبَّهَا، فَقَدْ حَلَبَ ذَلِكَ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشہور حدیث میں فرمایا ہے کہ ولاء اس کی ہے جس نے آزاد کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام میں سائبہ نہیں مگر سائبہ کو اس طرح آزاد کرنا صحیح ہوتا تو اس کی ولاء آزاد کرنے والے کیلئے نہ ہوتی تو اس کیلئے صحیح ہوتا جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا مطالبہ کیا تھا

الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ وَإِذَا اسْتَقَامَ أَنْ لَا يَكُونُ
لِمَنْ أُعْتِقَ وَلَا اسْتَقَامَ أَنْ يُسْتَقَىٰ عَنْهُ الْوَلَاءُ
فَيَكُونُ لِغَيْرِهِ، وَاسْتَقَامَ أَنْ يَهَبَ الْوَلَاءَ وَيَبْعَهُ، وَقَدْ
نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِعِ الْوَلَاءِ وَهَبِهِ،
وَالْوَلَاءُ جَنْدًا بِمَنْزِلَةِ النَّسَبِ وَهُوَ لِمَنْ أُعْتِقَ إِنْ
أُعْتِقَ سَابِقَةً أَوْ غَيْرَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامِئِ
مِنْ لَفْظَاتِهِ.

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس شرط پر آزاد کرانیں کہ وہ کسی دوسرے کی ہوگی اس بات کا آپ سے مطالبہ کیا گیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دلا اس کی ہے جس نے آزاد کیا ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ وہ دلا اس کی نہیں جس نے آزاد کیا ہے تو دلا وہ کو مستثنیٰ کرنا بھی صحیح ہوتا اور دوسروں کی ہو جاتی اور اس دلا کو یہ کہتا اور اس کو فروخت کرنا بھی صحیح ہوتا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے دلاہ کی فروخت اور یہہ سے منع فرمایا ہے ہمارے نزدیک دلاہ بھولہ نسب کے ہے اور یہ اسی کی ہے جس نے آزاد کیا ہے خواہ وہ بطور سابقہ آزاد کرے یا کسی دوسرے طریقہ پر۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

838۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفَيْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أُعْتِقَ جُرْعًا لَهُ فِي غَنِيٍّ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يُلْغِي عَنْهُ الْغَنِيَّةَ، قَوْلُهُمْ لِبَيْعَةِ الْغَنِيِّ، ثُمَّ أُعْطِيَ حُرًّا كَأَوْ جِصَصَهُمْ وَاعْتَقَ عَلَيْهِ الْغَنِيَّةَ، وَإِلَّا فَقَدْ عَقِيَ بَيْتَهُ مَا أُعْطِيَ.

838۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے شریک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کے برابر ہے تو اس کی درمیانی قیمت لگائی جائے پھر اس کے شریک وہ کون کے حصے کے مطابق دے دیا جائے اور غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ (یعنی رقم نہ ہونے کو صورت میں) وہ اس کی طرف سے (اس کے حصہ کے مطابق) آزاد ہوگا جس نے آزاد کیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو وہ تمام غلام آزاد ہوگا اگر وہ شخص غرض حال ہے جس نے اسے آزاد کیا ہے تو وہ غلام میں شریک آدمی کے حصے کا ضامن ہوگا۔ اگر تک دست ہے تو غلام اس کے شریک کے حصوں کی ادائیگی کیلئے کفالت کا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ سے روایت ملتی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ اس

قَالَ مُخْتَلَفٌ: وَيَهْدَىٰ تَأْخُذُ، مَنْ أُعْتِقَ جِصَصًا فِي مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ كَلَّةٌ، فَإِنْ كَانَ الَّذِي أُعْتِقَ مُؤَبَّرًا ضَمَّنَ جِصَّةَ شَرِيكِهِ مِنَ الْغَنِيِّ، وَإِنْ كَانَ مُغَبَّرًا سَمِيَ الْغَنِيُّ لِبَيْعَتِهِ فِي جِصَصِهِمْ، وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: يَغْنِي عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا أُعْتِقَ، وَالشُّرَكَاءُ بِالْجَبَارِ: إِنْ شَاؤُوا أَعْتَقُوا كَمَا أُعْتِقَ، وَإِنْ شَاؤُوا ضَمَّنُوهُ إِنْ كَانَ

مُؤَيَّرًا، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَشْفُوا الْعَبْدَ فِي جُصْبِهِمْ
فَإِنْ اسْتَشْفُوا أَوْ اغْتَفَرُوا كَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ عَلَى قَدَرِ
جُصْبِهِمْ، وَإِنْ شَفَّوْا الْمُغْنِيَّ كَانَ الْوَلَاءُ مُكْلَةً لَهُ،
وَرَزَعَ عَلَى الْعَبْدِ بِمَا ضَمَّنَ وَاسْتَشْفَاهُ بِهِ.

قد آ زاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے اور شرکاء کو اختیار ہے
اگر چاہیں تو اسے آزاد کر دیں چاہیں تو اپنے حصوں کی ادائیگی
کیلئے اسے کئی پر لگا دیں اگر وہ اسے کئی پر لگا نہیں یا آزاد
کر دیں تو دلاہ ان سب میں ان کے حصول کے مطابق ہوگی
اگر انہوں نے آزاد کرنے والوں سے ضمانت لے لی ہے تو
ساری دلاہ اس کی ہوگی اور جو ضمانت دی گئی ہے وہ قلام سے
واپس لے لے گا اور اسے کمانے پر لگا دے۔

839۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے ولدہ ۱۱ اور اس کی ماں کو آزاد کر دیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں کوئی حرج
نہیں یہ بہت ہی بھرا ہے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کی یہ روایت بھی ہے کہ ان سے دو غلاموں کے حلق پوچھا
گیا ان میں سے ایک زانیہ لوطی سے ہے اور دوسرا نیک
لوطی سے ہے ان میں سے کس کو آزاد کیا جائے؟ آپ نے
فرمایا جو الزور دے دنیا حقیقت میں مہنگا ہو۔ اسی طرح ہم بھی
کہتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

840۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نیکہ کی حالت
میں وصال فرما گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے
بھائی کی طرف سے) بہت سے قلام آزاد کر دیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ وصیت کی طرف سے قلام آزاد کرنے میں کوئی
حرج نہیں اگر اس نے اس کی وصیت کی ہے تو اس کی دلاہ اس
کو ملے گی اگر اس نے وصیت نہیں کی تو دلاہ اس کی ہے جس
نے آزاد کیا ہے انشاء اللہ اسے اس کا اجر ملے گا۔

839۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلِّقًا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ أَغْنَى وَلَدَ ابْنِي وَأُمِّي.

قَالَ مُعْتَمِدٌ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَهُوَ حَسَنٌ جَمِيلٌ،
بَلَّغْنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَبَّلَ عَنْ عَتَقَتَيْنِ: أَغْلَاهُمَا
لِبَعِيٍّ وَالْآخَرَ لِبُرْسَلٍ: أَنَّهُمَا بُلُغَتَا؟ قَالَ: أَغْلَاهُمَا
فَمَا بَيْنَهُمَا، فَهَكَذَا تَقُولُ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَاتِنَا.

840۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
قَالَ: تَوَفَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَافِعًا،
فَأَعْتَقَتْ عَائِشَةُ رِقَابًا كَثِيرَةً.

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَهَذَا نَافِعٌ، لَا بَأْسَ أَنْ يُغْنَى عَنِ
الْمَنْيَبِ، فَإِنْ كَانَ أَوْضَى بِذَلِكَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهُ،
وَإِنْ كَانَ لَمْ يَوْضَ كَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى، وَبَلَّغَةُ
الْأَجْرُ ابْنُ خَدَةَ اللَّهِ تَعَالَى.

باب: تتبع المذنب

مذہب کی فتح

841۔ حضرت ابو اہل محمد بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لوطی کو دہرایا (اس کی آزادی کو اپنے مرنے تک معقول کر دیا) اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار رہیں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ بیمار رہیں۔ پھر آپ کے پاس ایک سندھی آدمی آیا اس نے آپ سے عرض کی کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا تیرا سہیاں اس جھوٹے جادو کرے گا اس نے کہا کہ ایک عورت جس کے یہ یہ اوصاف ہیں اس نے اس کے اوصاف بیان کیے اور کہا کہ اس وقت ایک بچہ اس کی گود میں ہے جس نے ابھی پیدائش کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کلاں لوطی کو میرے پاس بلا دو وہ آپ کی خدمت کیا کرتی تھی۔ لوگوں نے اسے چڑوس میں پاپا اس کی گود میں بچہ تھا کہنے لگی کہ ابھی آتی ہوں اس بچے کا پیدائش ہوئی اس نے اس کو دھویا پھر آئی اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تم نے مجھ پر جادو کیا ہے وہ کہنے لگی جی ہاں آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا کہ میں آزادی چاہتی تھی آپ نے فرمایا بخدا تم بھی مجی آزاد نہ ہوگی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے (ایک لڑکے کے مطابق بیٹے) کو حکم دیا کہ اسے کسی ایسے بدو کے ہاتھ پر فروخت کر دو جو اسے (کثرت خدمت اور رکت راحت کی وجہ سے) سخت مشقت میں رکھے۔ آپ نے فرمایا پھر تم میرے لیے اس کی قیمت کی ایک لوطی خرید لیتا میں اسے آزاد کر دوں گی۔ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت

841۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّحْمَالِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ أَغْضَتْ جَارِيَةً لَهَا عَنْ ذَمِّ مَنَافَا، ثُمَّ إِذْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ إِفْشَكَتْ مَنَافَا اللَّهُ أَنْ أَفْشَكَتِ، ثُمَّ إِنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَجَلَّ سِتْرُهَا، فَقَالَ لَهَا: أَتَيْتِ مَعْتُونَةَ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَنْ مَعْتُونَةُ؟ قَالَ: ابْنَةُ مَنَافَا مِنْ نَعِيهَا خَلًا وَخَدًا، فَوَضَعَهَا، وَقَالَ: إِنَّ فِي خَبَرِهَا الْآنَ ضَبًّا قَدْ بَانَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَدْعُوْنِي فَلَوْنَةُ جَارِيَةُ كَانَتْ تَعْلَمُهَا، فَوَجَلَّوْهَا لِي تَبَّتْ جِمَارَانِ لَهْمَ لِي خَبَرِهَا ضَبًّا، قَالَتْ: الْآنَ عَنِّي أَفْضَلُ بَوْنٍ هَذَا الضَّبِّي، فَلَمَسْتُهُ ثُمَّ جَاءَتْ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: أَسْخَرْتَنِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَتْ: أَسْخَرْتُ الْبَعِثَ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا تَعْقِبِينَ أَبَدًا، ثُمَّ أَمْرَتْ عَائِشَةُ ابْنَ أُخِيهَا أَنْ يُبْعِثَهَا مِنَ الْأَهْرَابِ مِمَّنْ يُبْسِي مَلَكُهَا، قَالَتْ: ثُمَّ انْبَعَثَ لِي بِمَنْفَا وَفَلَاةٌ ثُمَّ أَغْضَتْهَا، فَقَالَتْ عُمَرَةُ: فَلَبِثْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَنَافَا اللَّهُ مِنَ الزَّمَانِ، ثُمَّ إِنَّمَا زَأْتُ لِي الْمَنَامُ أَنْ إِفْشَلْتِي مِنَ آهَارٍ قَلْبَةٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَإِنَّكَ تَشْفِينِ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي نَجْمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ رَزَازَةَ، فَلَمْ تَكُنْ أَمَّ عَائِشَةَ الْيَتِيمِ زَأْتُ، فَأَنْطَلَقَا إِلَى قَلْبَةٍ فَوَجَدَا آهَارًا قَلْبَةٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَاسْتَفْزَا مِنْ كُلِّ بَيْتٍ مِنْهَا ثَلَاثَ شَجَبٍ عَنِّي مَلَوْوَا الشَّجَبَ مِنْ جَبِينِهَا، ثُمَّ اتَّوَا بِذَلِكَ الْمَاءِ إِلَى عَائِشَةَ، فَافْتَسَلَتْ لِيهِ

فَقِيْهَتْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا بجا وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا اس حالت میں (حادثہ مرض) کہ جس پھر آپ نے خواب میں دیکھا (آپ کو بتایا گیا) کہ آپ ان تین کنوؤں کے پانی سے غسل کریں جن کا پانی ایک دوسرے کے ساتھ ملا ہے تو آپ کو شفا ہو جائے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت اسماعیل بن ابی بکر اور حضرت عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے وہ کچھ بیان کیا جو آپ نے (خواب میں) دیکھا تھا وہ دونوں پانی نکلنے کی ایک جگہ پر گئے تو انہوں نے تین کنوئیں جن کا پانی ایک دوسرے کے ساتھ ملا تھا انہوں نے ہر کنوئیں سے تھالی منگ لی جہاں تک کہ انہوں نے منگ کر بھر لیا پھر وہ یہ پانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے آپ نے اس کے ساتھ غسل کیا اور شفا پائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: اَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرَى اَنْ مَنَعَ الْمَذْبُورُ وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَغَدِ اللّٰهُ بِنِ عُمَرَ، وَبِهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْطَةَ وَالْغَاشِيَةِ مِنْ فَقْهَائِنَا. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم نہ دیکھتا جائز نہیں سمجھتے۔ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

842- اُخْبِرْنَا مَالِكٌ، اُخْبِرْنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ الْمُسْتَبِ بِقَوْلٍ: مَنْ اغْتَسَلَ وَلَيْدَةً غَنَ ذُبْرَ بَنَةٍ، فَإِنَّ لَهُ اَنْ يَغْتَابَهَا وَأَنْ يَزْوِجَهَا، وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبْغِيَهَا وَلَا اَنْ يَهْبِئَهَا، وَلِلَّاهَا بِمَنْزِلِهَا. حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنی لونڈی کو نہ بربتایا تو اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کے ساتھ ولی کرے اور اس کا نکاح کرے ورنہ اس کو فروخت کرنا اور بیکر کرنا اس کیلئے جائز نہیں اور اس کا بچہ اسی کے قائم مقام ہے (کیونکہ حمل آزادی اور نکاح میں اس کے تابع ہوتا ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيْطَةَ وَالْغَاشِيَةِ مِنْ فَقْهَائِنَا. حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے

اکوفتہائے کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الدَّعْوَى وَالشَّهَادَاتِ

وَالدَّعَاءُ النَّسَبِ

نَسَبُ الدَّعْوَى كَرَامًا

843۔ حضرت مردہ بن زہر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت حبیب بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (موت کے وقت وصیت کی کہ سعد کی لوطی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے اسے اپنے پاس رکھ لو آپ فرماتی ہیں جب حج مکہ کا سال آیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور فرمایا یہ میرا جیسا ہے اس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی عبد بن زعدان کی طرف گئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لوطی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے وہ دونوں (اپنا بھڑا) نبی کریم ﷺ کے پاس لائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا جیسا ہے اس کے بارے میں میرے بھائی نے وصیت کی تھی اور عبد بن زعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کی لوطی سے پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زعد یہ تمہارا ہے پھر فرمایا کہ لڑکا اس کا ہوتا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کیلئے سنگساری ہے۔ پھر حضرت سہود بنت زعد رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو کیونکہ اس کی مشابہت حبہ کے ساتھ معلوم ہوتی ہے چنانچہ اس نے آپ کو (حضرت سہود رضی اللہ عنہا کو) انہیں دیکھا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

843۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَى أُخْبِيهِ مَخْلُوفٍ بَيْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلَدِهِ رُمْعَةَ مِثْلِي فَأَلْبَسَهُ الْبِكَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَالَ: إِنَّ أُخْبِي فَلَمَّا كَانَ عَهْدَ إِلَى أُخْبِي بِهِ، فَقَدِمَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ رُمْعَةَ، فَقَالَ: أُخْبِي وَإِنَّ وَلَدِي أُخْبِي وَلَدَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَتَسَاءَلَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ مَعَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُخْبِي فَلَمَّا كَانَ عَهْدَ إِلَى أُخْبِي بِهِ أُخْبِي عُثْبَةَ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رُمْعَةَ: أُخْبِي ابْنُ وَلَدِي أُخْبِي، وَلَدَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ رُمْعَةَ، ثُمَّ قَالَ: أَوَّلُ وَلَدٍ لِلْفَرَّاحِ وَلِلْعَاجِزِ الْخَبَرُ، ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ رُمْعَةَ: إِنْ جِئْتِي بِنْتِ لِمَا رَأَى مِنْ جَنَاحِهِ بَغْضَةً، لَمَّا رَأَاهَا خَفَى لِقَى اللَّهِ غَرَوْجَلٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، أَوَّلُ وَلَدٍ لِلْفَرَّاحِ وَلِلْعَاجِزِ الْخَبَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيقَةَ وَالْعَامِيَةِ مِنْ لُقْهَانَا.

بَابُ: الْيَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ

گواہ کے ساتھ قسم کا بیان

844۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

844۔ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَتَلَقْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ، وَقَالَ: ذَكَرَ ذَلِكَ ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِالزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَ: بِلَدْعَةٍ، وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ، وَكَانَ ابْنُ شَهَابٍ أَعْلَمُ عِنْدَ أَهْلِ الْخَبَرِ بِالْمُتَّبِعَةِ مِنْ غَيْرِهِ، وَكَذَلِكَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَهْبَاءَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي زَيْنَجٍ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: كَانَ الْقَضَاءُ الْأَوَّلُ لَا يَلْتَمِلُ إِلَّا شَاهِدَانِ، فَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ عِنْدَ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی حدیث اس حدیث کے برخلاف ملی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ذئب نے حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کر کے ان سے بیان کیا ہے آپ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے ایک گواہ کے ساتھ قسم کے حلق پر پابندی کیا تو انہوں نے (ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے) فرمایا بدعت ہے سب سے پہلے جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ مدینہ کے علاوہ حدیث کے نزدیک ابن شہاب دوسروں کی نسبت سب سے زیادہ عالم تھے اسی طرح حضرت ابن جریج نے بھی حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا ابتداء میں دو گواہوں کے بغیر فیصلے نہیں ہوتے تھے۔ سب سے پہلے جس نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا وہ عبدالملک بن مروان ہیں۔

بَابُ: اسْتِخْلَافُ الْخَصْمِ

خصومات میں قسم دلاتا

845۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْخَصَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَطْفَانَ بْنَ كُرَيْبٍ التَّمُومِيَّ يَقُولُ: اخْتَصَمَ زَيْنٌ بْنُ قَابِثٍ وَإِسْرَافِيلُ بْنُ قَابِثٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَضَى عَلَى زَيْنَ بْنِ قَابِثٍ بِالْيَمِينِ عَلَى الْمَسْتَرِ، فَقَالَ لَهُ زَيْنٌ: أَخْبَلْتُكَ مَكَائِي، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانَ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا عِنْدَ مُقَابَلَةِ الْحَقُوقِ، قَالَ: فَخَفَلْتُ زَيْنَ بْنَ قَابِثٍ أَنْ خَفَلَ لِحَقِّي، وَأَيْنِي أَنْ يَخْلِفَ عِنْدَ الْمَسْتَرِ، فَخَفَلَ مَرْوَانَ يَتَعَبَّ

845۔ حضرت داؤد بن خصم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو عطفان بن کریب التمیمی سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن طلحہ رضی اللہ عنہ ایک مکان کے بارے میں جھگڑا حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس لائے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حلق پر فیصلہ دیا کہ وہ منبر کے نزدیک قسم کھائیں تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسی جگہ ہی قسم کھاؤں گا مروان رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بخدا مقاطع

مِنْ ذَلِكَ.

الحقوق کے پاس قسم اٹھانا (خبر کے پاس جہاں حق اور باطل کے درمیان امتیاز ہوتا ہے) مراد ہی کا بیان ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا (کہ اس گھر پر) ان کا حق ثابت ہے اور خبر کے پاس حلف اٹھانے سے آپ نے انکار کر دیا۔
معنا رضی اللہ عنہ اس بات پر توجہ کرنے لگے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ آدمی جہاں بھی قسم اٹھائے جائز ہے۔ اگر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس کو (خبر کے پاس) ضروری خیال کرتے تو حق دینے سے انکار نہ کرتے جو ان کے ذمے تھا لیکن آپ نے اس حق کو دینا پسند کیا جو آپ پر لازم نہیں تھا آپ اس کی نسبت زیادہ حقدار ہیں جس نے آپ سے قسم لی تھی کہ آپ کے قول اور فعل پر عمل کیا جائے۔

دین کا بیان

بَابُ: الرُّهْنِ

846۔ حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دین کو نذر دے گا جائے۔

846۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْبُوبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَغْلُقُ الرُّهْنُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں آپ کے فرمان ”دین کو نذر دے گا جائے“ کی تشریح یہ ہے کہ آدمی کسی آدمی کے پاس دین رکھے اور اس سے کہے اگر میں تمہارا مال اتنی مدت میں تمہارے پاس لے آؤں تو تمہیکہ دین نہ رکھو۔ مال کے عوض تمہارا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”دین کو نذر دے گا جائے“ اور یہی مرصعہ کے مال کے عوض نہیں ہوتا اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی وضاحت اسی طرح ہی

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَتَفْسِيرُ قَوْلِهِ: لَا يَغْلُقُ الرُّهْنُ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرْهِنُ الرُّهْنَ جَنْدَ الرَّجُلِ، فَيَقُولُ لَهُ: إِنْ جِئْتُكَ بِمَالِكَ إِلَى عَمَلٍ وَآءٍ، وَإِلَّا فَالرُّهْنُ لَكَ بِمَالِكَ، قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَغْلُقُ الرُّهْنُ، وَلَا يَكُونُ لِلْمَرْتَهِنِ بِمَالِهِ، وَكَلَامُكَ تَقُولُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خُزَيْمَةَ، وَكَلَامُكَ فُسْرَةُ مَالِكَ بْنِ أَنَسٍ.

فرمایا ہے۔

شہاد کا شہادت دینا

بَاب: الرَّجُلُ يَكُونُ جُنْدَهُ الشَّهَادَةُ

847۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَفَّانَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنِدَ بْنَ عَالِيَةَ الْمُضَنِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِغَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّذِي يَأْتِيهِ بِالشَّهَادَةِ، أَوْ يُخْبِرُ بِالشَّهَادَةِ قُلٌّ أَنْ يُشَاقَّهَا. فَإِنْ شَاقَّهَا، وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَنْ كَانَتْ جُنْدَهُ شَهَادَةً لَا إِنْسَانٌ لَا يَقْلَمُ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ بِهَا، فَلْيُخْبِرْهُ بِشَهَادَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يُشَاقَّهَا بِأَبٍ.

847۔ حضرت زید بن خالد جعفی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں سب سے بہتر گواہ کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟ بہترین گواہ وہ ہے جو شہادت دینے خود ہی آجائے یا گواہی کی خبر دے اس سے قبل کہ اس سے پوچھا جائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جس کے پاس کسی شخص کے بارے میں شہادت ہو اور وہ شخص اس بارے میں نہ جانتا ہو تو اسے اپنی گواہی سے آگاہ کر دینا چاہیے خواہ اس کے بارے میں اس سے نہ پوچھا جائے۔

گرمی پڑی چیزوں کا بیان

كِتَابُ اللَّفْظِ

848۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ الرَّضِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ مِنْ زَمَنِ عَمْرٍو وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا مَرَّ سَلَفٌ تَتَابَعُوا لَا يَنْفَسُهَا أَحَدٌ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ زَمَنِ عَفَّانَ بْنِ عَمْرٍو أَفْتَرِ بِمَعْرِفَتِهَا وَتَغَرَّبَ لَهَا، ثُمَّ نَبَّاحٌ فَإِذَا جَاءَ ضَاجِبُهَا أُعْطِيَ لَمَنْهَا.

848۔ حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گشودہ اونٹ اور اونٹیاں چھوڑ دیے جاتے تھے وہ پیچے پیچھے اور انہیں کوئی بھی نہیں روکتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ گیا آپ نے انہیں پہچاننے اور شتر کرنے کا حکم دے دیا (مالک نہ ملنے کی صورت میں) انہیں فروخت کر دیا جاتا اگر (بعد میں مالک آ جاتا تو اس کو اس کی قیمت ادا کر دی جاتی۔)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے دونوں صورتیں اچھی ہیں اگر امام چاہے تو اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے اگر اسے ضائع ہونے کا خوف ہو اور (خافعت کیلئے) کوئی چرواہا نہ ملے تو اس کو فروخت کر دے اور اس کی

قیامت محفوظ کر لے یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے اس میں کوئی حرج نہیں۔

849۔ حضرت تابع سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو کوئی گری پڑی چیز ملی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں لایا اور کہا کہ مجھے گری پڑی چیز ملی ہے آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کو شستر کرو اس وقت لے کہا میں شستر کر چکا ہوں آپ نے فرمایا مزید شستر کرو اس نے کہا میں کر چکا ہوں آپ نے فرمایا میں تمہیں اس کے کمانے کی اجازت نہیں دوں گا اگر تم چاہے تو اسے ٹٹاٹھائے (اب حفاظت لازم ہے)۔

850۔ حضرت سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک انصاری نے انہیں بتایا کہ مقام حمرہ میں انہیں ایک اونٹ ملا انہوں نے اس کی تشہیر کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں اس کی تشہیر کا حکم دیا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اس نے مجھے میری زمین سے غنل کر دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو وہاں ہی چھوڑ دو جہاں سے تم نے اسے پکڑا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ کسی کی کوئی گری پڑی شے ملے جو دس درہموں کے مساوی ہو یا اس سے زیادہ تو وہ ایک سال اس کی تشہیر کرے اگر پچھل جائے تو پھر ورنہ وہ صدقہ کر دی جائے اگر خود حاجت مند ہو تو اسے کمالے پھر اس کا مالک آجائے تو اسے (اٹھانے والے کو) قیامت ادا کرنے یا ایسی ہی چیز لے کر دینے میں اختیار ہے اگر اس کی قیامت دس درہموں سے کم ہو تو اسے اختیار ہے جتنے دن مناسب سمجھے اس کی تشہیر کرے پھر

849۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ: أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لِقِطَةً، فَبَاءَ بِهَا إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ لِقِطَةً، لَمَّا تَأْتَرْتَنِي فِيهَا؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: غَرَفَهَا، قَالَ: لَدَ فَعَلْتُ، قَالَ: زِدْ، قَالَ: فَلَدَ فَعَلْتُ، قَالَ: لَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا، لَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْكُلَهَا.

850۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ ضَحَّاكٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ وَجَدَ بَعِيرًا بِالْحَرَّةِ فَعَرَفَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَبَى اللَّهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْرِفَهُ، قَالَ ثَابِتٌ لِعُمَرَ: لَدَ فَعَلْتُ، قَالَ: زِدْ، قَالَ: لَدَ فَعَلْتُ، قَالَ: لَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا، لَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْكُلَهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، عَنْ الْبَيْهَقِيِّ لِقِطَةً نَسَاوَى عَشْرَةَ ذَرَاهِمَ فَضَاعِدًا عَرَفَهَا خَوْلًا، فَإِنْ غَرَفَتْ وَالْأُتْبَلِيقُ بِهَا، فَإِنْ كُنَّ مَشْفُوعًا أَكَلَهَا، فَإِنْ بَاءَ صَاحِبُهَا خَيْرًا مِنَ الْأَجْرِ وَتَبَيَّنَ أَنْ يَغْرِفَهَا لَهُ، وَإِنْ كَانَتْ يَمِينُهَا أَكْلًا مِنْ عَشْرَةِ ذَرَاهِمَ عَرَفَهَا عَلَى قَلْبِ مَا يَرَى أَهْلَاءَهُ، ثُمَّ ضَعَفَ بِهَا ضِعْفًا بِالْأُولَى، وَكَانَ الْحُكْمُ فِيهَا إِذَا بَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي الْأُولَى، وَإِنْ وَفَّقَا فِي التَّوَضُّعِ الْبَيْتِ وَخَفَّفَا فِيهِ

بریۃ جنبہا، ولَمْ یُکُنْ عَلَیْہِ فِی ذَٰلِکَ ضَعْفٌ۔ اس کے ساتھ بھی وہی کچھ کرے جو اس نے پہلی صورت میں کیا ہے جب اس کا مالک آجائے تو پھر اس کا حکم وہی ہے جو پہلی صورت کا ہے اگر وہ اس چیز کو اسی جگہ لوٹ آئے جہاں سے اسے لٹی تھی تو وہ اس سے بری الذمہ ہو گیا اس سلسلہ میں اس پر کوئی حرج نہیں ہوتا۔

851۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، عَلَیْہِ السَّلَامُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكُفَّةِ: مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔ حضرت سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ آپ کعبہ شریف کے ساتھ کھیر لگائے بیٹھے تھے جس نے گمشدہ جانور لیا وہ خود گمراہ ہے۔

852۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، عَلَیْہِ السَّلَامُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكُفَّةِ: مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے مذکورہ قول سے یہ مراد لیتے ہیں جو اسے ہڑپ کر لینے کی غرض سے لے (تو وہ گمراہ ہے) لیکن جو اس کو واپس کرنے کی نیت سے لے یا پھر تشہیر کرنے کی نیت سے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

شفعة کا بیان

بَابُ الشَّفَعَةِ

852۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، عَلَیْہِ السَّلَامُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكُفَّةِ: مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔ حضرت ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کسی زمین کی حد بندی ہو جائے تو اس میں شفعہ نہیں۔ کوئی اس میں کوئی شفعہ نہیں اور نہ جگہ کے درخت میں شفعہ ہے۔

853۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، عَلَیْہِ السَّلَامُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكُفَّةِ: مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔ حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس زمین میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی تھی جب حدود تعیین ہو جائیں پھر اس میں شفعہ نہیں۔

854۔ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، عَلَیْہِ السَّلَامُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكُفَّةِ: مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کے حلقہ شفعہ احادیث آئی ہیں پڑوسی کے مقابلہ میں شریک شفعہ کا

مِنْ غَيْرِهِ، بَلَقْنَا ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

زیادہ حقدار ہے اور بڑی دوسروں کی نسبت زیادہ حق رکھتا ہے یہ روایت ہمیں بھی کریم ﷺ سے پہنچی ہے۔

854۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى
الْقُفَيْ، أَخْبَرَنِي غَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ
الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
الْحَارِزُ أَخْلُ بِصَفِيهِ.
وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَامِلِي مِنْ
لَفْظَاتِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٥٠ الْمَكَاتِبُ

مکاتب کا بیان

(دو غلام جس کو آقا کے کات مال کا کر دے تو تجھے آزاد کر دیا جائے گا)

855۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ كَانَ يَقُولُ: الْمَكَاتِبُ عِنْدَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ
مُكَاتِبَتِهِ حُرَّةٌ.
855۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عمر فرماتے ہیں کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہی رہتا ہے جب تک اس کے ذمہ کچھ مکاتبت (آزادی کے بدلے دیا جانے والا مال) باقی ہوتا ہے۔

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ، وَهُوَ
بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ فِي شَهَادَتِهِ وَخُلُودِهِ وَجَمِيعِ أَمْرِهِ، إِلَّا
أَنَّهُ لَا سَبِيلَ لِمَوْلَاهُ عَلَى خَالِهِ مَا قَامَ مَكَاتِبًا.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ وہ گواہی، حدود اور اپنے مجملہ احکام میں بحول غلام کے ہے مگر جب تک وہ مکاتب ہے اس آقا کو اس میں (تصرف کرنے کا) کوئی حق نہیں۔

856۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَبَسٍ
الْمَكِّيُّ: أَنَّ مَكَاتِبًا لِابْنِ الصَّوَّحَلِ هَذَاكَ بِمَكَّةَ
وَتَوَكَّأَ عَلَيْهِ بَيْتُهُ بَيْنَ مَكَاتِبَتِهِ، وَفُتِنَ النَّاسُ،
وَتَوَكَّأَ ابْنَةُ، فَاشْتَكَلَ عَلَى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءِ فِي
ذَلِكَ، فَكُتِبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُسْأَلُهُ
856۔ حضرت حمید بن قیس کی سے روایت ہے کہ ابن حنبل کا ایک مکاتب غلام کہ کرمہ میں فوت ہو گیا اور اس کے ذمہ کچھ مکاتبت اور لوگوں کا قرض باقی تھا اس نے ایک بیٹی (دارت) چھوڑی تو عامل مکہ کو اس کے بارے میں فیصلہ کرنے میں دقت پیش آئی تو اس نے حضرت عبدالملک بن

مردان رضی اللہ عنہ کو کہہ دیجئے اور اس کے متعلق ان سے پوچھا تو عبدالملک نے ان کی طرف تحریر کر بھیجا کہ پہلے لوگوں کے قرض سے ابتدا کرو اور اسے پورا کرو پھر اس پر جو مکاتبت باقی ہے اس کو پورا کرو جو مال باقی ہے وہ اس کی بیٹی اور اس کے سوا کسی میں تقسیم کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے جب مکاتبت فوت ہو جائے تو لوگوں کے قرض سے شروع کیا جائے پھر اس کی مکاتبت پھر جو بچے تو وہ اسکے آزادارٹوں کی میراث ہے خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔

857۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ثقہ راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنے اور اپنے بیٹے کیلئے مکاتبت بنا پھر وہ ہلاک ہو گیا اس نے بیٹے پھر لے لیا وہ اپنے باپ کی مکاتبت ادا کرنے کیلئے کمائیں کے یادہ غلام ہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنے باپ کی مکاتبت کیلئے کمائیں کے ان کے باپ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے ان سے کسی حق کی کمی نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جب وہ ادا کر دیں تو وہ سب آزاد ہو جائیں گے۔

858۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مجرب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے مکان میں سے (مال کتابت کے طور پر) سونا اور چاندی لے لیا کرتی تھیں اللہ پاک بھر جاتا ہے۔

عَنْ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عِنْدَ الْمَلِكِ أَنْ يَبْدَأَ بِمَلْئُونِ النَّاسِ فَأَقْبَضَهَا، ثُمَّ الْفَضْلَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتِبِهِ، ثُمَّ الْفَضْلَ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَيْهِ وَفَوَاقِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِنَّهُ إِذَا مَاتَ بَدِئَ بِمَلْئُونِ النَّاسِ ثُمَّ بِمَكَاتِبِهِ، ثُمَّ مَا بَقِيَ كَانَ مِيرَاثًا لِبُزْؤِهِ الْأَخْرَاجِ مِنْ كَاتِبَاتِهِ.

857۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي الْفَقَّاهُ جُنَيْدٌ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ شَبِلَا عَنْ زُجَلِي كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ ثُمَّ هَلَكَ الْمَكَاتِبُ وَتَوَكَّيْنِ، فَاسْتَفْزَعَا فِي مَكَاتِبَةِ ابْنِهِمْ أَمْ هُمْ عَبْدٌ؟ فَقَالَ: بَلْ يَسْتَفْزَعُونَ فِي كِتَابَةِ ابْنِهِمْ، وَلَا يُؤْضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ ابْنِهِمْ حَقٌّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ فَإِذَا أَكْثَرُوا عَقَلُوا جَمِيعًا.

858۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُجَرَّبٌ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقْدِغُ مَكَاتِبَهَا بِاللَّعِبِ وَالزُّبْرِ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

باب: السُّبْقُ فِي الْخَيْلِ

گھوڑے دوڑانے میں مقابلہ

859۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَيْسَ بِرُحَّانٍ الْخَيْلُ نَاسٌ، إِذَا أَدْخَلُوا فِيهَا مُخَيَّلًا إِنْ سَبَقَ أَخَذَ السُّبْقَ، وَإِنْ سَبَقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَقٌّ.

859۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا آپ فرماتے تھے کہ گھوڑے دوڑ میں شرط کر لینے میں کوئی حرج نہیں جب ان میں کوئی حمل (تیسرا آدمی) داخل ہو کر اگر وہ آگے نکل جائے تو وہ (مال) لے لے گا اگر اس سے کوئی سبقت لے جائے تو اس (بچے) سے ہٹا دالے پر کوئی شے لازم نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں یہ صرف اس صورت میں کر دہ ہے کہ دونوں کی سبقت کیلئے طیمرہ و طیمرہ العالی رقم محض ہو اگر ان میں سے کوئی ایک سبقت حاصل کر لے تو وہ دونوں کی رقم لے لے یہ قمار بازی (جوعے) کی مانند ہے اگر انہی رقم دونوں میں ایک ہی ہو یا تین افراد ہوں اور انہی رقم دو کی طرف سے ہو اور تیسرے کی طرف سے کوئی مال نہ ہو (اور شرط یہ ہو) اگر وہ (تیسرا شخص) سبقت لے گیا تو رقم وہ لے لے گا اگر سبقت نہ لے گا تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں یہ وہی محصل ہے جو حضرت سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِنَّمَا مَكْرَهُ مِنْ هَذَا أَنْ يَضَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبْقًا، فَإِنْ سَبَقَ أَخَذَهُمَا أَخَذَ السُّبْقَيْنِ جَمِيعًا، لِيَكُونَ هَذَا كَالْمَبْتَدِءِ، فَلَمَّا إِذَا كَانَ السُّبْقُ مِنْ أَحَدِهِمَا أَوْ كَانُوا تَلَاكَةً وَالسُّبْقُ مِنْ الْآخَرِ مِنْهُمْ، وَالْقَابِلُ لَيْسَ مِنْهُ سَبْقٌ، إِنْ سَبَقَ أَخَذَ وَإِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَغْرَقْهُ، لِهَذَا لَا نَاسٌ بِهِ أَهْأَاءُ، وَهُوَ الْمُخَيَّلُ الَّذِي قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

860۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنْ الْقَضَاءُ نَافِلَةٌ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَسْبِقُ كُلَّمَا وَقَعَتْ فِي سَبَاقِ، فَوَلَعْتُ يَوْمًا فِي إِبِلٍ، فَسَبَقْتُ، فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كِتَابَةً أَنْ سَبَقْتُ، فَلَمَّا رَسَوْنِ اللَّهُ ﷺ: إِنْ النَّاسُ إِذَا وَقَعُوا شَيْئًا، أَوْ أَرَادُوا زَلْفَ حَيٍّ وَخَفَعَهُ اللَّهُ.

860۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی نافرمانی (جس کوئی کے کان کئے ہوئے یا چہرے ہوئے ہوں) جب بھی دوڑ ہوتی آگے نکل جاتی تھی۔ ایک دن دوڑ ہوئی تو وہ بچھے رہ گئی مسلمانوں کو اس کے بچھے نہ جانے پر زیادہ ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ کسی چیز کو (بزم خویش) آگے بڑھائیں یا آگے بڑھانے کا ارادہ کریں اللہ تعالیٰ اسے پست فرماتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالسَّنَنِ فِي
النَّضْلِ وَالْحَاظِرِ وَالْخَفِئِ.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ حیرانہ آزاری میں ہم والے جانوروں اور سوسہ
والے جانوروں (اونٹ وغیرہ) میں دوڑ کے مقابلہ میں کوئی
حرج نہیں۔

أَبْوَابُ السَّبْرِ

أَبْوَابُ السَّبْرِ

(سیر جمع ہے اس کا واحد سیر ہے جس کا معنی طریقہ ہے
اصطلاح میں سفاری و جہاد کے احوال اور نبی کریم ﷺ
کے طریقہ کے ساتھ مناسبت رکھنے والے اعمال پر اس کا
اطلاق ہوتا ہے)

861۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہیں یہ
روایت ملی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
جب کسی قوم میں مال قیمت چرانے کا رواج ہو جائے تو ان
کے دلوں میں رعب ڈال دیا جاتا ہے جس قوم میں زنا کی
کثرت ہو جائے تو ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے جو
قوم ماپے اور تلے میں کی کر دیتی ہے تو ان کے درزق میں کمی
ہو جاتی ہے جو قوم غیر شغفانہ فیصلے کرتی ہے تو ان میں گل و
غارت کی کثرت ہو جاتی ہے جو قوم مہر توڑ دیتی ہے تو اس پر
دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔

862۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے غزہ کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر روانہ فرمایا وہ
بہت سے اونٹ مال قیمت کے طور پر لائے بارہ بارہ اونٹ
ہر ایک کے حصہ میں آئے اور ایک ایک اونٹ ان کو بطور
انعام دیا گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قیمت اللہ کے
رسول ﷺ کے ساتھ خاص تھی آپ حاجت مندوں کو
پانچویں حصے سے قیمت عطا فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا

861۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ
بَلَغَهُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا ظَهَرَ
الْعُلُوْلُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أَتَى الْقِيَمَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ،
وَلَا فُشَا الزَّيْنِ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَتْ فِيهِمُ الْمَوْتُ،
وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمَكْنَائِ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُلِعَ عَلَيْهِمُ
الرِّزْقُ، وَلَا خَفَّتْ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْخَفِي إِلَّا فُشَا فِيهِمُ
الدَّمُ، وَلَا خَسِرَ قَوْمٌ بِالْمَهْدِ إِلَّا سَلِطَ عَلَيْهِمُ الْعُلُوْلُ.

862۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَغَتْ سَهْمَةً قَبْلَ نَجْدٍ، فَطَيَعُوا
بِلَا خِيَرَةٍ، فَكَانَ سَهْمَانَهُمْ بِلَا عَشْرِ بَعِيرًا،
وَنَقِلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: كَانَ النَّفْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْقِلُ مِنَ
الْمُحْسَبِ أَفْعَلَ الْخَاصَّةِ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لِلرَّسُولِ
الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ فَإِنَّ الْيَوْمَ فَلَا نَفْلَ بَعْدَ

إِخْرَاجِ الْغَنِيمَةِ إِلَّا مِنَ الْخُمْسِ لِمُخْصَّاحٍ۔
 فرمان ہے قلل الانفال الخ۔ پس ان دون قیمت مقرر
 ہونے کے بعد کسی قسم کا اضافہ نہیں ہاں پس سے محتاج کیلئے
 (حد) ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 863۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ سَبِيلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطَى
 الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنْ بَلَغَ بَلْغَ وَاسْتَفْزِجَهُ
 فَهُوَ لَهُ۔
 اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

863۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعید
 بن مسیب سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو نبیل اللہ
 کوئی شے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا جب وہ چیز میدان جنگ
 میں (مجاہد) تک پہنچ جائے تو وہ اس کی ہو جاتی ہے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت سعید
 بن مسیب کا قول ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا
 ہے جب وہ وادی القریٰ تک پہنچ جائے تو وہ اس کی ہو جاتی
 ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر
 فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ مالک کوئی چیز بھیج دیتا ہے تو
 (بھیجنے کے ساتھ ہی) وہ اس کی ہو جاتی ہے۔

بَابُ: إِنْ لَمْ يَخْرُجْ وَمَا فِي لُزُومِ
 الْجَمَاعَةِ مِنَ الْفَضْلِ
 امام کی اطاعت سے نکلنے والوں کا گناہ اور جماعت
 سے منسلک رہنے کی فضیلت

864۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ بِالْخَلِيفَةِ يَقُولُ:
 سَبِغْتُ وَسَوَّلَ اللَّهُ تَبَلُّغًا يَقُولُ: يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ لَوْزَمٌ
 تُخَيَّرُونَ صَلَاحَكُمْ مَعَ صَلَاحِهِمْ، وَأَغْنَاكُمْ مَعَ
 أَغْنَائِهِمْ، بِقِرَاءَةِ وَنَ الْقُرْآنِ لَا يُجَادِرُ خَاجِرَهُمْ.
 يَمْرُقُونَ مِنَ التَّيْبِ مَرْوُوقِ الشَّهْمِ مِنَ الزَّيْبَةِ، تَنْظُرُ
 فِي النَّضْلِ فَلَا تَرَى شَيْئًا، تَنْظُرُ فِي الْفِلَاحِ فَلَا تَرَى
 شَيْئًا، تَنْظُرُ فِي الزَّيْبِ فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَمَارِؤُ فِي
 864۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں
 ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کی ان کی نمازوں
 کے مقابلہ میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں
 حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے مطلق سے
 نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے
 جس طرح تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ تم بھل کو غور سے
 دیکھتے ہو تو تمہیں اس میں کچھ نظر نہیں آتا (غبن وغیرہ کا اثر
 دکھائی نہیں دیتا۔ تم اصل سم کو دیکھتے ہو تو تمہیں اس میں کچھ

الفوقی۔

کچھ نظر نہیں آتا تم حیر کے پردوں کو دیکھتے ہو جنہیں کوئی شے دکھائی نہیں دیتی اور تم حیر ٹٹکنے کی جگہ پر ٹٹک کرتے ہو کہ آیا وہاں خون کا اثر ہے یا حال ان کی مہمانت و قرأت قرآن کا ہے وہ خدا اللہ قبول نہیں۔

فَالْأَمْرُ نَافِعٌ، وَبِهَذَا نَأْمُرُ، لَا خَيْرَ فِي الْخُرُوجِ، وَلَا يَنْبَغِي، إِلَّا لَزُومِ الْجَمَاعَةِ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ امام احمد امیر سے ٹٹکنے میں کوئی بھلائی نہیں جماعت کے ساتھ منسلک رہنا چاہیے۔

865۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔
865۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

فَالْأَمْرُ نَافِعٌ، وَبِهَذَا نَأْمُرُ، لَا خَيْرَ فِي الْخُرُوجِ، وَلَا يَنْبَغِي، إِلَّا لَزُومِ الْجَمَاعَةِ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے اور انہیں قتل کرنے کیلئے آیا تو جو اس کو قتل کر دے تو اس پر (خاص و غیرہ میں سے) کوئی شے بھی نہیں کیونکہ اس نے لوگوں کے سامنے خود اٹھا کر آنے سے اپنا خون طلال کر دیا ہے۔

866۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: أَلَا أَخْبِرُكُمْ أَوْ أَحْبَبْتُكُمْ بِخَيْرِ بَيْنِ الصُّلَاةِ وَالصُّلَاةِ؟ فَالْأَمْرُ نَافِعٌ، وَبِهَذَا نَأْمُرُ، لَا خَيْرَ فِي الْخُرُوجِ، وَلَا يَنْبَغِي، إِلَّا لَزُومِ الْجَمَاعَةِ۔
866۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جنہیں وہ عمل نہ بتاؤں یا جان نہ کروں جو کلمہ نماز (تخلی نماز) اور صدقہ سے بھرے لوگوں نے عرض کی ضرورت بتائیں تو آپ نے فرمایا دو ماراض آدمیوں کے درمیان صلح 15 اور بغض سے بچ کر یہ قیوم طے کرنے والا ہے۔

مورتوں کا قتل

بَابُ: قَتْلُ النِّسَاءِ

867۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُفْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ بِنْتَ رَافَةَ تَقُولُ: فَاتَكْرُ ذَلِكَ، وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبَاةِ۔
867۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو محتول پایا آپ ﷺ نے اس کو تاپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

فَإِنْ مُحْتَمِدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يَنْقَلِبَ فِي
شَيْءٍ مِنَ الْمَغَاوِرِ إِسْرَافًا وَلَا جَبْنًا فَإِنَّ، إِلَّا أَنْ يَنْقَلِبَ
الْمُزْنَةُ لِفُطْنٍ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل
کرتے ہیں کہ عورت اور شیخ فانی کو بچوں میں گل نہیں کرنا
چاہیے مگر جب عورت جگ کرے تو اسے گل کر دینا چاہیے۔

بَابُ: الْمُرْتَدُّ

باب المرتد

868- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحْمَدٍ
بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ عَلَى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِي
مُؤَسَّى، فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ، فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ: عَلَيَّ
جَنْدُكُمْ مِنْ شُعْرَةِ غَيْرِي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَجُلٌ خَفَرْتُكَ
إِسْلَامِيهِ، فَقَالَ: مَاذَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَرَّبْنَاهُ لِعُزْرَتِنَا
عَلَيْهَا، قَالَ عُمَرُ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَلَا طَبَقْتُمْ عَلَيْهَا نَبَأًا
قَلِيلًا وَأَخَفْتُمْ مَوْتَهُ كُلَّ يَوْمٍ وَجِدْنَاهُ، فَاسْتَمْتَمُوهُ لَعَلَّهُ
يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِ الْدِينِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَفْرُ، وَلَمْ
أُخْضَرْ، وَلَمْ أَزْضِ إِذَا بَلَغْتِي.

868۔ حضرت عبدالرحمن بن محمد بن عبد القادر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمرؓ کے پاس آکر عرض کی کہ میں نے ایک عورت کو اپنے لیے لے لیا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسے اس کے گناہوں کے بارے میں دریافت کیا اس نے آپ کو آگاہ کیا آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی نئی خبر ہے اس نے عرض کی کہ ہاں ایک آدمی اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا آپ نے فرمایا تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا ہم نے اسے حاضر کیا اور اس کی گردن اڑا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اسے تین دن تک کوفی میں بند کیوں نہ کیا؟ تم ہر روز اسے کھانا کھلاتے تم اسے توبہ کے حلقہ کیسے شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آتا۔ اے اللہ میں نے نہ اس کا حکم دیا نہ میں وہاں موجود تھا اور نہ ہی مجھے خوشی ہوئی جب مجھے یہ خبر پہنچی۔

فَإِنْ مُحْتَمِدٌ: إِنْ شَاءَ الْإِيمَانُ أَخْرَجَ الْمُرْتَدُّ قَلِيلًا إِنْ
طَبِيعَ لِي تَوْبَةٍ، أَوْ سَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ الْمُرْتَدُّ، وَإِنْ لَمْ
يُخْلَعْ فِي ذَلِكَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ الْمُرْتَدُّ لَفْتَلَهُ قَلِيلًا نَأْسٍ
بِلَذِيكَ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگر امام چاہے تو مرتد کو تین دن کی سہلت دے اگر اس کے توبہ کرنے کی امید ہو یا
مرتد اس سے سہلت مانگے اور اگر توبہ کی امید نہ ہو اور مرتد بھی
سہلت طلب نہ کرے تو اس کو گل کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

رِثْمٌ اور رِثْمِی کپڑا پہننا

869- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يُزَوَّلُ
اللَّهُ عَنْكَ وَزَأَى حُلَّةٌ بِسَرَاةٍ تَبَاجُ جَنْدُ بَابِ

869۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی جبکہ
آپ نے خالص رِثْمِی کاحلہ دیکھا جو سہرہ کے پاس فروخت کیا

المسجد، فقال: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْفَرْتَ هَذِهِ
الْحَلَّةَ فَلَبَسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْفَزْدِ إِذَا قُبِعُوا
عَلَيْكَ؟ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي
الْآخِرَةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهَا خَلْقَ فَأَعْطَى
عُمَرَ بِهَا خَلَّةً، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَسَوْتِيفَهَا
وَقَدْ فُلْتُ فِي خَلَّةٍ عَطَارِدَ مَا فُلْتُ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ
أَكْسُحْهَا بِلَبْسِهَا فَكَسَاها عُمَرُ أَمَّا لَهْ مِنْ أَتَبِ
مُشْرِكًا بِمُكَدِّ

جاری تھا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اس
حلہ کو خرید لیتے تو جس کے دن اور جب آپ کے پاس وہ
آتے تو اسے پہنتے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو وہی شخص
پہتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر یہی کریم ﷺ
کے پاس اسی قسم کے حلے آئے آپ ﷺ نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو ان میں سے ایک حلہ عطا فرمایا آپ نے عرض
کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہ کپڑا مجھے دے تو دیا ہے
حالانکہ آپ نے عطار (بنی حابس) کے حلہ کے بارے
میں جو کچھ فرمایا تھا وہ آپ ﷺ کو یاد ہوگا آپ نے فرمایا
میں نے تمہیں یہ پہننے کیلئے نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے یہ کپڑا اپنی ماں کی طرف سے بھائی کو دے دیا جو مشرک تھا
اور کس میں تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَلْبَسَ
الْخَمِيرَ وَالْبِطْيَاجَ وَالذَّلْبَ، شِئْلُ ذَلِكَ مَكْرُوزَةٌ
لِلذَّخْرِ مِنَ الصَّخَارِ وَالْكِبَارِ، وَلَا يَأْسُ بِهِ الْإِثْمُ
وَلَا يَأْسُ بِهِ أَثَمًا بِالْهَبِيَّةِ إِلَى الْمُشْرِكِ
الْمَخَارِبِ، عَالِمٌ يُهْدَى إِلَيْهِ بِسَلَاخٍ تَوْجَعٌ، هُوَ قَوْلُ
يُحْيَى خَبِيئَةً وَالْعَالِيَةِ مِنْ قَفْهَ جَدِّ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان مرد
کیلئے جائز نہیں کہ وہ خمر، ریشمی کپڑا اور سوچا پہنے یہ تمام اشیاء
جھوٹی عمر کے مردوں اور بڑی عمر کے مردوں کے لئے مکروہ
ہیں۔ مردوں کے لیے اس (کے استعمال) میں کوئی حرج
نہیں اور یہ مشرک حربی کو بطور تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں
البتہ ہتھیار اور زور بطور تحفہ دینا درست نہیں۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

سونے کی انگوٹھی پہننا

بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّخَنُّجِ بِالذَّلْبِ

870۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ: ابْتَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاتِمًا
مِنْ ذَلْبٍ، فَطَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي خَشْتُ
أَلَيْسَ هَذَا الْعَاتَمُ، قَبْلَهُ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَلَسْتُ
أَبْدًا، قَالَ: قَبْلَهُ النَّاسُ خَوْفَ هَيْبَتِهِمْ.
قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ

870۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہی
کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پکڑی اور آپ ﷺ نے
کھڑے ہو کر فرمایا میں یہ انگوٹھی پہتا کرتا تھا آپ ﷺ نے
اسے پیچک دیا اور فرمایا خدا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔
راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پیچک دی۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہی اسی پر عمل

کرتے ہیں کہ کسی مرد کو سونے، لہوے اور تاجے کی انگوٹھی پہنانا جائز نہیں صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے لیکن مردوں کیلئے سونے کی انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

جانور کو مالک کی اجازت

کے بغیر وہ لیمنا

871۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوے کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ کوئی تمہارے طعام خانا میں آئے اور اس کا شور توڑ دے اور غلام اٹھالے جائے اس سے تمہیں دکھ ہوتا ہے ان کے مومن شیعوں کے حق میں ان کی خوراک کا سبب ہیں تو کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی آدمی کے جانور کے پاس سے گزرے اور اسے اس کی اجازت کے بغیر وہ لے اسی طرح کسی بارگ کے پاس سے گزرے جس میں بھجور یا کوئی دوسرا پھلدار درخت ہو تو اسے بالکل بکھنڈ لے اور اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بالکل نہ کھائے مگر بوجہ بھجوری وہ کھا پائی سکتا ہے اور اس کے مالک کو معاوضہ دے دے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ذمیوں کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ

میں داخل ہونا

872۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لعراٹوں، یہودیوں اور مجوسیوں

بِتَخْتُمُ بِلُغَبٍ وَلَا خَبِيئَةٍ وَلَا ضَرْبٍ وَلَا يَتَخْتُمُ إِلَّا بِالْقَبِيضَةِ، فَإِنَّمَا الْيَسَاءُ فَلَا يَأْسُ بِتَخْتُمُ اللَّغَبِ لَهُمْ۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُعْمَرُ عَلَى مَا شِئِيَ الرَّجُلُ

فَيَحْتَطِبُهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ

871۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحْتَطِبُنِ أَحَدُكُمْ مَا شِئِيَ إِسْرَى، بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَجِبْتُ أَحَدَهُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُ مُشْرِفَهُ فَقُلْتُ: جَزَاءُ اللَّهِ فَيَسْتَقِلَّ عَفَاؤُهُ؟ فَإِنَّمَا تَغْزُونَ لَهُمْ حُرُوعَ مَوَاسِيهِمْ أَطْعَمْتَهُمْ، فَلَا يَحْتَطِبُنِ أَحَدُ مَا شِئِيَ إِسْرَى، بِغَيْرِ إِذْنِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ مَرُّ عَلَى مَا شِئِيَ رَجُلٍ أَنْ يَحْتَطِبَ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ إِسْرٍ أَفْلَهِهَا، وَكَذَلِكَ إِنْ مَرَّ عَلَى حَائِطٍ لَهُ بِهِ نَخْلٌ أَوْ شَجَرٌ فِيهِ ثَمَرٌ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، وَلَا يَأْكُلُهُ إِلَّا بِإِذْنِ أَفْلِهِ، إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ، فَيَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَغْرُمُ ذَلِكَ لِأَخِيهِ، هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

بَابُ: نَزُولُ أَهْلِ الْبَيْتَةِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ

وَمَا يَكْفُرُهُ مِنْ ذَلِكَ

872۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ وَجَّهَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرْبَ لِلْمُضَارَى وَالْيَهُودِ

وَالْمَجُوسُ بِالْمَدِينَةِ إِفَامَةً تَلَابُ لِبَالٍ يَتَسَوَّفُونَ
وَيَقْضُونَ حَوَائِجَهُمْ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَتَنَهَّمُ بِقِيَمِهِمْ تَعَدُّ
ذَلِكَ.

قَالَ مُعْتَمِدٌ: إِنْ مَنَعَهُ وَالْمَدِينَةُ وَمَا حَوْلَهُمَا مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَقَدْ بَلَّغْنَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَا
يَتَنَهَّمُ دِيَّانَ بَيْنَ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَأُخْرِجَ عُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مُسْلِمًا مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ لِهَذَا الْخَبَرِ.

873- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَدِيٍّ،
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: بَلَّغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ: لَا يَتَنَهَّمُ دِيَّانَ بَيْنَ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.
873- حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آپ نے فرمایا ہے یہ روایت لی ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا جزیرو عرب میں اکٹھے دو دین ہرگز باقی نہیں
رہیں گے۔

قَالَ مُعْتَمِدٌ: لَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْعَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَأُخْرِجَ الْبَهْرَةُ وَالنَّضَارَى
مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَقِيْمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ
لِيَجْلِسَ فِيهِ وَمَا يُخْرَجُ مِنْ ذَلِكَ

874- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ: عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ:
لَا يَقِيْمُ أَحَدُهُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ لِيَجْلِسَ فِيهِ.

قَالَ مُعْتَمِدٌ: وَبِهَذَا نَأْمُرُ، لَا يَتَنَهَّمُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ
أَنْ يَضَعَ هَذَا بِأَخِيهِ وَيَقِيْمَهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسَ
فِيهِ.

874- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی کسی
دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اس لیے نہ اٹھائے کہ وہ خود
وہاں بیٹھے۔
874- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم یہی چاہتے
ہیں کہ آدمی کو اپنے بھائی کے ساتھ یہ سلوک نہیں کرنا چاہیے کہ
اس کو اس کی جگہ سے اٹھا لے پھر خود اس جگہ پر بیٹھ جائے۔

بَاب: الرُّؤْيَا

کچھ پڑھ کر پھونک مارنا

875- اُنْصِرْنَا مَالِكُ، اُنْصِرْنَا نَحْنُ مِنْ سَجْدِهِ،
اُنْصِرْنِيْ عَمْرُو: اَنْ اَنَا يَنْجُو دَخَلَ عَلَى غَالِشَةٍ
رَجَى اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهِيَ تَشْكِي، وَتَهْوِيْةٌ تَرْتَلِيْهَا،
فَقَالَ: اِزْلَمْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ.
875- حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
مجھے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جبکہ
آپ بیمار تھے اور ایک یہودی عورت کچھ پڑھ کر ان کو پھونک
مار رہی تھی آپ نے فرمایا کہ کتاب اللہ سے پڑھ کر دم کر۔

قَالَ مُعَمَّةٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالرُّؤْيَا بِمَا كَانَ
فِي الْقُرْآنِ، وَمَا كَانَ مِنْ دُخْرِ اللّٰهِ، فَلَمَّا مَا كَانَ لَا
يَعْرِفُ مِنَ الْكَلَامِ فَلَا يَتَبَيَّنُ اَنْ يُرْمَى بِهِ.
حضرت امام محمد نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں جو
قرآن پاک میں سے ہو اور جو اللہ کے ذکر میں سے ہو اس کو
پڑھ کر دم کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن جو کلام کھم سے بالا ہو
اس کو پڑھ کر پھونک مارنا جائز نہیں۔

876- اُنْصِرْنَا مَالِكُ، اُنْصِرْنَا نَحْنُ مِنْ سَجْدِهِ، اَنْ
سَلَمْنَا مِنْ بَسْطِ اُنْصِرْنَا، اَنْ حُرُوْةٌ مِنَ الرُّمَاحِ
اُنْصِرْنَا: اَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ بَيْتَ اُمِّ سَلَمَةَ
وَهِيَ الْتَبَّتْ صَبِيْ يَتِيْمِي، فَلَمْ تَحْزَرْ اَنْ يَدْخُلَ الْغَيْثُ، فَقَالَ
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَمْ تَسْتَوَلُوْنَ لَهُ مِنَ الْغَيْثِ؟
876- حضرت عمرو بن زہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف
لائے گھر میں ایک یتیم بچہ تھا جو دروازہ کھانکوں نے عرض کی اسے
نظر لگ گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم غم نہ کاہم
نہیں کرتے۔

قَالَ مُعَمَّةٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالرُّؤْيَا بِمَا كَانَ
كَانَتْ مِنْ دُخْرِ اللّٰهِ تَعَالَى.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ پڑھ کر دم کرنے
سے ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ یہ ذکر اللہ میں سے ہو۔

877- اُنْصِرْنَا مَالِكُ، اُنْصِرْنَا بِرَبِّهِ مِنْ غَضِيْفَةٍ: اَنْ
خَضِرٌ مِنَ غَنِيَّةِ اللّٰهِ مِنْ كُفْحِ السَّلْجِيِّ، اُنْصِرْنَا اَنْ نَأْخُذَ
بِنِجْمٍ مِنْ مَطْفَعِ اُنْصِرْنَا، عَنْ عُفْضَانِ بْنِ اُبَيٍّ
الْقَاصِسِ: لَمَّا اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ عُفْضَانُ:
وَبِئْسَ وَجَعَ خَشْيَ كَذَا يَهْلِكُنِيْ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ﷺ: اَسْبِغْهُ بِمِيْهِ نِكَاحٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ: اَعُوْذُ
بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَفُلْجِيَّةٍ مِنْ خَيْرِ مَا اُجِدُ، فَلَعَلْتُ ذَلِكَ،
فَأَلْغَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بَيْنَ فَلَمْ اُزِلْ تَعَدَّ اَمْرِيْهِ اُغْلِيْ
وَاُغْلِيْهِمْ.
877- حضرت ثاقب بن جابر بن مطعم سے روایت ہے کہ
حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے
پاس آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے درد تھا
قریب تھا کہ وہ میری ذمگی کا خاتمہ کر دیتا۔ راوی کا بیان ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ دودھ کی جگہ پر
سات مرتبہ پھیر دو اور دھوا احوذ بعزۃ اللہ وقد وہ من
شر ما اجد "میں اللہ پاک کی عزت اور قدرت کی پناہ
طلب کرتا ہوں جس سے برائی سے جو میں پاتا ہوں" میں نے
ایسا ہی کیا جو تکلیف مجھے لاحق تھی اللہ پاک نے دور فرمادی

اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے گھروالوں اور دوسرے لوگوں کو
اسی طرح پڑھنے کے بارے میں بتاتا ہوں۔

نیک قال لیتا اور

اچھا نام رکھنا

بَابُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الْقَالِ وَالْأَسْمِ
الْحَسَنِ

878۔ حضرت عقی بن سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم
ﷺ نے اپنے پاس موجود حاملہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا
اس اونٹنی کو کون دو ہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا آپ نے اس
سے کہا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا مرد۔ آپ ﷺ نے
فرمایا بیٹہ جاؤ پھر فرمایا اس اونٹنی کو کون دو ہے گا؟ ایک آدمی
کھڑا ہوا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے
کہا حرب۔ آپ نے فرمایا بیٹہ جاؤ پھر فرمایا اس اونٹنی کو کون
دو ہے گا؟ ایک اور آدمی کھڑا ہوا آپ ﷺ نے اس سے کہا
تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا عیش۔ آپ ﷺ نے فرمایا
دو دو دو (وہو) آپ کو بابرکت نام پسند تھے بے برکت نام پسند
نہیں تھے۔

878۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْقَوْمِ جُنْدٌ: مَنْ يَخْلِبُ هَذِهِ
الْشَاةَ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: مَا إِسْمُكَ؟ فَقَالَ لَهُ
مُرَّةٌ، قَالَ: يَجْلِبُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَخْلِبُ هَذِهِ الشَاةَ؟
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: مَا إِسْمُكَ؟ قَالَ: حَرْبٌ، قَالَ:
يَجْلِبُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَخْلِبُ هَذِهِ الشَاةَ؟ فَقَامَ آخَرُ
فَقَالَ: مَا إِسْمُكَ؟ قَالَ يَعْيشُ، قَالَ: يَجْلِبُ.

کھڑے ہو کر پینا

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

879۔ حضرت ابی شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شخص کے کھڑا ہو کر
پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

879۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عَائِشَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَعْدٌ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَا لَا
يَرْتَدَّانِ بِشُرْبِ الْإِنْسَانِ وَهُوَ قَائِمٌ تَائِسًا.

880۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک راوی نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب،
حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہم کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

880۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ وَعثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ قَائِمًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَرَى بِالشُّرْبِ قَائِمًا

هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَاصِمَةِ مِنْ لَفْظِهِمَا.

اسی پر عمل کرتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

نوٹ: احادیث مجھ سے ثابت ہے کہ بیٹھ کر پینا سنت ہے بحالت مجبوری کھڑے ہو کر پینے میں رخصت ہے۔ واللہ اعلم۔

چاندی کے برتن میں پینا

881۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آبی چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں خف خف کر کے جہنم کی آگ ڈالتا ہے (سونے کے برتن کا بھی یہی حکم ہے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ چاندی اور سونے کے برتن میں پینا نا پسندیدہ ہے اور چاندی سے قلعی کیے ہوئے برتن میں کوئی حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

دائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا

882۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے بلا شہر شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا جائز نہیں ہوتا اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے پینا درست ہوتا ہے بجز اس کے کوئی بیماری ہو۔

بَابُ: الشَّرْبُ فِي آيَةِ الْفَيْضَةِ

881۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنْ الْيَدَيْنِ تَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفَيْضَةِ إِنَّمَا يُخْرِجُ فِي يَدَيْهِمَا نَارَ جَهَنَّمَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، بِحُكْمِ الشَّرْبِ فِي آيَةِ الْفَيْضَةِ وَالْغُصْبِ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فِي الْإِنَاءِ الْمُقْطَعِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَيْفَةَ وَالْعَاصِمَةِ مِنْ لَفْظِهِمَا.

بَابُ: الشَّرْبُ وَالْأَكْلُ بِالْيَمِينِ

882۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي نَجْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلْتَ أَوْ شَرَبْتَ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَ بِشِمَالِهِ إِلَّا مِنْ جِلْدٍ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْرَبُ ثُمَّ يَنَاقِلُ

مَنْ عَنْ يَمِينِهِ

مشروب پی کر دائیں طرف

والے کو دینا

883۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ لایا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا آپ کی دائیں جانب ایک اعرابی تھا اور آپ کی بائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے آپ نے خود نوش فرمایا پھر اعرابی کو دیا پھر ارشاد فرمایا پہلے دایاں کی پھر دواہنی دائیں طرف والے کو دے۔

883۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِلَبَنٍ قَدْ شَبَّ بِحَمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ شِمَاوَةَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، ثُمَّ قَالَ: الْيَمَنُ لِلْأَمْنِ لَا لِلْأَمْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

884۔ حضرت سہیل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا آپ نے اس میں سے نوش فرمایا آپ کے داہنے ہاتھ ایک بچہ تھا اور بائیں طرف بزرگ (بوی مردالے) بیٹھے تھے آپ نے بچے سے فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان لوگوں کو دے دوں اس نے عرض کی بخدا نہیں اپنے حصے میں آنے والا آپ کا تحریک کسی کو نہ دوں گا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ میں برتن حمادیا۔

884۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو خَارِمْ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ شِمَاوَةَ أَشْبَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: أَتَأْذُنُ لِي مِنْ أَنْ أُعْطِيَهُ هَذَا؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْذِرُ بِتَصْبِيئِكَ مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَطَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَمِينِهِ.

بَابُ: فَضْلُ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

دعوت قبول کرنے کی فضیلت

885۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو میری دعوت دی جائے اسے اس میں جانا چاہیے۔

885۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَيَّ وَلِئِمَّةٌ فَلْيَأْتِهَا.

886۔ حضرت ابرق سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عہدِ میری کہ وہ دعوت بدرتین ہے جس کیلئے امراء کو دعوت دی جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا

886۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَّفَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يَسَّ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِئِمَةِ يُدْعَى لَهَا

الْأَحْيَاءُ وَتَرْكُ الْمَسْكِينِ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ اللُّغْزَةَ لَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

جائے جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

887- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ يَقُولُ: إِنَّ عِصْيَانًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَقَمٍ ضَعْفَ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَعَنْتُ نَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الْعَقَمِ، لَقَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرًا مِنْ خَيْرٍ وَغَرَفًا فِيهِ ذُبَابٌ، قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ الْمَاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَضِيَّةِ، فَلَمْ أَرَأِ أَحَبَّ الْمَاءِ مِنْهُ يَوْعِيدُ.

887- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ کو ایک کھانے پر بلایا جواس نے پہنچا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس کھانے کی دعوت پر گیا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو تھا لاکر رکھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے کے اطراف سے کدو حاش کر رہے تھے اس دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

888- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأَمِّ سَلَمَةَ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَبِيبًا أَغْرَفَ فِيهِ الْخُبُوعُ فَهَلْ جَنَدَكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ الْفَرَسَ مِنْ خَيْرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ عِمَارًا لَهَا ثُمَّ لَبَّتِ الْخَيْرَ بِخَيْرٍ، ثُمَّ تَشَفَّعَتْ بِذِي وَرَقَتَيْنِ بِخَيْرٍ، ثُمَّ أُرْسِلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَعَنْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَكُنْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ بَطَلَمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِمَنْ نَعَمْ؟ فَرَمَوْا، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

888- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی دینی آواز سنی ہے اس میں مجھے بموک کا پھ پھ ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں جی ہاں! انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور روٹیاں اس کے ایک طرف پیس دیں اور میری پیٹل میں دبا دیں۔ نیز اونٹنی کا کچھ صبر بھی ڈال دیا پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا میں یہ (روٹیاں) آپ کی خدمت میں لے گیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو سہمہ میں تحریف فرمایا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ کیا تمہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں راہی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا کھانا کھانے کیلئے؟ میں نے عرض کی جی ہاں تو نبی کریم ﷺ نے اپنے

فَالْمُحْتَمِلُ: وَبِهَذَا تَأْخُذُ، يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يُجِيبَ
الدُّعْوَةَ الْعَاصِيَةَ، وَلَا يَتَخَلَّفَ عَنْهَا إِلَّا لِعِلَّةٍ، فَأَمَّا
الدُّعْوَةُ الْغَاصِيَةُ فَإِنْ شَاءَ أَجَابَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُجِيبْ.
حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل
کرتے ہیں کہ آدمی کو چاہیے کہ عام دعوت ہو تو قبول کر لے
اور بغیر عذر کے اس سے انکار نہ کرے لیکن خاص دعوت اگر
چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔

889۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: كُفَّاهُ الْإِثْمَيْنِ كِتَابُ الْفَلَاحَةِ وَكُفَّاهُ الْفَلَاحَةِ
كِتَابُ الْإِلَازِقَةِ.
889۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں
کیلئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے
کافی ہوتا ہے۔

بَابُ: فَضْلِ الْمَدِينَةِ

890۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَخْرَاجَ بَنِي تَمِيمٍ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ أَضَافَهُ وَهَكَذَا بِالْمَدِينَةِ،
فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَفَلَيْسَ يَتَخَفَى،
فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَفَلَيْسَ يَتَخَفَى، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ: أَفَلَيْسَ يَتَخَفَى، فَأَبَى، فَمَنْعَ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكَبِيرِ، تَتَّقِي خَبَرَهَا
وَتَتَضَعُ جَنَّتَهَا.
890۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک اعرابی نے اسلام پر نبی کریم ﷺ سے بیعت کی
پھر اسے مدینہ شریف میں نکال دیا گیا تو وہ نبی کریم ﷺ کے
پاس آیا اور کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار کر دیا
پھر وہ آیا اور کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار
کر دیا پھر وہ آیا اور کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے
انکار کر دیا اعرابی چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ
طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو بحث کو (سوئے وغیرہ کی سیل کیل)
ختم کر دیتی ہے اور صدمہ دہا باقی رکھ لیتی ہے۔

بَابُ: الْبَيْتَاءِ الْكَلْبِ

891۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ حُضَيْفَةَ، أَنَّ
السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ شُعْبَانَ بْنَ أَبِي
رُغَيْبٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَوْءٍ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُحَدِّثُ آثَامًا مَغْفً، وَهُوَ عِنْدَ
بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: مَنْ الْفَتَى غَلِيًّا لَا يُغْنِي بِهِ زُرْعًا وَلَا ضَرْعًا
891۔ حضرت یزید بن حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت
سائب بن یزید نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت سفیان
بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ قبیلہ حوہ کے ایک فرد
اور نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں آپ مسجد کے دروازے
کے پاس حدیث بیان کر رہے تھے اور میں سن رہا تھا آپ
نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے

جس نے کرا رکھا اور اس سے کھیت یا مویشیوں کی حفاظت
مقصود تھی اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا
ہے حضرت سائب کا بیان ہے کہ میں نے کہا (اے سفیان
رضی اللہ عنہ) آپ نے خود یہ نبی کریم ﷺ سے سنا ہے
آپ نے فرمایا جی ہاں کعبہ کے رب کی قسم اور اس مسجد کے
رب کی قسم۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے بغیر کسی ناکامی کے
کرا پانا ضرور ہے البتہ کھیتی مویشیوں کی گمرانی کیلئے یا فلاح اور
(گمرکی) حفاظت کیلئے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

892۔ حضرت ابیہ ایم خمسی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے آبادی سے دور گروہ والوں کو کتے کے بارے میں اہلالت
دی ہے کہ وہ کتا کچھتے ہیں۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ (رضعت)
حفاظت کیلئے ہے۔

893۔ حضرت مہد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت
مہد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے گدے کی حفاظت
کرنے والے کتے اور فلاحی کتے کے علاوہ کوئی اور کتا پالا تو
اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

جھوٹ، بدگمانی، عیب جوئی

اور چغل خوری

894۔ حضرت عطاء بن یربوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں
اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ جھوٹ میں کوئی بھلائی نہیں اس نے کہا یا رسول
اللہ ﷺ کیا میں اس کے ساتھ وعدہ کر سکتا ہوں؟ اور صرف

نَقِصَ مِنْ غَنِيهِ كُلُّ يَوْمٍ يَتِرَاطًا، قَالَ: قُلْتُ: أَتَيْتَ
سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِيَّيْ وَزَبِ
الْكُفْرَةِ وَزَبِ هَذَا الْمَسْجِدِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَكْفُرَةُ الْبَيْتِ الْكَلْبِ بِغَيْرِ غَنِيَةٍ، قَالُوا
كَلْبُ الزُّرْعِ أَوْ الضَّرْعِ أَوْ الضُّبْدِ أَوْ الْخَرَسِ قَالُوا
نَاسٌ بِهِ.

892۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُمَافَةَ،
عَنْ ابْنِ زَاهِيَةَ النَّخَعِيِّ قَالَ: رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَأَخِي الْمَتِّبِ الْقَاصِي فِي الْكَلْبِ يَتَجَلَّوْنَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: فَهَذَا بِالْخَرَسِ.

893۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَرَ قَالَ: مَنْ أَلْقَى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ
مَاجِنَةٍ أَوْ ضَابِعًا نَقِصَ مِنْ غَنِيهِ كُلُّ يَوْمٍ يَتِرَاطًا.

بَابُ: مَا يَكْفُرُ مِنَ الْكُذْبِ وَشَوِّهِ الظَّنِّ

وَالنَّجَسِ وَالنَّجِيمَةِ

894۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ضَلَوَانُ بْنُ سَلَمٍ،
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ زَجَلٌ
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلِبْتُ إِفْرَائِي؟ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: لَا غَيْرَ فِي الْكَلْبِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ:
أَجْعَلُهُ وَالْزَّلَّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا جُنَاحَ

عَلَيْكَ.

روائی کہتا رہوں (کلاس کام کروں گا یا نہیں کروں گا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم پر کوئی گناہ نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں جیسا جھوٹ ہوئے اور دوسری حرام کے طور پر جھوٹ ہوئے میں کوئی بھلائی نہیں اگر کسی صورت میں جھوٹ کی صحابہؓ ہے تو وہ صرف ایک صورت ہے کہ ہمارا ارادہ اپنی ذات سے یا اپنے بھائی سے ظلم دور کرنے کا ہو تو اس صورت میں ہم اسید کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

895۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔ عیب جوئی نہ کرو ایک دوسرے پر فخر نہ کرو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ کرو ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

896۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے بدترین (بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک) دو ظلم ہے جو بعض افراد کو کچھ کہتا ہے اور بعض کو کچھ۔

ماگتے اور صدقہ سے بچنے کی کوشش کرنا

897۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ اطراف نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا انہوں نے پھر انکا آپ نے انہیں عطا فرمایا انہوں نے پھر طلب کیا تو آپ نے انہیں عطا فرمایا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ بھی قاضی ہو گیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں نے تم سے بچا کر ذخیرہ نہیں کیا جو شخص مانگتے سے بچتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچالیتا ہے جو

قَالَ مُخْتَصِدٌ وَبِهَذَا نَأْتِيهِ لَا خَيْرَ فِي الْكَلْبِ فِي جِدٍّ وَلَا خَيْرٍ، فَإِنْ وَسَّعَ الْكَلْبُ فِي خَيْرٍ فَبَيْنَ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ أَنْ تَزْلَعَ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ أُخْرَى مُطْلَقَةً، فَبِهَذَا نَزْجُو أَنْ لَا يَنْجُونَ بِهِ نَفْسٌ.

895۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْعَيْنَ، فَإِنَّ الْعَيْنَ أَكْثَرُ الْخَبِيثَاتِ، وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَقَاتِلُوا وَلَا تَحْمِلُوا وَلَا تَبْغُضُوا وَلَا تَدَابُرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ ابْتِغَاءً.

896۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ خَيْرِ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَتَّقِي هَوْلَهُ يَوْجِبُهُ وَهَوْلَهُ يَوْجِبُهُ.

بَابُ: الْإِسْتِغْفَارِ مِنَ الْمَسْأَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

897۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى انْقَضَتْ مَآجِدُهُ، فَقَالَ: مَا يَنْجُو عَبْدِي مِنْ خَيْرٍ لَقَدْ أَذْجَرَهُ عَنْكُمْ مَنْ يَسْتَعِثُّ بِنَفْسِهِ، وَمَنْ يَسْتَعِثُّ بِنَفْسِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَضَرَّرْ بِضَيْرَةِ اللَّهِ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ

خَيْرَ وَاتَّسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

فرنا کا طلبگار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو فنی بنا دیتا ہے جو میر کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میر عطا فرماتا ہے جو کچھ کسی کو نصیب عطا کی گئی ہیں وہ میر سے زیادہ بہتر اور وسیع نہیں۔

898۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نبی عبداللہ مہمل کے ایک شخص کو صدقہ کا مال بتایا جب وہ واپس آیا تو اس نے آپ سے صدقہ کے کچھ اونٹ مانگے روای کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کی ناراضگی آپ کے رخ انور سے جھلکنے لگی آپ کے چہرہ مبارک میں غصہ کی پچکان یہ ہوتی تھی کہ آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں پھر آپ نے فرمایا اس آدمی نے مجھ سے ایسی چیز مانگی ہے جو نہ میرے لیے جائز ہے اور نہ اس کیلئے اگر میں اس کو نہ دوں تو نہ دیتا مجھے نا پسند ہے اور اگر اسے دیتا ہوں تو ایسی چیز دیتا ہوں جو نہ میرے لیے درست ہے اور نہ ہی اس کیلئے۔ اس شخص نے عرض کی کہ میں آپ سے کبھی بھی اس میں سے (صدقہ سے) کچھ نہ مانگوں گا۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صدقہ میں سے کسی غنی کو دینا جائز نہیں ہماری رائے میں نبی کریم ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اگر وہ فقیر ہوتا تو آپ ضرور اسے کچھ عطا فرماتے۔

تحریر کی ابتدا کرنا

899۔ حضرت عبداللہ بن ویدار سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے امیر المؤمنین عبدالملک کی بیعت کے سلسلہ میں ان کو اس طرح خط تحریر کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کے نام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے۔

898۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ زَيْدًا بَيْنَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَلَى الصُّلَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ سَأَلَهُ أَبِيعَرَةَ مِنَ الصُّلَّةِ، قَالَ: لَقَدْ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى عَرَفْتُ الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ، وَكَانَ مِثْلَ يَغْرَفُ بِهِ الْقَضْبُ فِي وَجْهِهِ أَنْ يُخَمَّرَ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: الرَّجُلُ يُسَالِكُنِي مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ، فَإِنْ نَفَعَهُ عَمُوهُ الْمَنَعُ، وَإِنْ أُعْطِيَهُ أُعْطِيَهُ مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا أَبَدًا.

فَالَمْ تُحَمِّدْ: لَا يُبْنِي أَنْ يُعْطَى مِنَ الصُّلَّةِ غَنِيًّا، وَأَمَّا نَرَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَلِكَ: لِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ غَنِيًّا وَلَوْ كَانَ لَفَقِيرًا لَا عَطَاءَ مِنْهَا.

بَابُ: الرَّجُلُ يَكْتُبُ إِلَى الرَّجُلِ يَتَدَا بِهِ

899۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتَابَعُهُ فَقَتَبَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ، لِقَدِمَ اللَّهُ عَبْدُ الْمَلِكِ، أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، سَلَامٌ عَلَيْكَ.

فَاتَىٰ أَعْمَدُ بِكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْلَمُ
لَكَ بِالشَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَىٰ شَيْءٍ اللَّهُ، وَشَيْءٍ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِيمَا اسْتَطَعْتَ.

نہیں میں حسب استطاعت اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ
کی سنت کے مطابق آپ کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا
اقرار کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا تَأْسَ إِذَا تَخَبَّ الرُّجُلُ إِلَىٰ صَاحِبِهِ
أَنْ يَتَلَدَّ بِصَاحِبِهِ قَبْلَ تَلْبِيسِهِ.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی

اپنے ساتھی کو خط لکھے تو ہناؤ کرکے اسے قتل اپنے ساتھی کا

ذکر کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

900۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ خَالِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ تَخَبَّ

إِلَىٰ مُعَاوِيَةَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِقَبْدِ اللَّهِ

مُعَاوِيَةَ أَبِيهِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللہ کے بندے

امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام زید بن ثابت رضی

اللہ عنہ کی طرف سے۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے آدمی اپنے خط

میں اپنے ساتھی کا نام اپنے نام سے قتل لکھے تو اس میں کوئی

حرج نہیں۔

901۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْذِنُ عَلَىٰ أُمِّي؟ قَالَ:

نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي التَّيْبِ، قَالَ:

اسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، قَالَ: إِنِّي أُعِيدُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: أَتَجِبُ أَنْ تَرَاهَا غُرْبَانَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ:

لَسْتَ أَدِينُ عَلَيْهَا.

فَاتَىٰ أَعْمَدُ بِكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْلَمُ

بَابُ: الْإِسْتِئْذَانُ

901۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ،

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْذِنُ عَلَىٰ أُمِّي؟ قَالَ:

نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي التَّيْبِ، قَالَ:

اسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، قَالَ: إِنِّي أُعِيدُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: أَتَجِبُ أَنْ تَرَاهَا غُرْبَانَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ:

لَسْتَ أَدِينُ عَلَيْهَا.

فَاتَىٰ أَعْمَدُ بِكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْلَمُ

لَكَ بِالشَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَىٰ شَيْءٍ اللَّهُ، وَشَيْءٍ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ فِيمَا اسْتَطَعْتَ.

گھر میں داخلہ کیلئے اجازت طلب کرنا

901۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی

کریم ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا اور کہا یا رسول

اللہ ﷺ کیا میں اپنی والدہ کے پاس گھر میں جانے کیلئے بھی

اجازت طلب کروں آپ نے ارشاد فرمایا جی ہاں اس آدمی

نے عرض کی میں گھر میں ان کے ساتھ رہتا ہوں آپ نے

ارشاد فرمایا تم ان سے اجازت طلب کیا کرو اس نے عرض کی

میں ان کی خدمت کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ تم پسند کرتے ہو کہ تم انہیں بچہ دیکھو اس نے عرض کی

نہیں آپ نے فرمایا پھر ان سے اجازت لے لیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، الْإِسْبَاطُ حَسَنٌ، وَنَبِيْهُ أَنْ يُسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ عَلَى كَلْبٍ مِنْ تَحْرُمٍ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى غُورِيهِ وَتَحْرُمًا.

جس کی شرکاء وغیرہ کو دیکھنا اس پر حرام ہے۔

تصاویر اور گھنٹی کا مکروہ ہونا

بَابُ: التَّصَاوِيرُ وَالْجُرُومُ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

902۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا دل میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے ساتھ نہیں رہے۔

902۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَالِقٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْبُغْيُ الَّذِي فِيهَا جُرُومٌ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ ہم جگہ کے حلق روایت کیا گیا ہے کیونکہ اس سے دشمن خیردار ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَمَّا رَوَى ذَلِكَ فِي الْخَرْبِ لِأَنَّهُ يُنْظَرُ بِهِ الْعُلُو.

903۔ حضرت عبداللہ بن حبیب بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس گئے ان کے پاس حضرت کل بن حنیف کو موجود پایا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے خدام میں سے) ایک آدمی کو بلا کر کہہ ان کے پیچھے سے کدال لے حضرت کل بن حنیف نے کہا کہ کدو کیوں ڈالتے ہو آپ نے کہا کہ اس میں تصاویر ہیں اور نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ آپ خوب جانتے ہیں۔ حضرت کل نے کہا کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ جب یہ کپڑے میں محض ہوں آپ نے فرمایا میں ہوں! لیکن میرے دل کی خوشی اس میں ہے۔

903۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَفْوِذُهُ، فَوَجَدَ جَنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ، فَذَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَتْرُكُ نَمَطًا نَحْنَهُ، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ: لِمَ تَدْرَعُهُ؟ قَالَ: لِأَنِّي فِيهِ تَصَاوِيرٌ، وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا قَدْ عَلِمْتُ، قَالَ سَهْلُ: أَوَلَمْ يَكُنْ يَأْتِي مَا كَانَ وَلَقَدْ لِي قَوْبٌ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُ أَكْبَبَ بِنَفْسِي.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں جو تصویریں بچھائے جانے والے بچھوئے اور بچھائی جانے والی چادر پر ہوں یا کچھ پر ہوں تو ان میں کوئی

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، مَا كَانَ فِيهِ مِنْ تَصَاوِيرٍ مِنْ تَسَاطُفٍ يَسْتَكْ أَوْ فِرَاشٍ يَفْرَشُ أَوْ وَسَادَةٍ فَلَا تَأْسُ بِمَالِكَ، إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ فِي الشَّعْرِ، وَمَا

بَنْصَبُ نَضْبًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ
لَقَّهَا بِأَنَّا. مضاف کتب میں یہ (تصویری) پردوں پر ہوں یا جن کپڑوں کو
لٹکایا جاتا ہے ان پر ہوں تو چاندیہ محل ہے۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

چوسر کھیلنا

904۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَنْدَبٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَنْ لَعَبَ بِالْأَرْزَدِ فَقَدْ غَضَى اللَّهَ
وَرَسُولَهُ.

904۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے چوسر کھیلنا
نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

قَالَ مُخَمَّدٌ: لَا عَيْزَ بِاللَّعِبِ كُفْلُهَا مِنَ الْأَرْزَدِ
وَالْبَيْضِ نَجٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چوسر اور طرنگ
وغیرہ نام کھیلوں میں کوئی مہلائی نہیں۔

کھیل کا دیکھنا

905۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو النُّضْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ
مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ صَوْتَ أَنَسٍ
يَلْعَنُونَ مِنَ الْخَنَسِ وَغَيْرِهِمْ يَوْمَ عَشْوَرَاءَ، قَالَتْ:
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَعْبِتِينَ أَنْ تَرَى لَعْنَهُمْ؟
قَالَتْ: لَلَّكَ، نَعَمْ، قَالَتْ: فَلَا زِلَّ إِلَّا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَصَاوَرُوا، وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ النَّاسِ
فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْبَابِ، وَمَا يَدُهُ، وَوَضَعَتْ ذُلْفَى
عَلَى نَبِيهِ، فَجَعَلُوا يَلْعَنُونَ وَأَنَا أَتَأْتُرُ، قَالَتْ: فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَشَبُكَ، قَالَتْ:
وَأَشْكُكَ مَرْكَبَ أَوْ قَلْعًا، ثُمَّ قَالَ لِي: خَشَبُكَ،
لَلَّكَ، نَعَمْ، فَأَخَذَ إِلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفُوا.

905۔ حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ
فرماتی ہیں میں نے عاشورہ کے دن جس وغیرہ کے لوگوں کے
کھیلنے کی آواز سنی آپ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا کیا تم ان کا کھیل دیکھنا پسند کرتی ہو؟ فرماتی ہیں میں نے
عرض کی جی ہاں فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں
پیٹا مچھا جاتو وہ (گھر کے قریب) آگئے نبی کریم ﷺ لوگوں
کے آگے کھڑے ہو گئے آپ نے اپنی ہتھیلی اور داڑھ پر رکھی اور
اپنا ہاتھ لہا کر لیا میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے ہاتھ مبارک پر
رکھی وہ کھیلنے لگے اور میں دیکھتی رہی فرماتی ہیں کہ نبی
کریم ﷺ نے فرماتے گئے کیا تمہارے لیے اعتد (کھیل دیکھنا)
کافی ہے؟ فرماتی ہیں دو یا تین دھبے پھینچنے پر میں خاموش رہی
آپ نے پھر ارشاد فرمایا کیا تجھے کافی ہے؟ میں نے عرض کی
جی ہاں اتنا آپ نے انہیں اشارہ کیا اور وہ چلے گئے۔

بَابُ: الْمَرْأَةُ تَصِلُ خُفْرَهَا

بِشَعْرِ غَيْرِهَا

عورت کا اپنا بالوں کے ساتھ کسی دوسرے

کے بال جوڑنا

906۔ حضرت محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا آپ صبر پر موجود تھے اور فرما رہے تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ (اتنا کہہ کر) انہوں نے بالوں کا ایک گچھا پکڑا جو چوکیدار کے ہاتھ میں تھا (پھر کہا) میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ کئی اسرائیل ہلاک ہو گئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ عورت کیلئے مکروہ ہے کہ وہ بالوں کو اپنے بالوں سے جوڑے یا بالوں کا جوڑا اپنے سر میں جوڑا لے لے جس میں حرج نہیں اگر وہ لون ہو لیکن لوگوں کے بالوں کا جوڑنا جائز ہے (کیونکہ جوڑا آدمی کا استعمال از روئے کرامت کے حرام ہے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

شفاعت کا بیان

907۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے انشاء اللہ میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کی دعا محفوظ رکھوں۔

مرد کے لیے خوشبو لگانا

908۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہوئی خشک کستوری کی خوشبو لگایا

906۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ وَغَزَا عَلَى الْيَمَنِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْيَمِينِةِ إِنِّي عَلِمْتُكُمْ وَتَنَازَلْتُ لِقَاءَ مِنْ خُفْرٍ، عَمَّا لَمْ يَنْدِ خَرِيصِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ وَثِلٍ هَذَا، وَيَقُولُ: إِنَّمَا خَلَقْتَ نَسْرَ إِسْرَافِيلَ جَنِّ اتَّخَذَ عَلَيْهِ نَسْرًا وَهَمَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهَذَا نَأْخُذُ، بِحُكْمِهِ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصِلَ خُفْرًا إِلَى خُفْرِهَا ثُمَّ تَجْعَلَ قُصَّةَ خُفْرٍ، وَلَا تَأْسَ بِالْوُضَلِ فِي الرَّأْسِ إِذَا كَانَ ضَوْفًا فَأَمَّا الشَّعْرُ مِنْ شُحُورِ النَّاسِ فَلَا يَنْبَغِي، وَغَزَا لَوْلَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ لَفْظِنَا وَجَعَلَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

بَابُ: الشَّفَاعَةُ

907۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، خَلَقْنَا ابْنُ خُزَيْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَلَا يُرَدُّ إِنْ خَاءَ اللَّهُ أَنْ أُخْبِئِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

بَابُ: الْأَطْيَبُ لِلرَّجُلِ

908۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَمَّا نَصَّبَ بِالْيَمَنِ الشَّعْبَ

کرتے تھے۔

الْبَاسِ۔

فَإِنْ مُعْتَذِرًا: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ بِالْمُسْكِبِ لِلْحَقِّ
وَالْمُعْتَبَرِ أَنْ يُنْقَضَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ وَالْعَامِ
رَجَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے
ہیں کہ زندہ اور مردہ کو کستوری کی خوشبو لگانے میں کوئی حرج
نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کرام کا
یکم قول ہے۔

دعا کا بیان

بَابُ: الدُّعَاءِ

909۔ أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي عُلَيْجَةَ، عَنْ أَبِي نَاسٍ بَنِي مَالِكٍ، قَالَ: دَعَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ
مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ غَدَاةً، يَدْعُوْنَ عَلَى رِجْلِ وَذُنُوحَانِ
وَعَصِيَّةٍ، غَضِبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ أَتَسْ: قَرَأَ فِي
الْبَيْتِ لِيُجْلُوا بِبَيْتِ مَعُونَةَ قُرْآنَ قُرْآنِهِ حَتَّى نُسَبِّحَ:
يَلْعَنُوا قُرْآنًا مَا لَدُنَّا لَبَيْنَا رَبَّنَا وَرَجَبِي اللَّهُ غَا وَرَجَبُنَا
عَفَا۔
909۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے حق میں
تیس دن تک بددعا فرمائی جنہوں نے اصحابِ بے مروت کو قتل
کیا تھا آپ نے قبیلہ رمل، ذکوان اور غصنیہ کے حق میں
بددعا فرمائی تھی انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
ﷺ کی نافرمانی کی تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا ہے کہ جو لوگ بے مروت نہ تھے وہ مجھے تھے ان کے حق میں
آیت نازل ہوئی ہم نے اس کو پڑھا پھر وہ منسوخ ہو گئی
ہماری قوم کو پیغام پہنچا ہم اپنے رب سے ملے ہم اس سے
راضی ہو گئے وہ ہم سے راضی ہو گیا۔

سلام کا جواب دینا

بَابُ: رَدُّ السَّلَامِ

910۔ أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ،
قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَمْرٍو، فَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ:
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَيَقُولُ بِمَثَلِ مَا يَقُولُ لَكَ۔
910۔ حضرت ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ میں حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جب آپ کو سلام دیا جاتا اور
(سلام دینے والا) السلام علیکم کہتا تھا تو آپ بھی اسی
طرح کہتے تھے جیسے آپ کو کہا جاتا تھا۔

فَإِنْ مُعْتَذِرًا: هَذَا لَا نَأْسُ بِهِ، وَإِنْ زَادَ الرَّحْمَةُ
وَالْبَرَكَةُ فَهُوَ الْفَضْلُ۔
حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی
حرج نہیں اگر رحمت اور برکت کا (لفظ) زیادہ کرے تو یہ
افضل ہے۔

911۔ أُخْبِرْنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
911۔ حضرت ظہیر بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ

نَبِيٍّ أَمِيٍّ طَلَحَهُ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ أُثَيْمٍ بَنِي خُفَيْبٍ أَخْبَرَهُ: حضرت عبداللہ بن مرضی اللہ تعالیٰ ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور وہ ان کے ساتھ بازار جاتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب ہم بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن مرضی اللہ تعالیٰ روی کا سامان فروخت کرنے والے عام تاجر مسکین اور کسی بھی آدمی کے پاس گزرتے آپ ان کو سلام کہتے۔ حضرت طفیل بن ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں ایک دن حضرت ابن مرضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آیا آپ نے مجھے بازار میں ساتھ چلنے کو کہا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی آپ بازار میں کیا کرتے ہیں آپ کا کپڑا کیسے طہرے نہیں آپ سامان کے بارے میں دریافت نہیں کرتے نہ بھاد کرتے ہیں نہ بازار میں کسی جگہ بیٹھتے ہیں اس جگہ ہمارے ساتھ تشریف رکھے ہم مل کر باتیں کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن مرضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابوبکر بن (اے بڑے بیٹے والے) اور حضرت طفیل کا بیٹا بڑا قادم صرف سلام کرنے کی غرض سے جاتے ہیں ہم اسے سلام کرتے ہیں جسے ہم چاہتے ہیں۔

912- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَايَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ التَّهَوُّدُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَخْلَعُوا لَنَا بَقُولَ: أَلَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: عَلَيْنَا. حضرت عبداللہ بن جبابہ نے فرمایا یہودیوں میں سے جب ہمیں کوئی سلام کرتا ہے وہ السلام علیکم (تم پر بلاکت ہو) کہتا ہے تم وہ علیکم کہہ دو یا کرو۔

913- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَهَبُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا جَدَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَمَانِيٌّ فَقَالَ: أَلَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذَلِكَ أَيْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِنْ هَذَا؟ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ قَدْ حضرت محمد بن عمرو بن عطاء، وہاب بن عثمان، عن محمد بن عمرو بن عطاء، قال: كنت جالساً جده عبد الله بن عباس، فدخل عليه رجل يمني فقال: ألسلم عليكم ورحمة الله وبركاته، ثم زاد شيئاً مع ذلك أيضاً قال ابن عباس رضي الله عنهما: من هذا؟ وهو يومئذ قد

ذَعَبَ بَصْرُهُ قَالُوا: هَذَا الْبَحَالِيُّ الَّذِي يَفْشَاكَ، فَمَرُّوهُ بِإِثَاهِ حَتَّى عَرَفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ السَّلَامَ ائْتَهَى إِلَى التَّرَكَّةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سلام برکت (لفظ) پر ختم ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلْيُكْفَفْ، فَإِنْ اِتَّبَعَ الشَّيْءُ الْفَضْلُ.

کہے تو رک جائے۔ اجازت صحت افضل ہے۔

بَابُ: الدُّعَاءُ

دعا

نوٹ: بعض نسخوں کے مطابق باب الاشارة فی الدعاء (دعائیں اشارہ کرتا ہے)

914- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَآلًا أَذْغَوْا فُاجِئَهُ بِأَضْمَتِ أَضْمَةٍ مِنْ كُلِّ نِدْبَةٍ هَاتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ، يَنْهَى أَنْ يُسَوَّرَ بِأَضْمَةٍ وَاجِدَةٍ، وَهُوَ لَوْلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

915- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الشَّيْبِ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُزْفَعُ بِلُغَاءٍ وَلَدَبٍ مِنْ تَقْدِيمِ، وَقَالَ بَيْنَهُ فَرَفَعَهَا إِلَى الشَّعَابِ.

بَابُ: الرَّجُلُ يَهْجُرُ أَخَاهُ

916- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَفَّابٍ، عَنْ عطاءِ بْنِ يَرْبُودٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلْ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ

916- حضرت عطاء بن یزید نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے

أَعَادَ لَوْ قَلْبَ لَهَابٍ، يَلْتَقِيَانِ، فَيُفْرَضُ هَذَا
وَيُفْرَضُ هَذَا، وَغَيْرُهُمُ الَّذِي يَتَذَرُ بِالسَّلَامِ.

مسلمان بھائی سے تمہیں ان سے زیادہ ترکِ قتل کرے وہ
راست میں نہیں تو وہ اس سے منہ پھیرے اور وہ ان میں سے
بہترین شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي الْهَجْرَةُ بَيْنَ
الْمُسْلِمِينَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اس پر عمل کرتے
ہیں کہ دو مسلمانوں کے درمیان ترکِ قتل جائز نہیں۔

بَابُ: الْأَخْصُونَةُ فِي الْبَيْنِ وَالرَّجُلِ
يُشْهِدُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْكَفْرِ

دین میں جھگڑا کرنا اور ایک آدمی کا دوسرے آدمی
کے بارے میں کفر کی گواہی دینا

917- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ
عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: مَنْ جَعَلَ دِينَهُ فَرْحًا
لِلْخُصُوفَاتِ أَكْفَرَ النَّفْلِ.

917- حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر
بن عبدالعزیز نے ارشاد فرمایا جو اپنے دین کو خسروں
(جھڑوں) کا نشانہ بنالیتا ہے اکفرہ ایک دین سے دوسرے
دین میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي الْخُصُوفَاتُ فِي
الْبَيْنِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دین میں جھگڑا
کرنا درست نہیں۔

918- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَثَّابٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْفَرُ
إِفْرَءٍ قَالَ لَا يَجِبُ: كَاكْفَرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَخْلَقْنَا.

918- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو
کافر کہا تو ان میں سے ایک کافر ہو گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَنْبَغِي لِأَخِيذٍ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنْ
يُشْهِدَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بِذَنْبٍ أَكْبَرَ
بِكْفَرٍ، وَإِنْ عَظُمَ جُرْمُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ لِقَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کیلئے
جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کے گناہ کی وجہ سے اس
کے کفر کی گواہی دے اگرچہ اس کا گناہ بڑا ہو۔ حضرت امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: مَا يَكْفَرُهُ مِنْ أَكْلِ الثَّوْمِ

بہن کھانا

919- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ
مِنْ هَلِيبِ الشَّجَرَةِ وَفِي زَوَانِيهِ: الْخَبِيثَةُ فَلَا يَقْرَأَنَّ
مَسْجِدَنَا، يَوْمَئِذٍا يَرْجِعُ الثَّوْمُ.

919- حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اس درخت سے کھایا اور
”ایک روایت میں خبیثہ کا لفظ ہے“ تو وہ ہماری مسجد میں نہ
آئے بہن کی بو سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنَّمَا عُذْرُ ذَلِكَ لِرَجَبِهِ، فَإِذَا أَتَتْهُ طَبْعًا فَلَا يَأْتِي بِهِ، وَغَرِ قَوْلُ أَبِي خَبِيفَةَ وَالْعَاقِبَةُ رَجَبُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ اپنی بوکی وجہ سے مکروہ ہے جب اسے پکا کر رکھ لیا جائے تو اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرُّوْمَا

خواب کا بیان

920- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الرُّوْمَا مِنَ اللَّهِ وَالْعَلَمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الشَّيْءَ يَمْكُرُهُ فَلْيَنْتَفِ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا تَمْرَأَتِ إِذَا اسْتَيْقَظَ وَلْيَتَوَلَّ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَنْصُرَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

920- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (اچھا) خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے تم میں سے کوئی اگر نا پسندیدہ چیز (دورانِ خواب) دیکھے جب جاگے اپنی بائیں طرف تھوکر دے اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے انشاء اللہ یہ چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

بَابُ: جَمَاعِيعُ الْحَدِيثِ

(احکام مختلفہ کی) جامع حدیث

921- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَبَّانٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ خُبَّانٍ، عَنْ حَبِيبِ الرُّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْتَعَتَيْنِ، وَعَنْ لَيْسَتَيْنِ، وَعَنْ صَلَاتَيْنِ، وَعَنْ صَوْمَيْنِ، لَأَمَّا الْبَيْتَعَتَانِ: الْفَتَانِدَةُ وَالْمَلَانِسَةُ، وَأَمَّا اللَّيْسَتَانِ: فَالْصَّبَاغُ وَالْإِخْبَانَةُ يَقُوبُ وَاجِدٌ كَمَا يَفْعُ عَنْ فَرْجِهِ، وَأَمَّا الصَّلَاتَانِ: فَالصَّلَاةُ بَعْدَ الْغَضْرِ حَتَّى تَقْرُبَ الشَّمْسُ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَأَمَّا الصَّبَاغَانِ فَيَصْبِغُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْبَطْرِ.

921- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت سے، دو قسم کے لباس سے، دو نمازوں سے اور دو روزوں کے روزوں سے منع فرمایا ہے وہ دو قسم کی خرید و فروخت متابذہ اور ملاسہ ہے (متابذہ یہ ہے کہ بائع یا مشتری کہے جس شے پر ننگری کرے گی وہ بیع لازم ہوگی اور ملاسہ یہ ہے کہ خریدار کہے جس کو میرا ہاتھ لگ گیا وہ میری ہے)۔ دو قسم کا لباس اشتمال البصاء اور اشتباہ ہے۔ ایک ایسا کپڑا جس سے شرم گاہ لگی ہو جائے (اشتمال البصاء یہ ہے کہ کپڑا جسم پر اس طرح لپیٹا کہ ہاتھ چھپ جائیں اور شرم گاہ اور ہاتھوں کے درمیان کپڑا نہ ہو اور اشتباہ یہ ہے کہ ایک کپڑا اوپر لے کر بیٹھنا کہ ہاتھ چھپے رہیں لیکن وہ تہہ بند نہ ہو)۔ دو نمازیں یہ ہیں۔ نماز عصر کے بعد

لہذا پڑھنا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کے بعد
لہذا پڑھنا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور دو روزے
یہ ہیں قربانی کے دن کا روزہ اور عید الفطر کے دن کا روزہ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہم اسی پر عمل کرتے
ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

922۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ ہمیں ایک
راوی نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو
وصیت کرتے ہوئے فرمایا اس کام میں مشغول نہ ہو جو
تھارے لیے قائمہ مند نہ ہو اپنے دشمن سے دور رہو اپنے
دوست سے ڈرو مگر یہ کہ وہ امین۔ ہمارے صرف وہی ہوتا ہے
جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے کسی بدکاری صحبت اختیار نہ کرو کہیں
ایسا نہ ہو کہ تم اس سے بدکاری سیکھ لو۔ نہ ہی اس پر اپنا زنا ظاہر
کر اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو اللہ تعالیٰ سے
ڈرتے ہیں۔

923۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی بائیں ہاتھ سے
کھائے ایک جوتا دھن کر چلے۔ سر سے پاؤں تک ایک کپڑا
پھیلے اور ایک کپڑا پیٹ کر (سرین کے تل) اس طرح
بچھے کہ اس کی شرم بچھ گئی رہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آدمی کیلئے مکروہ ہے
کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور اشتعال اٹھائے۔ اشتعال
اٹھنا یہ ہے کہ اس پر ایک کپڑا پلٹا ہو اور جب وہ چلے تو اس
طرف سے سڑک ہو جائے جس طرف سے کپڑا اٹھ جائے۔
اسی طرح ایک ہی کپڑے میں اشتعال کرنا بھی مکروہ ہے۔

زہد اور تواضع کا بیان

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

922۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُغْبِرٌ: أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو
قَالَ، وَهُوَ يُؤَمِّسُ رَجُلًا: لَا تَغْتَرِضْ مِنْ بَيْنَا لَا
بَنِيكَ، وَاعْتَزِلْ غُلُوبَكَ، وَاعْلُزْ غِيْلَكَ إِلَّا
الْأَمِينَ، وَلَا أَمِينَ إِلَّا مَنْ خَشِيَ اللَّهَ، وَلَا تَضْحَبْ
لَجَبْرًا غَيْرَ تَقَطُّعٍ مِنْ لُجُوبِهِ، وَلَا تَقْبَلِ إِلَيْهِ
بِرِّكَ، وَاسْتَفِيزْ لِي أَنْفَرَكِ الْبَلْبَنَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ.

923۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ السَّجَوِيُّ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ
يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَمْسِسَ بِيْنَ نَعْلَيْهِ وَاجِدًا،
وَأَنْ يُشْفَعِلَ الشِّمَاءَ لَمْ يَخْضِبْ بِيْنَ قُوزٍ وَاجِدًا،
كَامِيَةً عَنْ فَرْجِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ بِشِمَالِهِ، وَأَنْ
يُشْفَعِلَ الشِّمَاءَ، وَافْتِخَالَ الشِّمَاءَ أَنْ يُشْفَعِلَ
وَعَلَانِيَةً قُوزَ، فَيُشْفَعِلَ بِهِ فَتَكْشِفَ عِزَّتَهُ مِنْ
السَّاجِبَةِ الَّتِي تَرُفَعُ مِنْ قُوزِهِ، وَتَكْلِفُكَ الْإِخْيَابَ لِي
الْقُوزِ الزَّاجِدِ.

بَابُ: الزُّهْدِ وَالتَّوَاضُّعِ

924۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،
924۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي لِقَاءَ رَجُلٍ وَنَاجِبٍ.
 925- أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي لِقَاءَ رَجُلٍ وَنَاجِبٍ.
 925- حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ چار باتیں انہیں بتائیں:

۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ ان دونوں امیر المؤمنین تھے ان کے (کرتے میں) کندھوں کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر پہنچے تھے جھنگے ہوئے تھے۔
 ۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس ایک صاع بھجوریں رکھی جاتیں تو آپ کھاتے حتیٰ کہ آپ ٹنگ بھی کھاتے۔
 ۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک رات میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ میں بھی آپ کے ساتھ تھا حتیٰ کہ آپ ایک بارغ میں داخل ہو گئے میں نے آپ کے آواز میں ملا کہ میرے اور ان کے درمیان دو بار محال بھی اور آپ بارغ کے اندر تھے (اپنے آپ کو خطاب کر کے کہہ رہے تھے) اے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بخدا معاملہ بڑا گھٹن ہے اے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈرو ورنہ وہ تجھے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

وَلَهُ فِي جُزْءِ الْخَطَابِ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ نَحْنُ نَحْنُ وَاللَّهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَكُنَّ اللَّهُ أَوْ لَيَكُنَّ بَيْنَكَ. قَالَ أَنَسُ: وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ زَيْلٌ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ سَأَلَ عُمَرَ الرَّجُلَ: كَيْفَ أَنتَ؟ قَالَ الرَّجُلُ: أَعْمَلُ اللَّهُ إِلَيْكَ. قَالَ عُمَرُ: وَجَبَى اللَّهُ عَنْهُ: هَلِيبُ نُوذُثْ بَيْنَكَ.

۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ آپ کو ایک آدمی نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدمی سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ اس آدمی نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے ساتھ آپ کا شکر گزار ہوں (اللہ کی حمد کرتے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے

میں چاہتا ہوں۔

926۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُوقَةَ، عَنْ
أَبِيهِ لَانَ، قَالَ: عَلِيٌّ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يَتَعَثُّ إِلَيْنَا بِأَجْطَابِنَا مِنَ الْأَشْجَارِ وَالزُّرُوفِ.
927۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
أَنَّ سَمْعَ الْقَاسِمِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُرِيدُ الشَّامَ، خَشِيَ إِذَا ذَا
مِنَ الشَّامِ أَنَّا غَمَرُ، وَلَقَبَ بِحَاجِبَةٍ، قَالَ أَسْلَمُ:
فَطَرَحْتُ فَرُوقِي بَيْنَ يَدَيْ، وَخَلِي، فَلَمَّا فَرَّغَ عُمَرُ
عَمْدَ إِلَى بَعْضِ فَرَكِيَّةٍ عَلَى الْفُرُوقِ وَرَجَبَ أَسْلَمُ
بَعِيرَهُ، فَمَرَجَا بِبَسْرَانِ خَشِيَ لِقِيَهُمَا أَهْلَ الْأَرْضِ،
يَنْقَلِبُونَ عُمَرُ، قَالَ أَسْلَمُ: فَلَمَّا ذُوقَا مَا أَصْرَتْ لَهُمَا
إِلَى عُمَرَ، فَجَعَلُوا يَتَخَلَّلُونَ بَيْنَهُمَا، قَالَ عُمَرُ:
تَخْلُصُ أَهْضَارُهُمْ إِلَى مَرَاكِبٍ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُمَا،
يُرِيدُ مَرَاكِبَ النَّصِيبِ.

926۔ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد محترم سے
روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سرری پائے میں سے ہمارا حصہ بھیج دیا کرتے تھے۔
927۔ حضرت قاسم (بن محمد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما)
سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کے آزار کو وہ کلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے سنا وہ
فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا
آپ ملک شام جانے کا ارادہ رکھتے تھے حتیٰ کہ جب آپ
شام کے قریب پہنچ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی
سواری کو بخایا اور رفع حاجت کے لیے گئے۔ حضرت اسلم رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے پتھریں اٹھا کر کھاؤں میں رکھ دی
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے آپ نے میرے
اونٹ کی طرف رخ کیا آپ سوار ہو کر پتھریں پر بیٹھ گئے اور
حضرت اسلم رضی اللہ عنہ آپ کے اونٹ پر سوار ہو گئے پھر وہ
دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں اس سرزمین کے لوگ
نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کر رہے تھے حضرت
اسلم رضی اللہ عنہ نے بتایا جب وہ انار سے قریب آ گئے تو میں
نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ آپس
میں چہ میگوئیاں کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ان کی نظریں ایسے شہساروں پر پڑتی ہیں جن کا آخرت
میں کوئی حصہ نہیں۔ اس سے آپ کی مراد بھی بادشاہ تھے۔

928۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْكُلُ خَبْرًا مَقْفُوعًا
بَسَنِي، لَفْظًا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ
وَيَضَعُ بِالْقَفَّةِ وَحَرَ الضَّخْفَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:

928۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ روٹی کی چوری گھی کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے
آپ نے ایک دیہاتی آدمی کو دعوت دی تو وہ لقمہ کے ساتھ
چالے کا چمٹ کھائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

كَانَتْ مَطْفِرَةً، قَالَ: وَاللَّهِ مَا زَأَيْتُ سَمَنًا وَلَا زَأَيْتُ
أَكْلًا بِهِ مَذْلٌ كَذَا، وَكَذَلِكَ، فَقَالَ غَيْرُ رَجُلٍ اللَّهُ غَنَهُ:
لَا أَكُلُ الشَّمْنِ حَتَّى يُخْطَى النَّاسُ مِنْ قَوْلِي مَا
أُخِيرُوا.

فرمایا گستاخے تو بھوکا ہے وہ کہنے لگا بخدا میں نے حریر سے نہ
کھی دیکھا اور نہ ہی اس کا کھانے والا دیکھا۔ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا میں کھی نہیں کھاؤں گا۔ یہاں تک کہ لوگ
پہلے بھی زدگی بسر کریں۔

بَابُ: الْحُبُّ فِي اللَّهِ

929۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ شَاغَهُ؟
قَالَ: وَمَا أَغْدَدْتُ لَهَا؟ قَالَ لَا خِيَةَ، وَاللَّهِ إِنِّي
لَقَدْ لَبِيتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالصَّلَاةَ وَإِنِّي لَأَجِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.
قَالَ: إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

929۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت الہی میں آیا اور
اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟
آپ نے فرمایا تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے اس نے
عرض کی بخدا کہ مجھے نہیں میرے دوستوں اور نمازیں گلیل ہیں
جین میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم (قیامت کے دن) اس کے
ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

بَابُ: فَضْلُ الْمَعْرُوفِ وَالصَّدَقَةِ

930۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالْمَعْرُوفِ الَّذِي يَخُوفُ عَلَى
النَّاسِ، تَوَقُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ، وَالشُّعْرَةُ وَالشُّعْرَتَانِ،
قَالُوا: فَمَا الْمُسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي مَا
جُنْدُهُ مَا يُغْنِيهِ وَلَا يُلْقَنُ لَهُ فَبَصْدُ عَلَيْهِ، وَلَا يَخُوفُ
فَسْئَالُ النَّاسِ.

930۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے گرد بھرتا
ہے کہ اسے ایک نوالہ یا دو نوالے یا ایک بکھر یا دو بکھریں مل
جائیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پھر مسکین کون
ہے؟ آپ نے فرمایا جس کے پاس وہ نہیں جو اسے بے پرواہ
کر دے نہ اس کے بارے میں کوئی جانتا ہے کہ اسے صدقہ دیا
جائے اور نہ ہی وہ لوگوں سے مانگتے جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا أَخْبَرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَأَمَّا أَهْلُهَا
وَكَمَانِكَ أَجْزَافٌ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْقَاسِمِ بْنِ لَفْهَجَةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ایسا شخص علیہ کا
زیادہ مستحق ہے ان میں سے آپ جسے بھی زکوٰۃ دیں تو وہ
جائز ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
فرمایا کہ عام کا یہی قول ہے۔

931- اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا زَيْدٌ هُنَّ اُتْلَمَ، غَن مُعَاذٌ هُنَّ غَمْرُو هُنَّ سَعِيدٌ، غَن مُعَاذٌ، غَن جَلِيدٌ، اَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا بِنَاةَ الْمُؤْمِنَاتِ، لَا تَحْبِرْنَ اِحْدَاكُمْ لِبَايَرِهِنَّ، وَلَوْ كُنَّ اَعْشَاءَ مُخْرَجَةٍ.

932۔ اُخْبِرْنَا عَالِيكَ، اُخْبِرْنَا وَنَدَّ بَيْنَ اَسْلَمَ، عَنْ
 اَبِي مُخَيْبٍ بِالْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْخَارِجِيِّ، عَنْ جَدِّيهِ: اَنَّ
 رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: زُكُوْا الْمَسْكِيْنَ وَلَوْ بِجُلْبَلِ
 مَعْرُوقٍ.

932۔ حضرت ابو حنیفہ انصاری حارثی نے اپنی دادی محترمہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسکین
 کو دوخوابی پہنا دیا ہو یا نہ ہو۔

933- أَفْخِرْنَا مَالِكًا أَفْخِرْنَا شَيْئًا عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَافْتَدَى عَلَيْهِ الْغُلَّظُ فَوَجَدَ بِنْتًا قَرْنَ لَهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، لِذَا خَلَبَ بَلَّغَتْ بِأَكْثَلِ الْقَوْمِ مِنَ الْغُلَّظِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْغُلَّظِ بِغُلِّ الْبَيْتِ بَلَغَ بِي، قَرْنَ الْبِنْتِ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَفْسَكَ الْخُفَّ بِغِيَةِ خُفِّي زَيْحِي فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ لَفَقَرْتُهُ، فَلَوْأَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ لَنَا فِي التَّهْلِيمِ لِأَجْرَاءُ قَالَ: فَبِي خُلِّي ذَابَ غَيْدَ رَحْمَةِ أَجْرٍ.

933- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کیا کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کسی رستہ پر جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایادہ اس میں اترا اور پانی کا پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پاپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کچڑھاٹ رہا ہے اس نے (اپنے آپ سے) کہا کہ اس کتے کو پیاس لگی ہوئی ہے جیسے مجھے لگی ہوئی تھی وہ کنویں میں اترا اپنا سوزہ بھرا پھر سوزے کو اپنے منہ سے پکڑا اور اوپر چڑھ آیا اس نے کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو گیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں (کے ساتھ نکلی کرنے) کی وجہ سے

ہمارے لیے ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر وہ چیز جس کا بکارت ہے (جس میں زندگی ہے) اس کے ساتھ حسن سلوک میں ثواب ہے۔

بَابُ: عَنْ الْجَارِ

934- اَخْبَرَنَا عَلِيٌّ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، 934- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ اَخْبَرَنِي ابُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَزْمٍ، اَنْ فرمائی ہیں کہ میں نے سانی کریم علیؓ سے سنا ہے کہ عَمْرُو بْنُ عَزْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَمْرُوَ بْنَ عَزْمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جبریلؑ مجھے ایسی برشت و احسان کے بارے میں وصیت

934۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ فرماتے تھے ہمیشہ جبریل مجھے پڑھو گی برصفت و احسان کے بارے میں وصیت

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَاهِلِ حَتَّى كُنْتُ لَيَّوْثَةً.

کرتے تھے حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ وارث بنا دیا جائے گا۔

بَابُ: اِنْجِسَابِ الْعِلْمِ

935۔ اُنْخَبَرْنَا مَالِكُ، اُنْخَبَرْنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اُنْ غَمَرَ بَنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَتَّى اِلَى اَبِي نَكْرٍ اَبِي غَمْرٍو نِي خَزَمٍ: اَنْ اَنْظَرَ مَا كَانَ مِنْ عِيْبَتِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ اَوْ شَيْءٍ اَوْ عِيْبَتِ غَمْرٍو اَوْ نَحْوِ هَذَا لَا كُفَّةَ لِي، لِأَنِّي لَمْ جِئْتُ ذُرْوَسَ الْعِلْمِ وَبَغَابَ الْعِلْمِ لَالِ مُخْبَذٍ: وَهَذَا نَأْمَلُ، وَلَا نَرَى بِكُنَايَةِ الْعِلْمِ نَأْسًا، وَغَرَفُوْا اَبِي عِيْفَةَ رَجَمَةَ اللَّهِ.

935۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی طرف تحریر کیا کہ اگر وہ حدیث رسول ﷺ کی بات دیکھیں تو اسے میرے لیے لکھ لیا کریں مجھے علم کے اسباق مٹ جانے اور علماء کے چلے جانے کا خوف ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم علم کی کتابت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ: الْخِصَابِ

936۔ اُنْخَبَرْنَا مَالِكُ، اُنْخَبَرْنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اُنْخَبَرْنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْنِ اَبِيهِمْ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنْ غَمَرَ الرَّحْمَنُ بَنَ الْأَسْوَدِ بَنَ عَبْدِ يَكْرُثَ كَانَ جَلِيْسًا لَنَا، وَكَانَ اَنْهَضَ الْبَحِيَّةِ وَالرُّؤَسِ، فَقَدْ عَلِمَهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ، وَقَدْ غَمَرَهَا، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: هَذَا اَحْسَنُ، فَقَالَ: اِنْ اَبِي عَالِيفَةَ رُوِجَ النَّبِيُّ ﷺ اُرْسَلَتْ اِلَى الْبَارِخَةِ جَانِبَهَا تُغْلَقُ فَالْتَمَسْتُ عَلَيَّ لِأَصْبَحَنَّ، فَانْخَبَرْتَنِي اَنْ اَنَا بَنَكْرٍ وَجِئْتُ اللَّهَ عَنْهُ كَانَ يَضْحِكُ.

936۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود بن یثرب ہمارے محققین تھے آپ کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے آپ ایک دن ان کے پاس آئے انہوں نے بال سرخ کیے ہوئے تھے لوگوں نے ان سے کہا یہ خوب ہے۔ آپ نے فرمایا میری ماں رسول کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لوطی ٹیبلٹ کو میرے پاس بیٹام دے کر بھیجا کہ انہوں نے قسم دی ہے کہ میں اپنے بالوں کو ضرور خضاب لگاؤں انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خضاب لگا کر کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم سر ہندی

وَالصُّفْرَةَ نَاسًا، وَإِنْ تَوَخَّعَ أَهْلُ بَيْتٍ فَلَا نَاسَ بِذَلِكَ،
 ثَمَّ ذَلِكُمْ خَسْرًا۔ اور زرد رنگ سے خطاب کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اگر
 ہاتھوں کو سفید ہی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ
 تمام صورتیں بیکر ہیں۔

ولی کا قیم کے مال سے قرض لینا

بَابُ: أَلْوَلِيٌّ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

937۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
 قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: جَاءَ زَيْدُ
 إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ: إِنْ لِي
 يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ فَأَشْرَبْتُ مِنْ لَبَنِ إِبِلِهِ؟ قَالَ لَهُ ابْنُ
 عَبَّاسٍ: إِنْ تَحْتَكَ تَكُنِي خَالَةً إِبِلِهِ، وَتَهْنَأُ جَزْمَانَا
 وَتُكَلِّمُ خَوْضَهَا، وَتَسْقِيهَا يَوْمَ وَرَجْعِهَا فَأَشْرَبْتُ غَيْرَ
 مُجَبَّرٍ بِسَنَةٍ، وَلَا نَاجِكٍ لِي خَلْبٍ۔

937۔ حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ آپ فرماتے
 ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک
 آدمی آیا اس نے آپ سے عرض کی کہ میرے پاس (میرے
 خاوند و تربیت) ایک یتیم بچہ ہے اس کا ایک اونٹ ہے کیا
 میں اس کے اونٹ کا دودھ پی سکتا ہوں؟ حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا اگر تم اس کا گندہ دودھ اونٹ
 تلاش کرتے ہو اس کے خاوند کے علاج کیلئے اس کی مائش
 کرتے ہو اس کا مرض درست کرتے ہو اس کے پانی پینے
 کے دن اس کو پانی پلاتے ہو تو تم اس کے بچے کو نقصان
 پہنچائے بغیر دودھ پیتا کہ اس کا زائد دودھ ضائع نہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمیں روایت ملی ہے
 کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یتیم کے والد کا ذکر
 فرمایا اور فرمایا اگر وہ خوشحال ہے تو بیچے اگر شکستہ ہے تو
 معروف طریقہ سے قرض کے طور پر کھائے۔ ہمیں سعید بن
 جبہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ملی ہے کہ انہوں نے اس آیت کی
 تفسیر کی ہے "من كان غنيا فليستعفف ومن كان
 فقيرا فليناكل بالمعروف" آپ نے (اکل بالمعروف
 کے معنی بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ اس سے مراد قرض ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: بَلَّغْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ وَالْيَ الْيَتِيمِ، فَقَالَ: إِنْ اسْتَعْفَى
 اسْتَعْفَ، وَإِنْ اسْتَقْرِضَ أَكْمَلَ بِالْمَعْرُوفِ قَرْضًا، بَلَّغْنَا
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَسْرَ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا
 فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾
 قَالَ: قَرْضًا۔

938۔ حضرت سلمہ بن زفر سے روایت ہے کہ ایک آدمی
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور
 عرض کی کہ مجھے یتیم کے بارے میں وصیت فرمائیے آپ نے
 فرمایا اس کے مال میں سے کوئی چیز بھی نہ خریدو اور اس کے

938۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْقُرَيْبِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،
 عَنْ صِلَةَ بْنِ زُلْفَرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي إِلَى يَتِيمٍ، فَقَالَ: لَا
 تَشْرَبَنَّ مِنْ مَالِهِ خَبْنًا وَلَا تَسْتَقْرِضَنَّ مِنْ مَالِهِ خَبْنًا۔

وَالْإِسْتِغْفَارُ عَنْ مَا لَمْ يُغْنِ عَنْكَ فَضْلُكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي

حَبِيبَةَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ لَفْظِهَا بِنَاءً.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک اس کے مال سے پچا افضل ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ

939۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا أَتُغَيَّبُ وَبَيْنَهُمْ كَانَ فِي خَيْرِ أَبِي، نَبْضُ أَخْبَرَنَا عَلَى ضَاحِيهِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا غَيْرٌ وَنَحْنُ كَذَلِكَ، فَقَالَ: يَنْظُرُ بَعْضُكُمْ إِلَى عَوْرَةِ بَعْضٍ؟ وَاللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لَا أُحِبُّكُمْ خَيْرًا مِنْهُ، لَكُنَّ: قَوْمٌ وَلَوْلَا فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُولَدُوا فِي خَيْرٍ مِنَ الْخَاصِيَّةِ، وَاللَّهُ لَا تُعْلَمُ الْخُلُفَ.

939۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے والد کے گروہ سایہ پرورش پانے والا ایک عظیم بچہ نہا رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے حضرت عامر ہماری طرف آئے اور ہم ابھی اسی حالت میں تھے آپ نے فرمایا تم ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے ہو بخدا میں تمہیں اپنے سے بجز خیال کرتا تھا۔ میں کہتا تھا لوگ اسلام میں پیدا ہوئے ہو۔ دوسرے جاہلیت میں پیدا نہیں ہوئے۔ بخدا میں تمہیں باخلف گمان کروں گا۔

فَإِنْ مَحْضًا: لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَوْرَةِ أَعْيُنِهِ الْمُسْلِمِ إِلَّا مِنْ خُرُورَةٍ لِمُدَاوَاةٍ وَنَحْوِهَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کسی آدمی کو جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے سوائے اس کے کہ مداویہ وغیرہ کی حاجت ہو۔

بَابُ: النَّفْعُ فِي الشَّرْبِ

940۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو ثَابِتٍ بْنُ حَبِيبٍ مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِي الْمُنْشَى الْجَنْهَنِيِّ قَالَ: جُنْدُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ بِالْعَلْبَرِيِّ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانَ: أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّفْعِ فِي الشَّرْبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا أَزِيدُ مِنْ نَفْسٍ وَاجِدٍ، قَالَ: فَأَيْنَ الْقُدْخُ عَنْ بَيْنِكَ ثُمَّ تَنَفَّسَ، قَالَ فَأَتَى أَوْزَى الْقَلْدَةَ بِنَاءً، قَالَ:

940۔ حضرت ابو ثابت حنفی سے روایت ہے کہ میں ایک دن مروان بن حکم کے پاس تھا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروان کے پاس آئے آپ سے مروان نے کہا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے پیئے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا جی ہاں آپ سے ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایک سی سانس میں پیئے سے سیراب نہیں ہوتا آپ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اپنے منہ سے ہوا نہ پھر سانس لے لو اس نے عرض کی اگر میں

فَأَعْرِضْهَا.

اس میں کوئی شک و گمان؟ آپ نے فرمایا اسے اٹھ لیں۔

مورتوں سے مصافحہ کرنا

بَابُ: مَا يَكُونُ مِنَ مُصَافَحَةِ النِّسَاءِ

941۔ حضرت امیرہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ان مورتوں کے ساتھ آئی جو آپ سے بیعت کرنے آئی تھیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ سے اس شرط پر بیعت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بتائیں گی، ہم چوری نہیں کریں گی، ہم نہ جانیں کریں گی، اپنی اولاد کو کلمہ نہیں کریں گی، ہم اپنے ہاتھ پاؤں سے (اپنی ذات کی طرف سے) کسی پر بیعت نہیں لگائیں گی، ہم احکام شریعت میں آپ کی باخبرانی نہیں کریں گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جیسی تم میں استطاعت اور قدرت ہو۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہماری ذات سے بڑھ کر ہماری جانوں پر مہربان ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک لایے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں آپ نے فرمایا میں مورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، سو مورتوں کے واسطے میری بات ایک عورت کو کہی ہوئی بات کی مانند ہے یا آپ نے فرمایا ایک عورت کو کہہ دینے کے مثل ہے۔

اسحاب رسول اللہ ﷺ کے فضائل

بَابُ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

942۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا غزوہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کو میرے لیے جمع فرمایا (یعنی فرمایا میرے ماں باپ تم پر قریبان ہوں)۔

942۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ جُمِعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُويَوْمَ أُحُدٍ.

943۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت

943۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: بَقِيَ رَسُولُ

اللہ ﷺ بِنَحْنَا فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ، فَطَعَنَ
النَّاسُ فِي إِسْرِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: إِنْ
تَطَعَنُوا فِي إِسْرِيهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعَنُونَ فِي إِسْرِي أَبِيهِ مِنْ
قَبْلِ وَأَنْتُمْ الْإِنْ كُنَّ لَخَلِيفَتَا لِإِسْرِيهِ، وَإِنْ كُنَّ لِهَوْنِ
أَخْبِ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ تَعْدِيمِ.

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا لوگوں نے
ان کی سرداری پر اعتراض کیا تو نبی کریم ﷺ کھڑے
ہوئے اور فرمایا تم ان کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو تم نے
اس سے قبل ان کے والد کی سرداری پر بھی اعتراض کیا تھا۔ ہم
بغداد امارت کے لائق تھے ان کے بعد لوگوں میں سے
حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

944۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَفْصَرٍ، عَنْ عَتِيدِ بْنِ خُنَيْنٍ،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
جَلَسَ عَلَى الْوَسْطَرِ فَقَالَ: إِنْ عَتِدَا غَيْرَةَ اللَّهِ تَعَالَى
بَيْنَ أَنْ يُؤَيِّنَهُ مِنْ وَهْمَةِ الْمَلَأَا مَافَاةً، وَتَيْنَ مَا جُنْدَهُ،
فَاخْتَارَ الْعَتِدَا مَا جُنْدَهُ، فَكَلَى أَبُو بَكْرٍ وَجِيَّ اللَّهِ
عَنْهُ، وَقَالَ: لَقَدْ نَكَتْ بِلَهَابِنَا وَأَمْتِهَابِنَا، قَالَ: فَتَجَبْنَا
لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِخَبَرِ عَتِيدِ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَهُوَ
يَقُولُ: لَقَدْ نَكَتْ بِلَهَابِنَا وَأَمْتِهَابِنَا، فَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ هُوَ الْمُخْبِرُ، وَكُنَّ أَبُو بَكْرٍ وَجِيَّ اللَّهِ عَنْهُ
أَعْلَمُنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أَمِنَ النَّاسُ
عَلَيَّ فِي شَخِيحِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَجَبِّلًا
غَيْبًا لَا تَعْلَمُ أَنَا بِكْرٍ غَيْبًا وَلَكِنْ أَخْوَةُ
الْإِسْلَامِ، وَلَا يَتَّقِينَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْفَةً إِلَّا خَوْفَهُ
أَبُو بَكْرٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ خبر پر تعریف فرما ہوئے اور فرمایا ایک
بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ دنیا کی زیب و زینت
سے جو چاہے اختیار کرے یا وہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے
اختیار کیا بندے نے جو اس کے پاس تھا اختیار کر لیا، حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو بے عرض کی ہمارے ماں باپ
آپ پر قربان ہوں۔ مادی کامیابی ہے میں آپ پر قرب ہوا
لوگوں نے کہا اس بزرگ اسی کو دیکھو نبی کریم ﷺ ایک
بندے کی خبر دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے
اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں
حالانکہ نبی کریم ﷺ صاحب اختیار ہیں اور حضرت ابو
بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے سب سے
زیادہ مجھ پر رفاقت اور مال کے ذریعے احسان کرنے والے
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں کسی کو ظلیل
ماتا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ظلیل متب کرنا لیکن
ان کے اور میرے درمیان اسلام کی اخوت (بھائی کائی) ہے
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کمزری کے سوا مسجد میں
کھٹنے والی کوئی کمزری باقی نہ ہے۔

945۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ قَهْطَابٍ، عَنْ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَابِطِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ قَابِطَ
 بْنَ قَبَسِ بْنِ خُثَامِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيَّ لِحَجَّةٍ لِحَجَّةٍ لِحَجَّةٍ
 اللَّهُ، لَقَدْ حَبِيبَتْ أَنْ أَكُونَ لَكَ حَلَكْتُ قَالَ: لِمَ؟
 قَالَ: نَهَانَا اللَّهُ أَنْ نُحِبَّ أَنْ نُحَمِّدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ،
 وَأَنَا أَمَرُوا أَجِبَ الْحَمْدَ، وَنَهَانَا عَنِ الْخِيَلَةِ، وَنَا
 إِفْرًا أَجِبَ الْخَمَانَ، وَنَهَانَا اللَّهُ أَنْ نَزْفَعَ أَصْوَاتَنَا
 فَوْقَ صَوْتِكَ، وَأَنَا وَجَلَّ جَهَنَّمُ الصُّوْبَ، لَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا قَابِطُ، أَمَّا تَرَاهُنِي أَنْ تَعِشَ
 حَبِيدًا، وَتُقْفَلَ خَبِيدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

روایت کی ہے کہ حضرت قابت بن قیس شمس انصاری رضی
 اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے ہلاک ہونے کا
 ڈر ہے آپ نے فرمایا کیوں؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ
 نے ہمیں فرمایا ہے ہم ایسے کام پر اپنی تعریف پسند کریں جو ہم
 نے کیا ہی نہیں اور میں ایسا شخص ہوں جسے تعریف پسند ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ہمیں فخر کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں ایسا
 شخص ہوں جسے حسن پسند ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی آواز
 آپ کی آواز سے بلند کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں ایسا
 آدمی ہوں جس کی آواز بلند ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا
 اسے قابت رضی اللہ عنہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم
 حید (تعریف کیا گیا) زندگی گزارو، جسہیں قتل کیا جائے تو
 رحمہ شہادت تمہیں ملے اور جنت میں داخل کیے جاؤ۔

نوٹ: مذکورہ بالا تینوں بیاناتوں میں سے پہلی دو تو دنیا میں
 پوری ہو گئیں جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام
 رضی اللہ عنہم آپ کی زندگی پر رشک کیا کرتے تھے اور ان کی
 مقدس زندگی کی ہر طرف تعریف ہوتی تھی پھر آپ نے جنگجو
 محارم میں شہادت پائی اور اس پر ہمارا ایمان ہے کہ تیسری
 خوشخبری برو قیامت پوری ہوگی۔

وہ رہا جس کو سب کن کی کٹی کھیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک

بَابُ: صِفَةُ النَّبِيِّ ﷺ

946۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَابِ، وَلَا
 بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَنْهَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ
 بِالْمُخْمَدِ الْقَطْعِي، وَلَا بِالْشَّيْبَةِ، بَخَّةُ اللَّهِ عَلَى رَأْسِ

946۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
 کریم ﷺ نہ بہت دراز قامت تھے نہ بہت پست قامت
 (ان دونوں کے درمیان قد تھا) آپ کی رگت نہ چرنے کی
 طرح سلیقہ تھی اور نہ بالکل ممدی (سر کی لمبائی تھی) آپ
 کے بال مبارک نہ ٹھکریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے (ان

قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ۔
 شریف لائے تو نبی کریم ﷺ کے حرار پاک پر حاضر
 ہوئے آپ پر درود پاک پڑھتے اور دعا کرتے پھر واپس
 ہوئے۔

لَا مُمْخَذَ: هَكَذَا بَيَّنَّ أَنْ تَقْعَلُ إِذَا قِيمَ الْمَبِيتَةِ
 بَيْنَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی طرح ہی کرنا
 چاہئے جب کوئی شخص مذید شریف حاضر ہو تو روحِ رسول
 ﷺ پر ضرور معاشی دے۔

حیاء کی فضیلت

بَابُ: فَضْلُ الْحَيَاءِ

948- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ
 بْنِ حُسَيْنٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مِنْ حُسْنِ
 إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ۔
 948- حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ
 تک سلسلہ روایات پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے
 فرمایا کسی شخص کے اسلام کی خوبی اس بات میں ہے کہ وہ
 لایحی ہاتھوں کو ترک کر دے۔

لَا مُمْخَذَ: هَكَذَا بَيَّنَّ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَّخِذَ
 تَارِكًا لِمَا لَا يَغْنِيهِ۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مسلمان آدمی کو
 اس طرح ہی کرنا چاہیے کہ وہ لایحی ہاتھوں کو چھوڑ دے۔

949- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ثَلَاثَةٌ مِنْ صَفْوَانَ
 الزَّيْلَعِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ الرَّحْمَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
 قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلْفًا، وَخُلْفُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔
 949- حضرت یزید بن طلحہ رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہر دین کا خلیفہ ہے اور اسلام
 کا خلیفہ حیاء ہے۔

950- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُغْبِرَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى
 زَيْجَلٍ يَبْطِئُ أَعْمَاءَ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ وَشَوَّلِ اللَّهُ ﷺ:
 دَعَا لِبْنِ الْحَيَاءِ مِنَ الْإِيمَانِ۔
 950- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ نبی
 کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی
 کو حیا کے بارے میں وعظ کر رہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ
 دے کچھ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(چتر گوشہ) اللہ تعالیٰ ہماری بھی اصلاح فرمائے اور ان کی بھی اصلاح فرمائے۔ اور میں بھی توفیق دے گا انہیں بھی توفیق عظمیٰ۔ (آمین)

(شرح مسند امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، جلد 3، صفحہ 481-482؛ مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

یہ احادیث مسند امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ جب حضرت محمد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی سطر سے واپس آئے تو نبی کریم ﷺ کے دستِ
 اقدس پر حاضر ہو کر عرض کرتے: السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا ائمہ کو، السلام علیک یا اہل بیت! کہ یا رسول اللہ آپ
 پر سلام ہو اسے نہ کہ آپ پر سلام ہو اسے یا اہل بیت! آپ پر سلام ہو! (اصح مسند امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، جلد 3، صفحہ 578؛ مسند امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، جلد 1، صفحہ 107)

الثَّانِيَةُ أَوْ الرَّابِعَةُ.

بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ یہ تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو چمیک آئے تو اسے چمیک کا جواب دو اگر آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ اسے دو یا تین مرتبہ چمیک آئی تو ایک ہی دفعہ اس کی چمیک کا جواب دے آپ کیلئے کافی ہے۔

طاعون سے بھاگنا

بَابُ: الْفِرَارُ مِنَ الطَّاعُونِ

954۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَنُ عَمِيرُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ، أَنُ أَسْنَدَهُ بِنُ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنُ هَذَا الطَّاعُونُ رَجَزٌ أُرْسِلَ عَلَى عَنِّ عَمَانٍ فَلَنَكُمُ، أَوْ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ شَكٌّ إِبْنِ الْمُثَنَّى هُوَ أَهْمُهُمَا قَالَ: فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ وَقَعَ فِي أَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا جَنَةً.

954۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ طاعون عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر نازل کیا گیا یا نبی اسرائیل پر نازل کیا گیا روایت ابن سعد رحمۃ اللہ عنہ کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے آپ نے کیا ارشاد فرمایا جب تم سنو کہ یہ کسی جگہ پر ہے تو وہاں نہ جاؤ اگر کسی جگہ پر یہ بیماری پھیل جائے تو وہاں سے الگ ہو جے نہ بھاگو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حدیث پاک معرووف ہے جو ایک سے زیادہ راویوں کی روایت ہے جس جگہ یہ پھیل جائے تو اس جگہ سے اجتناب کرتے ہوئے نہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔

نجیبت اور بہتان کا بیان

بَابُ: النَّجِيْبَةُ وَالْبَهَانُ

955۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا الزَّوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنُ صَبَّاهُ أَنُ الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ حَنْظَلٍ الْمُعَرُوفِي: أَخْبَرَهُ أَنُ زَيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا الْبَهَانُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنُ تَدْخُلَ مِنَ الْغُرَّةِ مَا يَكْفُرُهُ أَنْ يَسْمَعَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَفَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُلْتَ بِأَجَلٍ فَلَذَلِكَ الْبَهَانُ.

955۔ حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنظل مخزومی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا نجیبت کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی کے بارے میں ایسی بات کہو کہ اس کا سننا اس کو ناپسند ہو اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر چہ وہ سچی بات ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم نے لظاہات کی تو وہ بہتان ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا نَتَّبِعُ أَنْ يَذْخُرَ لِأَجِبِهِ
 الْمُسْلِمِ الرُّؤْلَةُ تَكُونُ مِنْهُ بِمَا يَكْفُرُهُ، فَلَمَّا صَاحِبُ
 الْهَوَى الْمُتَعَالِي بِهَذَا الْمُتَعَرِّفِ بِهِ، وَالْقَابِضِ
 الْمُتَضَائِلِ بِفَسْخِهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَذْخُرَ هَذِهِ بِفَعْلِهِمَا
 فَإِذَا ذَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِ مَا لَيْسَ فِيهِ فَهَوَى الْكُفْرَانِ،
 وَهُوَ الْكِبْذُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہم عمل
 کرتے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کی ایسی لغزش بیان کرنا
 جائز نہیں جو اسے چاہند ہو لیکن صاحب ہوئی جو خواہشات کا
 نظام ہو اور اپنی خواہشات کی وجہ سے شریت کا طالب ہو اور
 قاسم جو اعلیٰ پر دکاری کرتا ہو تو ان دونوں کے کلمات ذکر
 کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر آپ کسی مسلمان کے حلق
 ایسی بات کریں جو اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ بہتان اور
 جھوٹ ہے۔

تادرا احکام

956۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزانہ بند کر دیا کرو، منک کا
 منہ باندھ دیا کرو، برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو
 شیطان (بند روزانہ) نہیں کھول سکا، (منک کا) بندھا ہوا
 منہ نہیں کھول سکا (لٹکے ہوئے) برتنوں کو بچھ نہیں کر سکا
 (چراغ بجھانے کی ایک حکمت یہ ہے) چوہے لوگوں کے
 گھروں کو (چراغ کی سی) جلا دیتے ہیں۔

957۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان ایک استری سے کھانا
 ہے اور کافرات استریوں سے کھاتا ہے۔

958۔ حضرت صفوان بن سلیم نے نبی کریم ﷺ تک
 سلسلہ سند پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا
 غریب یہ وہ اور مسکین کی خدمت کرنے والا اس شخص کی مانند
 ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے یا اس کی مانند
 ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔

959۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی کی مثل نبی

باب: النواذِرُ

956۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكْبِيُّ،
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
 أَغْلِقُوا الْبَابَ، وَأَوْكُوا الْبَغَاةَ، وَأَخْفُوا الْإِنَاءَ، أَوْ
 خَبَرُوا الْإِنَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَصْبَاخَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا
 يَفْتَحُ خَلْقًا، وَلَا يَجْلُ وَكَاةً، وَلَا يَكْبِتُ إِنَاءً، وَإِنَّ
 الْفَوَاسِقَ تَضُرُّ عَلَى النَّاسِ مِنْهُمْ.

957۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ
 الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ: الْمُسْلِمُ يَأْكُلُ فِي مَعَا وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي
 سَبْعَةِ أَعْقَابٍ.

958۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سَلِيمٍ
 يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الْغَرِيبُ عَلَى
 الْأَزْمِلَةِ وَالْمَسْكِينِ، كَالَّذِي يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ الْبَهَارَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

959۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي فُؤَادُ بْنُ زَيْدٍ الْبَلْبَلِيُّ،

الشَّجَرِ خَشْرَةً لَا يَنْفُطُ وَزَلْفًا، وَأَنَّهُ غُلٌّ الْمُسْلِمِ
 لَحَبْلُؤُنِي مَا هِيَ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَوَّعَ
 النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، قَوَّعَ فِي نَفْسِي أَنَّهُ
 النُّخْلَةُ، قَالَ: فَاسْتَحِثْتُ، فَقَالُوا: خَلِّقَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مَا هِيَ؟ قَالَ: النُّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَخَلَّقْتُ
 عُمَرَ بْنَ الْغَطَابِ بِاللَّيْلِ وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ
 ذَلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَنْ تَكُونَ لَلنَّهْزَةِ
 إِنْ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي خُلْدٌ وَخُلْدٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت
 مرضی اللہ عنہ کو بتایا جو اس کے متعلق میرے دل میں خیال
 آیا تھا۔ حضرت مرضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا قسم میں نے حضرت
 مجھے کسی عظیم شفقت کے مل جانے سے زیادہ پسند ہوتا۔

964۔ أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ،
 قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَفَّارٌ
 غَلَرُ اللَّهِ لَهَا، وَأَسْلَمَ: سَابِقُهَا اللَّهُ، وَغَضِبَ:
 غَضِبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

964۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے
 بخش دیا (یہ قبیلہ عاصیوں کو لوٹا کرتا تھا تو حضور ﷺ نے ان
 کے حق میں عار دور ہونے کی دعا کی) قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ
 نے سلاحتی طافرمائی (یہ قبیلہ بغیر جنگ کے مسلمان ہوا) اور
 معینہ قبیلہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی
 کی (اس قبیلہ نے قرآن مجید کو شہید کیا تھا)۔

965۔ أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ،
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عُمَا جِنَّ نَابِعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَهَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.
 965۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 ہم حکم سننے اور اطاعت کرنے کی شرط پر حضور ﷺ سے
 بیعت کرتے تھے آپ ہمیں فرماتے جس قدر تمہیں
 استطاعت ہو۔

966۔ أُخْبِرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ،
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ
 الْجَنْبِ: لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُتَغَلِّبِينَ إِلَّا
 966۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 نبی کریم ﷺ نے اصحاب بدر کے ہارے میں فرمایا اس
 عذاب یا فتوح کے علاقے میں روئے ہوئے داخل ہو

أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يَجْبِتَكُمْ بَقْلٌ مَّا أَضَابَهُمْ.

(مدینہ طیبہ اور شام کے درمیان ان کا علاقہ ہے جہاں سے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں گزرے اور نہایت سرعت کے ساتھ یہ لشکر وہاں سے گزرا تھا) اگر روٹنا آئے تو ان کے علاقہ میں نہ جاؤ

ایسا نہ ہو کہ ان جیسا عذاب تم پر نازل ہو۔

967- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُخَبَّرٍ قَالَ: أَدْرَجْتُ نَسَاءً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ: مِنْ أَفْراطِ الشَّاعِبِ الْمَغْلُومَةِ الْمَغْرُوبَةِ أَنْ تَرَى الرَّجُلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لَا يَشْكُ مَنْ رَأَاهُ أَنْ يَدْخُلَهُ بِشَوْءٍ غَيْرِ أَنْ الْجُلُزُ تَوَابِيَهُ.

967- حضرت ابو محمد بن سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے بعض افراد کو قیامت کی مشہور و معروف نشانیاں بتاتے ہوئے پایا (ان نشانوں میں سے ایک یہ ہے) کہ تم کسی آدمی کو کمر میں داخل ہوتے دیکھو اور دیکھنے والے کو شک نہ ہو کہ وہ کسی بدکاری کی غرض سے داخل ہوا ہے۔ بجز اس کے کہ وہ ایسی اس کو چھپاتی ہیں۔

968- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي عَمْرِو بْنُ سُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ عَلَيْهِ إِلَّا الْبَدَا بِالضَّلَاةِ.

968- حضرت امام مالک نے بتایا کہ اگے چلا حضرت ابو سہیل نے انہیں بتایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، تمہارا کہ ان کے علاوہ میں کسی چیز کو انسانی حالت میں نہیں دیکھتا جس پر لوگ (صحابہ) عمل کرتے تھے۔

969- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي مُغَبَّرٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَنَسَى لِأَسْنٍ.

969- حضرت امام مالک نے فرمایا مجھے ایک روئی نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس لیے سو ہو جاتا ہے تاکہ میں ملت مقرر کروں (میرے لیسان میں حکمت یہ ہے کہ کوئی شرعی حکم مقرر ہو)۔

970- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ بِالزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُبَيْهِ عَصْبَةَ: أَنَّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاجِبًا بِأَخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

970- حضرت عبادہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو چٹ لیے ہوئے دیکھا آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔

971- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ: أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَظَانَ مِنْ عَطَاءٍ وَجَبَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَنَّا يَدْخُلَانِ ذَلِكَ.

971- حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اسی طرح کرتے تھے۔

فَالْمُحَمَّدُ: لَا تَرَىٰ بِهَذَا نَافِلًا، وَهَوَ قَوْلُ أَبِي خَبِيَّةٍ رَجَمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

972۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی اگر آپ ان کے ساتھ دُفن کی جائیں (وصیت کرویں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کو دُفن کیا جائے) آپ نے فرمایا اس صورت میں میں یہ کام کرنے والی پہلی عورت ہوں گی (اسکی وصیت کسی دوسرے نے نہیں کی)۔

973۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دُفن کیوں نہیں کیا گیا (سید المرسلین ﷺ اور شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے ساتھ دُفن نہ کرنے کی وجہ پوچھی) آپ خاموش ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا لوگ اس روز قدر میں گھرے ہوئے تھے (اور ایسا کرنا ان کیلئے آسان نہ تھا)۔

974۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ غَطَّاءَ بْنِ يَسَّارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ وَفَّى حُرَّ بَيْنَ وَلَوْحِ الْجَنَّةِ وَأَعَادَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَفَّى حُرَّ بَيْنَ وَلَوْحِ الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ.

974۔ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دو چیزوں کے شر سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہو گیا آپ نے اس بات کو تین دفعہ دہرایا جو دو چیزوں کے شر سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہو گیا جو دو چیزوں کے درمیان ہے (زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (شرم گاہ)۔

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ہمیں روایت ملی ہے کہ حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے سخت دل اللہ تعالیٰ کے فضل

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: لَوْ لَبِثْتُ مَعَهُمْ قَالَ: فَالْتَّكَلَّمَ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ، فَظَنَسُوا قُلُوبُهُمْ فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ يَبْعِدُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ لَا تَغْلُظُونَ وَلَا تَنْظُرُوا

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: لَوْ لَبِثْتُ مَعَهُمْ قَالَ: فَالْتَّكَلَّمَ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ، فَظَنَسُوا قُلُوبُهُمْ فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ يَبْعِدُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ لَا تَغْلُظُونَ وَلَا تَنْظُرُوا

975۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: لَوْ لَبِثْتُ مَعَهُمْ قَالَ: فَالْتَّكَلَّمَ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ، فَظَنَسُوا قُلُوبُهُمْ فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ يَبْعِدُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ لَا تَغْلُظُونَ وَلَا تَنْظُرُوا

ہیں ذُنُوبِ النَّاسِ خَلَاتُكُمْ اُزْمَاتٌ اَنْتُمْ بِهَا تُفْتَكَرُونَ وَانْكَرُوا مِنْهَا خَلَاتُكُمْ عَيْنًا فَاِنَّمَا الشَّيْءُ مَثْبُوتٌ وَمُعَاقِلٌ فَاَزْعَمُوا اَعْمَلِ الْبِرَّاءِ وَاخْشَوْا اللَّهَ تَعَالٰى عَلَى الْعَاقِبَةِ۔

بھی کیا جاتا ہے مگناہوں میں جہانلوگوں پر (دعا کے ذریعے)
رحم کرو مگناہوں سے محفوظ رہنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

978۔ اَمْنَرْنَا مَا لَكَ خَلْقِي سَمِي مَوْلَى اَبِي
بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحِ الشَّامَانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَسُّرُّ لِقَاطَةٌ مِنَ الْعَلَمِ
يَمْنَعُ اَعْدَاكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَانَهُ وَخَرَابَهُ، لِذَا لَقِيَ
اَعْدَاكُمْ نَهْمَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَتَعَمَلْ اِلَى الْغَلَبِ

977- أَفْخِرْنَا خَالِكًا أَفْخِرْنَا بِخَيْسٍ مِنْ سَعِيدٍ: غن: سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ أَعْدَاءَ الْوَلِيِّ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ بَيْنِي لَكَانَ أَنْ أَلْقَيْتُمْ قَبْضَ عَقِيْقٍ أَفْقَرُونَ عَلَيَّ، لَمَنْ وَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ بَغْيِي فَلْيَنْفِمْ أَنْ سَيَرِدُهُ غَنَةُ الْفَرَبِ وَالْجَنَّةِ، وَهُمْ الْوِلْدَانُ عَشْتُ لِأَعْبِلِ النَّاسَ عَنْ نَفْسِي.

977- حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے علم ہوتا کہ کوئی میرا آدمی مجھ سے زیادہ اس امر (خلافت) کیلئے مضبوط ہے اور مجھے آگے کیا جاتا۔ میری گردن اڑا دی جاتی تو میرے لئے آسان ہوتا جو میرے بعد اس امر کا والی بنے تو اسے علم ہوتا چاہئے اسے (اپنے لطف و کرم کے ذریعے) قریب و بعید کے اہل امت روکنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی

حس اگر میں دیتا تو اپنے اوپر عائد الزامات دور کرنے کیلئے
لوگوں سے جگ کرتا۔

978۔ اَمْبَرًا مَالِكٌ، اَمْبَرِيْنِ مُغْبِرٌ: عَنْ أَبِي
الْمُرَدَّاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ
وَزَقًا لَا خَوْفَ لَهُ وَغَمُّ الْيَوْمِ خَوْفٌ لَا وَزَقَ لَهُ.
إِنْ تَرَضَّعْتَهُمْ لَمْ يَتَرَضَّعُوا وَإِنْ تَقَلَّبْتَهُمْ تَقَلَّبُوا.

978۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ
صرف بچے تھے ان میں کاٹنا نہ تھا (بے ضرر تھے) آج کل
کاٹتے ہیں۔ بچہ کوئی نہیں (برے ہیں بے ضرر کوئی نہیں) اگر
تم انہیں ان کی حالت پر چھوڑ بھی دو تو وہ جھپٹیں نہیں چھوڑیں
گے اگر تم ان پر تنقید کرو گے تو وہ ہم پر تنقید کریں گے۔

979۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَجِيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ نَجِيْدَ بْنَ الْمُسَنَّبِ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ
 979۔ حضرت عیسیٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت

السلام اَوَّلُ النَّاسِ ضِعْفُ الضَّعِيفِ، وَاَوَّلُ النَّاسِ
 بَخْسَنَ، وَاَوَّلُ النَّاسِ لَفْظُ خَادِمَةٍ، وَاَوَّلُ النَّاسِ رُمِي
 الشُّبَّ، فَقَالَ: يَا رَبِّ مَا هَذَا؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:
 وَلَارَ مَا اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رَبِّ وِلْدَتِي وَلَارَ.
 آپ نے عرض کی اے اللہ میرے دو کارکن اضافہ فرما۔

980۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
 أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَاتِبِي اتَّكُرِي إِلَى مُؤَمَّنِي
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَهْبِكُ مِنْ قِيَّةِ خُرْقَى خَاجِبَةٍ، عَلَيْهِ
 قَوْلُ رَسُولِهِ.

981۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ
 سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 الْأَنْصَارَ لِيُعْطِيَ لَهُمْ بِالْمَغْرِبِ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ إِلَّا
 أَنْ نَقْلِعَ لِأَعْوَابِنَا مِنْ لَفْظِ بَطْنِهَا، فَمَنْ أَوْ قَلْعًا،
 فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَغْدِي أَمْرًا فَاصْبِرُوا حَتَّى
 تَلْقَوْنِي.
 981۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی
 کریم ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ بحران کی زمین ان میں
 تقسیم فرمادیں انہوں نے عرض کی بخدا ہم نہیں پس گے
 جب تک ہمارے قریشی بھائیوں میں بھی آپ جیسی تقسیم
 فرمادیں۔ انہوں نے دوسرے یا تمین مرحبہ بھی کہا آپ نے
 ارشاد فرمایا تم میرے بعد اس کا اثر دیکھو گے (یہ لوگ امیر
 ہو جائیں گے) تم صبر کرتا یہاں تک کہ تم مجھ سے آؤ۔

982۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ، اُخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،
 اُخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ
 عُلْفَةَ بْنَ أَبِي وَهَابٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
 إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرَأَةٍ مَا نَوَتْ، لَمَنْ
 كَانَتْ هَاجِرَةً إِلَى اللَّهِ، وَرَسُولِهِ لِهَاجِرَتِهَا إِلَى اللَّهِ
 وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هَاجِرَةً إِلَى كُنَانٍ نَجَسَتْهَا أَوْ
 امْرَأًا يَتَزَوَّجُهَا لِهَاجِرَتِهَا إِلَى مَا خَافَ إِلَيْهِ.
 982۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا
 دار و مدار نیت پر ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت
 کی تو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کیلئے
 ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ
 کیلئے ہے اور جس نے دنیا پانے کیلئے یا کسی عورت سے شادی
 کرنے کیلئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس مقصد کیلئے ہے
 جس کیلئے اس نے ہجرت کی۔

چو ہے کاشی میں گر جانا

983۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے (شرعی حکم) پوچھا کیا کہ چو کاشی میں گرے اور مر جائے آپ نے فرمایا اسے نکال دو اور جو کاشی کے آس پاس ہے اسے پھینک دو (باقی کھالو)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب کاشی بھا ہو تو چو اور اس کے آس پاس کے کاشی کو نکال جائے اور پھینک دیا جائے باقی کاشی کھالیا جائے اگر کاشی بھلا ہو تو اس میں سے کچھ بھی نہ نکھایا جائے۔ اس سے چراغ جلایا جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

مردار کے چڑے کو رنگنا

984۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب چڑے کو رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

985۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ مردار کا چروا رنگ لیا جائے تو اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

986۔ حضرت عید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت یونسہ رضی اللہ عنہا کے آزار کردہ غلام کو مٹا فرمایا تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے اس کی جلد سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا اس کو کھانا حرام کیا گیا ہے۔

بَابُ: الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّنَنِ

983۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَلَ عَنْ فَارَةٍ وَلَفَتْ فِي سَنَنِ لَمَّا تَقَعَتْ؟ قَالَ: خَرَّوْهَا وَمَا خَوَّلَهَا مِنَ السَّنَنِ فَاطَرُ خَوْفٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا كَانَ السَّنَنِ جَدِيدًا أُجِلَّتِ الْفَارَةُ وَمَا خَوَّلَهَا مِنَ السَّنَنِ فَرُمِيَ بِهِ، وَأَجِلَّ مَا يَسُوهُ ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ ذَالِهَا لَا يُؤْخَلُ مِنْهُ خَشْيَةً، وَاسْتَضْيَحَ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاشِيَةِ مِنْ لَفْظِهَا.

بَابُ: دَبَاغُ الْمَيْتَةِ

984۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي وَغْلَةَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَبَغَ الْإِنْسَانُ فَقَدْ طَهَّرَهُ.

985۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دَبِغَتْ.

986۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ كَانَ أَصْلُهَا مَوْتَى لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَيْتَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلَا ابْتِغَضْتُمْ بِجُلُودِهَا، قَالُوا: بَلَى. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلُهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، إِذَا ذُبِغَ بِغَابِ الْمَيْتَةِ فَقَدْ عَظُرَ، وَهُوَ ذَكَاةٌ وَلَا نَأْسُ بِالْأَنْطِغَاعِ بِهِ، وَلَا نَأْسُ بِنَبِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَالْعَاقِبَةِ مِنْ قَوْلِهِمَا: وَجَنَّهُمُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس پر عمل کرتے ہیں جب مردار کا چمڑا رنگ دیا جائے تو دو پاک ہو جاتا ہے۔ یہی اس کی پاکیزگی ہے اس سے طبع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی اس کے فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بچنے لگا۔ نہ کہ اجرت لینا

بَابُ: كَسْبُ الْحَجَامِ

987- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے بچے لگائے آپ نے ان کو ایک صاع مجبور دیں اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں تخفیف کریں۔

987- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَصَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ حجام کو بچے لگانے کی اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، لَا نَأْسُ أَنْ يُعْطِيَ الْحَجَامُ أَجْرًا عَلَى خِصَامِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ.

988- حضرت تابع نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ غلام اور اس کا مال اس کے آقا کی ملکیت ہے غلام کو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اپنا مال خرچ کرنا جائز نہیں مگر وہ کھا سکا ہے یا کپڑے خوا سکا ہے یا جائز طریقہ پر خرچ کر سکا ہے۔

988- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَلْمَمْلُوكُ وَمَالُهُ بِنَبِيِّهِ وَلَا يَصْلُحُ لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهِ خَيْرًا بَعْدَ إِذِنْ سَيِّدِهِ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ أَوْ يَحْتَسِبَ أَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوفِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے مگر اسے کھانے میں رخصت دے رکھی ہو جسے کھایا جاتا ہے یا کھلایا جاتا ہے اور سواری وغیرہ کو عاریہ دینے میں رخصت دے رکھی ہو لیکن وہ ہم و دنیا رکھی کو بہرہ کر لیا کپڑے پہنا یا (غلام کیلئے) درست نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّهُ يَرْتَضِ لَهٗ فِي الْعُقُودِ الَّذِي يُؤْخَذُ أَنْ يُعْطِيَ بِنَهْ، وَلَهُ عَارِيَةُ الدَّابَّةِ وَنَحْوُهَا فَلَمَّا جَبَهُ دِرْهَمٌ وَدِينَارٌ أَوْ كَسُوهُ قُزْبٌ فَلَا يَنْفَعُ قَوْلُ أَبِي خَنِيفَةَ وَجَنَّهُمُ اللَّهُ.

989۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْعَ صَحَابٍ يَتَفَتَّحُونَ بِنَا إِلَيَّ لِرُؤُوسِ النَّبِيِّ ﷺ، إِذَا كُنْتُ الْخُرْفَةُ نَوِي الْقَابِضَةُ أَوْ الْقَسَمُ، وَكَانَ يَتَفَتَّحُ بِأَعْيُنِهِمْ صُحُفَةً إِلَيَّ خَفِضَةً، فَإِنْ كَانَ قِلَّةٌ قُوْتُ قِلَاضٍ كَانَ بِهَا.

989۔ حضرت زید بن اسلم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لویا لے جے جب کوئی کھانے پینے کی چیز یا جمل یا گوشت ہوتا تو ان میں ازواج رسول ﷺ کی خدمت میں بھیجے جے اور ان سب سے آخر میں حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجے جے تاکہ نقصان یا کمی ہو تو وہ ان کے حصہ میں ہو۔

990۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَنَّبِ يَقُولُ: وَلَقَبْتُ الْيَقِينَةَ يَحْيَى بِنْتَهُ عَفْصَانٌ فَلَمْ يَتَّي مِنْ فَعْلٍ بَلَدٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَلَقَبْتُ بِنْتَهُ الْخُرَّةَ فَلَمْ يَتَّي مِنْ أَصْحَابِ الْخَنْزِيرَةِ أَحَدًا، فَإِنْ وَلَقَبْتُ الْيَقِينَةَ لَمْ يَتَّي بِالنَّاسِ يَتَّي.

990۔ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ایک فتیرہ پا ہوا یعنی شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل بدر میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا پھر فتیرہ 7 واقع ہوا (زید کے دور حکومت میں ۳۳ ہجری) تو اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی باقی نہ رہا اگر کوئی تیسرا واقع ہوتا تو کوئی بھی صاحب دالہ باقی نہ رہتا۔

991۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمرَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَلَّكُمُ رَاعٍ وَكَلَّكُمُ مَسْوُولٌ عَنْ رَجِيئِهِ فَلَا يَجِزُ إِلَيْهِ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْوُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْوُولٌ عَنْهُمْ، وَامْرَأَةُ الرَّجُلِ رَاجِعَةٌ عَلَى مَالِ زَوْجِهَا، وَهِيَ مَسْوُولَةٌ عَنْهُ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْوُولٌ عَنْهُ، فَكَلَّكُمُ رَاعٍ وَكَلَّكُمُ مَسْوُولٌ عَنْ رَجِيئِهِ.

991۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی جو لوگوں پر امیر ہے وہ ان کا گمران ہے اس سے ان کے حلقہ نبی پر جمع ہوگی مرد اپنے اہل خانہ کا راعی ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا مرد کی بیوی اپنے شوہر کے مال کی گمران ہے اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال میں تمہیں ہے اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

992۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عَفْصَانَ، عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْعَاوِزَ يَقْتُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُنْصَبُ لَهُ إِزَاءُ، فَيَقَالُ حَلِبْ حَلْبَرَةٌ فَلَانٍ.

992۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عہد کی خلاف ورزی کرنے والا قیامت کے روز اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کے لیے ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کا دھوکہ ہے۔

993۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا نَافِعُ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، 993۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑے کی چوٹانی میں قیامت تک کیلے خیر دے گا۔

994۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، 994۔ حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (حلیہ مجبوری میں) گھوڑے کو کر چوٹاں کیا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ زَاغَ يَتَوَلَّى قَائِلًا: 994۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، 994۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ کر چوٹاں کرنا افضل ہے۔

995۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، 995۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میں چھوڑ دوں تو مجھے بھی چھوڑ دیا کرو (جہیں جب حکم نہ دوں تلف سوالات نہ اٹھایا کرو) تم سے پہلی قومیں کثرت سوالات اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں جس چیز سے میں جہیں منع کروں تو تم اس سے باز رہا کرو۔

996۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، خَلِيقًا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، 996۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خواب میں ایک یا دو بڑے ڈول کھینچے ہوئے دیکھا ان کے کھینچنے میں کزوری کا اثر ہے اللہ تعالیٰ ان کی منظریت فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہما سے تو وہ بڑا ڈول بہت ہی بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا میں نے لوگوں میں ایسا طاقتور شخص نہیں دیکھا وہ ڈول کھینچ رہے حتیٰ کہ لوگوں نے جانوروں کے پلانے والا حوض بھر لیا۔

تفسیر

997۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَضَنِي، 997۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد صلوٰۃ ظہر ہے۔

بَابُ: التَّضْيِيرُ

997۔ اُخْبِرْنَا مَا لَكَ، اُخْبِرْنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَضَنِي، 997۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد صلوٰۃ ظہر ہے۔

998۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حُثِيَ اَتْحُبُّ مُصْخَفًا يَلْبَسُهُ زَوْجَ النِّسَاءِ فَقَالَ: إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ قَادِبِينَ، فَلَمَّا بَلَغْتَهَا اَدْلَيْتَهَا لِقَائِكَ: خَابَطُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى، وَصَلَاةِ الْقَضْرِ وَلَقَوْمًا بِاللَّهِ قَابِلِينَ.

998۔ حضرت عمرو بن ماثع سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حمہ رضی اللہ عنہا کیلئے قرآن پاک گھا کر آتا تھا انہوں نے فرمایا جب تم اس آیت پر پہنچو (جس میں ملاء وسطیٰ کا ذکر ہے) تو مجھے بتا دو چنانچہ جب میں اس تک پہنچا میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کھسو حالطو اعلى الصلوات والصلوة الوسطى و

صلوة العصر ولوموا لله قسطن-

999- اَمْرًا مَالِكًا، اَمْرًا زَيْدًا بَنَ اَسْلَمَ، غَنِ الْقِنْدَاقَ بَنَ عَجَبًا، عَنْ اَبِي يُوْنُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ، قَالَ: اَمْرُؤُنِي اَنْ اُكْتَبَ لَهَا مِصْحَفًا، قَالَتْ: اِنَّمَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْاَمَةَ قَادِيَةً ﴿عَابِلُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾، فَلَمَّا بَلَغَتْهَا اَدْبَتَهَا وَاسْتَلَتْ عَلَيَّ: ﴿عَابِلُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى، وَصَلَاةِ الْغَضْرِ وَفَوْرُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ﴾، سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

-۱۰-

1000۔ اُخْبِرْنَا مَالِكُ، اُخْبِرْنَا عَمْرُو بْنُ صَبَّاحٍ،
 اللَّهُ سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ يَقُولُ فِي الْبَقَايَاتِ
 الصَّالِحَاتِ: قَوْلُ الْعَبْدِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔
 1000۔ حضرت عمارہ بن میاؤ سے روایت ہے کہ انہوں
 نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا آپ الباقیات
 الصالحات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب
 بندے کو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
 واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
 کہتا ہے۔

1001۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّكَ اَخْبَرَنَا اَبُو شَهَابٍ وَمُسْلَى عَنْ الْمُحَصَّنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ نَجِيدةَ ابْنِ الْمُتَنَبِّسِ يَقُولُ: هُنَّ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ، وَيَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللَّهَ خَرَّمَ الزَّيْنَةَ.

1001۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے المحصنات من النساء کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے مراد شوہر والی عورتیں ہیں اس تفسیر کا حاصل یہ

100۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے مصحفیات من النساء کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے پایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے مروی ابوہریرہ والی عورتیں ہیں اس تفسیر کا حاصل یہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا حرام قرار دے دیا ہے۔

1002۔ حضرت مرثد مہر الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے میں نے نہیں دیکھا کہ اس امت نے اس آیت سے زیادہ کسی حکم میں امرض کیا ہو "وَن ظا لظعان من المؤمنین الطلوا فاصلحوا بینهما ارج" اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر سرکشی کرے تو سرکشی کرنے والے گروہ سے جنگ کر دیں یہاں تک کہ وہ حکم الہی کی طرف لوٹ آئیں اگر لوٹ آئیں تو ان کے درمیان انصاف سے صلح کرادو۔

1003۔ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان الزامی لا ینکح الا ذالہ او مشرکہ الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سنا کہ یہ آیت اس کے بعد والی آیت سے منسوخ ہوگئی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "والنکحوا الاہامی منکم ارج"۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے کہ اس عورت سے نکاح کر لینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ بدکار ہو اور اس سے ایسا شخص نکاح کرے جو بدکار نہیں۔

1004۔ حضرت مہر الرحمن بن قاسم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فرمان ولا جناح علیکم لہما عرضہم را کی تفسیر بیان کرتے ہوئے

1002۔ اُخْبَرَنَا مَالِکٌ، اُخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی نَعْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزَمٍ اَنَّ اَبَاہُ اُخْبَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّہَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مَا رَأَيْتُ هَذِهِ الْاُمَیَّةُ عَنْہُ مِنْ هَذِهِ الْاُمَیَّةِ: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَلَوْا فَاصْلِحُوا بَیْنَهُمَا، فَإِنْ تَفَتْ اِخْتِلَفَا عَلَى الْاُخْرٰی فَلَطَالُوا الْبَیِّنَاتِ کَیْفَی خُشِیَ نَفِیْ اِلٰی اَمْرِ اللّٰهِ فَإِنْ فَاَتَ فَاصْلِحُوا بَیْنَهُمَا﴾

1003۔ اُخْبَرَنَا مَالِکٌ، اُخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسِیْبٍ فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوا اِلَّا ذَاہِیَہٗ اَوْ مُشْرِکَہٗ وَالزَّوْاہِیَ لَا یَنْکِحُہَا اِلَّا ذَاہِیَ اَوْ مُشْرِکَہٗ﴾ قَالَ: وَتَسْبِغُہُ یَقُولُ: اِنَّہَا نُسِخَتْ هَذِیہِ الْاٰیَۃُ بِالْبَیِّنَاتِ یَقُلُّہَا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَاصْلِحُوا اِلَیْہِمْ مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ بَیْنِکُمْ﴾ وَاصْلِحْکُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبَیْہَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِیْفَہُ وَالشَّامِیَہِ مِنْ لَفْظِہَا لَا یَأْسُ بِزَوْجِ الْمَرْأَةِ، وَإِنْ كَانَ لَهَا فَجَرَتْ، وَإِنْ یَزَوَّجُہَا عَنْ لَمْ یَفْجُرْ۔

1004۔ اُخْبَرَنَا مَالِکٌ، اُخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیہِ، اَنَّہُ كَانَ یَقُولُ فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِنْ جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَضْتُمْ بِہِ مِنْ

جَعَلِيَةَ الْبَسَاءِ أَوْ اُخْتَسِمَ فِي اَنْفُسِكُمْ قَالَ: اَنْ تَقُولَ لِلْمَرْءِ وَهِيَ لِي جَعَلِيَةُ بَيْنَ وَلَدِي وَزَوْجِي: اَنْتَ عَلَى عَهْدِي وَانِّي اِيْنِكَ لَوَ اِيْبٌ. وَانَّ اللّٰهَ سَاقِي اِيْنِكَ دِلَاقًا وَتَعُوْهُ هَذَا مِنْ الْقَوْلِ.

فرماتے ہیں جو عورت اپنے شوہر کی وفات پر عدت گزار رہی ہو اس سے کوئی کہے کہ تم میرے لیے معزز ہو اور مجھے تم سے رغبت ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطا فرمائے گا اور اس طرح کی کوئی بات کرنے (جس میں واضح نکاح کا پیغام نہ ہو) تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

1005۔ اُخْبَرْنَا عَنِكَ خَلْقًا نَالِقًا. عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ. قَالَ: ذُلُّوْكَ الشَّمْسِ مَثَلًا.

1005۔ حضرت نافع نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا دلوک الشمس سے مراد اس کا اعلان ہے۔

1006۔ اُخْبَرْنَا عَنِكَ خَلْقًا قَاوِدُ بْنُ الْحَضَنَةِ. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: ذُلُّوْكَ الشَّمْسِ مَثَلًا وَعَسَى اللَّيْلُ اِيْجْمَاعُ اللَّيْلِ وَهَلْ تَعْلَمُ.

1006۔ حضرت داؤد بن حصین نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ دلوک الشمس سے مراد اس کا اعلان ہے اور عسلی الليل سے مراد رات اور اس کی تاریکیوں کا اکٹھا ہونا ہے۔

لَا تَعْلَمُ. هَذَا قَوْلُ ابْنِ عُثْمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: ذُلُّوْكُمْ غُرُوبُهَا وَكُلُّ خَسَفٍ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے دلوک سے مراد اس کا غروب ہونا تمام ظہیر میں درست ہیں۔

1007۔ اُخْبَرْنَا عَنِكَ خَلْقًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ. اَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَرَ اُخْبَرَهُ: اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا اُجْلِكُمْ لِيَمَّا خَلَا مِنْ الْاَمَمِ. حَتَّمَا بَيْنَ ضَلَاةِ الْقَضَرِ اِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ. وَانَّمَا مَقْلُكُمُ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَنْ خَلَّيْ اِسْتَعْمَلُ عَمَلًا لَقَالَ: مَنْ يَمْتَلِ لِي اِلَى يَضَفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاةٍ قِيَرَاةٍ؟ قَالَ: لَقَمِيْلَتِ الْيَهُودُ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَمْتَلِ لِي مِنْ يَضَفِ النَّهَارِ اِلَى الْقَضَرِ عَلَى قِيَرَاةٍ قِيَرَاةٍ؟ لَقَمِيْلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيَرَاةٍ قِيَرَاةٍ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَمْتَلِ لِي مِنْ ضَلَاةِ الْقَضَرِ اِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ

1007۔ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہستی اس کے مقابلہ میں تمہاری عمر اس قدر ہے جس قدر نماز مصر سے سورج غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک آدمی نے حد در کام پر لگائے اور کہا کہ ایک ایک قیراط کے عوض دوپہر تک میرا کام کون کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہودیوں نے کام کیا پھر اس شخص نے کہا کہ ایک ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک میرا کام کون کرے گا؟ تو نصاریٰوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر اس نے کہا کہ نماز مصر سے لے کر سورج

عَلَى قَبْرِ الْحَكِيمِ قَبْرِ الْحَكِيمِ، أَلَا فَاتَمَّ الَّذِينَ يَتَمَلَّوْنَ مِنْ صَلَاحِ النَّصْرِ إِلَى غَرْبِ الشَّمْسِ عَلَى قَبْرِ الْحَكِيمِ قَبْرِ الْحَكِيمِ، قَالَ: فَغَضِبَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَكْلًا عَمَلًا، قَالَ: هَلْ خَلَفْتُمْ مِنْ خَلْقِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّ فَضْلِي أَكْبَرُ مِنْ جَنْتِكُمْ.

اس شخص نے کہا کیا میں نے تمہارے حق میں کسی کی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا یہ میری طرف سے فضل و احسان ہے جسے تمہاری طرف سے ملتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز صوم سے پڑھنا جلدی پڑھنے کی نسبت افضل ہے کیا آپ غور نہیں کرتے کہ اس حدیث میں کھمر اور صوم کا درمیانی وقت صوم اور مغرب کے درمیانی وقت سے زیادہ بیان ہوا ہے۔ جس نے صوم کی نماز جلدی پڑھ لی اس کی کھمر اور صوم کا درمیانی وقت صوم اور مغرب کے درمیانی وقت سے کم ہو گیا۔ پس یہ حدیث نماز صوم سے پڑھنے پر دلالت کرتی ہے۔ صوم کو ہم سے پڑھنا اس کو جلدی پڑھنے سے افضل ہے جب تک کہ صوم غیب اور فطاف رہے اور اس میں زکوٰۃ نہ مل جائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکثر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

شَيْعَتُكَ تَهْتِكُ رَبَّ الْوَلَدِ عَمَّا يَتَمَلَّوْنَ ۖ وَتَسْمَعُ عَلَى التَّرْسَلِينَ ۖ يَا اَلْعَدُوَّ يَلُو تَهْتِكُ الْوَلَدِ ۖ

رب او زعمی ان اشکر نعمتك التي اعمت علي وعلى والدي وان اعمل صالحا ترضاه واصلح لي في ذرعي التي تبت اليك واني من المسلمين ۝
صلى الله على حبيب محمد وعلى آله واصحابه اجمعين

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَابِعُ النَّصْرِ الْفَضْلُ مِنْ تَعْبِيرِهَا، أَلَا تَرَى أَنَّهُ جَعَلَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى النَّصْرِ أَكْثَرَ مِمَّا بَيْنَ النَّصْرِ إِلَى الْغَرْبِ فِي هَذَا الْخَبَرِ، وَمَنْ عَجَلَ النَّصْرَ كَانَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى النَّصْرِ أَكْلًا مِمَّا بَيْنَ النَّصْرِ إِلَى الْغَرْبِ، فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى تَابِعِ النَّصْرِ، وَتَابِعُ النَّصْرِ الْفَضْلُ مِنْ تَعْبِيرِهَا، مَا دَامَتِ الشَّمْسُ تَبْخَضُ نَبِيَّةً لَمْ تَغَابِطْهَا صَلَاحُ قَوْلِ أَبِي خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْقَائِمُ مِنْ قَهْرِنَا وَحَبِيبِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى.

فهرست فعلی احادیث

حدیث	حدیث	روای
140	صلی بنا رسول الله ﷺ ركعتين ثم قام ولم يجلس	ابن بحينة
233	أن النبي ﷺ كان يصلي يوم الفطر والأضحي قبل الخطبة	ابن شهاب
574	فلما رآه النبي ﷺ ولب إليه فرحاً	ابن شهاب
419	هكذا رأيته ﷺ يفعل (كيف كان يغسل النبي ﷺ رأسه وهو	أبو أيوب
(محرم)		
489	صلی رسول الله ﷺ المغرب والعشاء بالفز دلفة جميعاً	أبو أيوب الأنصاري
898	أن رسول الله ﷺ استعمل رجلاً من بني	أبو بكر محمد بن عمرو
898	لفغضب رسول الله ﷺ حتى عرف الغضب	أبو بكر محمد بن عمرو
259	كان رسول الله ﷺ يصلي ما بين صلاة العشاء إلى صلاة الصبح	أبو جعفر
377	كان رسول الله ﷺ يحسب العشر الوسط	أبو سعيد الخدري
853	أن رسول الله ﷺ قضى بالشفعة فيما لم يقسم	أبو سلمة بن عبد الرحمن
287	أن رسول الله ﷺ كان يصلي وهو حامل أماعة	أبو قتادة
276	أن رسول الله ﷺ سجد في (إذا السماء انشقت)	أبو هريرة
674	فقضى فيه رسول الله ﷺ بكرة عبد أو ولادة	أبو هريرة
236	كان (رسول الله ﷺ) يقرأ بقاف والقرآن المجيد	أبو واقد الليثي
485	كان (رسول الله ﷺ) يسير العنق حتى إذا وجد	أسامة بن زيد
351	أن رسول الله ﷺ كان يقبل وهو صائم	أم سلمة
268	أوسلت أم الفضل بقدح من لبن وهو ﷺ واقف بعرفة	أم الفضل ابنة الحارث
	أنها جاءت بابن لها صغير لم يأكل الطعام الى رسول الله ﷺ	أم قيس بنت محصن
40	فوضعه في حجره فقال علي ثوبه فدعا بماء فوضح عليه ولم يغسله	
162	أن رسول الله ﷺ صلى عام الفتح ثمان ركعات	أم هانئ
522	أن رسول الله ﷺ دخل مكة عام الفتح وعلى رأسه	أنس بن مالك

887	فرايت رسول الله ﷺ يتبع الدباء من حول القصعة	أنس بن مالك
946	كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن	أنس بن مالك
986	حجم أبو طيبة رسول الله ﷺ فاعطاه صاعاً	أنس بن مالك
454	أن رسول الله ﷺ رمل من الحجر إلى الحجر	جابر بن عبد الله
474	أن رسول الله ﷺ حين هبط من الصفا مشى	جابر بن عبد الله
155	ما رأيت النبي ﷺ يصلي في سبحة فاعداً قط	حفصة بنت عمر
244	أن رسول الله ﷺ كان إذا سكبت المؤذن	حفصة بنت عمر
528	أن أباها زوجها وهي لب فكرهت ذلك فجاءت	اختساء ابنة عذام
388	أن رسول الله ﷺ أقطع لبال بن العارث معادن	وبهجة بن أبي عبد الرحمن
308	كان رسول الله ﷺ يمشي أمام الجبازة، والخلفاء	الزهرى
320	أن النبي ﷺ أخذ من محروس البحرين الجزية	الزهرى
167	فقام (أبي النبي ﷺ) فصلى ركعتين خفيفتين ثم صلى	زيد بن خالد الجهني
677	ففضى رسول الله ﷺ على أهل الحائط	سعيد بن محبصة
316	أن رسول الله ﷺ نعى النجاشي في اليوم	سعيد بن المسيب
673	أن رسول الله ﷺ قضى في الجنين بقل	سعيد بن المسيب
829	كان رسول الله ﷺ يبعث عبد الله بن رواحة فيخرج	سعيد بن المسيب
252	أن النبي ﷺ أوتر على راحته	سعيد بن يسار
392	أن رسول الله ﷺ عام حجة الوداع كان	سليمان بن يسار
520	أن رسول الله ﷺ استحجم فوق رأسه وهو يومئذ محرم	سليمان بن يسار
830	أن رسول الله ﷺ كان يبعث عبد الله بن رواحة	سليمان بن يسار
885	فقله رسول الله ﷺ بيده	سهل بن سعد
37	أنه خرج مع رسول الله ﷺ عام خيبر	سويد بن نعمان
671	كتب إلى رسول الله ﷺ في أشيم الضبابي	الضحاك بن سليمان
339	أن رسول الله ﷺ بعث معاذ بن جبل إلى اليمن	طاووس بن كيسان
2	أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر والشمس	عائشة
41	أبى النبي ﷺ يصلي لبال على ثوبه فدعا بماء	عائشة

56	كان رسول الله ﷺ يصب من أعله ثم يام ولا يمس ماء	عائشة
166	أن رسول الله ﷺ كان يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة	عائشة
239	ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولا غيره على إحدى عشرة ركعة	عائشة
266	أن رسول الله ﷺ كان لا يسلم في ركعتي الوتر	عائشة
350	فاشهد على رسول الله ﷺ أنه كان يصبح جنباً من جماع غير احتلام لم يصوم ذلك اليوم	عائشة
372	كان رسول الله ﷺ يصوم حتى يقال: لا يفطر	عائشة
376	كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف يذلي إلى رأسه	عائشة
204	كان رسول الله ﷺ يجمع بين الظهر والعصر في سفر	عبد الرحمن بن هرمز
293	خرج رسول الله ﷺ إلى المصلى لاستسقى	عبد الله بن زيد
30	أن رسول الله ﷺ أكل جنب شاة لم صلى ولم يتوضأ	عبد الله بن عباس
171	فاستطاعت في عرض الوسادة واستطاع رسول الله ﷺ وأعله في طولها	ابن عباس
359	أن رسول الله ﷺ خرج عام الفتح في رمضان	ابن عباس
480	وجعل رسول الله ﷺ يصرف وجهه الفصلي يديه	ابن عباس
99	كان رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه	عبد الله بن عمر
145	كان رسول الله ﷺ إذا جلس في الصلاة وضع كفه	عبد الله بن عمر
202	أن رسول الله ﷺ كان إذا عجل به السير جمع بين المغرب والعشاء	عبد الله بن عمر
206	كان رسول الله ﷺ يصلي على راحلته في السفر	عبد الله بن عمر
207	فإن رسول الله ﷺ كان يوتر على البعير	عبد الله بن عمر
212	كان رسول الله ﷺ يعلله (الصلاة على الدابة)	عبد الله بن عمر
276	وأبته رسول الله ﷺ على حاجته مستقبل بيت المقدس	عبد الله بن عمر
295	أن رسول الله ﷺ يصلي قبل الظهر ركعتين	عبد الله بن عمر
477	لما الأركان فتي لم أر رسول الله ﷺ مسلم إلا اليمانيين	عبد الله بن عمر

479	أن رسول الله ﷺ دخل الكعبة هو وأسماء	عبد الله بن عمر
489	أن رسول الله ﷺ صلى المغرب والعشاء بالمر دلفة	عبد الله بن عمر
514	أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل من حج أو عمرة	عبد الله بن عمر
515	أن رسول الله ﷺ كان إذا صبر من الحج أو العمرة	عبد الله بن عمر
685	أن النبي ﷺ قطع في مجن	عبد الله بن عمر
693	فامر بهما رسول الله ﷺ فرجما	عبد الله بن عمر
718	أن النبي ﷺ عطب في بعض مغازبه	عبد الله بن عمر
787	كما نتاع الطعام في زمان رسول الله ﷺ	عبد الله بن عمر
662	أن رسول الله ﷺ بعث سرية قبل نجد	عبد الله بن عمر
870	الخلد رسول الله ﷺ عتقاً من ذهب	عبد الله بن عمر
924	أن رسول الله ﷺ كان يأتي لقاء	عبد الله بن عمر
970	أنه رأى رسول الله ﷺ مستلقياً في المسجد	عبد الله بن عمر
448	أن النبي ﷺ لم يحتمر إلا ثلاث عمر	عروة بن الزبير
172	أن رسول الله ﷺ كبر في صلاة من الصلوات لم أشار	عطاء بن يسار
309	أن رسول الله ﷺ كان يقوم في الحنابة	علي بن أبي طالب
104	كان رسول الله ﷺ يكبر كلما عطف وكلماً رفع	علي بن الحسين
844	أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد	محمد بن زين العابدين
47	أن النبي ﷺ ذهب لحاجته في غزوة تبوك	المغيرة بن شعبة
226	كان (رسول الله ﷺ) يقرأ:	النعمان بن بشير
	هل أتاك حديث الغاشية	!

فہرست قولی احادیث

حدیث نمبر	راوی	حدیث
(ب)		
888	انس بن مالک	الذین لعنہ
878	یحییٰ بن سعید	اجلس
878	یحییٰ بن سعید	احلب
633	عائشہ	ادعوا الثلث وتصدقوا بما بقی
500	عبد اللہ بن عمرو بن العاص	الذبح ولا حرج
690	عبد اللہ بن ابی ملکبہ	الذهب حتى تضعی
684	صفوان بن عبد اللہ	ارجع ابا وھب الی اباطح مکہ
411	ابو ہریرہ	ارکھا
500	عبد اللہ بن عمرو بن العاص	ارم ولا حرج
901	عطاء بن یسار	استاذن علیھا
449	ابوبکر بن عبد الرحمن	اعتمری فی رمضان فان عمرہ فیہ کحجۃ
500	عبد اللہ بن عمرو بن العاص	الحمل ولا حرج
464	عائشہ	افعلی ما یفعل الحاج غیر ان لا تطرفی
522	انس بن مالک	اقتلوه
749	سعد بن عبادہ	اقضہ عنھا
362	الزھری	افضیا یومنا مکانہ
185	سعید بن المسیب	اکالہ لنا الصبح
877	عثمان بن ابی العاص	امسحہ بیمینک سبع مرات
403	عروہ بن الزبیر	انحرھا والقی فلا تھتھا أو نعلھا
425	عن عطاء بن ابی رباح	الزع قمیصک وغسل هذه الصفرة عنک
465	عائشہ	اتفضی راسک وامسحطی وأعلی
888	انس بن مالک	أأرسلک أبو طلحہ؟

699	سعيد بن المسيب	أبكر أم لب؟
883	سهل بن سعد الساعدي	أتأذن لي في أن أعطيه
391	السائب بن خلاد	أتأني جبريل عليه السلام فأمرني أن أمر أصحابي
901	عطاء بن يسار	أتحب أن تراها عريانة؟
905	عائشة	أتحبين أن تروى لعيهم؟
645	عائشة	أتطعمينها مما لا تأكلين؟
09	أبو هريرة	إذا استيقظ أحدكم من نومه فليغسل يده
57	ابن عمر	إذا أتى أحدكم الجمعة فليغتسل
882	ابن عمر	إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه
136	أبو هريرة	إذا أمن الإمام فأمنوا
93	أبو هريرة	إذا ثوب بالصلاة فلا تأتوها تسعون
217	محبين الديلمي	إذا جئت فصل مع الناس وإن كنت قد صليت
984	ابن عباس	إذا دبع الإهاب فقد طهر
275	أبو قتادة	إذا دخل أحدكم المسجد فليصل ركعتين
885	ابن عمر	إذا دعى أحدكم إلى وليمة
704	زيد بن حنبل	إذا ذلت فأجلدوها
91	أبو سعيد الخدري	إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن
139	عطاء بن يسار	إذا شك أحدكم في صلاته فلا يدرى كم صلى
294	أبو هريرة	إذا صلى أحدكم ثم جلس في مصلاه
248	أبو هريرة	إذا صلى أحدكم للناس فليخف فإن فيهم
955	المطلب بن عبد الله	إذا قلت باطلاً فذلك البهتان
230	أبو هريرة	إذا قلت لصاحبك أنصت فقد لغوت
280	ابن عمر	إذا كان أحدكم يصلي فلا يصفق
272	أبو سعيد الخدري	إذا كان أحدكم يصلي فلا يدع أحداً يمر
184	أبو هريرة	إذا كان الحر فابردوا عن الصلاة
317	أبو أمامة	إذا ماتت فأذنوني بها

42	المقداد بن الأسود	إذا وجد أحدكم ذلك فليضح فرجه وليتوضأ
951	حصين بن محصن	أذات زوج أنت؟
709	علي بن أبي طالب	أرى أن تضربه ثمانين
615	عائشة	أراء فلانة، نعم لحفصة من الرضاعة
632	البراء بن عازب	أربع وهي العرجاء
138	أبو هريرة	أصدق ذو الدين
96	سلمة بن عبد الرحمن بن عوف	أصلتان معاً؟
825	أبو رافع	أعطاه إياه، فإن غيّر الناس
956	جابر بن عبد الله	أغلّقوا الباب وأوْكروا السفاء
876	عروة بن الزبير	أغلا تسترقون له من العين؟
829	سعيد بن المسيب	أفركم ما أفركم الله على أن الفم
643	أبو هريرة	أكل كل ذي ناب من السباع حرام
820	أبو هريرة	أكل تمر خسر هكذا؟
805	النعمان بن بشير	أكل ولدك نحلته مثل هذا؟
327	أبو أمامة	ألم أمركم أن تؤذوني؟
467	عائشة	ألم ترى أن قومك حين بنوا الكعبة اقتضروا
187	عائشة	ألم تكن طافت ممكن بالبيت؟
467	ابن عمر	ألا صلوا في الرحال
647	زيد بن خالد الجهني	ألا أخبركم بخبر الشهداء؟
680	سهل بن أبي حمزة	إما أن يدنوا صاحبكم وإما أن يؤذونا
370	عمرو بن العاص	أما علمت أن رسول الله ﷺ كان يأمرنا بالقطر
694	أبو هريرة وزيد بن خالد	أما والذي نفسي بيده لأقتلن
380	ابن عمر	أمر رسول الله ﷺ أهل المدينة أن يهلوا من ذي الحليفة
429	سعيد بن أبي وقاص	أمر رسول الله ﷺ بقتل الوزغ
529	ابن شهاب	أمسك منهن أربعة وفارق سائرهن
955	المطلب بن عبد الله	أن تذكر من المرأة ما يكره أن يسمع

- 943 ابن عمر إن تطمئنا في امرئ فقد كنتم تطمئنون
- 953 أبو بكر بن محمد إن عطس فشمته
- 961 إن كان الشؤم في شيء
- 137 أبو هريرة إن أحدكم إذا قام في الصلاة جاءه الشيطان
- 944 أبو سعيد الخدري إن أمن الناس على في صحبته وماله أبو بكر
- 346 ابن عمر إن بلالاً ينادي بليل فكلوا
- 712 ابن عباس إن الذي حرم شربها حرم بيعها
- 881 أم سلمة إن الذي يشرب في آنية القضة
- 985 عائشة أن رسول الله ﷺ أمر أن يستمتع بجلود
- 867 ابن عمر أن رسول الله ﷺ رأى في بعض مغازيه امرأة مفتولة
- 757 أبو هريرة أن رسول الله ﷺ رخص في بيع العرايا
- 756 زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ رخص لصاحب العرية
- 635 جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ كان ينهى عن أكل لحوم الضحايا
- 923 جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ نهى أن يأكل الرجل بشماله
- 642 أبو ثعلبة الحاشي أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل كل ذي ناب
- 633 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحوم الضحايا
- 634 جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلاث
- 759 عمرة أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار حتى
- 758 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار حتى يلدو صلاحها
- 772 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار وعن شرائها
- 775 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع حبل الحبلية
- 782 سعيد بن المسيب أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الحيوان باللحم
- 774 سعيد بن المسيب أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثور
- 778 سعيد بن المسيب أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع المزابنة
- 777 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع المزابنة
- 796 ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الولاء وهبته

771	ابن عمر	أن رسول الله ﷺ نهى عن ثلثي السلع حتى نهط
532	ابن عمر	أن رسول الله ﷺ نهى عن عن الشغار
369	سليمان بن يسار	أن رسول الله ﷺ نهى عن صيام أيام منى
286	علي بن أبي طالب	أن رسول الله ﷺ نهى عن لبس القسي
366	ابن عمر	أن رسول الله ﷺ نهى عن الوصال
915	سعيد بن المسيب	إن الرجل ليرفع بدعاء ولده
182	عبدالله الصنابحي	إن الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان
961	ابن عمر	إن الشزم في المرأة والدار والفرس
944	أبو سعيد الخدري	إن عبداً خير الله تعالى بين أن يؤتبه
992	ابن عمر	إن العادر يقوم يوم القيامة
949	يزيد بن طلحة	إن لكل دين خلفاً وخلق الإسلام الحياة
301	جابر بن عتيك	إن الله قد أوقع أجره على قدر نيته
753	ابن عمر	إن الله ينهاكم أن تحلقوا بآياتكم
963	ابن عمر	إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها
890	جابر بن عبدالله	المدينة كالأكبر
860	سعيد بن المسيب	إن الناس إذا رفعوا شيئاً
719	أبو العلاء بن عبد الرحمن	أن النبي ﷺ نهى أن يند في الدباء والمرفق
716	أبو قتادة الأنصاري	أن النبي ﷺ نهى عن شرب النمر
954	أسامة بن زيد	إن هذا الطاعون رجز
912	ابن عمر	إن اليهود إذا سلم عليكم أحدهم
440	الصعب بن جثامة	إننا لم نرده عليك إلا أنا حرم
730	سعد بن أبي وقاص	إنك لن تخلق فتعمل عملاً صالحاً
929	أنس بن مالك	إنك مع من أحببت
981	أنس بن مالك	إنكم سترون بعدى أثره
1007	ابن عمر	إنما أجلكم فيما خلا من الأمام
982	عمر بن الخطاب	إنما الأعمال بالنية

- 158 أنس بن مالك إنما جعل الإمام ليؤتم به
- 986 عبد الله بن عبد الله إنما حرم أكلها
- 175 ابن عمر إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل
- 633 عائشة إنما نهيتكم من أجل الدابة
- 673 سعيد بن المسيب إنما هذا من أخوان الكهان
- 869 ابن عمر إنما يلبس هذه من لا علاق له
- 494 عاصم بن عدي أنه (عليه السلام) وعص لوعاء الإبل في البصرة
- 90 أبو قتادة إنها ليست بنجس إنها من الطوافين
- 319 عائشة انهم ليكون عليها إنها لتعذب في قبرها
- 111 أبو هريرة إني أقول مالي انزاع القرآن؟
- 969 أنس لأسن إني أنس لأسن
- 870 ابن عمر إني كنت أليس هذا الخاتم
- 366 ابن عمر إني لست كهيتكم
- 367 أبو هريرة إني لست كهيتكم
- 941 أميمة بنت رقيقة إني لا أصفح النساء
- 161 أبو هريرة أو لكلكم ثوبان؟
- 524 أنس بن مالك أولم ولو بشاة
- 595 أبو هريرة إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث
- 367 أبو هريرة إياكم والوصال
- 669 سعيد بن المسيب أيشكي؟ أبه جنة؟
- 539 ابن عباس الأيام أحق بنفسها من وليها
- 918 ابن عمر أيما امرئ قال لأبيه: يا كافر
- 785 ابن مسعود أيما يبعان ثيابها فالقول
- 809 جابر بن عبد الله أيما رجل أعمر عمرى
- 786 عبد الرحمن بن الحارث أيما رجل باع متاعاً
- 764 سعد بن أبي وقاص أينقص الرطب إذا يس؟

- 698 زید بن أسلم أيها الناس قد آن لكم أن تنهوا
883 أنس بن مالك الأيمن فالأيمن

(ب)

- 888 أنس بن مالك بطعام؟
819 عطاء بن يسار مع الجمع بالدرهم واشتر
712 ابن عباس هم ساروته؟
697 زید بن أسلم بني هذين
933 أبو هريرة بينما رجل يمشى في طريق فاشد
302 أبو هريرة بينما رجل يمشى وجد غصن شوكة

(ت)

- 374 ابن عمر تحروا ليلة القدر في السبع الأواخر من رمضان
375 عروة بن الزبير تحروا ليلة القدر في الشهر الأواخر من رمضان
680 تحلفون وتستحقون دم صاحبكم
81 أم سليم تربت يمينك ومن أين يكون الشبه؟
570 سعيد بن المسيب تستأذن الأبيكار في أنفسهم
75 زید بن أسلم تشد عليها إزارها ثم شأنك بأعلاها
694 أبو هريرة وزيد بن خالد تكلم
55 عمر بن الخطاب توحاً وغسل ذكرك ونم
819 عطاء بن يسار التمر بالتمر مثلاً بمثل

(ث)

- 735 سعد بن أبي وقاص الثالث، والثالث كثير

(ج)

- 276 أبو هريرة جرح العجماء جبار
854 الشريد بن سويد الجار أحق بصفه

(ح)

- 905 عائشة حميك

حبك

- 905 عائشة
(ح)
348 أبو هريرة أخذ هذا فتصدق به
983 ابن عباس خلوها وما - لها من السن
426 ابن عمر خص من الدواب ليس على المحرم في قتلها
427 ابن عمر خص من الدواب من قتلها وهو محرم
993 ابن عمر الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة

(د)

- 950 ابن عمر دعه، فإن الحياة من الإيمان
301 جابر بن عتيك دعها فإذا وجب فلا تبكين بأكية
666 ابن مسعود دية الخطاء أخصامى: عشرون بنت مخاض
814 أبو هريرة الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم

(ذ)

- 995 أبو هريرة ذرونى ما ترككم فإنما أهلك
769 عباد بن الصامت اللهب باللهب مثلاً بمثل
815 عمر بن الخطاب اللهب بالفضة رياءً إلا هاء
930 أبو هريرة الذى ما عنده ما يغنيه ولا يفتن له

(ز)

- 914 عبد الله بن دينار وآنى ابن عمر وأنا أذعر
996 أبو هريرة رأيت ابن أبى قحافة نزع ذنوباً
892 إبراهيم النخعي رخص رسول الله ﷺ لأهل البيت القاصى فى الكلب
932 جعدة الحارثي ردوا البسكين ولو بظلف محرق
898 محمد بن عمرو الرجل يسألنى ما لا يصلح لى ولا له
920 أبو قتادة الرؤيا من الله والحلم من الشيطان

(ح)

- 285 الحسن زاذك الله حرصاً ولا تعد

(س)

- 816 سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن مثل هذا أبو الدرداء
656 سموا الله عليها لم كلوها عروة بن الزبير
958 الساعى على الأرملة والمسكين صفوان بن سليم
976 السرقة قطعة من العذاب أبو هريرة

(ش)

- 301 الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله جابر بن عتيك
302 الشهداء خمسة: المبطلون شهيد أبو هريرة

(ص)

- 156 صلاة أحدكم وهو قاعد مثل نصف صلاته وهو قاتم عبد الله بن عمرو
157 صلاة القاعد على نصف صلاة القائم عبد الله بن عمرو
503 صم ثلاثة أيام أو اطعم ستة مساكين كعب بن عجرة
997 الصلاة الوسطى زيد بن ثابت

(ط)

- 889 طعام الاثنين كاف للثلاثة أبو هريرة
475 طوفى من وراء الناس وأنت رأكبة أم سلمة

(ع)

- 486 عليكم بالسكينة عليكم بالسكينة فإن البر ليس بهيضا ع
485 العبر التي فيها جرس لا تصحبها الملائكة أم حبيبة
902

(غ)

- 58 غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم أبو سعيد الخدري
963 غفار غفر الله لها ابن عمر
301 غلبنا عليك يا أبا الربيع جابر بن عتيك

(ف)

- 476 فاعرجن عائشة

951	حصين بن محصن	فانظري أين أنت منه
940	أبو سعيد الخدري	فأين القدح عن فيك لم تنفس
940	أبو سعيد الخدري	فأمرقها
600	أبو هريرة	فيما كان بك؟
680	سهل بن أبي حمزة	فتحلل لكم يهود
189	ابن عمر	ففضل صلاة الجماعة على صلاة الرجل وحده
820	أبو هريرة	فلا تفعل، بع تمر ك بالدراهم
600	أبو هريرة	فلعل ابنك لزعه عرق
764	سعد بن أبي وقاص	فنهى (رسول الله ﷺ) عنه (بيع الرطب إذا يس بالتمر)
600	أبو هريرة	فهل فيها من أروق؟
685	صفوان بن عبد الله	فهلا قبل أن تأتيه به
697	زيد بن أسلم	فوق هذا
338		في الركاز الخمس
934	أبو هريرة	في كل ذات كبد رطبة أجر
965	ابن عمر	فيما استطعتم
941	أميمة بنت رقيقة	فيما استطعتن وأظقتن

(ق)

114	أبو هريرة	قال الله عز وجل: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي
320	أبو هريرة	قاتل الله اليهود، اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد
163	أم هانئ	قد أجرنا من أجرت يا أم هانئ
238	عائشة	قد رأيت الذي صنعتم البارحة
291	أبو حميد الساعدي	قولوا: اللهم صل على محمد
292	أبو مسعود: عبه بن عمرو	قولوا: اللهم صل على محمد
888	أنس بن مالك	قوموا
179	أنس بن مالك	قوموا فلتصل بكم

(ك)

- 980 أنس بن مالك كفى أنظر إلى موسى عليه السلام بهبط
 680 كبر كبر
 138 أبو هريرة كل ذلك لم يكن، (جواباً على ذى البدين)
 470 عمر بن الخطاب كلا، والله ما أحللتها اللهم إني لا أحل
 951 حصين بن محصن كيف أنت له؟
 710 عائشة كل شراب أسكر فهو حرام
 991 ابن عمر كلكم راع وكلكم مسؤول
 347 كلوا واشربوا حتى ينادى ابن أم مكتوم
 634 جابر بن عبد الله كلوا وتزودوا وادعوا
 348 أبو هريرة كله (لمن لم يجد الصدقة في كفارة بطار)

(ل)

- 385 ابن عمر ليك اللهم ليك
 82 أم سلمة لتنظر الثيالي والأهلام التي كانت تحيض من الشهر
 645 ابن عمر لست بأكله ولا محرمه
 907 أبو هريرة لكل نبي دعوة
 935 ثابت بن قيس لم
 68 عائشة لو اغتسلتم (أي غسل الجمعة)
 271 أبو جهم الأنصاري لو يعلم العار بين يدي المصلي
 302 أبو هريرة لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول
 478 عائشة لو لا حدثان قومك بالكفر
 523 أبو بكر بن عبد الرحمن ليس بك على أهلك عوان
 335 أبو هريرة ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة
 324 أبو سعيد الخدري ليس فيما دون خمسة أوسق من النمر صدقة
 930 أبو هريرة ليس المسكين بالطواف الذي يطوف
 461 ابن عمر اللهم ارحم المحلقين

(٢)

- ما اسكب؟ يحيى بن سعيد 878
- ما تجلدون في التوراة في شأن الرجم؟ ابن عمر 693
- ما حق امرىء مسلم له شيء يوصي فيه ابن عمر 733
- ما رآه المؤمنون حسناً فهو عند الله حسن 241
- ما جبريل يوصيني بالجار عائشة 934
- ما من امرىء تكون له صلاة بالليل يغلبه عائشة 168
- ما منعك أن صلي مع الناس؟ محجن الديلمي 217
- ما يكن عندى من خير فلن أخبره أبو سعيد الخدرى 897
- مطل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم أبو هريرة 299
- مضى مضى، فإذا عشى أحدكم أن يصبح ابن عمر 165
- مرحبا بأم هانئ أم هانئ 163
- مره فليبرأ جعها ثم بمسكها حتى تطهر ابن عمر 553
- مرها فلتغتسل ثم لتهل القاسم بن محمد 469
- من ابتاع طعاماً فلا يعه حتى يقيضه ابن عمر 766
- من اتقى كلباً لا يقضى به زرعاً يفيان بن أبي زهير 891
- من أحب منكم أن يستمتع بشبابه محمد بن علي 382
- من أحس أرضاً ميتة فهي له عروة 831
- من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس أبو هريرة 186
- من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدرك الصلاة أبو هريرة 132
- من اعتق شركاً له في عبد ابن عمر 838
- من أكل من هذه الشجرة سعيد بن المسيب 919
- من باع نخلاً قد أبوت ابن عمر 791
- من باعته فقل لا علامة ابن عمر 786
- من تواضاً فليستقر، ومن استعجر فليوتر أبو هريرة 07
- من تواضاً يوم الجمعة فيها ونعمت أنس بن مالك والحسن البصرى 63

- 752 من حلف على يمين فرأى غيرها أبو هريرة
- 865 من حمل علينا السلاح فليس منا ابن عمر
- 896 من شر الناس ذو الوجيين أبو هريرة
- 714 من شرب الخمر في الدنيا ابن عمر
- 948 من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعبه علي بن حسين
- 117 من صلى خلف الإمام فإن قراءة الإمام له قراءة جابر بن عبد الله
- 118 من صلى خلف الإمام فإن قراءة الإمام له قراءة جابر بن عبد الله
- 114 من صلى صلاة لم يقرأ فيها بفتح الكتاب فهي خداج أبو هريرة
- 240 من قام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له أبو سلمة بن عبد الرحمن
- 377 من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الآخر أبو سعيد الخدري
- 125 من كان له إمام فإن قرأه له قرأه عبد الله بن شداد
- 465 من كان معه هدى فليلهج بالحج والعمره عائشة
- 952 من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم أبو شريح الكسبي
- 904 من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله أبو موسى الأشعري
- 750 من نذر أن يطيع الله فليطعه عائشة
- 185 من لسى صلاة فليصلها إذا ذكرها سعيد بن المسيب
- 512 من وقف بعرفة فقد اذك حجه من وقف بعرفة فقد اذك حجه
- 974 من وفى شر الثين ولج الجنة عطاء بن يسار
- 658 من ولد له ولد فأحب من ولد له ولد فأحب
- 878 من يحلب هذه الناقة؟ يحيى بن سعيد
- 960 من يرد الله به خيراً يصب منه أبو هريرة
- 338 المال الذي خلقه الله تعالى في الأرض
- 784 المتبايعان كل واحد منهما بالخيار ابن عمر
- 957 المسلم يأكل في معي أبو هريرة

(ن)

- 901 مع عطاء بن يسار

- 480 ابن عباس (لما سئل عن النجاسة في الحج)
- 481 ابن عباس (لما سئل عن النجاسة في الحج)
- 482 ابن سيرين (لما سئل عن النجاسة في الحج)
- 81 أم سليم نعم، فلتغتسل (لما سئل عن المرأة ترى في المنام)
- 718 ابن عمر نهى أن يبتذ في الدباء والمزفت
- 921 نهى (النبي ﷺ) عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة
- 422 ابن عمر نهى رسول الله ﷺ أن يلبس المحرم ثوباً مضبوخاً
- 837 نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء وهبته
- 921 أبو هريرة نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين
- 182 عبد الله الصائحي نهى رسول الله ﷺ عن الصلاة في تلك الساعات
- 232 عمر بن الخطاب نهى رسول الله ﷺ عن صيامهما (يومي العيد)
- 779 أبو سعيد الخدري نهى رسول الله ﷺ عن المزانية والمحايلة
- 583 علي بن أبي طالب نهى رسول الله ﷺ عن متعة النساء يوم غير
- 780 سعيد بن المسيب نهى عن بيع الحيوان باللحم
- 962 ابن عمر النخلة
- (5)
- 373 معاوية بن أبي سفيان هذا يوم عاشوراء لم يكتب الله عليكم صيامه
- 465 عائشة هذه مكان عمرتك
- 712 ابن عباس هل علمت أن الله عز وجل حرمها
- 111 أبو هريرة هل قرأ معي منكم من أحد
- 800 أبو هريرة هل لك من إبل
- 13 طلق بن علي هل هو إلا بضعة من جسدك (من مس الذكر)
- 986 عبيد الله بن عبد الله هلا انتفعتم بجلدها
- 888 أنس بن مالك هل مني يا أم سليم ما عندك؟
- 46 أبو هريرة هو الطهور ماؤه الحلال ميتته
- 843 عائشة هو لك يا عبيد بن ربيعة

(و)

380	ابن عمر	وأما أهل اليمن فيهلون من يملئهم
349	أبو بونس	وأنا أصبح جنبائكم أغتسل
173	أبو سعيد الخدري	والذي نفسى بيده إنها لتعدل ثلث القرآن
300	أبو هريرة	والذي نفسى بيده لو ددت أن أقاتل في سبيل الله
351	عطاء بن يسار	والله بئى لأتفاكم لله وأعلمكم بحدوده
349	أبو بونس	والله بئى لأرجو أن أكون أحشاكم لله
870	ابن عمر	والله لا ألبسه أبداً
929	أنس بن مالك	وما أعددت لها؟
633	عائشة	وما ذاك؟
461	ابن عمر	والمقصرين
837		الولاء لمن أعنت
837		الولاء لمن أعنت
843	عائشة	الولد للفراس وللناهر الحجر

(لا)

658		لا أحب المطوق
514	ابن عمر	لا إله إلا الله وحده لا شريك له
640	سعد بن معاذ أو معاذ بن سعد	لا بأس بها كلوها
639	عطاء بن يسار	لا بأس بها كلوها
819	عطاء بن يسار	لا تأخذ الصاع بالصاعين
813	أبو سعيد الخدري	لا تبغوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل
581	الزبير بن عبد الرحمن	لا تحل لك حتى تلوق العسيلة
342	عطاء بن يسار	لا تحل الصدقة لغنى إلا لخمسة
966	ابن عمر	لا تدخلوا على هؤلاء القوم المعذبين
345	ابن عمر	لا تصوموا حتى تروا الهلال
765	أبو هريرة	لا تقسم ورتنى ديناراً

- 676 لا تطلع اليد في أقل من عشرة دراهم
 149 لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام
 894 لا جناح عليك
 894 لا خير في الكذب
 711 لا خير فيها
 682 لا قطع في ثمر معلق
 683 لا قطع في ثمر ولا كثر
 726 لا نورث، ما تركناه صدقة
 644 لا، ولكنه لم يكن بأرض فومي
 783 لا يبع بعضكم على بعض
 873 لا يهين دينان بجزيرة العرب
 181 لا يهجرى أحدكم فيصلى عند طلوع الشمس
 962 لا يتناجى الثان دون واحد
 525 لا يجمع الرجل بين المرأة وعمتها
 521 لا يحتجم المحرم إلا أن يضطر إليه
 871 لا يحتلن أحدكم ماشية امرئ
 589 لا يحل لا امرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد
 916 لا يحل لعسلم أن يهجر أخاه
 527 لا يخطب أحدكم على خطبة أخيه
 727 لا يرث المسلم الكافر
 363 لا يزال الناس بخير ما عجلوا الإفطار
 846 لا يفلق الرهن
 874 لا يقيم أحدكم الرجل من مجلسه
 421 لا يلبس القمص ولا العمائم ولا السرويات
 296 لا يمس القرآن إلا طاهر
 803 لا يمتع أحدكم جواره أن يفرز
 عبدالله بن مسعود
 عطاء بن يسار
 عطاء بن يسار
 عطاء بن يسار
 عبدالله بن عبد الرحمن
 رافع بن خديج
 عائشة
 خالد بن الوليد
 ابن عمر
 عمر بن عبد العزيز
 ابن عمر
 ابن عمر
 أبو هريرة
 ابن عمر
 ابن عمر
 عائشة وحفصة
 أبو أيوب الأنصاري
 أبو هريرة
 أسامة بن زيد
 سهل بن سعد
 سعيد بن المسيب
 ابن عمر
 ابن عمر
 عبدالله بن أبي بكر
 أبو هريرة

- 836 لا يمنع نكح بنو عمرة بنت عبدالرحمن
 797 لا يمنعك ذلك فإن الولاء عائشة
 435 لا ينكح المحرم ولا يخطب ولا ينكح عثمان بن عفان
 159 لا يز من الناس أحد بعدى جالساً عامر الشعبي

(ى)

- 911 يا أبا بطن ابن عمر
 945 يا ثابت أما ترضى أن تعيش حميداً ثابت بن قيس
 239 يا عائشة عيناى لئامان ولا ينام قللى عائشة
 69 يا معشر المسلمين، هذا يوم جعله الله تعالى عيداً ابن السباقي
 931 يا نساء المؤمنات لا تحقرن إحداكن لجاراتها جدة معاذ
 700 يا هزال، لو سترته برذاتك يحيى بن سعيد
 616 يحرم من الرضاغة ما يحرم من الولادة عائشة
 864 يخرج فيكم قوم تحفرون صلاتكم أبو سعيد الخدري
 298 يطهره ما بعده أم سلمة
 833 يمسك حتى يبلغ الكمين عبدالله بن أمي بكر
 379 يهل أهل المدينة من ذى الحليفة ابن عمر

فہرست آثار صحابہ و تابعین

الرّقم	رأوی	النّثر
(ا)		
1	أبو هريرة	أنا أخبرك، صل الظهر إذا كان ظلك
310	أبو هريرة	أنا لعمر الله أخبرك، اتبعها من أهلها
732	سعيد بن المسيب	أبى عمر بن الخطاب أن يورث أحداً من الأعاجم
590	عائشة	اتق الله وأرد المرأة إلى بيتها
679	عمر بن الخطاب	أتخلفون خمسين يوماً ما مات منها؟
77	عائشة	أتدري ما مطلق؟ إذا جاوز الختان الختان
822	سعيد بن المسيب	أتريد أن توفيه من تلك الأرزاق
180	أبو هريرة	أحسن إلى غنمك وأطب مراحها
845	زيد بن ثابت	أحلف له مكاني
536	عثمان بن عفان	أحلتها آية وحرمتها آية
671	عمر بن الخطاب	ادخل الخباء حتى آتاك
737	سليمان بن يسار	أدركت الناس وهم إذا أعطوا
578	سعيد بن المسيب	إذا آلى الرجل من امرته ثم فاء
579	زيد بن ثابت	إذا آلى الرجل من امرته فمضت
579	عبدالله بن مسعود	إذا آلى الرجل من امرته فمضت
579	عثمان بن عفان	إذا آلى الرجل من امرته فمضت
579	عمر بن الخطاب	إذا آلى الرجل من امرته فمضت
410	عروة بن الزبير	إذا اضطورت إلى بدنك فاركها
49	عمر بن الخطاب	إذا أدخلت وجلبك في الخفين وهما طاهران
668	سعيد بن المسيب	إذا أصيبت السن فاسودت
999	عائشة	إذا بلغت هذه الآية فاذني
06	أبو هريرة	إذا نوحاً أحدكم فليجعل في أنفه ثم لم يستثر

545	عمر بن الخطاب	إذا دخل بها فرق بينهما ولم يجتمعا أبداً
531	زيد بن ثابت	إذا دخل الرجل بامرأته وأرغيت السور
167	ابن عمر	إذا سلم على أحدكم وهو يصلي
112	ابن عمر	إذا صلى أحدكم مع الإمام فحسبه قراءة الإمام
250	أبو هريرة	إذا صليت العشاء صليت بعدها خمس ركعات
556	ابن عمر	إذا طلق العبد امرأته التين
133	ابن عمر	إذا فاتتك الركعة فاتتك السجدة
563	ابن عمر	إذا قال الرجل: إذا تكلمت فلانة
229	عثمان بن عفان	إذا قام الإمام فاستمعوا وأنصتوا
98	عثمان بن عفان	إذا قامت الصلاة فاعدلوا الصفر
279	ابن عمر	إذا لم يستطع المريض السجود أو ملى برأسه
21	عمر بن الخطاب	إذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل
21	عثمان بن عفان	إذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل
21	عائشة	إذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل
569	ابن عمر	إذا ملك الرجل امرأته أمرها
570	سعيد بن المسيب	إذا ملك الرجل امرأته أمرها
412	ابن عمر	إذا نتجت البهنة فليحمل ولدها معها
650	ابن عمر	إذا نحررت الناقة فذكاة ما في بطنها
576	ابن عمر	إذا وضعت فقد حلت
577	ابن عمر	إذا وضعت ما في بطنها حلت
852	عثمان بن عفان	إذا وضعت الحنود في أرض فلا شفعة فيها
656	عمر بن الخطاب	إذا نحر جوا دية
420	عمر بن الخطاب	أذهب إلى مكة فطف بالبيت سبعاً
566	زيد بن ثابت	أرتجعها إن شئت فإنما هي واحدة
875	أبو بكر الصديق	أرقبها بكتاب الله
606	عبد الله بن مسعود	أراه يا أمير المؤمنين أحق برجعته

- أرسلت من يدك ما كان لك من فضل
580 ابن عباس
- أرسله حيث وجدته
850 عمر بن الخطاب
- أرضعته عشر وضعات حتى يدخل على
622 عائشة
- أسرعوا بجنازكم فإنما هو خير تقدمونه
305 أبو هريرة
- أشربوا العسل
720 عمر بن الخطاب
- أصعب على وأسى
420 عمر بن الخطاب
- أصلى صلاة المسافر ما لم أجمع
165 ابن عمر
- إصلاح ذات البين
866 سعيد بن المسيب
- أطعم قبضة من طعام
444 عمر بن الخطاب
- افصلوا بين حجكم وعمرتكم فإنه أتم
396 عمر بن الخطاب
- أفلا قطعته وهل ذكرتك إلا كسائر جسدي؟
26 عبد الله بن مسعود
- أففى كتاب الله وجدت هذا
689 عبد الله بن عمر
- ألا أخبركم لو أحدثكم بخير من كثير
866 سعيد بن المسيب
- ألا صلوا فى الرحال
187 ابن عمر
- أمكنى فى بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله
592 الفريرة بنت مالك
- إما أن تزيد فى السر وإما أن ترفع
788 عمر بن الخطاب
- أما إنه لم يبلغنى عنكما إلا خيراً
546 عمر بن الخطاب
- أما والله لو اعترفت لبعثتك نكالا
560 عمر بن الخطاب
- إن استغنى استغنى وإن افقر
937 عمر بن الخطاب
- أن انظر كما كان من حديث رسول الله ﷺ لو سئله
935 عمر بن العزيز
- إن أحبوا فخلعها منهم وأردعها عليهم
337 عمر بن الخطاب
- إن تزوجنها فلا تقربها حتى تكفر
564 عمر بن الخطاب
- إن شتمت فلکم، وإن شتمت
839 سعيد بن المسيب
- إن صددت عن البيت صدعا
393 ابن عمر
- إن علمت أن منك بضعة نجسة فاقطعها -
27 سعد بن أبي وقاص
- إن كان نجسا فاقطعه
19 عبد الله بن مسعود

937	ابن عباس	إن كنت تلي صلاة إله
17	عبدالله بن عباس	إن كنت تستجسه فاقطعه
675	سليمان بن يسار	إن لم تعب الوجه
731	سعيد بن المسيب	إن مات أبوه وهو عبد لم يحن
800	نافع	أن ابن عمر اشترى راحلة
	نافع	أن ابن عمر اعتصر لم أقبل حتى إذا كان يقديده
	نافع	أن ابن عمر أحرم من إلهاء
	نافع	أن ابن عمر أحرم من الفرع
	نافع	أن ابن عمر أعتق ولد زنى وأمه
	نافع	أن ابن عمر بال بالسوق، لم توحأ
	نافع	أن ابن عمر حين جمع بين المغرب والعشاء
	سالم بن عبدالله	أن ابن عمر خرج إلى ريم فقصر الصلاة
	نافع	أن ابن عمر سجد في سورة الحج سجدتين
	نافع	أن ابن عمر سمع الإقامة وهو بالبيع فأسرع المشى
	نافع	أن ابن عمر طلق امرأته
	نافع	أن ابن عمر كان إذا ابتدأ الصلاة رفع يديه
	نافع	أن ابن عمر كان إذا اغتسل من الجنابة أفرع
947	عبدالله بن دينار	أن ابن عمر كان إذا أراد سفراً
	نافع	أن ابن عمر كان إذا حلق في حج
	نافع	أن ابن عمر كان إذا خرج إلى غير قصر الصلاة
	نافع	أن ابن عمر كان إذا خرج حاجاً أو معتمراً قصر الصلاة
	نافع	أن ابن عمر كان إذا صلى على جنازة
	نافع	أن ابن عمر كان إذا فاتته شيء من الصلاة مع الإمام
	نافع	أن ابن عمر كان إذا وعز في منام بهنته
	نافع	أن ابن عمر كان يغسل جواربه وجلبه
	نافع	أن ابن عمر كان لا يروح إلى الجمعة إلا اغتسل

	نافع	أن ابن عمر كان لا يروح إلى الجمعة إلا وهو متنع
	مجاهد	أن ابن عمر كان لا يزيد على المكتوبة
	نافع	أن ابن عمر كان لا يشق جلال بدنه
	نافع	أن ابن عمر كان لا يصوم في السفر
	نافع	أن ابن عمر كان لا يغسل رأسه وهو محرم
	نافع	أن ابن عمر كان لا يغسل رأسه وهو محرم
	نافع	أن ابن عمر كان يبعث يزكاة الفطر
	نافع	أن ابن عمر كان يحتجم وهو حاتم
	نافع	أن ابن عمر كان يحرك راحلته في بطن محسر
329	نافع	أن ابن عمر كان يصلي بنائه وجواربه
388	نافع	أن ابن عمر كان يدع التلبية إذا انتهى إلى الحرم
399	نافع	أن ابن عمر كان يشعر بدنه في الشق الأيسر
483	نافع	أن ابن عمر كان يصلي الظهر والعصر
312	نافع	أن ابن عمر كان يصلي على الجبازة
487	نافع	أن ابن عمر كان يصلي المغرب والعشاء بالمزدلفة
434	نافع	أن ابن عمر كان يتنسل بعرفة يوم عرفة
69	نافع	أن ابن عمر كان يتنسل قبل أن يغدو إلى العيد
503	سالم وعبد الله ابنا عمر	أن ابن عمر كان يقدم صباه من المزدلفة
601	نافع	أن ابن عمر كان يقرأ في السفر في الصبح
496	نافع	أن ابن عمر كان يكبر كلما رمى الجمرة بحصاة
431	نافع	أن ابن عمر كان أن ينزع المحرم
433	نافع	أن ابن عمر كان يكره لبس المنطقة للمحرم
736	نافع	أن ابن عمر كان يكفر عن يمينه
508	نافع	أن ابن عمر كان ابنه وأخوه بن عبد الله
511	نافع	أن ابن عمر لقي رجلاً من أهله يقال له المحبر
209	نافع	أن ابن عمر لم يصل مع صلاة الفريضة في السفر

- 631 أن ابن عمر لم يكن يضحى عما في بطن المرأة دافع
- 810 أن ابن عمر ورث حفصة دارها نافع
- 837 أن ابن عمر سب سائبة عروة
- 326 إن لها بكر كان لا يأخذ من مال صدقة حتى القاسم بن محمد
- 308 أن لها هريرة نهي أن يتبع بنا بعد موته سعيد بن أبي سعيد
- 472 أن أبيه القاسم كان يدخل مكة ليلاً وهو محتر فيطوف عبد الرحمن بن قاسم
- 188 إن أفضل صلاتكم في بيوتكم إلا صلاة الجماعة زيد بن ثابت
- 42 إن أمي عائشة زوج النبي ﷺ عبد الرحمن بن الأسود
- 143 أن أنس بن مالك صلى بهم في سفر كان معه فيه يحيى بن سعيد
- 1004 أن تقول للمرأة وهي في عدتها القاسم
- 445 أن الربيع بن العوام كان يتزود صفيق الطاء في الإحرام عروة بن الزبير
- 355 أن سعداً وابن عمر كانا يحتجمان وهما صائمان الزهري
- 770 أن سعيد بن المسيب وسليمان بن يسار كانا يكرهان أبو الزناد
- 913 إن السلام انتهى إلى البركة ابن عباس
- 848 أن ضوال الأمل كانت في زمن عمر ابن شهاب الزهري
- 466 أن عائشة كانت إذا حجت ومعها نساء تخاف عمره
- 389 أن عائشة كانت تترك التلبية إذا راحت إلى الموقف القاسم بن محمد
- 328 أن عائشة كانت تلي بنات أخوها ينامي في حجرها القاسم بن محمد
- 390 أن عائشة كانت تنزل بعرفة بنمرة مرجانة مولاة عائشة
- 257 أن عبادة بن الصامت كان يؤم يوماً للخروج يوماً للصبح يحيى بن سعيد
- 793 أن عبد الرحمن بن عوف اشترى من عاصم بن عدي أبو سلمة بن عبد الرحمن
- 121 أن عبد الله بن مسعود كان لا يقرأ خلف الإمام إسماعيل النخعي
- 32 أن عثمان أكل لحماً وخبزاً لم صلى ولم يتوضأ أبان بن عثمان
- 225 أن عثمان زاد النداء الثالث يوم الجمعة الصائب بن يزيد
- 740 إن علياً أمراً من أمر الناس جسيماً عمر بن الخطاب
- 109 أن علي بن أبي طالب كان يرفع يده في الكبيرة الأولى كليب بن شهاب

534	أبو إسماعيل نعيم	أن عمر أجاز شهادة رجل وأمر اثنين
741	يسار بن لمير	أن عمر أمر أن يكفر عن يمينه
314	نافع	أن عمر حنط أبا سعيد بن زيد
332	أسلم مولى عمر	أن عمر حبس الجزية على أهل الوري
872	ابن عمر	أن عمر ضرب للنصارى واليهود والمجوس بالمدينة
721	قبيصة بن ذؤيب	أن عمر فرض للحد الذي يفرض له الناس اليوم
268	أبو هريرة	أن عمر قرأ بهم النجم فسجد
269	عن رجل	أن عمر قرأ سورة الحج فسجد فيها سجدتين
502	جابر بن عبد الله	أن عمر قضى في الضيق بكش
330	ابن عمر	أن عمر كان يأخذ عن النبي من الحنطة
97	نافع	أن عمر كان يأمر رجلاً بنسوة الصفوف
908	يحيى بن سعيد	أن عمر كان يتطلب بالمسك
135	مالك بن أبي عامر	أن عمر كان يحجر بالقراءة في الصلاة
	سعيد بن المسيب	أن عمر كان يرد المتوفى عنهن
383	ابن عمر	أن عمر كان يصلي في مسجد ذي الحليفة
333	أسلم	أن عمر كان يؤتى بنعم كثيرة من نعم الجزية
364	حميد بن عبد الرحمن	أن عمر و عثمان كانا يصليان المغرب
880		أن عمر و عثمان وعلي كانوا يشربون قياماً
446		أن عمر بن أبي سلمة المخزومي استأذن عمر بن الخطاب أن عمر سعيد بن المسيب
		بن العزيز كتب إليه أن لا يأخذ من
336	أبو بكر بن محمد	الخيال ولا الصل صدقة
667	ابن عباس	إن فيه عصاً من الإبل
572	ابن عمر	إن لها الخيار مالم يمسها
761	أبو بكر بن محمد	أن محمد بن عمرو بن حزم باع حائطاً له
655	زيد بن ثابت	إن الميتة لتتحرك
495	القاسم بن محمد	إن الناس كانوا إذا رموا الجمار مشوا ذاهبين

- 973 إن الناس كانوا يومئذ مشاغبين
 عمر بن عبد الله
 223 إن هذين اليومين نهى رسول الله ﷺ عن صيامهما
 عمر بن الخطاب
 602 انتقلت حفصة بنت عبد الرحمن حين دخلت في الدم
 عائشة
 120 أنصت فإن في الصلاة شغلاً
 عبد الله بن مسعود
 122 أنصت للقراءة فإن في الصلاة شغلاً
 عبد الله بن مسعود
 256 انظر ماذا صنع الناس
 ابن عباس
 424 إنكم أيها الرهط أئمة يفتدى بكم الناس
 عمر بن الخطاب
 470 إنما ذلك ركعة من الشيطان فاحصلي
 ابن عمر
 153 إنما فعله منذ اشكت
 عبد الله بن عمر
 688 إنما كان الذي سرق حلي أسماء
 عائشة
 21 إنما هو بضعة منك (عن مس الذكر)
 عبد الله بن مسعود
 28 إنما هو (أي الذكر) بضعة منك
 أبو الدرداء
 23 إنما هو بضعة منك وإن لكفك لموضعا غيره
 عمار بن ياسر
 22 إنما هو كعسه رأسه (عن مس الذكر)
 حنيفة بن اليمان
 442 إنما هي طعمة أعطكموها الله
 أبو قتادة
 277 أنه (ابن عمر) أغمى عليه ثم افاق فلزم يقضي الصلاة
 نافع
 519 أنه (ابن عمر) كان إذا أحرم من مكة لم يطف بالبيت
 نافع
 398 أنه (ابن عمر) كان إذا أهدى هدنياً من المدينة فلادة
 نافع
 130 أنه (ابن عمر) كان إذا جاء إلى الصلاة فرجد الناس
 نافع
 205 أنه (ابن عمر) كان إذا جمع الأمراء بين المغرب والعشاء جمع معجم
 نافع
 471 أنه (ابن عمر) كان إذا دنأ من مكة بات بذي طوى
 نافع
 36 أنه (ابن عمر) كان إذا رجع فتوحاً ولم يتكلم
 عبد الله بن عمر
 150 أنه (ابن عمر) كان إذا سجد وضع كفيه على الذي
 نافع
 134 أنه (ابن عمر) كان إذا صلى وحده يقرأ في الأربع
 نافع
 473 أنه (ابن عمر) كان إذا طاف بين الصفا والمروة بدأ بالصفا
 نافع
 137 أنه (ابن عمر) كان إذا وجد الإمام قد صلى
 نافع

- 251 أنه (ابن عمر) كان ذات ليلة بمكة والسما مطيمة فغشى الصبح نافع
- 497 أنه (ابن عمر) كان عند الجمرتين الأولين يقف وقفا طويلا نافع
- 258 أنه (ابن عمر) كان يسلم في الوتر بين الركعتين نافع
- 234 أنه (ابن عمر) كان لا يصلي يوم الفطر قبل الصلاة ولا بعدها نافع
- 518 أنه (ابن عمر) كان يصلي الظهر والعصر نافع
- 214 أنه (ابن عمر) كان يصلي على راحله حيث كان وجهه إبراهيم النخعي
- 200 أنه (ابن عمر) كان يصلي مع الإمام أربعاً نافع
- 281 أنه (ابن عمر) كان يفرق في القوب وهو جنب نافع
- 69 أنه (ابن عمر) كان يغسل يوم الفطر قبل أن يندو نافع
- 220 أنه (ابن عمر) كان يقرب إليه الطعام فيسمع قراءة الإمام نافع
- 195 أنه (ابن عمر) كان يقيم بمكة عشراً فيقصر الصلاة نافع
- 92 أنه (ابن عمر) كان يكبر في النداء ثلاثاً نافع
- 80 أنه (ابن عمر) كان ينام وهو قاعد فلا يوضأ نافع
- 629 أنه (ابن عمر) كان ينهى عما لم يسن من الضحايا نافع
- 353 أنه (ابن عمر) كان ينهى عن القبلة والمباشرة للصائم نافع
- 899 أنه (ابن عمر) كتب إلى أمير المؤمنين عبد الملك
- 278 أنه (عمار بن ياسر) أغشى عليه أربع صلوات أبو معشر المدني
- 429 أنه (عمر بن الخطاب) أمر بقتل الحيات في الحرم ابن شهاب
- 31 أنه (ابن مسعود) تعشى مع عمر ثم صلى ولم يوضأ عبد الله بن مسعود
- 51 أنه رأى أباه يمسح على الخفين عروة بن الزبير
- 37 أنه (يزيد بن عبد الله) رأى سعيد بن المسيب ردف وهو يصلي يزيد بن عبد الله
- 817 أنه رأى سعيد بن المسيب يراطل اللهب بالنهب يزيد بن عبد الله الليثي
- 455 أنه رأى عبد الله بن الزبير أحرم بعمره عروة بن الزبير
- 221 أنه (السائب) رأى عمر بن الخطاب يضرب المنكر السائب بن يزيد
- 307 أنه رأى عمر يقدم الناس أمام جنازة زبيب ربيعة بن عبد الله
- 994 أنه رآه (لابن عمر) يقول قائماً عبد الله بن دينار

- أنه سمع سعيد بن المسيب ينهى أن تكبح المرأة على خالتها
 أنه سمع عمر بن الخطاب فتوحاً وصوتاً لما تحت إزاره
 أنه طاف مع عمر بن الخطاب بعد صلاة الصبح
 أنه (نافع) قام عن يسار ابن عمر في صلاته
 أنه قد اجتمع لكم في يومكم هذا عیدان
 أنه (زيد بن ثابت) كان لا يبيع ثماره حتى
 أنه (القاسم بن محمد) كان يبيع ويستني منها
 أنه كان يدخل عليها (عائشة) من أرضه
 أنه (ابن مسعود) كان يرفع يديه إذا افتتح
 أنه كان يسافر مع ابن عمر البريد فلا يقصر الصلاة
 أنه (عروة بن الزبير) كان يصلي على ظهر راحلته
 أنه (زيد بن ثابت) كتب إلى معاوية: بسم الله
 أنه لم يكن يسأله أحد من أهله
 أنه (علي بن أبي طالب) نهى عن أكل الصب والضيع
 أنه (علي بن أبي طالب) نهى عن بيع العبر بالعبرين
 أنه يعلمهم التكبير في الصلاة
 أنها (عمره بنت عبد الرحمن) كانت تبيع ثمارها
 إنها نسخت هذه الآية بالتي بعدها
 أنهم كانوا زمان عمر يصلون يوم الجمعة حتى يخرج عمر
 إلى إذا ألتا المبدنة
 إلى تشكى (حوماً) لعن أعراض على جلسته في الصلاة
 إلى أشهد الله عليكم
 إلى صائمة وإن هذا يوم شديد البرد
 إلى لأجده (أبي المذني) يتحدو مني
 إلى مخبرك غيراً وما أحب أن تصنع شيئاً
 لهم ما يكون الوتر ثلاث ركعات
 يحيى بن سعيد
 عبد الرحمن بن عثمان
 عبد الرحمن بن عبد القاري
 نافع
 عثمان بن عفان
 خارجة بن زيد
 ربيعة بن عبد الرحمن
 القاسم بن محمد
 إبراهيم الخفيعي
 نافع
 هشام بن عروة
 ابن عمر
 علي بن أبي طالب
 علي بن أبي طالب
 جابر بن عبد الله
 أبو الرجال
 سعيد بن المسيب
 ثعلبة بن أبي مالك
 عائشة
 عبد الله بن عمر
 عبد الله بن عمر
 أسماء بنت عميس
 عمر بن الخطاب
 حفصة
 عبد الله بن مسعود

- 334 سعيد بن المسيب أو في الخيل صدقة؟
 903 سهيل بن حنيف أو لم يقل إلا ما كان رقما في ثوب؟
 625 عمر بن الخطاب أو جمعها واثت جاريته
 62 عمر بن الخطاب أمة ساعة هذه؟
 544 عمر بن الخطاب أيتها امرأة نكحت في عدتها
 610 عمر بن الخطاب أيتها امرأة طلقت فحاضت حيضة
 579 ابن عمر أيتها رجل آلى من امرأته
 543 سعيد بن المسيب أيتها رجل تزوج امرأة وبه جنون أو عسر
 798 عمر بن الخطاب أيتها وليدة ولدت من سيدها
 692 عمر بن الخطاب أيتها الناس قد سنت لكم السنن

(ب)

- 886 أبو هريرة بنس الطعام طعام الوليمة
 395 سعد بن أبي وقاص بنس ما قلت قد صنعها رسول الله ﷺ
 148 ابن عمر بسم الله، التحيات لله والصلوات لله
 773 ابن عمر بعته بالبراءة
 903 أبو طلحة الأنصاري بلى، ولكنه أطيب لنفسى
 12 عبد الله بن عمر بلى، ولكنى أحببنا أمس ذكرى فالتوضأ
 384 ابن عمر بهذاكم هذه اتى تكلمون على رسول الله ﷺ فيها
 409 سعيد بن المسيب البدن من الإبل ومحل البدن البيت العتيق

(ت)

- 699 أبو بكر تب إلى الله عز وجل
 927 عمر بن الخطاب تطمخ أبصارهم إلى مراكز من لا علق لهم
 83 سعيد بن المسيب تفنسل من طهر إلى طهر وتوضأ لكل صلاة
 116 ابن عمر تكفيتك قراءة الإمام
 840 يحيى بن سعيد توفي عبد الرحمن بن أبي في نوم نامة
 146 عائشة التحيات الطيبات الصلوات الزاقيات لله

147	عمر بن الخطاب	التباعد لله الزاكنات لله الطيبات الصلوات
	(ث)	
490	عمر بن الخطاب	ثم جئتم منى، فمن رمى الجمرة التي عند العقبة
628	ابن عمر	التي لما فوقه
	(ج)	
998	حفصة	حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
554	عثمان بن عفان	حرمت عليك
555	زيد بن ثابت	حرمت عليك، حرمت عليك
555	عثمان بن عفان	حرمت عليك، حرمت عليك
	(غ)	
203	عبدالرحمن بن الأسود	خذ من حنطة أهلك فاشتر
927	أسلم مولى عمر	خرجت مع عمر وهو يزعم الشام
72	عائشة	خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره
365	عمر بن الخطاب	الخطب يسير وقد اجتهدنا
598	ابن عمر	العلية والرية ثلاث تطليقات
	(د)	
284	أبو أمامة	دخل زيد بن ثابت فوجد الناس ركوعا فركع
177	عبدالله بن عتبة	دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجنته يسبح
1006	ابن مسعود	دلوكمها (الشمس) غروبها
1005	ابن عمر	دلوكم الشمس ميلها
1006	ابن عباس	دلوكم الشمس ميلها
	(ذ)	
651	سعيد بن المسيب	ذكاة ما كان في بطن الذبيحة
222	ابن عمر	الذي يفوته العصر كأنما وتر أهله وماله
	(ر)	
144	أبو جعفر القاريء	رأيت ابن عمر إذا أراد يسجد سوى الحصى

108	عبد العزيز بن حكيم	رأيت ابن عمر يرفع يديه حذاء أخيه
29	جابر بن عبدالله	رأيت أبا بكر الصديق أكل لحماً ثم صلى ولم يتوضأ
48	سعيد بن عبدالرحمن	رأيت أنس بن مالك أتى قبا فبال
208	يحيى بن سعيد	رأيت أنس بن مالك في سفر يصلي على حماره
53	نافع	رأيت صفية ابنة أبي عبيد تتوضأ وتتزع خمارها
105	كليب بن شهاب	رأيت علي بن أبي طالب رفع يديه في التكبير الأولى
925	أنس بن مالك	رأيت عمر وهو يومئذ أمير المؤمنين قد رفع
979	إبراهيم عليه السلام	رب زفني وقاراً
608	سعيد بن المسيب	الرجل أحق بامرأته حتى تفصل
691	عمر بن الخطاب	الرجم في كتاب الله تعالى حق
	(س)	
795	عبد الله بن أبي بكر	سمعت أبا بن عثمان وحشام بن إسماعيل
910	ابن عمر	يعلمان الناس عهداً الثلاث
	(ش)	السلام عليكم
237	نافع	شهدت الأحصي والفطر مع أبي هريرة فكبر في الأولى
	(ص)	
344	ابن شهاب	عدة الزينون العشر
249	ابن عمر	صلاة المغرب وتر صلاة النهار
342	عائشة	الصيام لمن تمتع بالعمرة إلى الحج
	(ط)	
491	عائشة	طابت رسول الله ﷺ يدي هاتين بعدما خلق
556	علي بن أبي طالب	الطلاق بالنساء والعدة بهن
	(ع)	
723	عمر بن الخطاب	عجبا للعبة تورث ولا تورث
595	ابن عمر	عدة أم الولد إذا توفي

596	علي بن أبي طالب	عدة أم الولد ثلاث حيض
613	سعيد بن المسيب	عدة المستحاضة سنة
401	عمر بن الخطاب	عزمت عليك لترجع فتغتسله
593	سعيد بن المسيب	علي زوجها
744	سعيد بن المسيب	عليك مثنى
747	عطاء بن أبي رباح	عليك هدى
925	عمر بن الخطاب	عمر بن الخطاب أمير المؤمنين يخ بخ

(غ)

60	أبو هريرة	غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم كغسل الجنابة
----	-----------	---

(ف)

402	عمر بن الخطاب	فادفع إلى شربة فادلك منها رأسك
863	سعيد بن المسيب	فإذا بلغ رأس مغزاه
944	أبو بكر الصديق	فدينأك بآبائنا وأمهاتنا
190	عائشة	فرحت الصلاة وكعبين وكعبين
868	عمر بن الخطاب	فهلاً طبقتم عليه بيتاً
164		في الخمار والدرع السابغ الذي يجب قديمها (لما سلت عما أم سلمة
		تصلي فيه المرأة)

666	سليمان بن يسار	في دية الخطأ محشرون بنت مخاض
663	سعيد بن المسيب	في الشغنين الدية، فإذا أقطعت
669	زيد بن ثابت	في العين القائمة إذا فقت مائة دينار
742	مجاهد	في كل شيء من الكفارات فيه إطعام
672	سعيد بن المسيب	في كل نافذة في عضو

(ق)

33	عبد الله بن عامر	قد رأيت أبي (عامر بن ربيعة) يفعل ذلك ثم لا يتوضأ
850	ثابت بن ضحاک	قد شغلني عنه ضيعتي
823	ابن عمر	قد علمت ولكن نفسي بذلك طيبة

- 827 سعيد بن المسيب قطع الورق والذهب من الفساد
- 1000 سعيد بن المسيب قول العبد: سبحان الله والحمد لله (اليافيات الصالحات)
- 680 عمر بن الخطاب القسامة توجب العقول
- 686 عائشة القطع في ربع دينار قصاصاً
- (ك)
- 347 سالم كان ابن أم مكتوم لا يتأذى حتى يقال له
- 119 سالم بن عبد الله كان ابن عمر لا يقرأ خلف الإمام
- 242 نافع كان ابن عمر بما يقتل في الصبح
- 979 سعيد بن المسيب كان يبرأهم عليه السلام أول الناس ضعيف الضيف
- 215 نافع كان (ابن عمر) أينما توجهت به راحلته صلى الطروع
- 35 عبد الله بن عمر كان الرجال والنساء يتوضؤون جميعاً في زمن رسول الله ﷺ
- 506 عبد الله بن دينار كان عبد الله بن عمر يتصدق بها (أى جلال يده
- 210 حصين كان عبد الله بن عمر يصلي الطروع على راحلته
- 928 يحيى بن سعيد كان عمر يأكل خبزاً مفتوحاً بسمن
- 926 عائشة كان عمر يبعث إليها بأحظالها
- 170 ابن عمر كان عمر بن الخطاب يصلي كل ليلة
- 624 عائشة كان فيما أنزل الله تعالى في القرآن: عشر روعات
- 979 أبو الفراء كان الناس ورقاً لا شوكة فيه
- 290 سهل بن سعد كان الناس يؤمرون أن يضع أحدهم يده اليمنى على ذراعه
- 386 أنس بن مالك كان يهل المهمل فلا يكر عليه
- 979 أسلم كانت لعمر بن الخطاب تسع صحاف
- 160 عبد الله الأغرلاني كانت ميمونة زوج النبي ﷺ تصلي في الدرع والخمار
- 387 ابن عمر كل ذلك قد رأيت الناس يفعلونه
- 657 ابن عمر كل ما أمسك عليك
- 04 كنا نصلي العصر، ثم يخرج الإنسان إلى بني عمر و فيجئهم أنس بن مالك يصلون العصر

- 03 كما صلى العصر ثم يلعب اللذهب إلى قباء فيأتيهم والشمس مرتفعة أنس بن مالك
- 637 كما نضح بالشاة الواحدة يذبحها أبو أيوب الأنصاري
- 327 كنت إذا قبضت عطائي من عثمان سألني: هل عندك مال قدامة بن مقصور
- 88 كنت أرجل رأي رسول الله ﷺ وأنا حائض عائشة
- 492 كنت أطيب رسول الله ﷺ لا حرامه قبل أن يحرم عائشة
- 288 كنت أنام بين يدي رسول الله ﷺ عائشة
- 606 كيف ملئ علماً (عن ابن مسعود) عمر بن الخطاب
- 592 كيف قلت؟ القرعة بنت مالك

(ل)

- 174 لأن أذكر الله من بكرة إلى الليل أحب معاذ بن جبل
- 243 لأن أشهد صلاة الصبح أحب إلي من أن أقوم ليلة عمر
- 447 لأن أعتصر قبل الحج وأهدي أحب إلي ابن عمر
- 73 لشد إزارها على أسفلها ثم يشرها إن شاء عائشة
- 416 لست كهيأتكم إنما صيد من أجلي عثمان بن عفان
- 11 لعنك مست ذكرك قم فترضاً سعد بن أبي وقاص
- 755 لعن اليمين قول الإنسان عائشة
- 263 لقد احتلمت وما شعرت عمر بن الخطاب
- 942 لقد جمع لي رسول الله ﷺ أبوه يوم أحد سعد بن أبي وقاص
- 587 لكل مطلقة معة إلا التي تطلق ابن عمر
- 834 لم تمنع أحماك ما ينفعه عمر بن الخطاب
- 903 لم تنزعه؟ سهل بن حنيف
- 682 لما صدر عمر بن الخطاب من منى سعيد بن المسيب
- 793 لن أقر بها حتى يفارقها زوجها عثمان بن عفان
- 543 لها صداق مثلها من نسائها عبدالله بن مسعود
- 545 لها صداقها بما استحل من فرجها علي بن أبي طالب
- 441 لو أعتبتهم بغيره لأوجعتك عمر بن الخطاب

	لو تعالى عليه أهل صنعاء	عمر بن الخطاب
977	لو علمت أن أحداً أقرى	عمر بن الخطاب
273	لو كان يعلم العار بين يدي المصلى	كثب بن الأحبار
394	لو كنت معك حين أحرمت لأمرتك أن تهل	ابن عمر
576	لو وضعت ما في بطنها وهو على سيريره	عمر بن الخطاب
667	لو لا أنك لا تعتبر إلا بالأصابع عقلها	ابن عباس
127	ليت في فم الذي يقرأ خلف الإمام حجراً	عمر بن الخطاب
859	ليس بوهان الخيل بأس	سعيد بن المسيب
649	ليس به بأس	ابن عمر
630	ليس حلاق الرأس بواجب على من حصى	عبدالله بن عمر
64	ليس على المستحاضة أن تغتسل إلا غسلها واحداً	عروة بن الزبير
15	ليس في مس الذكر وضوء	عبدالله بن عباس
16	ليس في مس الذكر وضوء	سعيد بن المسيب
397	ليس كما قال ابن عباس	عائشة
542	ليس لها صدائق ولو كان لها صدائق	ابن عمر
692	اللهم كبرت سني وذهبت قوتي	عمر بن الخطاب
(م)		
458	ما استيسر من الهدى بعمر أو بقره	ابن عمر
457	ما استيسر من الهدى شاة	علي بن أبي طالب
25	ما أبالي إياه (أي الذكر) مست أو أنفى أو أذى	علي بن أبي طالب
255	ما أبالي لو أقبحت الصبح وأنا أوتر	ابن مسعود
18	ما أبالي مسه أو طرف أنفى	علي بن أبي طالب
14	ما أبالي مسه أو مست أنفى	عبدالله بن عباس
285	ما أجزأت ركعة واحدة قط	ابن مسعود
968	ما أعرف شيئاً مما كان الناس عليه إلا الشداء	مالك بن أبي عامر
551	ما بال رجال يظنون ولا تهم لم يدعونهن	عمر بن الخطاب

550	عمر بن الخطاب	ما بال رجال يعزلون عن ولايتهم
807	عمر بن الخطاب	ما بال رجال يتحلون أبناءهم
536	عمار بن ياسر	ما حرم الله تعالى من الحرائر شيئاً إلا وفد
443	عمر بن الخطاب	ما حملك على أن تغيبهم بهذا؟
641	سعيد بن المسيب	ما ذبح به إذا بضع فلا بأس به
1002	عائشة	ما رأيت مثل ما رغب هذه الأمة عنه
585	رافع بن خديج	ما شئت إنما بقيت واحدة
313	نافع	ما صلى على عمر إلا في المسجد
861	ابن عباس	ما ظهر العلول في قوم
560	عمر بن الخطاب	ما فعلت بجارتك؟
417	ابن عمر	ما فوق الذقن من الرأس
621	ابن عباس	ما كان في الحولين وإن كانت مصبة
619	سعيد بن المسيب	ما كان في الحولين وإن كانت مصبة واحدة
86	ابنة زيد بن ثابت	ما كان النساء يصنعن هذا
722	عمر بن الخطاب	مالك في كتاب الله من شيء
784	إبراهيم النخعي	مالك يفرقا عن منطلق البيع
565	عبدالرحمن بن أبي بكر	مالي رغبة عنه ولكن مثلي
72	أسيد بن حضير	ماهي بأول بر كنكم يا آل أبي بكر
352	أبو النصر	ما يمنعك أن يدنو إلى أهلك قبلها
24	حذيفة بن اليمان	مثل أنفك (عن مس الذكر)
745	ابن عمر	مرها فلتر كب ثم لتمش
734	عمر بن الخطاب	مروءة فليوص لها
664	ابن شهاب	مضت السنة أن العاقلة لا تحمل شيئاً
401	عمر بن الخطاب	ممن ربح هذا الطيب؟
357	ابن عمر	من استقاء وهو صائم فعليه القضاء
450	ابن عمر	من اعتمر في أشهر الحج في شوال

- 453 سعيد بن المسيب من اعتمر في أشهر الحج في شوال
- 893 ابن عمر من اقتصى كلباً إلا كلب ماشية
- 199 سعيد بن المسيب من اجمع على إقامة أربعة أيام فليتم الصلاة
- 507 ابن عمر من احصر دون البيت بمرض فاته لا يحل حتى يطرق
- 832 عمر بن الخطاب من احسب أو حاضاً ميتة فهي له
- 851 سعيد بن المسيب من اعد ضالة فهو حلال
- 559 ابن عمر من اخذ لعبده في أن يتكح
- 826 ابن عمر من اسلف سلفاً فلا يشترط
- 967 ناس من الصحابة من اشراط الساعة المعلومة أن ترى
- 350 أبو هريرة من اصبح جنباً فطهر
- 842 سعيد بن المسيب من اعتق وليلة عن دير
- 413 ابن عمر أو عمر من اعدى بدنة فضلت أو ماتت
- 397 ابن عباس من اعدى هدياً حرم عليه ما يحرم على الحاج
- 792 عمر بن الخطاب من باع عبداً وله مال
- 773 زيد بن ثابت من باع غلاماً بالبراءة
- 537 سعيد بن المسيب من تزوج امرأة فلم يستطع أن يمسه
- 08 أبو هريرة من توضع فاحسن وضوءه ثم خرج عامداً إلى الصلاة
- 917 عمر بن عبدالعزيز من جعل دينه غرضاً
- 738 عبدالله بن عمر من حلف بيمين فوكدها
- 491 عمر بن الخطاب من رمى الجمرة ثم حلق أو قصر
- 403 سعيد بن المسيب من ساق بدنة تطوعاً ثم عطيت
- 115 ابن عمر من صلى خلف الإمام كلفه قراءة له
- 113 جابر بن عبدالله من صلى ركعة لم يقرأ فيها بأم القرآن
- 218 ابن عمر من صلى صلاة المغرب أو الصبح لم أدر كهما
- 460 عمر بن الخطاب من ضفر فليحلق ولا تشبهوا بالنليبد
- 510 ابن عمر من غربت له الشمس من أو وسط التشريق

169	عمر بن الخطاب	من فاته من حزمة شيء من الليل فقرأه
748	ابن عمر	من قال: واللّه
128	زيد بن ثابت	من قرأ خلف الإمام فلا صلاة له
671	عمر بن الخطاب	من كان عنده علم في الدية
341	أبو هريرة	من كان له مال ولم يود زكاته
808	عثمان بن عفان	من نحل ولداً له صغيراً
746	علي بن أبي طالب	من نذر أن يحج ماشياً
216	نافع	من نسي صلاة من صلاته فلم يذكر
501	ابن عباس	من نسي من نسكه شيئاً أو ترك فليهرق دعاً
913	ابن عباس	من هذا؟
151	عبدالله بن عمر	من وضع جهته بالأرض فليضع كفيه
509	ابن عمر	من وقف بعرفة ليلة المزدلفة قبل أن يطلع الفجر
804	عمر بن الخطاب	من وهب حبة لصلّة رحم
816	أبو الدرداء	من يعطوني من معاوية
414	نافع	المحرم لا يصلح له أن ينظ من شعره
463	ابن عمر	المرأة الحائض التي تهل بحج أو عمرة تهل
517	ابن عمر	المرأة المحرمة إذا حلت لا تمتشط
855	ابن عمر	المكاتب عبد ما بقي عليه
988	ابن عمر	المملوك وماله لسيده
304	عبدالله بن عمرو بن العاص	الميت يقمص ويؤذر

(ن)

	جابر بن عبدالله	نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحنينية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
909	أنس بن مالك	نزل في الذين قتلوا بيتر معونة
592	الفرقة بنت مالك	نعم
219	أبو أيوب الأنصاري	نعم صل معه ومن فعل ذلك فله مثل
530	القاسم بن محمد	نعم، فارق امرأتك ثلاثاً وتزوج

- نعم فارق امرائك ثلاثاً و تزوج
 نعم، فدعا بوضوء فأقرع على يديه ففعل
 نعم، فليحك وليشدد ولو ربطت يداي
 نعمت الدعة هذه والتي تنامون
 نهاتا الله أن يحب أن نحمد بما لم نفعل

(٩)

- هذا شهر زكاتكم فمن كان عليه دين فليرد دينه
 هذا عمل ابن عمك، هو أشار
 هذا نكاح السر ولا نجيزه
 هذه امرأة حبس الله عليك ميراثها
 هذه أودت منك
 هذه المنة لو كنت تلذعت فيها لرجمت
 هن ذوات الأزواج
 هو أحق بها حتى تفصل
 هو حرثك إن شئت عطشمة وإن شئت سقية
 هو المال الذي لا تؤدي زكاته
 هي تطليقة إلا أن تكون سميت شيئاً
 هي على ما بقى من ملالها
 الهدى ما قلد أو أشعر

(١٠)

- وأي فضل أفضل من السلام
 وكان من ميسر أهل الجاهلية بيع اللحم
 والله إلى لأهني لو جمعت هؤلاء على قاريء واحد لكان أمثل
 والله إلى لأهنيكم صلاة رسول الله ﷺ
 والله لأن تكون قلنتها أحب إلى
 والله لدعائه على نفسه أشد عندي

- والله ليحمرن به ولو على بطئك
834 عمر بن الخطاب
- والله يا بنية ما من الناس
806 أبو بكر الصديق
- ولا مهرها بما استحل من فرجها
544 سعيد بن المسيب
- وددت أن الذي يقرأ خلف الإمام في فيه جمرة
126 سعد بن أبي وقاص
- وددت أن عدى لقعة من جراد
652 عمر بن الخطاب
- ورث أبا طالب عقيل
728 علي بن حسين
- وزلت لفاطمة بنت رسول الله ﷺ شعر حسن و حسن
660 محمد بن علي
- وقعت الفتن فلم يبق من أهل بدر
990 سعيد بن المسيب
- ويهلك من طينى؟
841 عائشة
- الوتر ثلاث كلالث المغرب
260 عبدالله بن مسعود
- الوتر ثلاث كصالاة المغرب
262 عبدالله بن مسعود
- الوتر كصالاة المغرب
263 ابن عباس
- (لا)
- لا (عن زكاة الدين)
323 سليمان بن يسار
- لا أكل السمن حتى يحمى الناس
928 عمر بن الخطاب
- لا آمرک أن تأكل ذلك ولا تؤكله
768 زيد بن ثابت
- لا آمرک أن تأكلها (اللحظة)
849 ابن عمر
- لا أحب أن أجيزهما جميعاً وأنا
535 عمر بن الخطاب
- لا بأس بأن يتنازع الرجل طعاماً
772 ابن عمر
- لا بأس بأن يفترسل الرجل بفضل و حذاء المرأة
89 ابن عمر
- لا بأس ببيع الكفري
759 الحسن البصري
- لا بأس بذلك (من الرجل المتكف يذهب لحاجته)
378 ابن شهاب زهري
- لا بأس بكراتها بالنهب والورق
828 واليعقوب بن عديج
- لا بأس بها وتلا
653 ابن عباس
- لا تبع إلا ما آويت إلى رحلك
823 سعيد بن المسيب
- لا تبع طعاماً أبغضه حتى تستوفيه
765 عمر بن الخطاب

- 318 ابن عمر لا تبكوا على موتاكم فإن الميت يعذب
- 558 ابن عمر لا تبست الميتة ولا المتوفى عنها زوجها
- 812 عمر بن الخطاب لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً
- 811 عمر بن الخطاب لا تبيعوا الورق بالذهب
- 325 ابن عمر لا تجب في مال زكاة حتى يحول عليه الحول
- 183 عمر بن الخطاب لا تحروا بصلواتكم طلوع الشمس ولا غروبها
- 498 ابن عمر لا ترمى الجمار حتى تزول الشمس في الأيام الثلاثة
- 938 عبدالله بن مسعود لا تشعرون من ماله شيئاً
- 922 ابن عمر لا تعترض فيما لا يعينك
- 85 عائشة لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء
- 665 ابن عباس لا تعفل العاقلة عمداً ولا صلحاً
- 789 عمر بن الخطاب لا تقربها ولها شرط لأحد
- 689 سعيد بن العاص لا تقطع يد الأبى إذا سرق
- 975 عيسى بن مريم لا تكثرُوا الكلام بغير ذكر الله
- 597 عمرو بن العاص لا تلبسوا علينا في ديننا إن تك أمة
- 423 ابن عمر لا تنقب المرأة المحرمة ولا تلبس اللقازين
- 751 ابن عباس لا تتحرى ابتك وكفرى عن يمينك
- 52 جابر بن عبدالله لا، حتى يمس الشعر الماء
- 818 سعيد بن المسيب لا ربا إلا في ذهب أو فضة
- 775 سعيد بن المسيب لا ربا في الحيوان
- 627 سعيد بن المسيب لا رضاعة إلا في المهد
- 614 ابن عمر لا رضاعة إلا لمن أَرْضِع
- 837 عبدالله بن مسعود لا مسألة في الإسلام
- 350 أبو هريرة لا علم لى بذلك إنما أخبرني به مخبر
- 618 ابن عباس لا، الفلاح واحد
- 821 سعيد بن المسيب لا ولكن يعطيه ديناراً

616	عمر بن الخطاب	لا والله لا تفارقه حتى تأخذ
499	عمر بن الخطاب	لا يبين أحد من الحاج لياي منى وكاء العلة
802	عمر بن الخطاب	لا يبعه في سوقنا أعجمي
571	زيد بن ثابت	لا يحمل له حتى تنكح زوجا غيره
415	ابن عمر	لا يحتجم المحرم إلا أن يضطر
297	ابن عمر	لا يسجد الرجل ولا يقرأ القرآن إلا وهو طاهر
516	عمر بن الخطاب	لا يصدون أحد من الحاج حتى يطوف
541	عمر بن الخطاب	لا يصلح لا امرأة أن تنكح إلا بإذن وليها
315	ابن عمر	لا يصلي الرجل على جنازة إلا وهو طاهر
371	ابن عمر	لا يصوم إلا من أجمع الصيام قبل الفجر
590	عائشة	لا يترك أن لا تذكر حديث فاطمة
790	ابن عمر	لا يظا الرجل وليدة
360	ابن عمر	لا يفرق قضاء رمضان
274	ابن عمر	لا يقطع الصلاة شيء
436	ابن عمر	لا ينكح المحرم ولا يخطب على نفسه ولا على غيره
580	أبو هريرة	لا ينكحها حتى تنكح زوجا غيره
580	ابن عباس	لا ينكحها حتى تنكح زوجا غيره

(ك)

476	عمر بن الخطاب	يا أمة الله، اتقوا في بيتك
401	معاوية بن أبي سفيان	يا أمير المؤمنين إن أم حبيبة طيبتي
443	كتب الأخبار	يا أمير المؤمنين والذي نفسي بيده
716	أبو طلحة الأنصاري	يا انس، قم إلى هذه الجرار
196	عمر بن الخطاب	يا أهل مكة اتقوا صلواتكم فإننا قوم سفر
513	عمر بن الخطاب	يا أهل مكة ما شأن الناس ياتون
246		يا بني لقد ذكرتني بقرء تك هذه السورة (المرسلات) أنها لأمر أم الفضل

ما سمعت

- يا رسول الله، لو اشتريت
 869 عمر بن الخطاب
 يا صاحب الحوض، لا تخبرنا فإننا نرد على السباع ونرد علينا
 45 عمر بن الخطاب
 يا معشر اليهود والله إنكم لمن أبغض
 830 سليمان بن يسار
 يا يرفأ إني أنزلت مال الله مني بمنزلة
 739 عمر بن الخطاب
 يا يرفأ هلم ذلك الكتاب
 724 عمر بن الخطاب
 يتقدم الإمام وعائلة من الناس فيصلى بهم (عن صلاة الخوف)
 93 ابن عمر
 يتوخى أحدكم الذي يظن أنه نسي من صلاته
 146 ابن عمر
 يجتنب شعار الدم وله ما سوى ذلك
 75 عائشة
 يغسل (لما سئل من الرجل يصيب لعله ثم يكمل)
 78 زيد بن ثابت
 يغسل المحرم رأسه
 419 ابن عباس
 يقصر وإن تمادى به ذلك شهراً
 198 سالم بن عبدالله
 يكفر ذلك ما يكفر اليمين
 754 عائشة
 ينظر بعضكم إلى عورة بعض؟
 939 عامر
 اليوم يوم بارد (فتوحنا)
 65 عبدالله بن عباس
 يومى، إيماء برأسه في الصلاة
 38 سعيد بن المسيب

کتاب رشد و ہدایت کی ہمہ گیر آفاقی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے
نور و سرور اور جذبہ حب رسول ﷺ پر مبنی آیات احکام کی مفصل وضاحت
اردو زبان میں پہلی مرتبہ

تفسیر احکام القرآن

مفسر قرآن، علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری

آیات احکام کا مفصل لغوی و تفسیری حل امہات کتب تفسیر کی روشنی میں
مفسرین کی تصریحات کے مطابق پیش کیا گیا۔

اس لئے یہ کتاب طلباء، علماء، وکلاء، محققین

اور عوام و خواص کے لئے قیمتی سرمایہ

آج ہی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی۔ پاکستان